بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلقنا فی امته الذی نال منزلته الی قاب قوسین فاکرمنا بولایته وصیته الذی
ردت له الشمس فی مرتین وشرفنا بحب ذریته ام السبطین التی فضلت علی نساء العالمین وجعلنا من
الباکین علی مصائب الحسن والحسین وتشیعنا من ذریته الحسین الذی من بکی علی مصائبهم ترجح
حسناته اعمال الثقلین وهم ائمة المشرقین وهداة المغربین صلوات الله علیهم ما دام طلوع النیرین

بعد حمد و نعت کی اوپر رای ذکا صاحبان اولی الابصار او اذہان ناظران احادیث و اخبار سماشائقین آثار مصائب
جناب خامس آل اطہار پر مخفی و محتجب نرہی کہ یہہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اوس شاہ عالم پناہ مین تحلی تحلیہ طبع سی
کہ تمام خلق زیر سایہ ہماون پایہ سکندر شان عادل زمان بندہ پرور کی کنف و امان مین باشائش مالاکلام پرورش ہوتی ہے
شاہ عالیجاہ کہ جسنی تمام اہل ظلم کو سیف قاطع اپنی سی صاف کردیا او نام کشورون اونکا صفحہ ہستی سی
مٹادیا کہ تمام عالم و عالمیان کی تصور عدل نوشیروانی کو اپنی لوح خاطر سی محو کر دیا پھر سپہر سلطنت و کامگاری کو نور دین
عظمت و شہریاری سی روشن کیا تخت و تاج اس زینت دو عظمی جود شاہنشاہ سی مانند بدر منیر او جملہ بندگان درگاہ مثل کوکب
کی مستنیر ہین او ای ملت دین نبوی او علم ہدایت طریقہ مرتضوی امداد و اعانت حضرت قدرت سی بلند و مرتفع ہے

حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتے تو قواعد سلطنت اس شاہ عدالت گستر سے اخذ کرتے اور اگر شاہان ترکستان مانند
پشنگ و افراسیاب حاضر ہوتے تو ضرور غاشیہ اطاعت و فرمان بری حضرت خدیو کیہان اسے گوش کرتے بادشاہان
پیشداد باوجود اشتہار شہرت جود و سخا اگر دولت تاپور اسپ اگر حضور میں پاتے اقتحال ابد جود و سخا اس شاہنشاہ عالم
پناہ سے سیکھتے یہ کیا غلطی ہے کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی سے نسبت دیتا ہوں وہ کیا مشابہت ہے کہ مرتبہ اونکا
مقابل رتبہ بندگان حلقہ بگوش شاہ دین پرور کے نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کہ اس عہد عدالت مہد میں دین ہوا کہ
اور طریقہ ائمہ اطہار کے رواج پایا اور بدعات شریعت غراے نبوی اس وقت میں نابود ہوئے بسا علوم و فنون
حکماے یونانیان پیشین کی تجدید رونق پائی پس اگر اس سبب سے بیت السلطنت لکھنؤ کو رشک افزاے خطہ ممالک
یونان اور جزائر خالدات کہیں تو بجا ہے اور افتخار بلاد کشمیر تا منتہاے جزائر گنگ و زرکہ کہ مسکن ساکنین اہل ہند
تھے تسخیر کیجیے تو وہی قلعہاے گردون اساس اقوام ایام کی اس عہد میں ثبت نہیں ہوئے اور تمامی متمردین شرق و غرب
بسبب ایذا غازیان ظفر سے طعمہ ہوے اعلی حضرت ولی نعمت دارا دربان فریدون مکان فغفور دربان باسط
بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی
جناب اقدس اعلی ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی جمیع العالمین برہ و احسانہ اور باعث طبع اس کتاب سراسر حسنات کا انواع عالیہ صفات
وہ والا جناب ہوئے ہیں کہ تمام اہل شاہجہان اباد کو فیض عام اونکی سے دین ائین مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوے
اور ملت نبوی اور طریقہ مرتضوی کو استقامت میں بلکہ اوس اطراف میں رواج دیا یعنی نواب مستطاب معلی القاب جناب
رافع اعلام بذل و احسان کہف حاج و زائرین ملجا و ماواے سادات مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان
دستور اعظم و وزیر المعظم رسالہ دودمان مصطفوی گل گلستان مرتضوی نواب فلک جناب گردون قباب سرفراز الامرا
دانش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ ازانجا کہ نیت حق طویت اون جناب کی ہمیشہ مصروف
بامور خیرات و مبرات رہتی ہے باوجودیکہ عین ریعان جوانی اور عنوان شباب ہے کہ عنایت جناب خلاق عالم سے
اب منزل چہارم منازل اثنی عشر عمر مبارک تکمیل پائی ہے مگر اس عرصہ میں ہزاروں امور خیریت حق پرست اونکی سے جاری ہوئے
ہیں مانند بناے مساجد و مدارس اور امام باڑونکا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان اباد میں اور

باعلان کرنا تعزیہ داری جناب خامس آل عبا [illegible] شہر مین بسبب کثرت اہلسنت جماعت کی عہد سلطان تیمور سی تا ملک
یہ امور باعلان کسی کی مین نہی تہی [illegible] ہر گاہ مجالس و محافل بیت السلطنت لکہنو دیکہی اور طریقہ جدید
خوانی کا سماعت اون جناب نی فرمایا مہابت پسند کیا اور چونکہ بسبب محبت جناب ابا عبد اللہ حسین کہ جد اعلی اونکی ہین
اب و گل مین تخمیر باقی ہی بعد اس کی یہ نسخہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ متضمن مصائب او فضائل جناب خامس
آل عبا اور باقی شہیدان معرکہ کربلا رضی اللہ تعالی عنہم الاف التحیۃ والثنا تکمیل و تیار کر کی بنام نامی جناب حضرت اقدس
و اعلی شاہ عالم واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معروض طبع مین کہ ہر گاہ یہہ حقیر و خانہ زاد موروثی اوس دودمان
عالیشان کا ہون منظور ہی کہ تمام ہندوستان مین یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد مع مضافات و متعلقات اوسکی
بستی شہر اور قریہ اور دیہہ بلکہ ہر گہر مین یہہ کتاب مجالس عزا پڑہی جاوی اور باعث درازی عمر و دولت و
بقای سلطنت حضرت اقدس اعلی دام ملکہ کا ہو وی بحمد اللہ کہ ہزار خلد حاصل اوسی معروض طبع مین ای
اللہ تعالی بواسطہ رسول مقبول اور تمامی ائمہ اطہار آبا و اجداد کی تصدق سی تا بقای ایام دنیا او ظہور خاتم خلفاء صاحب
العصر و الزمان کی اس دولت عظمی او سلطنت کبری ذوات والا جناب حضرت خسروانی سی رونق بخش ہی اور جناب
ابن سبحان نواب معظم کو بہ بقاء عمر و دولت صاحب قران سال رکہکر نسل سی اونکی سیادت تا قیام قیامت جاری رہی
بمنہ و کرمہ العرض جب چاہا اس فقیر نی کہ یہہ کتاب کو جمع کری اور کتب احادیث اور کتب اون بزرگوار و نکی ایسی
جمع کئی کہ اونکی کتابون سی رواج پایا گیا حدیث کا پڑہنا مجالس مین مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا مغل مرحوم کی
کتابون مین نظم بہت ہی بطریق روضہ خوانون کی اور حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربی کی ساتھہ پڑہنا گوارا نہین کرتی
کہ بیشتر روایت خوانون نی اکثر روایات کو بسبب ملانی نظم کی شرح کی ترک کر دیا اور ثواب کو اپنی ضائع کیا اور مرزا امان بیگ
صاحب نی کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال نقل نہ پائی اور بہی مرحوم میر اکبر علی صاحب نی ضیاء الابصار
کو اپنی ساتہی تقسیم کر دیا اور نواب اپنا پڑہا بعد اوسکی جو اونہون نی جمع کیا تہا ہنوز وہ نقل نہ پایا کہ میر صاحب راہی
جنت ہوئی پس اس عاصی کی خیال مین آیا کہ ضیاء الابصار بطریق کتب احادیث مثل جلاء العیون وغیرہ کی
اور دو اکبر بارہ ترتیب لو کر لی پڑہی ہی اور جب فضائل و مصائب جدا جدا ہون تو ہر بار کہ خوب نہین لگی پس اسلئی
جاہی مین کہ اس کتاب کو موافق اپنی عقل ناقص کی ان کتابون اور غیر ان کی سی انتخاب کر کی تصنیف کرون کہ ہر روایت مین

خلاصۃ المصائب
باب سدر
نقشہ کربلاء معلّٰی
گلدستہ اذان
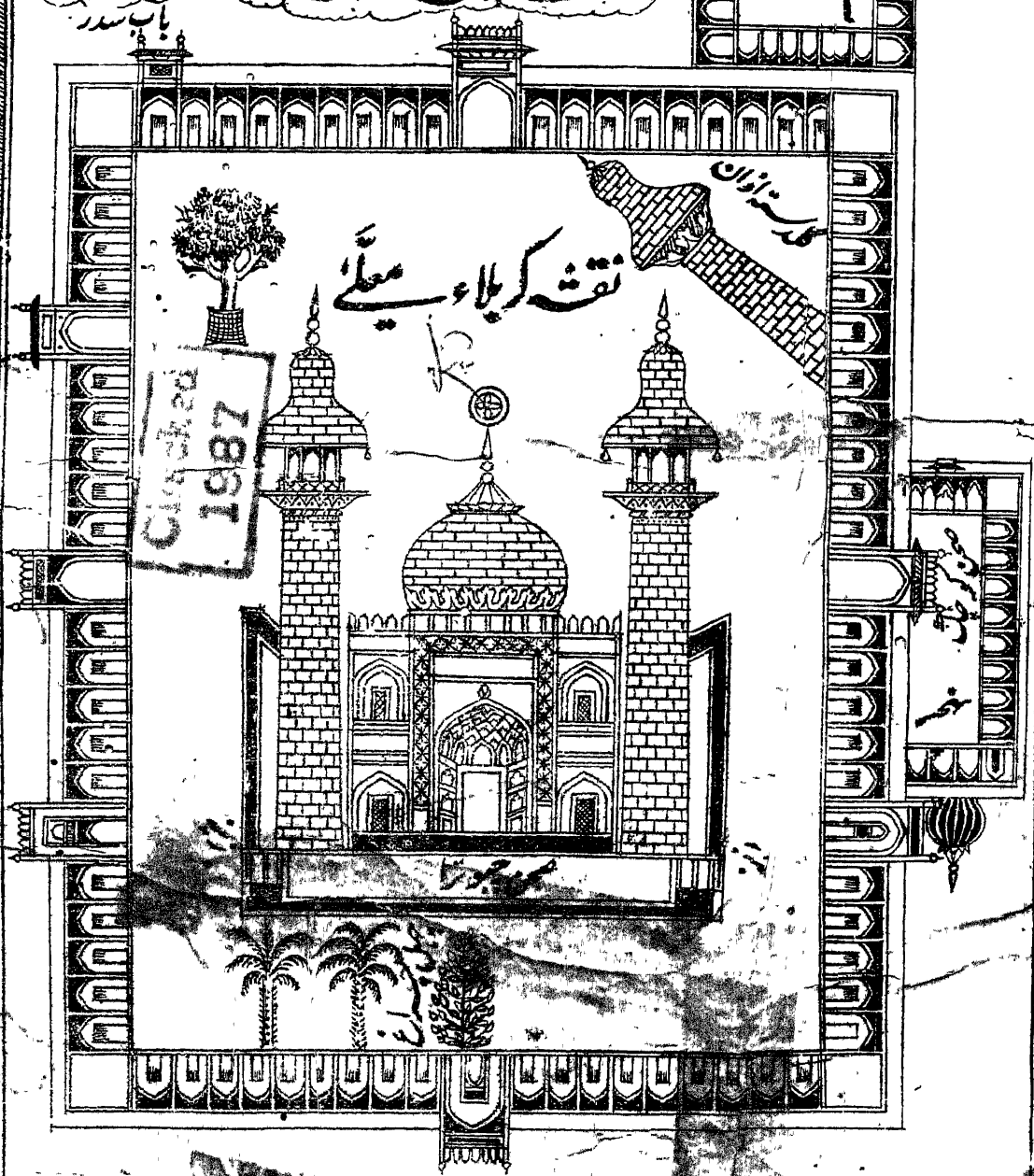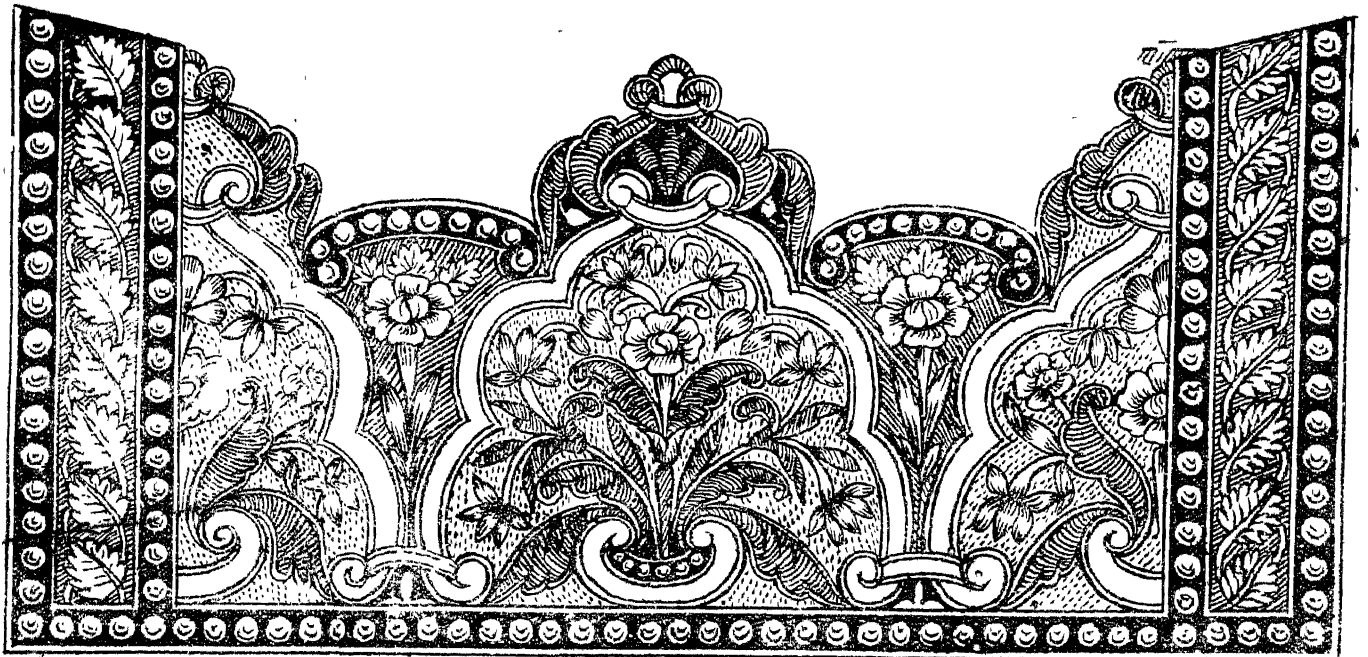
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلقنا في امة النبي فازرنته الي قاب قوسين واكرمنا بولاية وصيه الذي ردت له الشمس مرتين وشرفنا بحب الزهراء ام السبطين التي فضلت علي نساء العالمين وجعلنا من الباكين علي مصاب الحسن والحسين وتسعة من ذرية الحسين الذين من بكي علي مصابهم رجح حسناته اعمال الثقلين وهم ائمة المشرقين وهداة المغربين صلوة الله عليهم ما دام طلوع النيرين

بعد حمد و نعت کي او پر راي ذکيه صاحبان اولي الابصار اور اذهان ناظران احاديث و اخبار سيما شايقين آثار مصائب جناب خامس آل اطهار پر مخفي و محتجب نرهي که يهه کتاب مستطاب عهد کرامت مهد اور شاه عالم پناه مين محلي بحليه طبع آئي که تمام خلق زير سايه همايون پايه سکندر شان عادل زمان بنده پرور کي کنف و امان مين باسايش مالاکلام پرورش هوتي هي شاه عالي جاه که جسني تمام اهل ظلم کو سيف قاطع اپني سي صاف کرديا اور تمام سرکشون اور مفسدون کا صفحه هستي سي مثاديا که تمام عالم و عالميان ني تصور عدل نوشيرواني کو اپني لوح خاطر سي محو کرديا مهر سپهر سلطنت و کامگاري کو نور ديده عظمت و شهرياري سي روشن کيا تخت و تاج اس دولت عظمي وجود شاهنشاه سي مانند بدر منير اور جمله بندگان درگاه شل کواکب کي مستنير هين لواي ملت و دين نبوي اور علم هدايت طريقه مرتضوي امداد و اعانت حضرت قدر قدرت سي بلند و مرتفع

حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتی تو قواعد سلطنت اس شاہ عدل گستر سی اخذ کرتی اور اگر شاہان ترکستان مانند
بشنگ و افراسیاب حاضر ہوتی تو ضرور حلقہ اطاعت و فرمان بری حضرت خدیو گیہان اپنی گوش گذار کرتی بادشاہان
پیشداد با وجود اشتہار کثرت جود و سخا از کیومرث تا یوراسپ اگر حضوری پاتی لا محال طریقہ جود و سخا اس شاہنشاہ عالم
پناہ سی سیکہتی فی الواقع غلط ہی کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی دین پرورسی کیا مشابہت ہی کہ مرتبہ اون کا
مقابل رتبہ بندگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرور کی نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ اس عہد عدالت مہد مین دین رسول مختار
اور طریقہ ایمۂ اطہار نی رواج پایا اور بدعات شریعت غرای نبوی اس وقت مین نابود ہوئے بسا علوم و فنون
حکماء یونانیان پیشین نی تجدید رونق پائی پس اگر اس سبب سی بیت السلطنت لکھنؤ کو رشک افزای طبقہ ممالک
یونان اور جزائر خالدات کہتی تو بجا ہی اور افتخار بلاد شرقیہ تا متناہی جزائر گنگ ذرکہ مسکن حکماء سابقین اہل ہند
تہا تعبیر کیجئی تو روا ہی قلعہای گردون اساس اقوام لئام کی اس عہد مین پشت بزمین ہوئے اور تمامی متمردین سرکش
سیوف آبدار غازیان ظفر سی طعمہ ہوئی اعلی حضرت ولی نعمت دارا دربان فریدون مکان فغفور دوران
باسط بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی
جناب اقدس علی ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی جمیع العالمین برہ و احسانہ اور باعث طبع اس کتاب سراسر حسنات کا ذات عالی صفات
وہ والا جناب ہوئی ہین کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو فیض عام اون کی سبب سے دین آئین مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوئے
اور ملت نبوی اور طریقہ مرتضوی کو اوس مقام مین بلکہ اوس اطراف مین رواج دیا اعنی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب
رافع اعلام بذل و احسان کہف حاج و زائرین ملجاء و ماوای سادات و مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان
دستور اعظم و وزیر افخم سلالۂ دودمان مصطفوی گل گلستان مرتضوی نواب فلک جناب گردون قباب سرفراز
الامراء انتظام الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ پس از انجا کہ نیت حق طویت اون جناب کے
ہمیشہ مصروف امور خیرات و مبرات رہتی ہی باوجودیکہ عین ریعان جوانی اور عنفوان شباب ہی کہ عنایت جناب خلاق عالم
ابھی منزل چہارم منازل اثنی عشر عمر مبارک کے تکمیل پائی ہی مگر اس عرصہ مین ہزاروں امور خیر دست حق پرست اونکی سی جاری ہوئے ہین
مانند بناء مساجد اور مدارس اور امام باڑون کا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد مین اور

باعلان کرنا تعزیہ داری جناب خامس آل عبا کا کہ اوس شہر مین بسبب کثرت اہل سنت جماعت کی عہد سلطان تیمور سی اب تلک
یہہ امور باعلان کسی نی نہین کی تہی ان جناب نے جاری کی پس ہرگاہ مجالس و محافل بیت السلطنت لکھنو دیکھی اور طریقہ حدیث
خوانی کا سماعت اون جناب نے فرمایا نہایت پسند کیا اور چونکہ بسبب محبت جناب ابا عبد اللہ الحسین کہ جداسلی اونکے
ہین آب و گل مین تخمیر پائی ہی لہذا اس کمترین سی ارشاد کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ متضمن مصائب اور فضائل جناب خامس
آل عبا اور باقی شہیدان معرکہ کربلای معلی علیہم آلاف التحیۃ والثنا تکمیل و تیار کرکی بنام نامی جناب حضرت اقدس
و اعلی شاہ عالم واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معرض طبع مین لا کہ ہرگاہ یہہ حقیر و خانہ زاد موروثی اوس دودمان
عالیشان کا ہون منظور ہی کہ تمام ہندوستان مین یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد مع مضافات و متعلقات اوس کے
شہر بشہر اور قریہ قریہ او ردیہ دیہ بلکہ ہر گہر مین یہہ کتاب مجالس عزا پڑہی جائی اور باعث درازی عمر و دولت و
بقای سلطنت حضرت اقدس اعلی دام ملکہ کا ہووے پس بحمد اللہ کہ ہزار جلد حسب الحکم اشرف سی معرض طبع مین آئے
اللہ تعالی بواسطہ رسول مقبول اور تمامی ائمہ اطہار اکباد و بتول کی تصدق سی تا بقای ایام دنیا اور ظہور خاتم خلفاء صاحب
العصر والزمان کی اس دولت عظمی اور سلطنت کبری کو ذات والا جناب حضرت خسروانی سے رونق بخشی رکہی اور جناب
ابر دستان نواب معظم کو بمدعمر و دولت تا صد و سی سال قایم رکہکر نسل سی اون کے سیادت تا قیام قیامت جاری رہے
بمنہ و کرمہ الغرض جب جانا اس فقیر نی کہ اس کتاب کو جمع کری اور کتب احادیث اور کتب اون بزرگوار دین کے ایسی جمع کین
کہ اون کی کتابون سے رواج پا گیا حدیث کا پڑہنا مجالس مین مثل میر اکبر علیصاحب مرزا امان بیگ صاحب و مرزا اسمعیل مرحوم کی کتابون
مین نظم بہت ہی بطریق روایت خوانون کی اور اکثر حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربی کی ساتہہ پڑہنا گوارا نہین کرتے
کہ بیشتر روایت خوانون نے اکثر روایات کو بسبب ملانے نظم غیر مشروع کی خراب کر دیا اور ثواب کو اپنی ضایع کیا اور مرزا امان بیگ
صاحب نی کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال لکہنی نہ پائی آدہی مروج ہی لیکن میر اکبر علی صاحب مرحوم نے
ضیاء الابصار کو اپنی سامنی تقسیم کر دیا اور ثواب اپنا پڑہایا بعد اوس کے جو اونہون نی جمع کیا تہا ہنوز وہ لکہنی نہ پایا
کہ میر صاحب راہی جنت ہوی پس اس عاصی کی خیال مین آیا کہ ضیاء الابصار بطریق کتب احادیث مثل جلاء العیون وغیرہ
کی ہی اور ذاکر کو ہر بار ترتیب نو کرنی پڑتی ہی اور جب فضائل و مصایب جدا جدا ہون تو ہر بار گرہ خوب نہین لگتی پس اسلیے
جانا سی کہ اس کتاب کو موافق اپنی عقل ناقص کی ان کتابون اور غیر ان کی سی انتخاب کرکی ترتیب دون کہ ہر روایت میں

پہلی فضائل ہون اور پہر مصائب ہون کہ یہہ طریقہ حدیث خوانون مین سی کسی نی نہین کیا اور اگر خداتعالی چاہی تو ذاکرونکو بہی یہہ طریقہ پسند آئی اور آسان پڑے اور ثواب جناب سید مغفور کا اور جن بزرگوارون کے تصنیف سی مینی انتخاب کیا ہی زیادہ ہووے پس جاننا چاہیے کہ اکثر روایات تو اسمین ضیاء الابصار کی ہین اور بعضی روایات تصنیف مرزا اسمٰعیل صاحب غافل اور مرزا جعفر علیصاحب فصیح اور مرزا امان بیگ صاحب اور سید اظہر علی کربلائی کہ کتاب اونکی زاد العاقبت ہی انتخاب کی ہین اور بعض روایات کتاب خرایج اور بیاض فخری وغیرہ مین سی نکالی ہین تا مین بہی شریک ثواب ہون انشاء اللہ تعالی اور نام رکہا مینی اس کتاب کا **خلاصة المصائب** اور بعد ایک کتاب اور جمع کر رہا ہون کہ اوسمین سب معصومونکا احوال تولد اور وفات مع زیارت اون حضرت کی جمع کیا ہی اگر فرصت پاتا ہون تو اوسی بہی انشاء اللہ طیار کرکی خدمت مومنین مین حاضر کرتا ہون پس امیدوار ہون اون بزرگوارون سی کہ جو اسی پڑہین بعد دعای بقای سلطنت اعلی آدام اللہ ملکہ اور دعای علماء دین کے دعاء خیر اون بزرگوارون کے لئی کرین کہ جنکی کتب سی مینی یہہ باقیات الصالحات جمع کی ہی اور اون کی لئی کہ جنہون نے اسمین مدد کی ہی اور بعد ان کی اس عاصی کو بہی بدعاء خیر یاد فرماوین کہ یہہ ادناترین بندہ صمدی ورخاکپای غلامان نبوی اور ترقی خواہ شیعیان مرتضوی محمد ہادی بن مرزا علی ولد مرزا بر علی ولد مرزا تہہراب علیخان بن طاہر بیگ خان وزیر بادشاہ توران قوم برلاس سی یعنی اولاد ابروجی خان کہ لقب اونکا برلاس تہا بن قاجولی بہادر سپہ سالار تہی فوج پدر اپنی تومنہ خان کی اور تومنہ خان اولاد مغول خان سی تہی اور مغول خان پشت ہفتم یافث بن حضرت نوح تہی پس نہین ذکر کیا آباء و اجداد کو از راہ افتخار کی بلکہ بموجب ارشاد خداوند غفار کی کہ فرماتا ہی وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا یعنی گردانا ہمنی تمہین از راہ شعبی و قبیلون کے تا اون نشانون سی پہچانی جاؤ اور تذکرہ اباء باعث افتخار نہین ہو سکتا اس لئی کہ دنیا مین اسی کوئی پوچہتا نہین اور خدا کی آگی اسکی کچہہ قدر نہین کہ تتمہ مین اسی آیہ کی خدا فرماتا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ بہ تحقیق کہ بزرگتر تم مین کا نزدیک خدا کی وہ ہی جو زیادہ پرہیزگار ہو تم مین سی پس پہلی چاہی کہ فہرست روایات بیان ہو اور پہر روایت پر ہندسہ اوس صفحہ کا لکہا ہو کہ جس صفحہ سی وہ روایت شروع ہوئی ہو تا جب ذاکر ارادہ پڑہنی کا کری فہرست مین دیکہکر جو روایت پڑہنی منظور ہو اوسی جلد نکال لے اور احتیاج تلاش کے نہو **روایت اول** خواب ۱۲ مادر معاویہ وخاتمہ ارادہ سفر جناب امام حسین ع **روایت دوم** محبت رسول خدا با امام حسین ع کوچ مدینی ۲۴ سی پہر احوال مختلف فضائل نکا **روایت سوم** فضائل پہر کوچ جناب امام حسین ع اور چہوڑنا فاطمہ صغری کا ۲۹ **روایت چہارم** فضائل زیارت اور استجاب ع ... روایت سلمان اعمش پہر اضطراب جناب زینب ع راہ مین اور مرنا بادشاہ جن

سر اقدس کی لٹکانا اور پہنچنا اہل حرم کا پہاڑ پر اور احوال سر اقدس پر جانور کی گلاب چھڑکنی کا اور اختلاف سر کی
دفن کا روایت ۳۸۸ شصت و هفتم فضائل جناب امیر حال دفن ملاح جنتی پھر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا
جناب سیدہ کا قیامت مین روایت ۳۹۵ شصت و هشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال
دفن جناب امام حسینؑ روایت ۴۰۲ شصت و نهم ثواب گریہ پھر مصایب حضرت کی پھر مصایب جناب امام زین العابدینؑ
اور رہائی زندان سی اور آنا کربلا مین اور داخلہ مدینہ کا ہونا پھر گریہ جناب امام زین العابدینؑ روایت ۴۰۹ هفتادم
فضائل حب اہلبیت نصف حسنات بخشنا اہلبیت کا شیعون کو اور آنا معصومونکا وقت مرگ پھر گریہ رسول خداؐ اہلبیت کو
دیکھہ کی اور حال قبر جناب امام حسینؑ روایت ۴۱۵ هفتاد و یکم بکاء آسمان و ملائکہ امام حسینؑ پر پھر بکاء جناب
امام زین العابدینؑ اور اشعار ادم جناب کی ماتم جناب امام حسینؑ مین روایت ۴۲۱ هفتاد و دوم فضائل مجلس
اور رحم جناب امیر یتیمون پر پھر حال شہادت حضرت مسلم روایت ۴۲۸ هفتاد و سوم گفتگوی محمد حنیفہ جناب امام
زین العابدینؑ سی مقدسہ امامت پھر شہادت جناب زینبؑ روایت ۴۳۴ هفتاد و چہارم سوید ابن غفلہ سی دبدبہ
جناب امیر مین اور آنا جناب سیدہ کا میدان حشر مین تمام ہوئی فہرست روایتون کی پس فہرست جلسہ
تو جاننا چاہیئ کہ ذاکر کو خیال رنگ مجلس کا ضرور ہی کہ مجلس متوجہ سماعت ہی یا دل برداشتہ اگر ذکر بہت ہو چکا ہوا اور گریہ
موقوف ہو گیا ہو اور اتفاق پڑہنی کا ہووی تو حتی الوسع فضائل ہی پر اکتفا کری مگر وہ فضائل پڑہی کہ جو فضائل
بہی سکی ہین اور روایتون کا نشان صع یعنی مستغنی اگر وہ فضائل بہی طولانی ہووین اور اس سی بہی زیادہ مختصر پڑہنا
منظور ہووے تو ابتدا کی فضائل پڑہ کی اور چھوڑ کی مصایب پڑہ کی چھوڑ دی فحض یعنی وقف جایز بالضرورت
اگر اون فضائل مین سی بہی کچھہ چھوڑ دینا منظور ہوئی کہ بیچ مین سی چھوڑ دیوے وہان کا نشان تکج
یعنی ترک جایز اور جہان تک چھوڑ دینا منظور ہووی وہان کا نشان تل رکھا کہ ترکہ الی ہذا المقام اور اون دونون
جا پر ایک ہندسہ بنا دی تو خوب ہی اور بعض مقام ایسی کہ وہان فضائل چھوڑ کی مصایب بہی پڑہنا مناسب
ہوتا ہی وہ مقام یہہ ہین کہ رقت خوب ہو رہی ہووے اور مختصر بہی پڑہنی کا ارادہ ہووئے تو اگر پڑہیگا
تو نئی سر سی مجلس کو خاموش کر کی آمادہ کرنا ہویگا تو اس جا تین صورتین ہین ایک تو یہہ ہی کہ گرہ سی
عبارت کو تو چھوڑ دیوے اسواسطی کہ اوسمین رعایت ہو گی اوپر فضائل کی اور مصایب ہی شروع کری

لی فضائل کی وہان کا نشان مج یعنی ابتدا جائز اور دوسری صورت یہہ ہی کچہہ فضائل بکا کی یا کوئی چہوٹی
روایت پڑہ کی شروع کری وہان کا نشان یہہ ہی مجمع ابتدا جائز مع الفضائل اور تیسری صورت یہہ ہے
کہ جو ذاکر پڑہ کی اوترا ہو وی اوسی کا باقی احوال پڑہی مثلاً جناب عباس کے شہادت پڑہ چکا ہی جناب امام حسین
کی شعر ماتم جناب عباس ہین پڑہی ہین وہ پڑہی اور شہادت علی اصغر دوسری طور سی جو ہی قبل شہادت علی اکبر کی
یا شہادت علی اکبر کی ذاکر پڑہ چکا ہو وی پس بعد آنا جناب امام حسین کا نعش علی اکبر پہ اسطرح جیسا مناسب وہان کا
نشان یم یعنی باقیات المقدم اور جو بی اس صورت کی فقط واسطی اختصار کی پڑہی تو کوئی روایت چہوٹی سے
فضائل کی تہی پڑہ کر تہہ نا شروع کری اوسکا نشان وہی ہی جو کہ بیان ہوا ہی مجمع یعنی ابتدا جائز مع فضائل
اور بعضی جا تو ابتدا جائز ہی مگر خلاصہ کچہہ آگی کا کری تا اوسین ربط ہو جاوی نشان وہان کا مجعط سے ہے
ای جائز الابتداء مع الرابط اور بعضی جا درمیان سی چہوڑ دینا مناسب ہی آگی خیال ہوتا ہی کہ روایت طولانی
مجلس پریشان ہو جای وہان کا نشان ق یعنی وقف مطلق اسی آگی جو ایسا ہی مجلس کو آمادہ دیکہی تو پڑہی نہین تو
نہ پڑہی اور بعضی جا ایسی ہی کہ وہان چہوڑنا کچہہ ضرور نہین کہ آگی ہی روایت جبت وہان کا نشان قج ای وقف الجائز
اور جہان دو طرح کی نشان بنی ہون تو جاننا کہ یہان دونون چیزین درست ہین مثل قج لگا ہی مج ہی لکہا ہے
تو جان لی پڑہنا ہی جائز ہی اور یہان سی شروع ہی جائز ہی علی ہذا القیاس اور جن روایتون کا درمیان سی چہوڑنا
مناسب نہین اون روایتون کا نشان مجت ای غیر جائز الترک ان روایتون کو جہان سای
روایت پڑہی ہو وی تو پڑہی نہین نہ پڑہی اور اگر دیکہی کہ وقت آخر مجلس رنگ پر آئی یعنی روایت تمام ہوئی پر آسمے
اور مجلس اب متوجہہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پڑہی تو اسیواسطی چاہئی کہ اکثر فضائل و مصایب یاد ہون تا عبارت
گذشتہ اور آیندہ کا خیال کر کی جوڑ لگا لی یہہ نکات اور اشاری عاقلون کی لئی بتائی گئی ہین تا جہان ضرورت
آپڑی وہان ویسا کرین اور نہین تو جو روایت اوسوقت مناسب معلوم ہو اوسی تمام پڑہی مگر مجلس کو گہبرا نی ندی
آشنا نہ پڑہی اور اندازہ پڑہنی کا یہہ ہی کہ صفائی سی اور تیزی سی اور خوب یاد پڑہی اور جس جا آواز رقت بلند ہو تو
آواز بلند سی پڑہی اور دوسری یہہ چاہئی کہ جب ذاکر منبر پر جائی تو حتی المقدور باوضو ہو کہ منبر مقام عالی ہی اور یہہ چاہئی
کہ کسی ذاکر کو بنظر حقارت نہ دیکہی کہ ہم خوب پڑہتی ہین اور یہہ برا پڑہتا ہی اور جو ہم اسکی بعد پڑہین تو خوب رقت ہو وی ہم

یہہ گمان غلط ہی اکثر اسکی خلاف وقوع مین آتاہی اور نہ کسی ذاکر کی سامنی پڑہنی سی خوف کری مگر جب پڑہی تو رجوع خدا
سی کری اور اوسپر توکل کری اور بہ نیت ثواب اور امید ثواب خدا سی رکہی اور یہہ جان لی اگر کوئی بہی روئی گا تو
یہہ داخل ثواب ہوگا اور اگر نہ روئی گا توبہی داخل ثواب ہوگا اس لئی کہ اوسکی نیت سب کی رولانیکی تہی یہہ نہین جانتا
ہی کہ کوئی ان مین سی کہ حاضر ہین نہ روئی اور جب منبر پر جائی رجوع خدا کی طرف کر کی شروع کری اور یہہ طریق مرثیہ
خوانون کا کہ فاتحہ کہتی ہین فقیر کو نہایت پسندی ہی بس چاہئی کہ منبر پر جا کر یہہ بہی فاتحہ کہی اور خود بہی الحمد پڑہ کی شروع
کری کہ حدیث شریف مین آیاہی کُلُّ اَمرٍ ذِي بَالٍ لَم یُبدَءْ بِبِسمِ اللهِ فَهُوَ اَبتَرُ وَکُلُّ اَمرٍ ذِي بَالٍ لَم یُبدَءْ
بِحَمدِ اللهِ فَهُوَ اَقطَعُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ فَتَقَبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ روایت اوّل احوال
خواب مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسینؑ اور قبر رسول خداؐ اور جناب فاطمہ پر جانا رُوِيَ اَنَّ هِندَ
اُمَّ مُعَاوِیَةَ جَاءَت اِلٰی دَارِ رَسُولِ اللهِ عِندَ الصُّبحِ وَدَخَلَت وَجَلَسَت اِلٰی جَنبِ عَائِشَةَ روایت مین
وارد ہواہی کہ ہند مادر معاویہ ایک دن دولت سرای جناب رسول خداؐ مین آئی اور پہلوی عائشہ مین بیٹہی اور وہ وقت صبح کا
تہا وَقَالَت لَهَا یَا بِنتَ اَبِي بَکرٍ رَاَیتُ رُؤیَا عَجِیبَةً اور عائشہ سی کہنی لگی کہ ای دختر ابی بکر آج کی رات کو مینی
ایک خواب عجیب و غریب دیکہاہی وَاُرِیدُ اَن اَقُصَّهَا عَلٰی رَسُولِ اللهِ اور مین چاہتی ہون کہ اس خواب کو پیغمبر کے
آگی بیان کرون وَذٰلِکَ قَبلَ الاِسلَامِ وَلَدِهَا مُعَاوِیَةَ اور یہہ ماجرا قبل اسلام معاویہ کی ہوا کہ ہنوز معاویہ
مطیع اسلام نہوا تہا فَقَالَت لَهَا عَائِشَةُ خَبِّرِینِي بِهَا اُخبِرُ بِهَا رَسُولَ اللهِ عائشہ نی کہا تو میری آگی بیان کرتا رسول خدا
کی آگی بیان کرون فَقَالَت اِنِّي رَاَیتُ فِي یَومِي شَمسًا مُشرِقَةً عَلَی الدُّنیَا کُلِّهَا ہند نی کہا کہ مینی دیکہا کہ ایک آفتاب
تابندہ مہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہی تمام عالم اوسکی نور سی روشن ہوا ہی فَوُلِدَ مِن تِلکَ الشَّمسِ قَمَرٌ
فَاَشرَقَ نُورُهٗ عَلَی الدُّنیَا پہر کیا دیکہا کہ اوس آفتاب جہانتاب سی ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سے
ساری دنیا منور ہوئی ثُمَّ وُلِدَ مِن ذٰلِکَ القَمَرِ نَجمَانِ زَهرَانِ قَد اَزهَرَ نُورُهُمَا المَشرِقَ وَالمَغرِبَ
بعد اوسکی کیا دیکہتی ہون کہ اوس چاند سی دو تاری چمکتی ہوئی نکلی کہ اون کی نور سی مشرق و مغرب روشن ہوا
فَبَینَمَا اَنَا کَذٰلِکَ اِذ بَدَتِ السَّحَابَةُ السَّودَاءُ مُظلِمَةً کَاَنَّهَا اللَّیلُ المُظلِمُ مین ان سورج اور چاند اور
تارون کو دیکہہ رہی تہی ناگاہ ایک طرف سی ایک ابر سیاہ پیدا ہوا جیسی اندہیری رات ہوتی ہی فَوُلِدَ مِن

تِلْكَ السَّحَابَةِ السَّوْدَآءِ حَيَّةٌ رَقْطَا پھر دیکھا تو اوس ابر سیاہ مین سی ایک ابلق سانپ پیدا ہوا فَدَبَّتْ اِلْحَيَّةُ
اِلَى النَّجْمَيْنِ فَابْتَلَعَتْهُمَا اور دونون تارون کی طرف دوڑا نزدیک پہنچکر دونون کو نگل گیا فَجَعَلَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ
وَيَتَاَسَّفُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ النَّجْمَيْنِ اوسوقت عجب حال آدمیون کا ہوا بیقرار ہوہو کر اون دونون تارون کی لیے
رونی لگی اور افسوس کرنی لگی اور اپنی سر و صورت خاک مین بہرلی تہی ماتم عظیم برپا تہا ہر طرف شور آہ و واویلا تہا قَالَ
فَجَاءَتْ عَائِشَةُ اِلَى النَّبِيِّ وَقَصَّتْ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا راوی کہتا ہی کہ عائشہ پیغمبر کی پاس آئی اور ہندکی زبانی خواب
بیان کیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَهَا تَغَيَّرَتْ لَوْنُهٗ وَاسْتَعْبَرَ پس جب کہ سُنا رسول خدا نے یہہ خواب تو فرط غم سی رنگ
مبارک متغیر ہوگیا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَمَّا الشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ فَاَنَا رو کر حضرت نی فرمایا کہ ای عائشہ آفتاب جہانتاب تو مین ہون
وَاَمَّا الْقَمَرُ فَهُوَ فَاطِمَةُ ابْنَتِيْ اور وہ ماہ منیر میری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا ہی وَاَمَّا النَّجْمَانِ فَهُمَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ اور وہ دو کوکب دری حسن اور حسین میری نواسی ہین میری آنکہون کی تاری ہین وَاَمَّا السَّحَابَةُ السَّوْدَآءُ
فَهُوَ مُعَاوِيَةُ اور وہ ابر سیاہ تاریک معاویہ پسر ہندہ ہی وَاَمَّا الْحَيَّةُ الرَّقْطَا فَهُوَ يَزِيْدُ اور وہ مار ابلق یزید ہی
کہ میری منبر پر حملہ کریگا جب فاطمہ اپنی حق سی منع کیجائی گی اور بہترا فریاد کریگی اور کوئی اوسکی فریاد کو نہ پہنچے گا
جب وہ دنیا سی گذر جائیگی اور علی بہی شمشیر ظلم سی شہید ہوچکی گا تو میری حسن اور حسین سی لوگ دشمنی کرینگے یہان تک
کہ جب حسن کو بہی زہر سی شہید کرینگے تو پہر حسین پر فوجون کی چڑہائی ہوگی مدینی سی حسین کو نکالینگے نکی مین بہی رہنے
ندینگے اور پیاسا قتل کرینگے پس تمام شیعہ اور محب اوسکی رویئنگی خاک اوڑائینگے کبہی حسن کی مصیبت یاد کرکی رویئنگے
کبہی حسین کی شہادت یاد کرکی جان کہوئینگے فَاَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مین اون کا شفاعت خواہ ہونگا روز قیامت کو عذاب
الہی سی بچا کر بہشت مین لیجاونگا پس حضرات خوشا حال تمہارا کہ روتی ہو تم زوال النجوم فلک امامت پر پس سُنی احوال جناب سید الشہدا
کو اور رویئے اوس مظلوم پر تا شفاعت خواہ ہون روز قیامت کو جناب رسول خدا رُوِيَ اِنَّهٗ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ
سُفْيَانَ بَايَعَ النَّاسُ ابْنَهٗ كَافَّةً چنانچہ کتب معتبرہ مین مرقوم ہی کہ جب معاویہ پسر ابوسفیان لعین کہ جسی ہندہ نے ابر سیاہ
دیکھا تہا بعذاب ہاویہ ملحق ہوا تو مار ابلق یعنی یزید متمکن مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اسکی قلمرو مین تہی لعنہون نے
اوس سے بیعت کی اِلَّا اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَاَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مگر دو شہر باقی رہی مدینہ اور کوفہ وہان کی لوگون نی اوس سے
بیعت نکی فَكَتَبَ اِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بِاَنْ يَاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ خَاصَّةً مِنَ الْحُسَيْنِ پس حملہ مار ابلق سی انجم

فلک امامت پر یہی مراد تھی جب یزید حاکم ہوا تو اوس لعین نے ولید بن عتبہ کو کہ حاکم مدینہ تھا اس مضمون کا نامہ لکھا کہ اہل مدینہ
سی بیعت لینا خصوصاً حسین بن علی سی اور ہرگز ہرگز اون سی دست بردار ہونا فَاِنْ اَبٰى فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ وَابْعَثْ اِلَيَّ
بِرَاْسِهٖ یعنی اگر حسین میری بیعت سے انکار کرین تو فرصت ایکدم کی نہ دینا اور سر اونکا کاٹ کر میری طرف روانہ کرنا وَالسَّلَامُ
راوی کہتا ہی کہ جب یہہ نامہ ولید نے پڑہا تو کمال متالم ہوا اور ناچار ہو کر خادم اپنا امام حسین پاس بہیجا کہ مجہی آپ سی کچہہ کام ہے
آپ یہان تشریف لائی اوسوقت امام حسینؑ روضہ رسول خدا پر بیٹہی تہی پیغام ولید سنکر نہایت محزون و مغموم ہوئے
اور دولت سرا مین تشریف لائی راوی کہتا ہی کہ زینبؑ و ام کلثوم و رقیہ و عاتکہ امام حسین کو غمگین و ملول دیکہکر
رونی لگین فَجَمَعَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَاَمَرَهُمْ بِالسِّلَاحِ پہر حضرت نے پچاس مرد اپنی عزیز و انصار سے
جمع کئی اور حکم کیا کہ ہتیار لگا لو اور میری ساتہہ چلو مین ولید کی پاس جاؤن تو تم دروازی پر ولید کے کہڑی رہنا
جسوقت آواز میری بلند ہوئے تو بی تکلف میری پاس چلی آنا قَالَ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ وَرِدَاءٌ اَصْفَرُ
یہہ فرماکر حضرت داخل خانہ ولید ہوئی اوسوقت قبا اور ردا حضرت کی جسم مبارک پر زرد آراستہ تہی فَقَامَ اِلَيْهِ الْوَلِيْدُ
وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ حضرت کو دیکہکر ولید اوتہہ کہڑا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹہایا وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ جَالِسٌ
اِلٰى جَانِبِهٖ اور مروان بیٹا حکم ولد الزنا کا ایک طرف بیٹہا تہا فَلَمَّا اسْتَقَرَّ الْجُلُوْسُ بِالْحُسَيْنِ قَرَءَ الْوَلِيْدُ كِتَابَةَ يَزِيْدَ
بْنِ مُعَاوِيَةَ جب حضرت بیٹہی تو ولید نی نامہ یزید کا پڑہا فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ حضرت نی انا للہ وانا
الیہ راجعون فرمایا وَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنِّيْ لَا اَرَاكَ اَنْ تَقْنَعَ بِبَيْعَتِيْ لِيَزِيْدَ سِرًّا حَتّٰى اُبَايِعَهٗ جَهْرًا فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ النَّاسُ
اور حضرت نی فرمایا اے ولید مجہکو گمان نہین ہی کہ تو میری بیعت مخفی پر راضی ہو تا اینکہ مین علانیہ یزید سے بیعت
کرون کہ ادہر لوگ بہی جانین فَقَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ انْصَرِفْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یعنی ولید نی عرض کی کہ آپ تشریف
لیجائیے فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ وَاللّٰهِ لَئِنْ فَارَقَكَ الْحُسَيْنُ السَّاعَةَ لَا تَرٰى مِنْهُ اِلَّا الْغُبَارَ اوسوقت مروان پکارا
کہ ای ولید کیا کرتا ہی اگر اسوقت امام حسینؑ نی بیعت نہ کی اور ہاتہہ سی نکلجائینگے تو کبہی ہاتہہ نہ آوینگے اور سوا
گرد او غبار کی تو اور کچہہ نہ دیکہیگا فَاحْبِسْهُ حَتّٰى يُبَايِعَ اَوِ اضْرِبْ عُنُقَهٗ وَعُنُقَ اَصْحَابِهٖ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ
فِتْنَةٍ وَشَرٍّ یعنی مناسب یہی ہے کہ انکو اسوقت قید کرا گر بیعت کرین تو خیر ورنہ قتل کر اور سر انکا اور ان کے
اصحابکا کاٹ کی یزید کی پاس بہیجدی بتحقیق کہ اصحاب ان کی فتنہ و فساد برپا کرینگی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ كَلَامَ

مروان بن الحکم قام علی قدمیه وقال کذبت واللہ یا ابن الذرقاء اتقتلنی یہہ سنکر امام تلوار پکڑ کی اوٹھ کہڑی
ہوئی اور فرمایا ای ولد الزنا تو حکم کرتا ہی میری قتل پر ای لعین تو جہوتا ہی اور کسکا مقدور ہی جو مجھے
قید کری فضرب علیه السلام علیه الکرسی من الحدید کان فی بیت الولید پس اوسوقت جناب
امام حسین نی ایک کرسی آہنی کہ مکان ولید مین رکہی تہی اوٹہا کر ولید پر ماری وہ لعین بہاگا فکسروا الباب ودخلوا
الدار جو ہین آواز حضرت کی بلند ہوئی تو فرزندان جناب امیر دوڑی اور دروازہ توڑکر مسلح تلوارین پکڑی
داخل خانہ ولید ہوئی فاول من دخل عنہم شاہرا اسیفه العباس بن علی وجعفر بن علی وعبد اللہ
ابن علی وعثمان ابن علی اور اول ان سب سی پہلی عباس بن علی تلوار کہینچی ہوئی داخل ہوئی اور بعد اونکی بہائی اونکی
عبد اللہ وجعفر وعثمان والحسن بن الحسن والقاسم بن الحسن وعلی بن الحسین الاکبر ومسلم بن عقیل
مع ابنه جعفر واهلبیته وموالیه فتموا الدار وهموا ان یضعوا اسیافهم اور حسن مثنی اور قاسم
اور علی اکبر ہمشکل پیغمبر اور مسلم بن عقیل مع بیٹی اپنی جعفر اور فرزندان عبد اللہ بن جعفر پس ان سبہون نی گہر کو ولید کی
گہیر لیا اور چاہا کہ تلوارین میان سی لین اور ارادہ لڑائی کا کیا فمنعهم الحسین من ذلک جناب امام حسین نی
ان سب کو منع کیا اور حضرت باہر آئی راوی کہتا ہی کہ جب سی حضرت ولید کی پاس گئی تہی تو زینب اور ام کلثوم اور رقیہ
اور مادر علی اکبر اور سکینہ اور فاطمہ صغرا گہبراتی پہرتی تہین کبہی ڈیوڑہی پر جاتی تہین اور کبہی صحن خانہ مین آتی تہین اور
زار زار روتی تہین اذ دخل الحسین مع اهلبیته فوجد اخته زینب وسکینة قائمتان خلف
الباب منتظرتان وتبکیان پس حضرت امام حسین مع اہلبیت گہر مین داخل ہوئی دیکہا حضرت نی کہ زینب اور سکینہ
انتظار مین پیچہی دروازی کی کہڑی رو رہی ہین اور حضرت بہی اونہین دیکہہ کر رونی لگی اور فرمایا کہ ای زینب ای
سکینہ صبر کرو کہ یہہ پہلی مصیبت ہی راوی کہتا ہی کہ حضرت کی گہر مین کہرام تہا فلما جاء اللیل جاء علی قبر جده
باکیا حزینا پس جب رات ہوئی تو حضرت روتی ہوئی روضہ رسول خدا پر آئی وقال السلام علیک یا رسول اللہ
انا الحسین بن فاطمة فرخک وابن فرختک یعنی عرض کی سلام ہو تمپر ای رسول خدا مین ہون حسین فرزند
تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ زہرا کا اور مین وہ ہون کہ تم بارہا مجھے اپنی کاندہی پر سوار کرتی تہی
اور تمنی مجہی امانت اپنی امت کو سونپا تہا فاشہد علیهم یا نبی اللہ انہم خذلونی وضیعونی فی

وَلَمْ يَحْفَظُونِي پس اگاہ ہوا اي نانا تمہاري اُمّت نے ميري رعايت نکي اور مجھکو کمال تنگ کيا يہان تک کہ مجھکو رہنے
نہين ديتي پس مين تمسي رخصت ہونيکو آيا ہون ثُمَّ بَكٰى عِنْدَ الْقَبْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الصُّبْحِ وَضَعَ
رَاْسَهٗ عَلٰى قَبْرِهٖ وَنَامَ يہہ سنکر جناب امام حسينؑ دير تک روتي رہي جب صبح قريب ہوئي سر مبارک قبر شريف پر
رکھکي سو گئي وَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَقْبَلَ وَمَعَهٗ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ناگاہ خواب مين ديکھا جناب رسول خدا کو کہ ايک
گروہ ملائکہ اون کي ہمراہ ہي اور روتي چلي آتي ہين حَتّٰى ضَمَّ الْحُسَيْنَ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ
يہان تک کہ قريب جناب امام حسينؑ کي آئي اور اونکو اپني چہاتي سي لگايا اور بوسي درميان دونون آنکھون کے
ليکر فرمايا يَا حَبِيْبِيْ يَا حُسَيْنُ كَاَنِّيْ اَرَاكَ عَنْ قَرِيْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِكَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ الْكَرْبَلَا اي حبيب
ميري اي حسين گويا مين ديکھتا ہون تجھکو عنقريب کہ تو اپني خون مين لوٹ رہا ہي اور قوم اشقيا قصد تيري ذبح کا کرتي ہين
وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰى اور تو اوس وقت پياسا ہي اور پاني مانگتا ہي کوئي رحم
نہين کہاتا اور پاني نہين ديتا اي فرزند علي اور فاطمہ اور حسن ہم سب مشتاق تيري ہين اور تعجيل کر آني مين وَ
اِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ اور اي حسين حق تعالٰي نے تيري واسطے بہشت مين بہت سے
درجے مقرر کئي ہين ليکن وہ درجے موقوف ہين تيري شہادت پر فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَنْظُرُ اِلٰى جَدِّهٖ وَ
يَقُوْلُ يہہ سنکر امام حسين رسول خدا کي طرف ديکہکر رونے لگے اور عرض کي يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الرُّجُوْعِ
اِلَى الدُّنْيَا اي نانا اب مجھے کچہ احتياج دنيا کي طرف جانے کي نہين ہے مجھے اپني قبر مين ليلو کہ
مجھے نہايت تنگ کيا ہے فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى
تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ پس جناب رسول خدا نے فرمايا اي روشني چشم ميرے ضرور ہي تجھے دنيا مين جانا
تا آنکہ دست جفا کاران اُمّت سي شہيد ہووي فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهٖ فَزِعًا مَرْعُوْبًا پس امام حسين
نے يہہ خواب ديکہکر روتي ہوئي بيدار ہوئي اور خواب اہلبيت سي بيان کيا پس عجب طرحکا غم والم اہلبيت پر
طاري ہوا ثُمَّ جَاءَ عَلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ پہر جناب امام مظلوم بکمال حزن و ملال قبر
جناب فاطمہ پر آئے اور يون کہنے لگي يَا اُمَّاهُ لَقَدْ اَزْعَجَنَا مِنْ جِوَارِكَ اي امّان سخت ناچار
ہون بني اميہ مجھکو تمہارے ہمسائي سي چہڑاتي ہين حضرت يہہ کہہ رہي تھے کہ جناب زينب روتي ہوئين

تشریف لائین اور قبر جناب فاطمہ سی لپٹ کر یہہ کہنے لگین یَا اُمَّاہُ اَمَا سَمِعْتِ حَالَ کِتَابَۃِ یَزِیْدَ
ای اماں کچہہ سنا تمنی کہ یزید نی تمہاری فرزند حسین کے لئی کیا لکہا ہی کہ اگر بیعت کری تو خیر والّا سر حسین کا
کاٹ کر میری پاس بہیجدیے اسواسطی ناچار بہائی سی وطن چہوٹا ہی جناب امام حسین جناب زینب کو گہر مین لائے
اور ارادہ سفر کا کیا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ یَا بُنَیَّ اِلیٰ اَیْنَ فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَقَالَ اِلَی الْعِرَاقِ جناب ام سلمہ
تیاری سفر دیکہکر بولین کہ ای پارہ جگر میری کہان کا قصد کیا ہی اوسوقت امام رونی لگی اور فرمایا
کہ ای اماں عراق کی طرف جاتا ہون ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُ اَنَا اَخَافُ مِنْ ذِهَابِكَ اِلَی الْعِرَاقِ
ام سلمہ نام عراق کا سنکر بولین کہ مجہے خوف آتا ہی تیری عراق کی جانی سے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَهُوَ یَقُوْلُ یُقْتَلُ وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ یُقَالُ لَهَا کَرْبَلَا اسواسطے کہ مکرر سنا ہے
مینی رسول خدا سی کہ فرماتی تہی کہ فرزند میرا حسین زمین عراق مین ایک مقام ہی کہ نام اوسکا کربلا ہے
بالب تشنہ شہید ہوگا فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَنَا وَاللّٰہِ اَعْلَمُ ذٰلِکَ
یہہ سنکر امام حسین بہت روئی اور فرمایا ای اماں بخدا اوسکے دین اس سے زیادہ جانتا ہون کہ وہان جاکر
مع عزیز و یار قتل ہونگا اور ای اماں کربلا پر کیا موقوف ہے جہان جاؤن اگر سوراخ مار و مور مین چہپونگا
تو بہی یہہ قوم جفاکار سے مجہے جیتا نچہوڑینگے پہر ام سلمہ نی پوچہا کہ کون کون تمہاری ہمراہ جائیگا حضرت نے
ہر ایک کی طرف اشارہ کیا کہ یہہ سب میری ہمراہ جائینگے فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُ
اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ مُسَافِرًا اِلَی الْکُوْفَۃِ فَلَمْ تَسِرْ اِلَیْهَا بِاَهْلِکَ وَنِسَائِکَ پس ام سلمہ دیر تک روئین اور
بولین ای حسین اگر ارادہ مصمم کوئی کا ہی تو عورتون کو ہمراہ نہ لیجاؤ کہ بعد تمہاری شہادت کی یہہ سب
تباہ و ہلاک ہوجائینگی خصوصا یہہ اطفال صغیر فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَکْثَرُهُمْ
یُقْتَلُوْنَ عَطْشَانًا جناب امام حسین یہہ سنکر بہت شدت سی روئے اور فرمایا کہ ای اماں اکثر لڑکی انمین
سی آگی میری پیاسی قتل کئی جاوینگی اوسوقت سب حضرت کی سامنی کہڑی تہی ہر ایک کی طرف اشارہ کرکے
فرمایا کہ ای اماں یہہ نیزی سی مارا جائیگا اور یہہ تلوار سی ٹکری ہوگا حتّیٰ هٰذَا الطِّفْلُ الَّذِیْ یَرْضَعُ فِیْ
حِجْرِ اُمِّهٖ یُذْبَحُ مِنْ سَهْمِ الْعَدُوِّ یہان تک کہ یہہ لڑکا کہ ماں کی گود مین دودہ پیتا ہی تیر ستم سی شہید ہوگا

اوسوقت

علی اصغر کا سن ڈیرہ مہینے کا تہا اور کم و زیادہ بہی منقول ہی جب مان نی علی اصغر کی یہہ خبر سنی روتی روتے
بیہوش ہوگئی اور اوسی دن سی دودہ اوسکا ماری صدمہ کی کم ہوگیا **روایت دوم بیان محبت رسول خدا**
اور امام حسینؑ اور کوچ حسین مدینے سی اور احوال مختلف سفر اور شہادت اور اہل حرم کے
تاراجی اور پہر پہنچی آب و غذا اور آنی سر شیرین نعش امام پر کتاب بحار میں ام الفضل دایہ حضرت
امام حسینؑ سی روایت کی ہی کہ اوس نے کہا دَخَلَ عَلَیَّ یَوْماً رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ ہَلُمِّی اِلَیَّ اِبْنِی
ایکروز جناب رسالت مآبؐ میری گہر مین تشریف لائی اور بیٹہی اور فرمایا کہ ای ام الفضل لا میرے جگر گوشہ کو
مینی امام حسینؑ کو حضرت کی گود مین دیا فَقَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ اَقْعَدَہٗ فِی حِجْرِہٖ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی امام حسینؑ کو چہاتی سی لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسی دی اور گود مین بٹہالیا فَبَالَ
الْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِہٖ یکایک امام حسینؑ نی رسول خداؐ پر بول کیا مینی اسطرح جہنجلا کی امام حسینؑ کو حضرت کی گود سے
لیلیا کہ امام حسینؑ رونی لگی ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَہْلاً یَا اُمَّ الْفَضْلِ ناگاہ دیکہا مینی کہ
رسول خدا کی بہی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹہا آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہہ ایک قطرہ آب سے
پاک ہو جایگا اور جو رنج کہ میری جگر گوشی کو پہنچا ہی وہ کیونکر برطرف ہوگا بس ای حضرات مومنین اب یہہ مقام
غور و تامل ہی کہ جناب رسول خداؐ کو اوسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جسوقت امام حسینؑ قبر رسول خدا سے
رخصت ہو نیکو آئی ہون گی اور رو رو کر فرماتی تہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَۃَ
فَرْخُکَ وَابْنُ فَرْخَتِکَ سلام خدا ہو تمپر ای رسول خدا مین ہون حسینؑ نور عین تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ کا
یہہ کہکر قبر شریف پر رات بہر رویا کئی اور دعا مانگا کئی جب صبح قریب ہوئی تو حضرت کی آنکہہ لگ گئی
تو دیکہا کہ جناب رسول خداؐ روتی ہوئے تشریف لائی ہین اور حضرت کو چہاتی سے لگاکر فرماتی ہین
یَا حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ کَاَنِّیْ اَرَاکَ عَنْ قَرِیْبٍ مُرَمَّلاً بِدِمَائِکَ مَذْبُوْحاً بِاَرْضِ کَرْبَلَا ای
حبیب میری ای حسین گویا کہ مین دیکہتا ہون کہ تو زمین کربلا پر اپنی لہو مین لوٹتا ہی اور ایک گروہ سے تجہے قتل
کر رہا ہی وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی اور تو اوسوقت ای حسین بہت پیاسا ہوگا اور کوئی
تجہی پانی نہ دیگا امام حسینؑ اپنی نانا کی طرف دیکہہ کر عرض کرنی لگے یَا جَدَّاہُ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِی الرُّجُوْعِ

اِلَى الدُّنْيَا فَخُذْنِيْ اِلَيْكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ قَبْرِكَ اي نانا ميرا دل دنيا اور اہل دنيا سے بيزار ہي مجھے
دنيا مين جانيكي احتياج نہين ہي تم مجھي اپني قبر مين ليلو يہہ خواب ديکھہ کر جو نگي تو عازم سفر ہوي اوسوقت
ام سلمہ زوجہ جناب رسول خدا ؐ رو کر فرماني لگين اي فرزند مجھي اندوہناک نکر سفر عراق سے فَاِنِّيْ
سَمِعْتُ مِنْ جَدِّكَ يَقُوْلُ يُقْتَلُ وَلَدِيَ الْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا بس مين سنا ہي تيرے
نانا سي کہ فرماتي تہي کہ حسين قتل کيا جاويگا ايک زمين پر کہ نام اوسکا کربلا ہي جناب امام ني فرمايا اَنَا وَاللّٰهِ
اَعْلَمُ ذٰلِكَ مين خوب جانتا ہون قسم خدا کي مين ضرور شہيد ہونگا بلکہ مين روز قتل اپنا اور قاتل کو اپني
جانتا ہون اور اگر تم چاہو تو مين اوس زمين کو دکہا دون ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهِ الشَّرِيْفِ اِلٰى جِهَةِ كَرْبَلَا فَانْخَفَضَتِ
الْاَرْضُ حَتّٰى اَرَاهَا مَضْجَعَهُ وَمَوْضِعَ مَعْرِكَتِهِ يہہ حضرت ني اشارہ کيا طرف زمين کربلا کي اور سب زمين
پست ہوگئي اور زمين کربلا بلند ہوئي يہان تک کہ حضرت ني حضرت ام سلمہ کو اپني قتلگاہ دکہائي کہ يہان مين زخمي
ہوکر گرونگا خاک پر تڑپونگا لاشہ ميرا بي سر خاک و خون مين پڑا رہيگا پس ام سلمہ بي اختيار روئين اور فرمايا
کہ اي فرزند تم راہ خدا مين شہيد ہوگي دختران زہرا اور اہلبيت کو ہمراہ نہ ليجاؤ تا حرمت ان کي تو برباد نہو
حضرت ني جب نام اہلبيت کا سنا روئي اور فرمايا وَقَدْ شَاءَ اَنْ يَرٰى حَرَمِيْ وَنِسَائِيْ مُسَبَّيِيْنَ مُشَرَّدِيْنَ
وَاَطْفَالِيْ مَذْبُوْحِيْنَ مَاسُوْرِيْنَ اي اماں مقدر مين ميري يون ہي ہي کہ مين بظلم وستم شہيد ہون اور اطفال
ميري ذبح کئي جائين اور ميري بہنين اور بيٹيان سب قيد ہوکر شتران برہنہ پر سوار ہوکر بلوائي عام مين
شام تک جائينگے اور جو فرزند ميري قتل سي بچينگي قيد ہوکر شام جائينگے وَهُمْ يَسْتَغِيْثُوْنَ
فَلَا يَجِدُوْنَ نَاصِرًا وَلَا مُعِيْنًا اور وہ فرياد کرينگے اور کوئي فرياد کو اونکي نہ پہنچيگا حضرت
ام سلمہ نے کہا کہ تمہاري نانا ني مٹي کربلا کي دي تہي مين ني اوسي ايک شيشي مين رکہا ہي يہہ سنکر حضرت سے نے
بہي اعجاز سے مٹي کربلا کي دي اور فرمايا اي اماں وہ مٹي کہ تمہين نانا ني دي تہي اوس سے عليحدہ
اسي بہي ايک شيشي مين رکہو فَاِذَا فَاضَتَا دَمًا فَاعْلَمِيْ اَنِّيْ قَدْ قُتِلْتُ پس جب دونون شيشون سے
خون ابلي تو تم تعيين کرنا کہ مين قتل ہوا يہہ کہکر حضرت روانہ ہوئے اور سب اہل مدينہ رنجيدہ رہ گئے
حَتّٰى وَصَلَ الْحُسَيْنُ اِلٰى كَرْبَلَا يہان تک کہ امام حسين وارد کربلا ہوئي جب حضرت کي ورود کي خبر

ابن زیاد نے سنی تو فوجین بہیجنا شروع کیا فَاجْتَمَعَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ مِائَةُ اَلْفِ فَارِسٍ وَمِائَةُ اَلْفِ رَاجِلٍ وَمِائَةُ اَلْفِ رِسَالٍ یہان تک کہ بعضی روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ چہہ روز مین چہہ لاکہہ ملعون جمع ہوئے کہ اون مین دو لاکہہ تیر انداز تہی یہہ سب فقط فرزند رسول خدا کی قتل کرنیکو اسقدر ملوا الملعونون کا تہا کہ کثرت فوج سی زمین کربلا نظر نہ آتی تہی اور آواز گہوڑون کی ٹاپون کی سنکر لڑکی گہبراتی تہے پس اون نابکارون نے چارون طرف سی گہیر لیا اور رستہ دریای فرات کا بند کر دیا فَاضْطَرَبَتِ النِّسَاءُ حَتَّى جَفَّ اللَّبَنُ لِاُمِّ الرَّضِيعِ اوسوقت عورتین نہایت مضطرب ہوئین تا آنکہ ما در علی اصغر کا دودہ خشک ہو گیا قَالَ فَرَأَيْتُ اَنَّ اَكْثَرَ الصِّبْيَانِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْخِبَاءِ وَيَقُولُونَ الْعَطَشُ الْعَطَشُ ثُمَّ يَدْخُلُونَ فِيهَا راوی کہتا ہے کہ روز عاشورہ دیکہتا تہا مین کہ اکثر لڑکی ماری پیاس کے باہر خیمہ سی آتی تہے اور العطش العطش کہکر چلاتی تہے اور کثرت فوج دیکہکر پہر خیمہ مین چلی جاتی تہے وَالْحُسَيْنُ فِي ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ اودہر تو یہہ کثرت فوج تہے کہ جیسا بیان ہوا اور جناب امام حسینؑ کی ساتہہ اٹہائیس تو عزیز تہے کہ جنمین بعضی حد بلوغ کو نہ پہنچی تہی اور پچاس رفیق تہے پس عمر سعد لعین نے روز عاشورہ لڑائی شروع کی اور تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا اور کہا ای گروہ کوفہ و شام گواہ رہنا کہ پہلی تیر لشکر حسینؑ پر اس شقی نے مارا تہی پس اصحاب و عزیز حضرت کی شہید ہونے لگی یہان تک کہ قاسمؑ پامال سم اسپان ہوئے حضرت عباسؑ کے شانی تن سے جدا ہوئی علی اکبرؑ کی برچہی لگی علی اصغرؑ نے گود مین سرود کی تیر کہایا اور جو شہید ہوتا تہا لاشہ اوسکا حضرت لڑکر اوٹہا لاتی تہے اور لاش پر لاش رکہتی تہی تا پامال سم اسپان نہو ہزار حیف جب وہ حضرت شہید ہوئی تو کوئی ایسا نہ تہا کہ لاش کو حضرت کی اوٹہا لاوے آندہی سیاہ چلتی تہی اور جانور آشیان چہوڑکر لا اله الا الله کہتی تہے وَصَارَتْ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِيطًا پانی فرات کا مانند خون تازہ کی جوش مارتا تہا اور برابر قامت نیزہ کی اوچہلتا تہا آسمان سے خون برستا تہا اور آفتاب کو گہن لگا تہا فَنَادَى مُنَادٍ قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ندا کی منادی نے درمیان آسمان و زمین کہ قتل کیا گیا فرزند رسول خدا قُتِلَ وَاللهِ الْاِمَامُ بْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ افسوس قتل ہوا امام پسر امام برادر امام اور اہل مدینہ کو مطلق اس ماجری سے اطلاع نہ تہی ابن عباسؑ کہتی ہین کہ مین سوتا تہا مین نے

رسول خدا کو دیکھا وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ كَرْبَلَا وہ جناب کربلا کی طرف سی تشریف لائی ہین اور سر پر اور ریش
مبارک پر خاک پڑی ہوئی ہی وَهُوَ بَاكِي الْعَيْنِ حَزِيْنُ الْقَلْبِ آنکھون سی آنسو جاری ہین با دل غمگین و شیشے
حضرت کی ساتھہ خون سی بہری ہین پس عرض کی مینی یا رسول اللہ مَا هٰذِهِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا ای
پیغمبر خدا آپ کی پاس یہہ خون سی بہری شیشی کیسی ہین حضرت شدت سی روئے اور فرمایا هٰذِهٖ فِيْهَا دَمُ الْحُسَيْنِ
وَهٰذِهٖ اُخْرٰى مِنْ دِمَاءِ اَهْلِبَيْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اس شیشی مین تو خون میری نواسی اور فرزند حسین کا ہی
اور دوسری مین خون اوس کے اصحاب کا ہی یہہ خواب دیکھکر غمناک اوٹہا اور دل مین کہتا تہا کہ خدا خیر کری
عجب طرحکا خواب دیکھا ہی جب باہر نکلا فَرَاَيْتُ وَاللّٰهِ الْمَدِيْنَةَ كَاَنَّهَا ضُبَابٌ پس دیکھا مینے کہ ایک غبار نے
مدینی کو گہیر لیا ہے فَرَاَيْتُ الشَّمْسَ كَاَنَّهَا مُنْكَسِفَةٌ اور آفتاب کو گہن لگا تہا سرخ ہوا تہا مانند طشت پر
خون کی وَرَاَيْتُ حِيْطَانَ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهَا دَمٌ عَبِيْطٌ اور دیکھا کہ دیوار ہای مدینہ خون سی افشان
ہین ناگاہ آواز رونی اور پیٹنی کی خانہ ام سلمہ سی بلند ہوئی یہہ بین روروکی کرتی تہین يَا بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَسْعِدْنَنِيْ وَابْكِيْنَ مَعِيْ فَقَدْ قُتِلَ سَيِّدُكُنَّ وَشَبَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ای بیٹیو عبد المطلب کی ساتہہ دو میرا
اور روؤ میری ساتہہ کہ شہید ہوا سید تمہارا اور سید جوانان اہل جنت پس آواز حضرت ام سلمہ سنکر سب
روتی پیٹتی خانہ ام سلمہ مین جمع ہوئے فَقِيْلَ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتِ ذٰلِكَ کسی نے کہا ای زوجہ رسول خدا یہہ خبر تمنی
کس سی سنی اور کون خبر لایا ہی شہادت جناب امام حسین کی قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّاعَةَ فِي الْمَنَامِ شَعِثًا
مَذْعُوْرًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وہ بولین کہ ابہی مینی جناب رسول خدا کو خواب مین دیکھا کہ چہرہ مبارک اور ریش
مبارک پر خاک پڑی ہی اور وہ حضرت غمگین و اندوہناک ہین مینی پوچہا کہ ای رسول خدا کیا حال ہی آپکا فَقَالَ
قُتِلَ ابْنِيَ الْحُسَيْنُ وَاَهْلُبَيْتِهٖ حضرت رونی لگی اور جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند ارجمند حسین کو مع
اہلبیت بہوکا پیاسا شہید کیا جب آنکہہ میری اس قلق سی کہل گئی فَنَظَرْتُ اِلَى الْقَارُوْرَتَيْنِ فَاِذَا اَصْلَدَتَا
دَمًا عَبِيْطًا يَفُوْرُ پس دیکھا مینی طرف اون دونون شیشون کی کہ خون تازہ دونون مین سی جوش مارتا ہے
یہہ ماجرا سنکر عجب طرحکا شور رونے اور پیٹنی کا بلند ہوا کہ گویا قیامت قائم ہوئی تہی وَنُقِلَ اَنَّهٗ لَمْ يُقْلَبْ فِيْ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ اور حدیث مین وارد ہی کہ اوس روز کوئی سنگ

وکلوخ زمین سی نہ اوٹھایا مگر اوسکی نیچی خون تازہ باقی تہی کہ جوش مارتا تہا اور آسمان سی خون تازہ برستا تہا حتیّٰ بقا اثرہ علی النبات حتی فنی یہان تک کہ اثر خون گہاس پر باقی رہا کہ گہاس فنا ہوئی اور مدینی مین غل رونیکا تہا اور چارون طرف آثار قیامت ظاہر تہے اور لشکر ابن سعد اہلبیت کو لوٹ رہا تہا اور خیمون مین اگ لگا دی تہے فریاد و وا محمداہ و اعلیاہ کی دختران جناب فاطمہ ع سی بلند تہی اور کوئی رحم نکرتا تہا اور وہ ظالم اپنی ظلم وستم سی باز نہ آتی تہی یہان تک کہ جب وہ لعین لوٹنی سی فارغ ہوئی اور اہلبیت شیر خدا اسیر اشقیا ہو چکی اَقَامَ ابْنُ سَعْدٍ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ ابن سعد نے اوس روز وہان مقام کیا وَ اَمَرَ بِرُؤُسِ الْبَاقِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِبَيْتِهٖ فَقُطِعَتْ اور اوس لعین نے حکم کیا کہ باقی سرون کو اہلبیت اور اصحاب حسین کی کاٹ لو اسواسطی کہ جیتی جی جناب امام حسین ع کے سر کیساکوئی لعین کاٹ نہین سکا وا مصیبتاہ وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دوڑے ایک کافر جاکر سر جناب عباس علمدار کاٹ لایا کسی بنا نوجی نے سر جناب علی اکبر ہمشکل پیغمبر کا جدا کیا کسی نے سر حضرت قاسم بن حسن کا جدا کیا اور کسی نے سر عون و محمد کا جدا کیا کسی نے سر اقدس حبیب بن مظاہر کا جدا کیا اور کسی نے سر مقدس زہیر قین کو کاٹا اسیطرح سب اصحاب اور فرزندون کی سرونکو کاٹ کے اوس شقی کے سامنی لائے بہت خوش ہوا پہر حکم کیا کہ اطفال و اہلبیت حسین کہ بہوک اور پیاس سے مرتے ہین اون کی فاقہ شکنی کو ایک ایک کوزہ پانی کا اور ستجا ہتا ہوا اون کی لئی بہیجو پس خیال کیجیے کہ جو وقت وہ پانی آیا ہوگا تو اہلبیت پر کیا حال گذرا ہوگا کہ اوسی دن اوس پانی کی لئی عباس کے شانی کاٹی گئے علی اصغر کی گلوی نازک پر تیر لگا وہ معصوم اوسی صدمہ سی شہید ہوا علی اکبر شدت تشنگی سے مجبور ہو کر جناب امام حسین سی عرض کرتی تہی يَا اَبَتَاهُ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِيْ وَ ثِقْلُ الْحَدِيْدِ اَجْهَدَنِيْ ای بابا پیاس مجہے مارڈالتی ہی اور گرانی آہن مجہے رنج دیتی ہی فَهَلْ اِلٰى شَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ سَبِيْلٌ پس ای بابا ایک جرعۂ آب ہو سکتا ہی کہ پیاس اپنی بجہاؤن فَبَكَى الْحُسَيْنُ وَ قَالَ يَعِزُّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ عَلَيَّ اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا يُجِيْبُوْكَ جناب امام حسین ع یہہ سنکر بہت روئی اور فرمایا ای فرزند بہت دشوار ہی جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ ع اور مجہر کہ تو پانی مانگی اور مین دی نسکون فَاَيْنَ لَكَ الْمَاءُ يَا بُنَيَّ پس کہان ہی پانی ای فرزند کہ مین تجہے دون آخر الامر وہ لخت جگر حسین پیاسا شہید ہوا اور امام حسین ع کا بہی وقت شہادت یہی حال تہا

بلوک لسانہ من العطش و یطلب الماء چباتی تہی حضرت زبان مبارک کو ماری پیاس کے اور فرماتی تھے

کہ تہوڑا پانی دو کہ جگر میرا اشدت تشنگی سی کباب ہی اوسکی جواب مین تیر اور نیزی لعین مارتی تھے اور سخت

باتین کرتی تہی غرض کہ اوس جناب کو بہی شہید کیا اور ایک بوند پانی نہ دیا جب یہہ حال ہو تو اہلبیت پیاس کیون کر

بجہاوین اور حالانکہ ابہی تک لاشی سب کی خون مین ڈوبی اور بیگور وکفن پڑی ہین اور سر نیزون پر

چڑہی ہین پس اسصورت مین کون موقع کہانی پینی کا تہا بس بلکتی ہی پیاسے اور سسکتی کے سب اہلبیت بہوک

پیاس عزیزون کی یاد کرکے جان کہوینے لگی مگر سبحان اللہ کیا مطیع خدا مالک تسلیم و رضا تھے کہ حضرت

امام زین العابدین ع سے نے جو سمجہایا کہ صبر کرو اور رضامند سے خدا پر شاکر ہوا ور فاقہ کشی کرو تو

سب نے صبر اور ضبط کرکی فرمان امام ادا کیا فجمع ابن سعد قتلاہ وصلی علیہم ودفنہم و

ترک الحسین واصحابہ پس عمر سعد لعین نے اپنی کشتون کو جمع کیا اور نماز پڑہ کی دفن کیا اور چہوڑ دیا امام

حسین کو اصحاب حسین کو افسوس صد ہزار افسوس اس اعتبارات دنیا سے ناپایدار اور عقل بلید اوس

ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکی واسطی حلہ بہشت ایا ہوا اور اوس کے نانا کی حق مین لولاک لما

خلقت الافلاک یعنی اگر نہوتا ای حبیب ہماری تو ہم نہ پیدا کرتی اسمانون کو ارشاد جناب باری

عز اسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج بیکفن جلتی زمین پر بی سر پڑا رہی اور لاشی اون ناپاکون کی دفن ہون قال

لما مضی یوم جاء القوم یضحکون الی عمر بن سعد و قالوا انا شئنا ان اوطینا الخیول علی

جثۃ الحسین راوی کہتا ہی کہ ایکروز بعد شہادت حسین کے کچہہ لوگ عمر سعد کی پاس آئے ہنستی ہوئے

اور کہا کہ ہم امیدوار ہین کہ اگر اجازت پائین تو نعش حسین پر گہوڑی دوڑالین تا آنکہین اون ملعونون کی ٹہنڈی

ہون اسواسطی کہ اسکی باپ علی نے لیلۃ الحریر اور جنگ صفین مین ہمارے باپ اور دادے قتل کیئے ہین

آج روز ہمارے بدلی کا ہی یہہ سنکر عمر سعد نے کہا کہ تم مختار ہو فاراد ان یوطو الخیل علی جسم

الحسین پس اون کافرون نے ارادہ گہوڑی دوڑانے کا کیا جب خبر اہلبیت نے سنی عجب طرح کا

دل پر اون کی رنج بالائے رنج ہوا فجاء الاسد و یقبل علی جسم الحسین وھو یبکی و یقول پس

قدرت خدا سی ایک شیر ظاہر ہوا اور لاشون مین اکر لاش جناب سید الشہدا علیہ السلام ڈہونڈنے لگا

جب نعش حضرت کی ملی تو جسم شریف کی بوسی لینی لگا اور سر آسمان کی طرف اوٹھا کر بولا اُنظُر اِلی ابنِ بنتِ نَبِیّکَ قَتلُوہُ عَطشَاناً ثُمَّ اَرادُوا اَن یُوطُوا الخَیلَ عَلیٰ جِسمِہٖ خداوندا دیکھہ تو بیکسی اور مظلومی اپنی پیغمبر کی نواسی کی کہ اِن لوگون نی اوسے تین روز کا پیاسا قتل کیا اور مرنیکے دم بھی پانی ند یا اور اسیراب جاہتی ہین کہ اوس کے لاش پر گہوڑی دوڑاوین ثُمَّ حَمَلَ حَتّیٰ قَتَلَ مِنہُم ثَلٰثَۃَ عَشَرَ رَجُلاً یہہ کہکر شیر نی اون لعینون پر حملہ کیا اور تیرہ آدمی واصل جہنم کئی اور باقی بہاگ گئی اور جسم حضرت کا ایذا سی محفوظ رہا اَللّٰھُمَّ العَن قَتَلَۃَ الحُسَینِ وَاَصحَابِہٖ **روایت سوم فضائل گریہ اور سفر کرنی امام حسینؑ اور چہوڑنی فاطمہ صغرا مین** قَالَ البَاقِرُ عَلَیہِ السَّلَامُ اَیُّمَا مُؤمِنٍ ذَرَفَت عَینَاہُ عَلیٰ مُصَابِ جَدِّی الحُسَینِ حَتّیٰ تَسِیلَ عَلیٰ خَدِّہٖ جناب امام محمد باقرؑ نی فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہدا پر چشم پر آب ہوا اور ایک قطرہ بہی روان ہو رخساری پر بَوَّاہُ اللّٰہُ فِی الجَنَّۃِ غُرَفاً یَسکُنُہَا اَحقَاباً ثواب اوسکا یہہ ہی کہ خدا تعالیٰ اوسی بہشت مین جگہہ دیتا ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہا کری وَرُوِیَ اَنَّ فَاطِمَۃَ الزَّہرَاءَ تَجِیءُ فِی مَجلِسٍ یُذکَرُ فِیہَا مَصَائِبُ الحُسَینِ اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ جس گہر مین مجلس ماتم امام حسینؑ مین مصائب امام بیان ہوتی ہین تو جناب فاطمہ زہرا دختر جناب رسول خدا ہی تشریف لاتی ہین وَمَعَہَا مَریَمُ وَخَدِیجَۃُ وَاٰسِیَۃُ اور ساتہہ جناب سیدہ کی مریم مادر عیسیٰ اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زن فرعون بہی ہوتے ہین وَفِی یَدِہَا خِرقَۃٌ تَمَسُّ بِہَا الدُّمُوعَ البَاکِینَ وَتَقُولُ طُوبیٰ لَکُم یَا اَحِبَّائِی تَحزَنُونَ وَتَبکُونَ عَلیٰ وَلَدِیَ الغَرِیبِ الَّذِی لَیسَ لَہٗ اَبَوَیہِ فِی الدُّنیَا اَنَا اَشرَکُ مَعَکُم فِی الضَّرَّاءِ وَاَشفَعُکُم فِی القِیَامَۃِ اور ہاتہہ مین اوس جناب کی رومال ہوتا ہی کہ اوس سی آنسو رونیوالون کی پہونچکر بکمال شفقت فرماتی ہین کہ خوشا حال تمہارا ای دوستو میری تم روتی ہو ایسی میرے غریب فرزند پر کہ دنیا مین جسکا باپ ہی نہ مان ہے اور مین بہی شریک تمہاری ساتہہ رونے اور پیٹنی مین ہون اور روز قیامت کو شفاعت خواہ تمہاری ہونگے خدا سی پس ای حضرات سنئی شفقت جناب سیدہ کی اور روئی مصیبت حسین علیہ السلام پر کہ جسکو ظالمون نے وطن اور عزیزون سی چہڑایا وہ جناب اب گریان روضہ رسول صلعم مین آئی اور فرماتی تہی اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَا الحُسَینُ بنُ فَاطِمَۃَ فَرخُکَ وَابنُ فَرخَتِکَ سلام ہو ای رسول خداؐ مین ہون پسر فاطمہ

بیٹا تمہاری بیتی کا رات بھر رو با کی قریب صبح آنکھ لگ گئی رسول خدا کو خواب مین دیکھا کہ حضرت تشریف
لائی اور چھاتی سی لگایا اور فرمایا ای حبیب میرے ای حسین گویا مین عنقریب دیکھتا ہون تجھے
کہ تو اپنی خون مین لوٹتا ہی زمین کربلا مین ذبح کیا گیا وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى اور تو
ای فرزند اوسوقت پیاسا ہی اور کوئی پانی نہین دیتا جناب امام حسین نے حضرت کی طرف دیکھکی
عرض کی ای نانا مجھے دنیا مین جانیکی کچھ حاجت نہین ہے تم مجھے اپنی قبر مین لیلو حضرت نی فرمایا لابد ہے
کہ تو جاوی اور شہید ہو کہ خدا نی تیری لئی درجات عالی مقرر کئی ہین پہنچیگا ان درجات کو مگر شہید ہوکے
جب خواب سی چونکی تو گھر مین آئی اور مہیای سفر ہوئی تو سب کو ساتھ لینی کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو
اور چھوڑنا فاطمہ کا بہی حضرت پر شاق تھا اور سبب یہ تہا کہ فاطمہ کو حضرت نے ساتھ نلیا کہ روایت
مین وارد ہوا ہے اَنَّ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى مَرِيْضَةً يَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ
کہ جس روز سید الشہدا مدینی سی کوچ کرتی تھی فاطمہ صغرا امام زادی بیمار تہی اور بدرجہ کمال نحیف و
ناتوان ہوگئی تھی اس جہت سی جناب امام حسین نی اوسے ام سلمہ زوجہ رسول خدا کی سپرد
کیا تہا اور فرمایا تہا کہ ای اماں بیمار داری مین اس غمدیدہ فراق رسیدہ کی مصروف رہنا جو وقت
فاطمہ صغرا نی یہہ بات سنی کہ بابا مجھے اس خانہ تنہا مین چھوڑ جاوینگے باوجود نقاہت و ناتوانی
کی حضرت کی پاس آئی عرض کی ای بابا مین سنتی ہون آپ نی عزم سفر کیا ہی اور اس بیمار کو چھوڑ جائیگا
جب سی یہہ بات سنی ہی ہوش و حواس میرے جاتی رہی ہین ای بابا سب کو ساتھ لئی جاتی ہو یہان تک
کہ میری بہائی شیرخوار کو اور مجھے یہین چھوڑتی ہو اگر مجھسی کوئی تقصیر کی ہو تو مجھے بخشی کہ آپ کریم
ابن الکریم ہین حضرت نی فرمایا ای فاطمہ مین خفا نہین ہون مگر تو بیمار ہی تعب سفر تجھے گوارا نہوگا ای
فرزند تجھے تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کی سپرد کرتا ہون کہ وہ تیری بزرگ و غمخوار ہین سبب
ضعف پیری کی ان کو بہی یہان چھوڑی جاتا ہون وہ تیری غمگسار ہین اور بیمار داری کرین گی عرض کی
فاطمہ نی ای بابا زندگی میری آپ کی فراق مین محال ہی اگر حضرت کی ساتھ جاؤن گی یقین ہی کہ مجھے جلد
شفا ہوگی اور اگر مر بہی جاؤن واللہ وہ مرنا مجھے گوارا ہی اس زندگی سی کہ آپ کی فراق مین ہووی ای بابا

جن لوگون سی مین مالوف ہتی وہ سب آپ کی ہمراہ جاتی ہین پہر جی میرا یہان کیونکر لگیگا مین اپنا دل کس سے
بہلاؤن گی غرض حضرت نی اوس بیمار کو بہت سا دلاسا دیا فَاَمَرَ الْعَبَّاسَ بِتَجْهِيْزِ الْاُمُوْرِ پہر اپنے برادر
حق شناس عباس کو ارشاد کیا کہ اونٹون پر محمل کسواؤ اور بار کرو اہلبیت کو ہودجون مین سوار کرو کہ آج ہمارا
مدینہ سے کوچ ہی ای عباس تم خود متوجہ ہونا کی لڑکی چہوٹی چہوٹی میرے ساتہہ چلتی ہین عبد اللہ امام حسن
علیہ السلام کا بیٹا ہی زین العابدین کا فرزند محمد باقر علیہ السلام ہے سکینہ ہی علی اصغر ہی یہ سب ان
سلم ہین ان کو پردہ دار محملون مین بٹہانا تا حرارت سی فی الجملہ محفوظ رہین اور میری خواہر محترم زینب کو
عزت و حرمت سی ہودج مین سوار کرنا اون کی خدمت گذاری و پردہ داری حد سی زیادہ عمل مین لانا کہ وہ
دختر خاتون محشر ہین فقط میری الفت سی اوہنون نے رنج سفر اور زحمت راہ کو گوارا کیا ہی ہزار افسوس
جناب حسین کو تو پردۂ زینب کا یہ خیال تہا اور کوفیان غدار نے اوس دختر خاتون قیامت کی سر سے
ردا تک چہین لی اور شتر برہنہ پر سوار کر کی شہر بشہر اور دیار بدیار پہرایا اور وہ لڑکی کہ جنہین حضرت
ہوای گرم سے بچاتی ہتی تو حرملہ نے اصغر کی گلوی نازک پر تیر مارا کہ وہ معصوم امام کی گود مین تڑپ کے
مرگیا اور پیاسا دنیا سی گذر گیا اور عبد اللہ بن حسن کی پہلی تو ظالمون نے ہاتہہ کاٹ ڈالی وہ دوڑ کر جناب
امام ع سی چمٹ گیا حضرت نی اوسے چہاتی لگا کر فرمایا يَا ابْنَ اَخِيْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِكَ ای فرزند
برادر صبر کر حضرت اوسی سینہ سی لگائی دلاسا دیتی تہے اِذْ رَمَاهُ اللَّعِيْنُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِيْ حِجْرِهٖ
کہ حرملہ حرامزادہ نے ایک تیر مارا کہ عبد اللہ کی بہی گلی کی پار ہو گیا اور وہ گود مین حضرت کی شہید ہوا الغرض
جب امام ذوالجناح پر سوار ہوئی اور سب عزیز و رفیق ہمراہ ہوئی آواز الرَّحِيْلُ الرَّحِيْلُ در و دیوار سے
بلند ہوئی یعنی فرزند رسول خدا جاتا ہے فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِيْرَ تَبِعَتْهُ فَاطِمَةُ الصُّغْرٰی اِلٰی ظَاهِرِ
الْمَدِيْنَةِ جب امام حسین ع روانہ ہوئی فاطمہ صغرا باوجود ضعف و ناتوانی عصا تہام کی گہر سی پیچہی پیچہی جناب
امام کی نکلی تب کی شدت سی غش چلا آتا تہا ناطاقتی سے پاؤن لڑکہڑاتی ہتی دو قدم چلتی ہتی بیٹہ جاتی
ہتی لیکن لشکر کی پیچہی پیچہی روتی ہوئی کنارہ شہر تک گئی فَقِيْلَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاطِمَةُ تَجِيْئُ خَلْفَكَ
بالیۃ وَتَقُوْلُ لَا اُفَارِقُ اَبِيْ کسی نے جناب امام سی عرض کی کہ یا حضرت فاطمہ صغرا گہر مین نہین جاتے

پہچی آپ کی چلی آتی ہے ہر چند سمجہاتی ہین نہین مانتی کہتی ہی کہ مین باباکی ساتہہ جاؤن گی فَبَکَی الحُسَینُ پس
جناب امام حسین ع سے بے اختیار حال فاطمہ پر روی آواز گریہ وزاری کجاوہ ہاسے الحرم سے بلند ہوئے
حضرت نی جناب عبّاس و علی اکبر کو ارشاد کیا کہ جاؤ میرے شیدا میری فاطمہ صغرا کو میرے پاس لیے آؤ
جناب علی اکبر و عبّاس گئے اوس بیمار کو چہاتی سے لگا کر خوب روئی اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلاتے
ہین فَسُرَّتْ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا پس یہہ سنکر فاطمہ کو سرور عظیم حاصل ہوا گویا تندرست ہوگئی
بار بار پوچہتی تہی کہو کیا باباجان کو میری جدائی کا قلق ہوا مجہکو اپنے ساتہہ لی چلین گے یہہ کہتی
ہوئی آنسو پوچہتی ہوئے جلد جلد قدم اوٹہاتی ہوئے چلی جاتی تہی آہ جب شاہ کی سامنی آئی
اودہر تو حضرت نعرہ مار کر رونے لگی اوہر فاطمہ چلّا چلّا کر رونی لگی وَتَعَلَّقَتْ بِاَذْيَالِهٖ وَقَالَتْ يَا
اَبِيْ كَيْفَ بَعْدَكُمْ وَاَدِيْ مَنَازِلَكُمْ خَالِيَةً وَلَمْ يُرِيْ فِيْهَا اَنِيْسٌ اور بیقرار ہو کر دامن سے
حضرت کی لپٹ گئی اور کہنے لگی ای بابا بیمار کی دل کو کیونکر صبر آئیگا جب بعد تمہاری گہر خالی اوجڑا ہوا
نظر آئیگا تمہاری خوابگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادت گاہ خالی پڑی ہوگی کوئی انیس و شفیق میرا اون اجڑے گہرون
مین نظر نہ آئیگا نہ مان ہوگی کہ بیمار کی خاطرداری کرے نہ بہن ہوگی کہ غذا درست کرے اور دوا
بتائی ای باباجان یقین جانئے کہ مین آپ کی درد فراق سے اور اون کی جدائی کی قلق سے جیتی
نہ بچون گی ای بابا علی اصغر کی جدائی مجہے سب سی زیادہ مار ڈالیگی اور وہ بہی مجہسے نہایت محبت رکہتا ہی
خوف یہہ ہی کہ میرا برادر صغیر میری جدائی مین کڑہ کڑہ کر بیمار نہو جاے فَلَمَّا رَاٰهَا الحُسَيْنُ فِيْ اَسْوَءِ
حَالٍ دَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاۤءِ وَمَدَّ يَدَيْهِ وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالدُّعَاۤءِ پس جب حضرت نی حال فاطمہ کا
بہت تباہ دیکہا بیقرار ہوئی اور مضطر ہو کر آسمان کی طرف دیکہا اور دونون ہاتہہ قبلی کیطرف اوٹہاے
اور لبہای مبارک کو جنبش دیکر کہا پروردگار تو میری حال سے خوب مطلع ہی کہ فرزند میرے زمین
عراق مین بہوکی پیاسے مثل گوسپند کی ذبح ہون گے اور کئی فرزند اسیر شہر بشہر تباہ پہرین گی طوق و سلاسل
مین مسلسل ہون گی زندان مین محبوس ہون گی ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغرا درد فراق سے وطن مین
رو رو کر ہلاک ہوتی ہے خداوندا اس بیمار بی صبر و قرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اوس کی وحشت کو مبدّل

باتین کر بعد دعا کی حضرت گھوڑی پر سی اوتری فاطمہ کو پیار کیا اپنی زانوی مبارک پر بٹھایا اور دلاسا دیکر فرمایا
یَا فَاطِمَۃُ اِذْهَبِیْ اِلیٰ دَارِكِ فاطمہ تو گھر مین جا تو بیمار ہے تجھکو ساتھ نہین لیجا سکتا فَاِذَا
وَصَلْتُ اِلَی الْعِرَاقِ اُرْسِلُ اِلَیْكِ اَخَاكِ عَلِیَّ الْاَكْبَرَ اَوْ عَمَّكِ الْعَبَّاسَ مگر انشاء اللہ جسوقت مین
عراق کی سرزمین مین پہنچونگا تو تیری بھائی علی اکبر اور چچا عباس کو بھیجکر تجھکو وطن سے بلا بھیجونگا اے
فاطمہ جب تجھے صحت ہو دی مجھے لکھنا کہ جی سیر لگا رہیگا غرض حضرت تسلی کی کلمات فرما کر سوار ہوئے
شتربانون نی مہارین کھینچین اونٹ روانہ ہوئی فاطمہ کو یقین ہوا کہ مین تنہا رہے مان بہنین پھوپھیان
کجاوون مین روتی جاتی ہین صبر نکر سکی پچھاڑین کھا کر خاک سر پر ڈالنے لگی اور پکاری یَا اَبَاهُ یَا اَخَاهُ
قِفُوْا سَاعَةً لِلضَّعِیْفَةِ الْعَلِیْلَةِ ای بابا ای بھائی علی اکبر ایک ذرا توقف کرو تھوڑا سا ٹھہرو کہ فاطمہ دوبارہ
تمہاری زیارت کر لی آخر توجہ ہوتی ہو علی اصغر کو پھر پیار کر کر وداع کرلون امام مظلوم نے رو رو کر فرمایا
ای عباس برادر فاطمہ ہلاک ہوتی ہی اونٹون کو بٹھاؤ کہ فاطمہ پھر ماں بہنون پھوپھیون سی مل لیے آہ جب ساربان
اونٹ بٹھانی لگے شہربانو اور زینب خاتون نے اپکو باری بیتابی کے کجاوون پر سے گرایا سب اہل حرم
روتی ہوئی اوتری ہر ایک فاطمہ صغرا کو گلی لگا کر روتا تھا جب بہنون کی ملاقات کی باری آئی
تو فاطمہ دوڑ کر سکینہ سی اس بیقرار لپٹی اور روئے کہ کسی کو دیکھنی اور اون کی بیان سننی کی تاب
نہ تھی حضرت سی بھی دیکھا نہ گیا نعرہ ماری ہوئی دور جا کر کھڑی ہوئے آہ حضرت تو فاطمہ اور سکینہ کے
ملاقات دیکھ نسکتی تھے اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب دیکھ نسکتی تھے نعری مار کر روتی تھے ناچار
جناب زینب نی کبرا و صغرا و سکینہ سی کہا کہ بس کرو ای نور چشمو علی اصغر تمہین روتا دیکھکر سہما جاتا ہی بس اب نزد خدا
تمہین صبر دیوے یہ کہکر جدا کیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ اِئْتُوْنِیْ بِاَخِی الرَّضِیْعِ عَلِیِّ نِ الْاَصْغَرِ فاطمہ صغرا نی کہا
میرے چھوٹی بھائی علی اصغر کو لاؤ میری گود مین دو جب اصغر کو جایا کہ فاطمہ کو دین اصغر نی صغرا کو دیکھکر
ہنس دیا اور اوسکی طرف ہمکنی لگا فاطمہ نے بھی بکمال اشتیاق دوڑی وَمَدَّتْ یَدَیْهَا وَضَمَّتْهُ اِلیٰ صَدْرِهَا
اور دونون ہاتھ پھیلا کر گود مین لیکر مثل کلیجی کے سینی سے لگایا ثُمَّ قَالَتْ لِلنِّسَاءِ اِمْضُوْا سَالِمِیْنَ بِحِفْظِ
اللّٰهِ وَیَبْقٰی اَخِیْ عِنْدِیْ پھر فاطمہ نے اہل حرم سی کہا بسم اللہ سوار ہو کر روانہ ہوا اور صحیح سلامت پہنچو تمہین حفاظت

خدا میں سونپا میں اور اصغر بھائی میرا میرے پاس رہیگا اسی بچانے دو ن کی یہہ بہت چھوٹا ہی
تعب سفر نہ اوٹھا سکیگا فاجابوا ایھا النساء یا فاطمۃ ناولینا طفلا فانہ لایصبر علی
فراق امہ پس اہل حرم نے کہا ای صغرا اس بچیکو ہمیں دی کہ بے ماں کی کیونکر جیئیگا صغرا نے
کہا میں زیادہ ماں سی اس کی خدمت کرونگی اسکی گہواریسی ایکدم جدا ہونگی اور دودہ بہی زنان بنی ہاشم کا
بلوالونگی اور رات بہر جاگونگی یہہ میرا مونس تنہائی ہوگا سب حیران تہی ادر اصغر نعری مارتی تہین فاطمہ صغرا
اصغر کو چہاتی سی لپٹائی ہہی کسی کی گود مین ندیتی ہہی جب زینب و کلثوم نی سمجہایا پیار کیا وہ ناچار ہوکر کہنی
لگی خیر لیجاو ولیکن بجبر مجھسے نہ لو اور نہ چہینو جسکی گود مین آپ سی آئی وہ لیجائی یہہ سنکر ہر ایک بی بی
لینی کو اتی تہی مگر وہ معصوم منہ پہیر کر بہن کی گلی سے چمٹ جاتا تہا گویا اوس امام زادی کو اگاہی تہی کہ پہر
فاطمہ صغرا سی ملاقات نہوگی کربلا میں تیر کہا کر شہید ہونگا غرض اہلبیت نی بہزار بہانہ و تدبیر اوس صغیر کو فاطمہ
کی گود سے لیلیا اور سوار ہوکر روانہ ہوئے صغرا اسقدر روئی کہ غش اگیا اور زمین پر گر پڑی فلما افاقت
ما رأت احدا بعد دیر کی جب ہوش میں آئی تو دیکہا نہ فوج ہی نہ سردار نہ اکبر ہی نہ علمدار نہ سکینہ
ہی نہ اصغر نہ پہوپہیان ہین نہ مادر ام سلمہ نے ہاتہ زیر بغل دیکر اوٹھایا بہزار خرابی خانہ ویران و
برباد تلک پہونچایا اور کہا الہی مسافران عراق کی فراق مین صبر دی فاطمہ صغرا کو آہ جب اوس
بیمار کو وہ گہر خالی نظر آیا بیقرار ہو کر پکاری یا عمتی زینب و ام کلثوم یا اخی علی بن الاکبر
فی ای مکان انتما ای پہوپہی میری زینب تم کہاں ہو ای پہوپہی ام کلثوم تم کس حجرہ میں نہاں
ہو ای بہائی علی اکبر تم کس ایوان مین بیٹہے ہو جواب دو فاطمہ کو غرض او سدن سے فاطمہ مسافران
عراق کو یاد کر کے کبہی روضہ رسول ؐ اور کبہی قبر بتول پر رویا کرتی تہے شب و روز انتظار میں تہے
کہ جب بابا عراق میں پہنچیں گے تو بہائی علی اکبر لینے کو آئینگی اور وہاں وہ زغہ اعدا میں گرفتار
تہے بابا نے بند ہاتھا عباس کے شانے تن سے جدا ہوئے تہے اکبر کے برچہی لگی اور اصغر کے تیر
روایت چہارم فضائل زیارت واستعجاب عائشہ بروایت سلیمان اعمش بہی
اضطراب جناب زینب راہ میں اور مرنا بادشاہ جنات کا بہر قدرے

مصائب جناب امام حسین علیہ السلام مین عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ مَا بَيْنَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ
اِلَى السَّمَاءِ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ جناب امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہدا سے تا آسمان
محل آمد و شد ملائکہ ہی کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسینؑ کو حاضر ہوتے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کسی نے پوچھا رسول خدا سے کہ مجھسے ایک سال حج فوت ہوا ہے اور مین مالدار ہون ہوسکتا ہی کہ کچھ مال اپنا صرف
کرون کہ ثواب حج حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکھہ کوہ ابوقبیس کو اگر یہہ ہی سونا ہو جاوے اور راہ خدا
مین صرف کرے تو بہی ثواب حج حاصل نہین ہوتا بس دیکھئے مرتبہ اپنے آقا حسین بن علی کا کہ ابن قولویہ نے
بسند معتبر جناب صادق ع سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ فِي
حِجْرِ النَّبِيِّ يُلَاعِبُهٗ وَيُضَاحِكُهٗ کہ ایکروز جناب امام حسین ع اپنے نانا رسول خدا کے گود مین تھے اور جناب
رسول خدا کھلاتے تھے اور ہنساتے تہی عایشہ یہہ محبت دیکھہ کر بولے یا حضرت آپ اس لڑکی کو بہت پیار کرتے ہین
حضرت نے فرمایا وَيْلَكِ وَكَيْفَ لَا اُحِبُّهٗ وَهُوَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَقُرَّةُ عَيْنِي وای ہو تجہپر ای عایشہ
کیونکر اسے دوست نرکہون کہ یہہ میرا میوۂ دل اور روشنی چشم ہی اَمَا اِنَّ اُمَّتِي سَتَقْتُلُهٗ ای عایشہ تونہین
جانتی کہ اس فرزند کو میرے اُمت میری شہید کریگی فَمَنْ زَارَهٗ بَعْدَ وَفَاتِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَجَّةً مِنْ حِجَجِي
پس جو زیارت کریگا بعد اس کے شہادت کی تو لکھےگا خدا اوسکی نامۂ عمل مین ایک حج میرے حجون سے عایشہ متعجب
ہوکر بولی آپ کی ایک حج کا ثواب ہوگا قَالَ نَعَمْ وَحَجَّتَيْنِ حضرت نے فرمایا بلکہ میری دو حجون کا ثواب ہوگا وہ
زیادہ متعجب ہوکی بولی دو حجون کا ثواب زایر حسین کو ہوگا حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجون کا ثواب ہوگا پس
یون ہی عایشہ تعجب کرتی تہی اور حضرت مضاعف کرتے تھے حَتّٰى بَلَغَ تِسْعِيْنَ حَجَّةً مِنْ حِجَجِهٖ بِاَعْمَارِهَا یہانتک
پہنچی نوے حج تک کہ اون کی ساتہہ عمرہ بہی بجالائے ہون اور سلیمان اعمش نے لکھا ہی کہ مین کوفی مین رہتا تہا اور
ایک شخص میرے ہمسایہ مین رہتا تہا کہ مین وہان جا بیٹھتا تہا ایک شب جمعہ کو پوچھا مینے اوس سے مَا تَقُوْلُ فِي
زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ ای شخص کیا کہتا ہی تو زیارت امام حسینؑ مین قَالَ هِيَ بِدْعَةٌ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ
ذِي ضَلَالَةٍ سَبِيْلُهَا اِلَى النَّارِ اوس نے کہا وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو گمراہی ہے راہ
اوسکی صاحب کی سوی جہنم ہی قَالَ سُلَيْمَانُ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاَنَا مُمْتَلِئٌ عَلَيْهِ غَيْظًا سلیمان نے

کہا یہہ کلام سنکر مین نہایت غصے سے اوٹھا اور کہا مینے دل مین صبح کو مین اس سے فضائل جناب
امام حسین ع بیان کرون گا فَاِنْ اَصَرَّ عَلَی الْعِنَادِ قَتَلْتُہٗ پس اگر اپنی عناد پر اصرار کریگا تو مین اوسے
قتل کرون گا پس جب صبح ہوئے تو مینی اوسکی دروازہ کی زنجیر ہلائی اور اوسکا نام لیکر پکارا فَاِذَا بِزَوْجَتِہٖ
تَقُوْلُ قَصَدَ اِلٰی زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ناگاہ اوسکی زوجہ پکاری کہ وہ تو زیارت جناب
امام حسین علیہ السلام کو گیا ہی پس مین یہہ سنکر متعجب و حیران چلا روضہ اقدس کی طرف دیکہا مینی ایک شخص سجدے
مین سامنے قبر اطہر کے پڑا ہی وَھُوَ یَدْعُوا اللّٰہَ وَیَبْکِیْ فِیْ سُجُوْدِہٖ وَیَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ اور وہ
روتا ہی سجدے مین اور دعا کرتا ہی اور توبہ و استغفار کرتا ہی بعد دیر کی اوس نے سر اوٹھایا وَقُلْتُ لَہٗ
یَا شَیْخُ بِالْاَمْسِ تَقُوْلُ زِیَارَۃُ الْحُسَیْنِ بِدْعَۃٌ وَالْیَوْمَ جِئْتَ تَزُوْرُہٗ مینی کہا ای شیخ شام کو تو کہتا تہا
کہ زیارت حسین بدعت ہی اور اب خود زیارت کو آیا فَقَالَ یَا سُلَیْمٰنُ لَا تَلُمْنِیْ وہ بولا ای سلیمان مجہے
ملامت نکر کہ آج کی شب تک مین قائل امامت اہلبیت کا نہ تہا پس آج کی شب ایک خواب دیکہا مینی کہ اوس سے خوف میرے
دل پر طاری ہوا مینی کہا کیا دیکہا قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا جَلِیْلَ الْقَدْرِ بِالطَّوِیْلِ الشَّاھِقِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ
اللَّاصِقِ بولا وہ دیکہا مینی ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند ہی اور نہ بہت کوتاہ ہی لَا اَقْدِرُ اَنْ اَصِفَ
مِنْ عَظَمَۃِ جَلَالِہٖ وَبَھَائِہٖ غرض زبان قاصر ہی میری اون کی عظمت و جلال کی بیان مین وَبَیْنَ یَدَیْہِ
فَارِسٌ وَعَلٰی رَاْسِہٖ تَاجٌ اور آگی اون کی ایک شخص ہین گہوڑی پر سوار سر پر ایک تاج رکہی ہین وَالتَّاجُ لَہٗ اَرْبَعَۃُ
اَرْکَانٍ فِیْ کُلِّ رُکْنٍ جَوْھَرَۃٌ تُضِیْءُ مِنْ مَسِیْرَۃِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اور اوس تاج کی چار رکن ہین ہر رکن مین ایک جواہر
نصب ہی کہ روشنی اوسکی تین دن کی راہ تک پہنچتی ہے مینی بعضی خادمون سے پوچہا یہہ کون ہین فَقَالَ ھٰذَا
عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وہ بولا یہہ جناب علی مرتضی ہین پہر مینی کہا یہہ مرد جلیل القدر کون ہین وہ بولا یہہ جناب محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ پہر دیکہا مینی ایک ناقہ نورانی ہی اور اوس پر ایک ہودج نور ہی اور اوسمین دو عورتین ہین فَقُلْتُ
لِمَنْ ھٰذِہِ النَّاقَۃُ مینی ایک سی پوچہا اس ناقی پر کون ہی فَقَالَ خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی وَفَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ پس
وہ بولا کہ اسمین خدیجہ کبری اور فاطمہ زہراء سوار ہین مینی قصد جانیکا کیا سوی ناقہ جناب فاطمہ وَاِذَا بِرِقَاعٍ
تَتَسَاقَطُ مِنَ السَّمَاءِ ناگاہ دیکہا مینی کہ آسمان سی رقعی گرتی ہین فَقُلْتُ مَا ھٰذِہِ الرِّقَاعُ پس مینے پوچہا

یہ رقعی کیسی ہین کسی نی لکھا ہیہ رقعی ہین فیهما امانٌ من النار لمن زار الحسین لیلة الجمعة اور اوسمین امان
لکھی ہی زایران حسین کے لئی جو شب جمعہ کو زیارت کرین فطلبتُ منہ رُقعةً پس مینی بہی ایک رقعہ طلب کیا
جواب دیا مجھے انک تقولُ زیارةُ الحسین بدعةٌ تو ہی تو کہتا تھا کہ زیارت حسین بدعت ہی اور اب رقعہ
طلب کرتا ہے پس کبہی نہ پہنچیگا اس شرف کو حتیٰ تزورَ الحسین وتعتقدَ فضلہ تا انکہ زیارت کری تو قبر
حسین بن علی کی اور اعتقاد کری تو اون کی فضایل کا مین خوفناک خواب سی چونکا اور قصد کیا زیارت امام حسین
علیہ السلام کا وانا تائبٌ الی اللہ اور مین توبہ کرتا ہون خدا سے فواللہ یا سلیمن لا افارق قبر الحسین
حتیٰ تفارق روحی عن جسدی پس واللہ ای سلیمان مین قبر جناب امام حسین ع سی جدا نہون گا تا زندگی اور
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایکبار جناب رسول خدا مع علی مرتضی متوجہ سفر ہوے وبقی الحسن والحسین
عند امہما لانہما صغیران اور جناب حسنین بسبب صغر سن کے خدمت خاتون قیامت مین رہی فخرج
الحسین ذات یوم من دار امہ یمشی فی شوارع المدینة پس ایکدن جناب امام حسین ع کہیلتی ہوے
گھر سی نکلی اور کوچہای مدینہ مین پہرنی لگے وکان عمرہ یومئذٍ ثلاث سنین اور سن شریف
حضرت کا تین برس کا تہا فوقع بین نخیل وبساتین حول المدینة پس وہ نونہال رسول وگل بوستان
بتول باغون مین گرد مدینہ کی پہرتا تھا فیتفرج فی مضاربہا اور سیر وتماشی مین مشغول تھے پس ایک
یہودی کا گذر ہوا کہ نام اوسکا صالح بن رقعہ تہا فاخذ الحسین الی بیتہ واخفاہ عن امہ حتی العصر
پس حضرت کو اوٹہا کر اپنی گھر لیگیا اور تا وقت عصر اوس نے چہپا رکھا فنفذ قلب فاطمة بالہم والحزن علی
ولدہا پس دیر جو ہوئی حسین کی آنی مین تو عجب حال ہوا فاطمہ زہرا کا کہ فراق حسین مین کبہی تو آہ ونالہ کرتی
تہین اور کبہی بیتاب ہو کر مسجد مین جاتی تہین کہ اگر کوئی ہووی تو تلاش حسین کو بہیجون اور جب کسی کو نپاتی تہین
تو پہر گھر مین آتی تہین فصارت تخرج الی الباب المسجد سبعین مرة پس تہوڑیسی عرصہ مین ستر مرتبہ گئین
در مسجد پر اور آئین پس یہہ مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہی کہ جناب سیدہ کو تو ٹہنا اونکا سانی سے
ناگوار تھا اور حالانکہ جانتی تہین کہ وہان اونہین کوئی آسیب نہین پہنچا سکتا اور سیر یہہ حال اور یہہ اضطراب
تہا اور بہلا کیا حال ہوا ہوگا روح جناب سیدہ کا جب وہ پیارا اون کا ظلم اعداسی آوارہ وطن ہوا ہوگا

اور روانہ ہوا ہوگا اپنی شہادت گاہ کو اون ایام مین کہ لوئین چلتی تہین اور شدت گرمی سی جانور
اپنی اپنی آشیانون کو نہ چہوڑتی تہے اور وہ پیارا خدا کا اس گرمی مین مع اطفال خورد سال چلا جاتا تہا
اور خبر مرگ اپنی راہ مین بیان فرماتا جاتا تہا زاد العاقبت مین سید اظہر علی کربلائی نی لکہا ہی کہ ایک روز
خواہر امام محزون زینب خاتون نی خدمت برادر مین عرض کی ای آرام جان زہرا ای نور چشم رسول خدا
دل ہماری اس سفر مین سیماب وار مضطر ہین ای بہائی اب بہی مدینے پہر چلو کہ فاطمہ صغرا کو ایکبار ہم پہر دیکہ لین
ای بہائی فاطمہ صغرا کیسی شب و روز تمہاری فراق مین بیتاب ہوگی اور فاطمہ کبرا و سکینہ مفارقت صغرا سی
نہایت مضطرب و بیتاب ہین فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ اِسْمَ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰی دَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتّٰی تَسِيْلَ
عَلٰی خَدَّيْهِ پس جناب امام حسین نی نام فاطمہ صغرا کا جو سنا بیساختہ اشک رخسارہ مبارک پر روان ہوئے
اور فاطمہ کبرا کو گود مین لیکر رونی لگی اور فرمایا ای بہنام صغرا تجہی بہی مین دیکہتا ہون کہ تو بہی مجہسی جدا
ہوگی اور اپنی پہوپہی زینب و کلثوم کی ساتہہ مع سرہای شہدای کربلا در بدر آوارہ و پریشان پہرائی جائیگی
اور ای فاطمہ تو بابا کہکی فریاد کریگی اور بابا کو نہین پاویگی اور بابا تیرا آنکہون سی نہان ہوگا اوس حال مین
آواز ہاتف کی آئی کہ اہی قوم بہت غم و الم کہینچی ہین اور مردان اہلبیت و انصار کو کشتہ دیکہتا ہی اور لاشونکو
فرزندون اور بہائیون کی خیمہ گاہ مین پہنچاتا ہی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكٰی جناب امام حسین نے جو یہہ آواز
سنی بہت روئے مگر وہ آواز خالی تہی آواز ملائکہ سے اس فکر مین تہی کہ ناگاہ پہر آواز آئی کہ ہم ہین
ماتم زدہ روزگار اور رونیوالی سید ابرار و ماتمدار سپہ سالار کربلا جناب سید الشہدا فرزند شیر خدا کی
یہہ سنکی حضرت چند قدم چلی حَتّٰی بَيْنَ اَيَاتِيْ مِنْهَا النِّدَاءُ وَاحُسَيْنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ پس ایک کنوان نظر پڑا
کہ اوسمین سے آواز رونی کی آتی تہی اور ندا ای حسن اور ای حسین بلند تہے فَنَزَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَرَسِهٖ
وَدَخَلَ فِيْهَا پس حضرت گہوڑے سی اوترکر اوس کنوئی مین داخل ہوی دیکہا مَلِكًا جَالِسًا عَلَى السَّرِيْرِ وَيَبْكِىْ
دیکہا ایک بادشاہ کو کہ تخت پر بیٹہا اشک خونین آنکہون سی برساتا ہی اور فوج کثیر پائین تخت گریبان چاک شور
مچاتی ہی اور کہتی ہی کہ افسوس ہمارے مرشد و آقا کی ظالمون نے توڑی اور ہماری سید و مولا کو طرح طرح کی
آفت اور بلاؤن مین مبتلا کیا اور ہزار افسوس کہ بوسہ گاہ جناب رسول خدا صلعم کو خنجر ظلم سی کاٹا وا ویلا

اس فلک سفلہ پروری خاندان رسالت وامامت کو غارت کیا کاشکی شاہزادہ فوج ملائکہ اور اجنہ کو حکم کرتا
کہ ایک آن مین لعینون کو غارت کریں جب حضرت وہان پہنچی اور نظر اوس بادشاہ کی جناب امام حسین ع پر پڑے
سَقَطَ عَنْ سَرِیْرِہٖ وَوَضَعَ رَاسَہٗ عَلَی الْحِجْرِ وَاسْتَرْجَعَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَمَاتَ یس دیکھتی تھے
حضرت کو وہ اپنی تخت سی گر پڑا اور سر اپنا ایک پتہر پر رکھا اور تین مرتبہ زبان سی کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ اور طایر روح اوسکا قفس تن سی پرواز کر گیا اور تخت اوسکا مثل چوب بوسیدہ کی ٹکری ٹکری
ہو گیا اور زمین شگافتہ ہوئی اور وہ تمام فوج اوسمین سما گئی جناب امام ع مشاہدہ اس حال سی نہایت بیتاب ہوکے
فرمانی لگی افسوس ہی ایسا غریب مصیبت زدہ ہون کہ مجہپر تمام اہل زمین وآسمان بیقرار ہین پھر حضرت نی نالہ بیتاب
دل افگار سی کہینچی اور فرمایا ای زمین کیون تونی امانت کو لیلیا اور کیون نہ باقی رہا او نہین میری ماتم کی لئے
ناگاہ زمین نے نالہای مہیب کہینچی اور عرض کی ای فرزند رسول خدا صلعم اگر ان کو نہ لیتی مین تو اصل وجود بشر
معدوم ہو جاتی خصوصاً زینب ع و کلثوم ع جگر شگافتہ کرتین حضرت نی فرمایا ای زمین میری خاطر سی او نہین باہر
لاکہ مین اون سی چند راز پوچہون گا ناگاہ سب فوج سر وپا برہنہ با جامہای سیاہ رخساری تمام مجروح باہر آئے
حضرت نی فرمایا کہ ای عزاداران اہلبیت رسالت تمہین کیونکر معلوم ہوا کہ حسین بن علی کو شہید کیا اور بہنون کو
اوسکی اسیر کیا اور سید السّاجدین کو غل وزنجیر مین گرفتار سب بیساختہ یکبار خروش مین آئی وَقَالُوْا یَابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ جَآءَنَا یَوْمًا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَمَعَنَا وَاَقَامَ مَجْلِسًا لِعَزَآءِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ
خَطَبَ خُطْبَۃً بِالْفَصَاحَۃِ وَالْبَلَاغَۃِ اور عرض کی اونہون نی ای فرزند رسول خدا ایک روز گذرِ
جناب علی ابن ابیطالب کا ہم مین ہوا اور قوم اجنہ کو جمع کیا اور مجلس عزای حسن وحسین برپا کی اور منبر رکہا کی اوسپر
تشریف لائی اور خطبہ فصیح وبلیغ پڑہا اِذْ جَآءَ الْاَنْبِیَآءُ کَاٰدَمَ وَشِیْثٍ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی
وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدم وشیث ونوح وابراہیم
اور موسی اور عیسی اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کی تشریف لائی اور اسقدر اونہون نے شیون کیا کہ زمین
ہلنی لگی اور چند روز کشتی حیات کو ہوش نہ رہا جَآءَ الْمَلَکُ بِاَتْرٍ لِلْجَنَّۃِ پس ایک فرشتہ آفتابہ جنت لیکی آیا
اور پانی سب پر چہڑ کا سب ہوش مین آئے اور رونے لگی اوسوقت جناب امیر ہماری بادشاہ کو سر بلند عنایت کیا

اور فرمایا کہ جب فرزند میرا حسین شہر مدینہ کو ویران کرکی آوارہ وطنی اختیار کریگا اوسی روز میری کمر گویا ٹوٹ جاویگی گویا اوسی روز شمشیر شمر ملعون سی گلوی حسین کاٹا گیا ای امتیون اوسدن یہہ سر بند سرخ فام ہوجائیگا اوسوقت تم جمع ہوکی بیکسی پر میرے حسین کے رونا اور گریہ وزاری کرنا کہ رونا تمہارا میری حسین پر رایگان نہوگا ای آقا ہمارے ای حسین بن علیؑ جب سے آپ مدینی سی جدا ہوئی ہین اوسی دن سے آواز گریہ وزاری زمین سے آسمان تک ملبند ہی اور آسمان اشک خون مصیبت پر برستا ہی اور نالہای مہیب پہنچتا ہی اور وہ سر بند سرخ ہوا ہی اور جگر ہماری پارہ پارہ ہوئی ہین کہ کسی کو تاب نہین ہے کہ متحمل عزاداری فرزند رسول خدا و دلبند علی مرتضی ہو فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا پس جب حضرت نی یہہ حال سنا بہت شدت سی روئی اور سر نعش بادشاہ پر آئی اور فرمایا خوشا حال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تونی اور سلطنت عقبی لی تونی کہ دوستی مین ہم اہلبیت کی جان دے تونی پس حضرت نی اپنی دست مبارک سی قبر کھودی اور غسل دیا اور کفنایا اور آپنی نماز پڑھکر دفن کیا اور اون سب کو روتا چہوڑکی جاہ سی نکلی اور جناب زینبؑ و ام کلثوم سی سارا ماجرا بیان کیا سب اہلبیت اس ماجرا کو سنکی رونی لگی اور اون کی واسطی دعای خیر و مغفرت کی خیال کیجئی کہ جناب رورو کی جان دین وای ہمپر کہ ہم اوس جناب کو روبھی نہین سکتی حالانکہ اوس جناب نے گلوی خشک اپنا تیغ ظلم سے ہماری شفاعت کے واسطی کٹوایا فَابْکُوْا عَلٰی مَنْ نَاحَ عَلَیْہِ الْجِنَّۃُ فِی الْاَرْضِ وَالْمَلَائِکَۃُ عَلَی السَّمَآءِ پس ایہا الناس تم بھی روؤ اوس جناب پر کہ جسپر جنات روئی زمین مین اور فرشتی روئی آسمان پر وَابْکُوْا عَلٰی مَنْ ذُبِحَ فَطِیْمَۃً وَقُطِعَ کَرِیْمَۃً روؤ اوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیرخوارہ تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور اون کی رگہای گلوی خشک خنجر ظلم سے کاٹی گئین اور کسی نے اونہین اوسوقت پانی بہی نہ پلایا وَابْکُوْا عَلٰی مَنْ تَعْلُوْہُ الطُّغَاۃُ بِبَوَاتِرِھَا وَتَطَئُوْہُ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِھَا روؤ اوس بیکس پر کہ جسپر لعین تلوارین اوٹہاتی تہی اور گہوڑی اوس کے جسم پر دوڑاتی تہی اور کسی کو رحم نہ آتا تھا وَابْکُوْا عَلٰی مَنْ رَاْسُہٗ عَلَی السِّنَانِ یُھْدٰی روؤ اور سر بیٹوں کے جسی رسول خدا صلعم پیٹہہ پر سوار کرتی تہی سر اوسکا نیزی پر چڑہاکی یزید کی پاس ہدیہ لیگئی اور چوب ظلم سی اوسکے لبہای مبارک کہولی گئی روایت پنجم ثواب لگا اور روانگی حضرت سلم سمت کوفہ پہر احوال شہادت سلم بن عقیل عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنَا

فِي الْمُصِيبَةِ بِطُولِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ عَلَى مُصَابِ جَدِّي الْحُسَيْنِ جناب امام جعفر صادق ع سے منقول ہے
کہ اون حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے ہماری شیعون پر کہ اونہون نے ساتھہ دیا ہمارا مصیبت مین ہماری بسبب
طول وبے اندوہ وماتم اور رونے اور پیٹنے کے میری جد مظلوم حسین کی ماتم مین یعنی جسطرح ہم اوس جناب کو یاد کرکے
رویا کرتے ہین اوسیطرح ہماری شیعہ بہی اونہین یاد کرکے رویا کرتے ہین وَقَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ
عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ اور فرمایا جناب صادق نے جسکی سامنے مصائب ہماری بیان ہون
پس نکلے اوسکے انکہون سے آنسو اگرچہ بقدر پر پشہ ہو غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ خدا
اوسکے گناہون کو بخشے اگرچہ کثرت اوسکے گناہون کی بقدر کف دریا ہو ابن عباس سے منقول ہے قَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ
اللهِ إِنَّكَ لَتُحِبُّ عَقِيلاً ایکدن عرض کیے جناب امیر نے خدمت رسول خدا مین کہ یا رسول اللہ آپ عقیل کو دوست
رکہتے ہین قَالَ اَيْ وَاللهِ لَاُحِبُّهُ حُبَّيْنِ حُبًّا لَهُ وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِي طَالِبٍ حضرت نے فرمایا واللہ دوست
رکہتا ہون مین عقیل کو دو محبتون سے ایک تو محبت اوسکی ہے اور دوسرے محبت عقیل سے بسبب عمو بزرگوار ابیطالب
کے ہے پہر فرمایا وَاِنَّ وَلَدَهُ مَقْتُولٌ فِي مَحَبَّةِ وَلَدِكَ اور فرزند عقیل کا یعنی مسلم قتل کیا جائیگا اے علی تیرے
فرزند کی محبت مین یعنی تیری نور عین حسین کو بہ مکر ودغا وطن سے آوارہ کرکے اعدائے پر جفا قتل کرینگے تو پہلی سب سے
جو جان حسین پر نثار کریگا وہ مسلم بن عقیل ہوگا پہر فرمایا فَتَدْمَعُ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ پس آنسو بہائینگے
آنکہین مومنین کی احوال مسلم پر وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ اور صلواۃ بہیجینگے مسلم پر فرشتگان
مقرب خدا ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللهِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهُ عَلَى صَدْرِهِ پہر رسول خدا صلعم اس شدت سے احوال
مسلم یاد کرکے روئے کہ آنسو ریش مبارک سینہ اقدس پر ٹپکنے لگی اور فرمانے لگے اِلَى اللهِ اَشْكُو مَا تَلْقَى عِتْرَتِي
مِنْ بَعْدِي شکایت کرتا ہون مین خدا سے اوس مصیبت کی جو پہنچیگی میری عترت کو بعد میرے پس غور کیجیے تو مسلم بن عقیل
پیش خداوند جلیل مرتبہ عظیم رکہتے ہین کہ صلوۃ بہیجتے ہین مسلم پر ملائکہ اور روئے اون پر رسول خدا پس روئو
احوال مسلم پر کہ شہادت حضرت مسلم ابتدای جنگ حضرت امام حسین ع سے تہے روایات صحیح مین وارد ہوا ہے
کہ جب جناب امام حسین ع ظلم اعدا سے مرقد مطہر جناب رسول خدا سے جدا ہوئے اور تیسری تاریخ شعبان کے
مکہ معظمہ مین پہنچے تو کوفیان پر دغا نے نامے علی الاتصال حضرت کی خدمت مین بہیجے اون مین سے

بعض ناموں کا یہہ مضمون تھا لَيْسَ عَلَيْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَنَا بِكَ عَلَى الْحَقِّ یا حضرت ہم امام
اور پیشوا نہیں رکھتے جلد تشریف لائی شاید خدا حق کو ہماری ہاتھہ پر جاری کری اور شیث بن ربیع وغیرہ نے
جو عرضی لکھی تھی اوسکا مضمون یہہ تہا اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اخْضَرَّ الْجَنَابُ وَاَيْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاقْدِمْ عَلَيْنَا اِلٰى
جُنْدٍ لَكَ مُجَنَّدٍ وَالسَّلَامُ پس بعد حمد وصلوۃ بتحقیق کہ صحرا وبیابان نہایت سبز وخرمی میں ہیں اور درخت
میوی کی بار ور ہیں پس آپ ہماری طرف تشریف لائی کہ فوج کثیر آپ کی نصرت وامداد کو مہیا ہی اور شب وروز
انتظار کرتے ہیں ای حضرات یہہ مقام رونیکا ہی کہ یوں تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف لائی تو وہ نصرت اور
امداد اور سامان دعوت تو ایکطرف رہا پانی تک بھی فرزند ساقی کوثر پر بند کیا اور اوسکی فرزند وعزیزوں کو
تشنہ لب شہید کیا اور یہان تک ایذائیں پہنچائیں کہ جب وہ زخموں سے چور ہو کر ریگ گرم پر بیٹھہ گئی تو فرمائی
کہ ای بی رحمو اب تو میں کشتی لڑنیکی قابل نہیں رہا ہوں اب تو پانی دو کہ میں تمہاری پیغمبر کا نواسا ہوں ناگاہ عمر سعد
لعین نے ندا کی کہ جو سر حسین ؑ میری پاس لائیگا اوسی میں بہت انعام دونگا فَابْتَدَرَ بِقَتْلِهٖ اَرْبَعُوْنَ یہہ سنکر
چالیس شقی دوڑی ہر ایک چاہتا تھا کہ فرزند رسول خدا اور جہان کربلا کا کاٹ لی فَاَوَّلُ مَنْ نَزَلَ اِلَيْهِ لِيَذْ
شَبَثُ ابْنُ رِبْعِيٍّ لَعَنَهُ اللّٰهُ پس پہلے جو شقی بی شرم تلوار کہینچکر گہوڑی سے اوترا کہ حضرت کو ذبح کرے
شیث بن ربعی ملعون تھا کہ جسنی حضرت کو یہہ لکہا تھا کہ جنگل سبز ہیں اور میوی تیار ہیں اور فوج کثیر
آپ کی نصرت کو موجود ہے القصہ جب پی در پی نامہای پر دغا امام اتقیا کو پہنچے فَاَرْسَلَ الْحُسَيْنُ مُسْلِمَ
بْنَ عَقِيْلٍ اِلَى الْكُوْفَةِ پس جناب امام حسین ؑ نے اپنی پسر عم مسلم بن عقیل کو کوفی کی طرف بہیجا وَكَانَ مِثْلَ الْاَسَدِ
اور تہے مسلم شجاعت میں مانند شیر کی اور اسقدر زور تھا اوس جناب میں کہ اوٹھا لیتی سب سے مرد کو
اور پہینکدیتی تھے کوٹھی پر فَاجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَبَايَعُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ
راوی کہتا ہی کہ جب حضرت مسلم کوفی میں پہنچے تو اوسی روز اٹھارہ ہزار نامردوں نے بیعت کے
فَكَتَبَ مُسْلِمٌ اِلَى الْحُسَيْنِ كِتَابًا بِمُبَايَعَةِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِالْقُدُوْمِ اِلَيْهِمْ بِالتَّعْجِيْلِ پس مسلم نے احوال
بیعت کوفہ جناب امام حسین ؑ کو لکہا اور لکہا کہ آپ جلد تشریف لائیں ثُمَّ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ
ذٰلِكَ الْحَالَ اِلٰى يَزِيْدَ لَعَنَهُ اللّٰهُ بعد ازاں عبداللہ حضرمی ملعون نے یہہ ماجرا یزید کو لکہا پس یزید نے

ابن زیاد کو لکہا کہ تو جلد کوفی مین جا وَلَا تَدَعْ مِنْهُمْ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا اقْتُلْهُ اور ایک شخص کو اولاد علی سے جیتا
نچہوڑنا پس جب ابن کوفی مین آیا لوگون کو جمع کرکی منبر پر گیا اور کلمات تخویف و تہدید جانب یزید سے
بیان کئی اور ڈرایا وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَيَقُولُونَ مَا لَنَا لِلدُّخُولِ بَيْنَ
السَّلَاطِينِ حضار مجلس خوف یزید سی منہ ایک دوسری کا دیکہنی لگی اور بولی کہ ہمین امور سلاطین مین
کچہہ دخل نہین فَنَقَضَ بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ پس توڑ ڈالا ادن بدعہدون نے بیعت حسین کو جب یہہ خبر حضرت مسلم نے
سنی تو مضطرب الحال خانہ ہانی مین جا کر مخفی ہوئی ابن زیاد نے ہانی کو بلا کی شہید کیا پس جب خبر شہادت ہانی
سنی حضرت مسلم نی کہ ہانی یاور بہی میرا شہید ہوا تو یکہ و تنہا بی مونس و یار حیران و سرگردان کوچہای کوفہ
مین پہرتی تہے یہان تک کہ خانہ طوعہ تک پہنچی اور سلام کیا اوسپر حضرت مسلم نی وَقَالَ يَا أَمَةَ اللهِ اسْقِنِي
الْمَاءَ فَسَقَتْهُ اور فرمایا کہ ای کنیز تہوڑا پانی مجہے پلا طوعہ نی پانی پلایا فَمَكَثَ سَاعَةً پس ایکساعت وہان
ٹہہر گئی فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ قُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ افسوس غریب الوطنی بہی کیا بری چیز ہی خدا کسی کو غریب الوطن
نکری پس طوعہ نی کہا ای بندہ خدا اوٹہہ اور اپنی گہر جا کہ شہر آج پر آشوب ہی فَقَالَ مَا لِي فِي هٰذَا الْمِصْرِ مَنْزِلٌ
وَعَشِيرَةٌ حضرت مسلم نی فرمایا ای مادر مین اس شہر مین مکان نہین رکہتا غریب الوطن ہون نہ کوئی عزیز
ہی نہ قریب بی یار و مددگار رہون فَهَلْ لَكِ فِي أَجْرٍ مَعْرُوفٍ وَلَعَلَّ رَسُولَ اللهِ يُكَافِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ پس ای
مادر ہوسکتا ہی کہ آج کی شب مجہے اپنی گہر مین جگہہ دی فردای قیامت رسولخدا تجہی بہشت مین جگہہ دینگے وہ سندا
حیران ہوکی بولی تم کون ہو اور نام تمہارا کیا ہی قَالَ أَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ بولی ای طوعہ مین ہون آوارہ وطن بی خانمان
مسلم بن عقیل فَأَدْخَلَتْهُ الدَّارَ وَافْتَرَشَتْ لَهُ پس جب نام سنا تو وہ حضرت کو گہر مین لیگئی اور ایک مکان مین
فرش کر دیا عَرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَأْكُولِ اور آب و طعام حضرت کی لیی لائی فَأَبَى عَنْ ذٰلِكَ لِمَا بِهِ مِنَ الْأَلَمِ
حضرت نی رنج و صدمی سے کچہہ نکہایا اور فرمایا مجہے اشتہا نہین ہی تہوڑی دیر نگذری تہی کہ طوعہ کا بیٹا آیا
اور طوعہ کو اوس مکان مین باربار آتی جاتی دیکہا تو پوچہنی لگا اوس نے جہڑک دیا وہ لعین منتین کرنی لگا تو اوس نے
عہد و پیمان لیکی بیان کیا کہ حضرت مسلم یہان آئی ہین وہ لعین صبح تک خاموش رہا جب صبح ہوئی تو طوعہ وضو کو حضرت
مسلم کی پانی لائی اور عرض کی يَا مَوْلَايَ مَا رَأَيْتُكَ رَقَدْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ای مولا رات بہر آپ بیدار رہے

کیا باعث ہی قَالَ الغُلَامِي اِنّي رَقَدتُ رَقدَۃً فَرَاَیتُ عَمِّي اَمِیرَ المُومِنِینَ وَھُوَ یَقُولُ العَجَلَ العَجَلَ حضرت
نی فرمایا کہ ای طوعہ آنکھہ میری لگ گئی تھی سپنی دیکھا اپنی چچا جناب امیر کو خواب مین کہ فرماتی ہین جلدی آ
ای مسلم جلدی آ کہ مین تیرا منتظر ہون وَمَا اَظُنُّ اِلّا آخِرَ اَیَّامِي مِنَ الدُّنیَا اور مجھے یقین ہوا کہ یہہ روز
آخر روز ہی میرا دنیا سی اور آج مین شہید ہونگا غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا مین مشغول تھے اور طوعہ کے
بیٹی لعین نے جاکر ابن زیاد کو خبر کی وہ لعین بہت خوش ہوا فَطَوَّقَہٗ بِطَوقٍ مِنَ الذَّھَبِ پس ابن زیاد نے
طوق طلا مثل طوق لعنت کی اوس شقی کی گلی مین پہنایا اور محمد بن اشعث کو بلایا وَضَمَّ اِلَیہِ اَلفَ فَارِسٍ وَخَمسَ
مِائَۃَ رَاجِلٍ وَاَن یُسَلِّمُوہُ اِلَیہِ اور ساتھہ ہزار سوار اور پانچ سو پیادی کرکی حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجے
جب قریب خانہ طوعہ پہنچے اور طوعہ نی آواز سم اسپان اور آواز سلاح سنی فَاَخبَرَت مُسلِمًا بِذٰلِکَ
طوعہ نے حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم ہوتا ہی کہ فوج ابن زیاد نی بھیجی ہے فَلَبِسَ دِرعَہٗ وَشَدَّ
وَسَطَہٗ پس حضرت نی زرہ پہنی اور کمر باندہی اور مسلح ہوئے فَقَالَت لَہٗ مَالِي اَرَاکَ تَھَیَّأتَ لِلمَوتِ
طوعہ نے یہہ دیکھکی عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ آمادہ مرگ ہوئی ہین حضرت نی فرمایا ای مادر
یہہ قوم سوا میرے کسی کی طلب کو نہین آئی ہین وَاِنّي اَخَافُ اَن یَھجُمُوا عَلَيَّ فِي الدَّارِ اور مین خائف ہون
کہ یہہ گھر مین گھس آئین اور مجھپر ہجوم کرین اوسوقت مجھے لڑائی کی بھی جگہہ نہ ملی گی ثُمَّ عَمَدَ اِلَی البَابِ فَاَقلَعَھَا
وَخَرَجَ اِلَی القَومِ پہر وہ شیر بیشہ شجاعت دروازہ کہولکر باہر نکلا فَقَاتَلَھُم قِتَالًا عَظِیمًا پس خوب لڑے
حَتّٰی نُقِلَ اَنَّہٗ قَتَلَ مِنھُم مِائَۃً وَخَمسِینَ رَجُلًا یہان تک کہ ڈیڑہ سو منافق فی النار ہوئے جب یہہ
شجاعت حضرت مسلم محمد ابن اشعث لعین نے دیکھی ابن زیاد سی کمک طلب کی ابن زیاد نی کہلا بھیجا ثَکِلَتکَ
اُمُّکَ رَجُلٌ وَاحِدٌ یَقتُلُ مِنکُم ھٰذِہِ المَقتَلَۃَ العَظِیمَۃَ ماں تیری ماتم مین بیٹھے ایک شخص نے اس قدر
آدمی مارے اور تجھسے کچھہ نہین ہوسکتا فَکَیفَ لَو اَرسَلنَاکَ اِلٰی مَن ھُوَ اَشَدُّ مِنہُ قُوَّۃً یعنی
الحُسَینِ ای نامرد اگر مسلم کی جا حسین آیا ہوتا اور مین اون سی لڑنیکو بہیجتا تو اوسوقت تو کیا کرتا ابن اشعث
نے کہلا بہیجا تو نی مجھے کسی بقال کوفہ سے لڑنیکو بہیجا ہی اِنَّمَا اَرسَلتَنِي اِلٰی سَیفٍ مِن اَسیَافِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ تو نی بہیجا ہے مجھی طرف ایک شمشیر برہنہ کی شمشیر ہای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے

ان سی لڑنا آسان نہین ہے یہہ سنکی ابن زیاد نے اور فوج مدد کو بھیجی جب حضرت مسلم نے دیکھا کہ اور فوج نصرت
ابن اشعث کو آئی حَمَلَ عَلَيْهِمْ وَقَتَلَ مِنْهُمْ كَثِيْرًا اوس شیر میدان وغا نے پہر اون پر حملہ کیا اور جماعت کثیر کو واصل
جہنم کیا اور خود بہی زخمی ہوئے وَصَارَ جِلْدُهُ كَالْقُنْفُذِ مِنْ كَثْرَةِ النَّبْلِ اور تیر ہر اول شبیر پر
اسقدر لگی تہے جیسی ساہی کی بدن پر کانٹی ہوتے ہین ابن اشعث ملعون فوج سے بولا کہ مسلم کو امان دو کیونکہ
قابو مسلم نپاؤگی اور وہ تم مین سے جیتا ایک کو نچہوڑیگا فَنَادَوْهُ بِالْاَمَانِ فَقَالَ لَهُمْ لَا اَمَانَ لَكُمْ
يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ پس مسلم کو پیام امان دیا پس کہا حضرت مسلم نی ای بی وفاؤ ہرگز تمہاری امان پر اعتماد نہین
ہی ثُمَّ حَفَرُوْا لَهُ فِيْ وَسْطِ الطَّرِيْقِ وَاَخْفَوْا رَاْسَهَا پہر اون لعینون نی ایک راہ مین کنوان کہود ا اور
منہ اوسکا چہپا دیا ثُمَّ اَطْرَدُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ پہر وہ شقی پس پا ہوئی آگی سی مسلم کی اور وہ حضرت لڑتی چلی جاتی تہی
فَوَقَعَ بِتِلْكَ الْحَفِيْرَةِ فَاَحَاطُوْا بِهِ پس آہ پاؤن حضرت مسلم کا ناگاہ اوس گڑہی مین پڑا اور وہ حضرت گر
پس سب شقی توٹ پڑی اور گہیر لیا فَضَرَبَ ابْنُ الْاَشْعَثِ عَلٰى فَمِهِ الشَّرِيْفِ فَقَطَعَ شَفَتَهُ الْعُلْيَا
وَتَضَلَّتْ ثَنَايَاهُ پس ابن اشعث لعین نے ایسی ایک تلوار دہن شریف پر ماری کہ لب بالا کٹ گیا اور دانت
اوسکے صدمی سے گرپڑی فَاَخَذُوْهُ اَسِيْرًا اِلَى ابْنِ زِيَادٍ پس حضرت مسلم کو گرفتار کرکی ابن زیاد کی طرف
لیچلی اور حضرت مسلم اوسوقت پیاسی تہے فَقَالَ يَا قَوْمُ اسْقُوْنِيْ حضرت مسلم فرمایا ای قوم مین
پیاسا ہون مجہے تہوڑا پانی پلاؤ عمر بن حریث نی ایک جام آب بہیجا فَاَخَذَ لِيَشْرَبَ اِمْتَلَاءَ الْقَدَحُ
دَمًا پس حضرت مسلم نی لیلیا اور چاہا کہ پیئن تمام جام خون سے بہر گیا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ كَانَ مِنَ الرِّزْقِ
الْمَقْسُوْمِ شَرِبْتُهُ حضرت مسلم نی کہا کہ الحمد للہ کہ اب رزق دنیا میری قسمت نہین ہے اگر قسمت مین ہوتا تو
پیتا غرض جب پیش ابن زیاد لائی تو حضرت نی سلام نکیا ابن زیاد شقی کو پس ایک ملازم ابن زیاد بولا ای مسلم
تمنی امیر کو سلام نکیا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لِيْ اَمِيْرٌ سِوَى الْحُسَيْنِ پس حضرت مسلم نی فرمایا واللہ کوئی میرا امیر
نہین ہے سوای حسین بن علی کے ابن زیاد بولا چاہو سلام کرو چاہو نکرو قتل کئی جاؤگی حضرت مسلم نے کہا
اگر قتل کریگا تو ایک حاجت ہی میری اوسی بجا لا وہ بولا کیا حاجت ہی تمہاری حضرت نی کہا اُرِيْدُ رَجُلًا
قُرَشِيًّا اُوْصِيْهِ چاہتا ہون کہ کوئی مرد قریش ہو تو مین اوسی وصیت کرون عمر سعد اوٹہا اور بولا کیا وصیت

تمہاری فقال لہ اول وصیتی انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حضرت مسلم کہا پہلی وصیت
میری یہہ ہے کہ گواہی دیتا ہون مین وحدانیت خدا اور نبوت رسول خدا اور ولایت علی بن ابیطالبؑ کی اور دوسری
وصیت یہہ ہی ان تبیع درعی وتقضی عنی دینی سبع مائۃ درہم استقرضتہا کہ میری زرہ بیچکے
سات سو درم کا قرضدار ہون ادا کرنا اور تیسری وصیت یہہ ہی ان تکتب الی الحسین ان یرجع ولا یاتی
الی بلدکم فیصیبہ ما اصابنی ای عمر سعد میری جانب سی لکھہ بہیج میرے آقا حسین بن علی کو کہ مدینے کو پہر جاہین
اور کوفی مین نہ آئین کہ کوفیان بیوفا اون سے بہی ہی سلوک کرین گے جو مجہسے کیا فقد بلغنی انہ توجہ
الی الکوفۃ باہلہ واولادہ پس مجہے خبر پہنچی ہی کہ وہ جناب معہ اہل وعیال متوجہ کوفہ ہوئی ہین وہ شقی
بولا کہ تمنی جو اقرار شہادتین کیا تو ہم بہی مسلمان ہین اور کلمہ پڑہتی ہین مگر قرض چاہین گی ادا کرین گے اور چاہین گے
نہ ادا کرین گے اور جو وصیت کہ مقدمہ حسینؑ مین کی فلا بد ان یقدم علینا ونذیقہ الموت پس لابد ہے
کہ وہ بہی ہماری پاس آئین اور ہم اونہین بہی مانند تمہاری قتل کرین بعد ازان ابن زیاد نی حکم کیا ان یصعد بہ
اعلی القصر ویرمی بہ منکسا مسلم کو بالای قصر لیجا کی وہان سے سر کی بہل گرا دو فالقاہ من اعلی
القصر وعجل بروحہ الی الجنۃ آہ آہ حکم سی اوس شقی کی ایک لعین ہاتہہ مسلم کا پکڑ کی بالای قصر لیگیا
اور حضرت مسلم کو منہ کی بہل گرا دیا کہ صدمی سی اوس کے روح مسلم راہی جنت ہوئی ثم انہم اخذوا مسلما وہانیا
یسحبون ہما فی الاسواق پہر اہل کوفہ نی حکم سی ابن زیاد کی ہانی اور مسلم کی پاؤن مین رسی باندہے
اور بازارون مین گہسیٹتی پہرتے تہی جب یہہ خبر قبیلہ مدحج کی سنے بہت کشت وخون کرکی لاشین دونو لیکیے
اور دفن کین روایت ششم فضائل گریہ کنندگان اور زائران امام حسین اور احوال
منزل سوق اور پہنچے خبر شہادت مسلم حضرت کو عن الصادق علیہ السلام انہ قال من
ذکرنا عندہ ففاض من عینیہ ولو مثل راس الذباب جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا
جس کے سامنی ہمارا ذکر مصائب ہوا اور وہ سنکی روئی اور انکہون سی اوسکی آنسو نکلی اگرچہ برابر مکہی ہو غفر اللہ
ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر پروردگار عالم اپنی رحمت سی تمام گناہ اوسکے بخشتا ہی اگرچہ گناہ اوسکے
مثل کف دریا ہون اور زیارت امام حسینؑ کا یہہ ثواب ہی کہ جابر جعفی نے جناب امام جعفر صادقؑ سی روایت کی ہے

کہ حضرت نے پوچھا مجھسے اے جابر کتنا فاصلہ ہے تیرے گھر سے اور قبر جناب امام حسین سے قُلْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ
عرض کی مینے یا مولا ایکروز کا یا اس سے بہی کم ہے قَالَ لِیَ اَتَزُوْرُہُ قُلْتُ نَعَمْ حضرت نے فرمایا اے جابر
تو زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کی مینے جاتا ہوں قَالَ اَوَلَا اُفَرِّحُكَ اَوَلَا اُبَشِّرُكَ بِثَوَابِہٖ قُلْتُ بَلٰے
جُعِلْتُ فِدَاكَ حضرت نے فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھے خوش کرون اور بشارت دون ثواب زیارت سے
عرض کی ہان مولا ارشاد کیجیے فدا ہون آپ پر سے حضرت نے فرمایا جو شخص تم مین سے مقصد زیارت کرتا ہے فَتَبَاشَرَتْ
بِہِ الْمَلٰئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ پس بشارت دیتی ہین وسے ملائکہ کہ خوشا حال تیرا کہ تونے یہہ قصد کیا ہے فَاِذَا خَرَجَ مِنْ
بَابِ مَنْزِلِہٖ مَاشِيًا اَوْ رَاكِبًا وَكَّلَ اللّٰهُ بِہٖ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُوَافِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ
پس جب وہ مومن گھر سے نکلتا ہے خواہ پیادہ خواہ سوار ہو خدا تعالیٰ چالیس ہزار فرشتے اوسکے موکل کرتا ہے
کہ وہ فرشتے صلواۃ بہیجتے ہین اوس زائر پر جب تک کہ وہ قبر امام حسین تک پہنچتا ہے وَلَہٗ ثَوَابُ كُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا
كَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِہٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو قدم اوس راہ مین اوٹہاتا ہے ہر قدم کا ثواب برابر ثواب
اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا مین شہید ہو کے اپنے خون مین لوٹتا ہو پس جب پہنچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونون
ہاتھون سے مس کرا اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِہٖ سلام خدا ہو تیرا اے حجت خدا روے زمین
ثُمَّ انْهَضْ اِلٰى صَلٰوتِكَ پہر متوجہ نماز زیارت ہو فَاِنَّ اللّٰهَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلٰئِكَتُہٗ حَتّٰى تَفْرُغَ
اے زائر جب تک تو مشغول نماز رہیگا پروردگار عالم اور ملائکہ اوسکی تجہپر صلواۃ بہیجا کرین گے وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ
تَرْكَعُهَا كَثَوَابِ مَنْ حَجَّ اَلْفَ حَجَّةٍ وَاعْتَمَرَ اَلْفَ عُمْرَةٍ وَاَعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَةٍ ہر رکعت زیارت کا ثواب
برابر ثواب اوس شخص کے ہے جسنے ہزار حج اور ہزار عمرے بجا لایا ہو اور ہزار غلام راہ خدا مین ازاد کیے ہون وَ
كَمَنْ وَقَفَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْفَ مَرَّةٍ مَعَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَاِمَامٍ عَادِلٍ اور برابر ثواب اوس شخص کے ہے
کہ جو ہزار مرتبہ جہاد کو گیا ہو ساتہہ نبی مرسل اور امام عادل کے فَاِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ نَادٰى مُنَادٍ
اور جسوقت کھڑا ہوتا ہے تو قبر پاس ندا کرتا ہے منادی کہ اگر آواز اوس کے تو سنے تو تمام عمر قبر حضرت سے
جدا نہو اور وہ یہہ کہتا ہے کہ خوشا حال تیرا اے بندہ خدا کہ تو پناہ خدا مین ہے اور جمیع آفات سے محفوظ ہے
وَغَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكَ فَاسْتَانِفِ الْعَمَلَ اور خدا نے تمام تیرے گناہ بخشے اے زائر حسین

بن علي عليه السّلام اب تو عمل نئی سرسی کریعنی جاہئی یہہ کہ اب تو گناہ سی باز رہ کہ گناہ گذشتہ کا مواخذہ نہوگا
پہر فرمایا حضرت نی فَاِنْ مَاتَ مِنْ عَامِہٖ اَوْمِنْ یَوْمِہٖ لَمْ یَقْبِضْ رُوْحَہٗ اِلَّا اللّٰہُ پس اگر وہ زایر
مرجاي اوس سال مین یا اوس رات یا اوس دن تو حق تعالی اپنی دست قدرت سی اوسکی قبض روح کرتا ہي ثُمَّ قَالَ
وَتَقُوْمُ مَعَہُ الْمَلَائِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُوَافِیَ مَنْزِلَہٗ پہر حضرت نی فرمایا
اگر موت اوسکي نہین ہي اور گہر اپني جاتا ہي تو وہ چالیس ہزار فرشتي ہمراہ اوس کے تسبیح خدا مین مشغول اور اوسکے
دعاي خیر مین مصروف اوسکي گہر تک جاتي ہین جب گہر پہنچتا ہي تو ملائکہ عرض کرتي ہین کہ خداوندا زائر حسین اپنی گہر
پہنچا ہم کہان جائین پروردگار عالم فرماتا ہي یَا مَلَائِکَتِيْ قِفُوْا بِبَابِ عَبْدِيْ فَسَبِّحُوْنِيْ وَقَدِّسُوْنِيْ
وَهَلِّلُوْنِيْ اي ملائکہ میرے مقیم ہو اس میر بندي زائر حسین کے دروازي پر اور تسبیح و تقدیس و تہلیل مین مشغول
رہو وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ فِيْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ وَفَاتِہٖ اور لکہو ثواب اوسکا نامہ عمل مین اوس زائر حسین کے تا روز
وفات فَاِذَا تُوُفِّيَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ فَشَہِدُوْا غُسْلَہٗ وَکَفْنَہٗ وَالصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ پس جب زائر حسین مرجاتا ہے
تو وہ ملائکہ حاضر اور شریک رہتي ہین تجہیز اور تکفین مین اور اوس پر نماز پڑہتي ہین پہر عرض کرتے ہین
رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا بِبَابِ عَبْدِکَ وَتُوُفِّيَ فَشَہِدْنَا تَجْہِیْزَہٗ فَاَیْنَ نَذْہَبُ پروردگار تونی ہمین اوس زائر
کي گہر پر تعین کیا تہا تا زندگی اوس کے ہم حاضر رہي اب وہ مرگیا ہم تجہیز و تکفین مین اوس کے شریک رہے
اب ہم کہان جائین فَیَاْتِیْہِمُ الْجَوَابُ یَا مَلَائِکَتِيْ قِفُوْا بِقَبْرِ عَبْدِيْ وَسَبِّحُوْنِيْ وَقَدِّسُوْنِيْ وَهَلِّلُوْ
پس پروردگار رب العالمین سے اونہین جواب آئیگا ملائکہ میري اب تم اوسکی قبر پر مقیم ہو اور تسبیح و تہلیل و تقدیس
بجالاؤ میري اور اوس سے جدا نہو وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ فِيْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ یَاْتِیْنِيْ اور لکہو ثواب اوسکا اوس
زائر کي نامہ عمل مین تا آنکہ روز قیامت ہماري سامنی حاضر ہو خوشا حال زائران امام مظلوم کا خدا سب مومنین کو
زیارت اوس مظلوم کي نصیب کري اب سنئي مصائب اوس جناب اور روئي اوس غریب پر کہ ظلم اعداسي آوارہ وطن
ہوا اپني نانا کي قبر سے چہڑایا گیا اور اپني اطفال خورد سال کو لیکی آوارہ وطن ہوا اس خیال سے سب کو ساتہہ لیا
کہ اہل حرم میري جیتي جي قید نہو جائین اور خانہ کعبہ مین کہ خدا نی اوسے جاي امن بنایا ہي کہ جہان جانور کے
ستانیکا حکم نہین ہي داخل ہوئي کہ شر اعداسي محفوظ رہین ابن عباس سے منقول ہي قَالَ رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ

قَبْلَ اَنْ يَتَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ کہا ابن عباس نے کہ دیکھا مینے امام حسین کو کعبے مین قبل روانہ ہونے
حضرت کی سوی کربلا کہ دروازہ کعبہ پر کہڑی ہین کَفُّ جِبْرَئِيْلَ فِيْ كَفِّهٖ وَجِبْرَئِيْلُ يُنَادِيْ هَلُمُّوْا اِلٰى بَيْعَةِ اللّٰهِ اور ہاتہہ جبرئیل کا
جناب امام حسین کی ہاتہہ مین ہے اور جبرئیل پکارتی ہین ایہا الناس جسی بیعت خداسی کرنی ہو وہ آکی بیعت حسین
ابن علی سے کری کہ ان کی بیعت خدا کی بیعت ہی پس کسی نے کہا ابن عباس سے کیون نہ گئی تم سات حضرت کے
اور ایسی ثواب سی محروم رہی فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الْحُسَيْنِ لَمْ يَنْقُصُوْا رَجُلًا وَلَمْ يَزِيْدُوْا جواب دیا
اونہون نے نام رفقای حسین ایک نامی ہین کہ وہ سند بہشت سی تہا لکہی دیکہی مینی اون مین نہ کوئی کم ہوا نہ
زیادہ نَعْرِفُهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِهِمْ اور اون سب کی نام اور اون کی آباء کی نام سی مین آگاہ تہا
اوسمین نام میرا نہ تہا پس کیونکر جاتا مین غرض یہان تو جبرئیل یہہ حق امام مین فرماتی تہے اور منافقان
اُمّت اس فکر مین تہی کہ حسین نے انکار بیعت امام یزید بن معاویہ کا کیا ہی ان کو کسی طرح خانہ خدا ہی مین قتل
کیا چاہی حَتّٰى اَنْ يَزِيْدَ اَنْفَذَ عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ فِيْ عَسْكَرٍ عَظِيْمٍ وَاَمَّرَهٗ عَلَى الْحَاجِّ تا اینکہ یزید لعین نے
عمر سعد کو باشکر کثیر روانہ کعبہ کیا اور منصب امارت حاجیون کا اوس شقی نے عمر سعد لعین کو دیا وَكَانَ قَدْ
اَوْصَاهُ بِقَبْضِ الْحُسَيْنِ سِرًّا وَاِنْ لَمْ يَتَمَكَّنْ يَقْتُلُهٗ غِيْلَةً اور وصیت کی عمر سعد کو کہ اگر تیرا قابو چلے
تو حسین کو قید کر لینا اور اگر قابو نہ چلی تو جہان پانا وہان اونہین قتل کرنا اور سر اون کا بہیج دینا میری پاس
ثُمَّ اِنَّهٗ لَعَنَهُ اللّٰهُ دَسَّ مَعَ الْحَاجِّ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ شَيَاطِيْنِ بَنِيْ اُمَيَّةَ پہر عمر سعد ملعون نے تیس شخص
شیاطین بنی امیہ سی جنکی ہمراہ حاجیون کے بہ بہانہ حج بہیجے وَاَمَرَهُمْ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِتَّفَقَ
لَهُمْ اور اونہین حکم کیا اوس شقی نے کہ قتل کرنا حسین فرزند علی و فاطمہ کو کعبے مین جس حال مین پاؤ خواہ
طواف مین ہون اور خواہ سعی مین قتل کرنا افسوس جہان پشہ مارنا درست نہو وہان امت نبی اوس کے نواسے ذبح کرنیکا
ارادہ کری اور حضرت کو خوف اسکا ہوا کہ میری قتل ہونی سے حرمت خانہ کعبہ برباد ہوگی پس حضرت ظلم منافقان سے
حج تمام کرنی نپایے فَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ اَنْ طَافَ وَسَعٰى وَاَحَلَّ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَجَعَلَ حَجَّتَهٗ عُمْرَةً
مُفْرَدَةً پس ہزار حیف کہ فرزند رسولخدا نے مکی سے کوچ کیا اٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو فقط سعی کر کی اور
طواف کعبہ بجا لا کی حج کو عمری سے بدل کی روانہ ہوئے اور جبکہ حضرت کو دوسری منزل سے تہے یعنی یون

تاریخ ذی الحجہ کی ایلچی فرزند رسول خدا کو اہل کوفہ نے بحکم ابن زیاد شہید کیا اور لاش کو اوس غریب کے
پاؤن مین رسی باندہ کی بازارون مین کہینچا اور حضرت کو یہہ خبر نہ تھے حضرت اون کی بلانی پر چلی جاتی تھے
فَلَمَّا وَصَلَ الْحُسَيْنُ اِلَى الْمَنْزِلِ اِسْمُهُ سُوْقٌ فَجَلَسَ نَاحِيَةً عَنِ النَّاسِ پس جب امام حسینؑ منزل سوق پر
پہنچی تو حضرت سب سے جدا ہو کی ایک کناری بیٹھی اور نہایت محزون و ملول تھے کہ کچہہ خبر مسلم معلوم نہین وَاِذَا بِرَجُلٍ
قَدِمَ مِنَ الْكُوْفَةِ ناگاہ ایک شخص جانب کوفہ سے نمایان ہوا فَسَاَرَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ پس حضرت
قریب اوس کے گئی اور پوچہا ای شخص تجہے میری بہائی مسلم بن عقیل کی بہی خبر ہی کہ وہ کسطرح ہین فَبَكَى الرَّجُلُ
وَرَمَى الْعِمَامَةَ عَنْ رَاسِهِ پس جون ہین اوس نے نام مسلم سنا بی اختیار رویا اور عمامہ سر سے پہینکدیا وَقَالَ
يَا سَيِّدِيْ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ هَانِيًا وَمُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ مَقْتُوْلَيْنِ وَبُعِثَ بِرَاْسَيْهِمَا
اِلٰى يَزِيْدَ اور بولا ای حضرت کیا پوچہتی ہو خبر اپنی بہائی مسلم کی کہ میری سامنی مسلم و ہانی دونون ماری گئی اور
اہل کوفہ اون سی پہر گئی اور سر اون کی میری سامنی یزید کی پاس گئے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكٰى بُكَاءً
شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ پس جو ہین حضرت نی یہہ حال سنا بی اختیار روئی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
پڑہ کر فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ بعضی اون مین سے گذر گئی ہین اور بعضی انتظار اجل مین
ہین یعنی ای مسلم جو تمہر گذر گیا کہ تہا حکم خدا اوس سے ادا ہوئی اور جو ہمپر گذرنا ہی وہ باقی ہے اور اوس شخص سی
فرمایا کہ اس خبر کو میری لشکر مین کسی پر اظہار نکر کہ باعث ہراس ہوگا سب کا وَجَاءَ اِلَى الْخَيْمَةِ وَدَعَا بِنْتَ
مُسْلِمٍ وَكَانَ عُمْرُهَا حِيْنَئِذٍ اِحْدٰى عَشَرَ سَنَةً اور حضرت وہان سی ملول خیمی مین آئی اور فرمایا کہ
دختر مسلم کو میری پاس لاؤ اور سن اوس صاحبزادی کا گیارہ برس کا تہا فَلَمَّا جَاءَتْ قَرَّبَهَا وَاَدْنَاهَا
پس جو ہین وہ یتیم قریب آئے حضرت اوسی دیکہہ کر رونی لگی اور زانو پر بٹہا لیا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ لیکر
بہت پیار کیا ثُمَّ طَلَبَ الْقُرْطَيْنِ وَوَضَعَهُمَا فِيْ اُذُنَيْهَا پہر حضرت نی دو گوشواری طلب کئی اور اپنے
ہاتہہ سی اوس کے کانون مین پہنائی وَكَانَ يَمْسَحُ يَدَهُ الشَّرِيْفَ عَلٰى نَاصِيَتِهَا وَرَاْسِهَا كَمَا يَفْعَلُ بِالْاَيْتَامِ
وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَبْكِيْ اور حضرت بار بار اوس کے سر و پیشانی پر ہاتہہ پہیرتی تھے اور شفقت یتیمانہ فرماتی تھے
فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَا رَاَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ فَعَلْتَ بِيْ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ الْيَوْمَ پس یتیمہ مسلم بولی کہ ای چچا

اسقدر شفقت میری حال پر آپ فرماتی تھے جیسی آج فرماتی ہین ایسی شفقت تو نہین کرتی مگر یتیمون پر فَعَلَم یَتَمَ
لِلْحُسَیْنِ مِنَ الْبُکَاءِ وَبَکَا بُکَاءً شَدِیْدًا اس کلام سی تو جناب امام حسینؑ کو تاب نرہی اور ایک نعرہ مارکر روئی
وَقَالَ یَا ابْنَتِیْ اَنَا اَبُوْكِ وَبَنَاتِیْ اَخَوَاتُكِ اور بولی ای بیٹی میری اگرچہ مسلم نی شہادت پائی حسینؑ تو جیتا ہے
مین تیرا باپ ہون اور بیٹیان میری تیری بہنین ہین فَنَادَتْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس دختر مسلم نی واویلا واثبورا کی
آواز بلند کی اور فرزندان مسلم نی جو یہہ حال دیکھا عمامہ سر سی پہینکدی اور رونا شروع کیا حضرت سینے
اونہین بہی چہاتی سے لگایا اور دلاسا دیا اب یہہ مقام خاک اوڑانیکا ہی حضرت نی جو مسلم کی بیٹیان سلم سے
یہہ سلوک کیا اور اوس یتیم پرور کی یتیمون پر کسی نے رحم نکہایا اوسوقت کہ نعش اوسکی تو سر بریدہ خون مین پڑی
ہتی اور اوسکی یتیم عابد بیمار کی سوجہی ہوئی پاؤن مین زنجیر پہنائی ہتی اور گلی مین طوق ڈالکر پیادہ پا تقتل مین
لائی تہے اور کان دختران حضرت کی چیر چیر کی گوشواری اوتار لیے تہے چنانچہ سید ابن طاؤس اور ابن
نما نے اور شیخ مفید نی روایت کی ہی کہ سکینہ یتیمہ حسینؑ نعش پدر سی لپٹتی اور سینہ تن اطہر پر ملتی ہتی اور کہتی تہے
ای بابا ظالمون نی میری کان چیر کی گوشواری چہینی اور مجہے طمانچہ مارا جناب امام زین العابدینؑ فرماتی ہین
کہ اوسوقت ایک شقی اوس یتیمہ کو نعش حسینؑ سی چہڑانی لگا اور وہ بجہوڑتی ہتی ناگاہ اوس شقی نی طیش مین آکے
ایک تازیانہ مارا کہ وہ بلبلا گئی اور میری آنکہون مین خون اوتر آیا اور چاہا مینی کہ اوس قوم کی لئی دعا بد کرون
مگر مینی مجہے وصیت پدر بزرگوار یاد آئی اور مینی صبر کیا روایت ہفتم فضائل اہلبیت اور گم ہونی حسین علیہ السلام
اور معاف ہونی تقصیر ملک اور ملاقات فوج حر اور خاتمہ مصائب امام علیہ السلام مین
رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ اِنَّهٗ قَالَ اَنَا شَجَرَةٌ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَعَلِیٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرُهَا وَشِیْعَتُنَا
وَرَقُهَا جناب رسولؐ نی فرمایا کہ مین بمنزلہ درخت کی ہون اور فاطمہ شاخ ہی اوسکی اور علی شگوفہ ہے
اور حسنین میوہ ہین اور شیعہ ہماری پتی ہین اوس درخت کی فَالشَّجَرَةُ اَصْلُهَا فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ
وَاللِّقَاحُ وَالثَّمَرَةُ وَالْوَرَقُ فِی الْجَنَّةِ پس جڑ اوسکی جنت عدن مین ہی اور شاخ و شگوفہ و میوہ و ورق
اوسکی سب بہشت مین یعنی روز قیامت مین ہم سب مع شیعہ اپنی کی بہشت مین ہونگے بسند معتبر حضرت سلمان
سی روایت ہی کہ ایکبار جبرئیل خوشہ انگور غیر فصل مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی لائے

پس اوس جناب نے مجھے ارشاد کیا کہ ای سلمان میرے حسنین کو لاؤ کہ وہ بہی میرے ساتہہ کہاوین پس گیا مین ولکسرای
جناب فاطمہ پر تو نپایا وہان اون دونون راحت جان نبی کو پہر گیا مین گہر ام کلثوم کی وہان سے بہی نہ ملی
پس خبر کی حضرت سے کہ وہ تو کہین ملتے نہین فَاضْطَرَبَ النَّبِيُّ وَوَثَبَ قَائِمًا پس حضرت یہہ سنکے بیتاب
او ٹہکڑی ہوئی اور خود ڈہونڈنے چلے وَهُوَ يَقُولُ وَا وَلَدَاهُ وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ
اور فرماتی تہی افسوس ای فرزند میری اور افسوس ای میوہ دل اور افسوس ای روشنی چشم میری
وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ مَنْ يُرْشِدُنِي عَلَيْهِمَا فَلَهُ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ ای میوہ دل میرے جو مجھے تمہین بتادی
مین ضامن ہون اوسکے لئی بہشت کا پس جبرئیل نازل ہوئی اور بولی یا حضرت اسقدر بیقراری کس کے فراق مین
ہی حضرت بولی فراق حسنین مین خایف ہون مین عداوت یہود سے فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
بَلْ خَفْ عَلَيْهِمَا مِنْ كَيْدِ الْمُنَافِقِينَ فَإِنَّ كَيْدَهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَيْدِ الْيَهُودِ حضرت جبرئیل بولی یا حضرت
بلکہ آپ خایف ہون عداوت منافقین سے کہ عداوت اون کی عداوت یہود سے زیادہ ہی اور فرزند
آپ کی بلغ بنی وحداح مین آرام فرماتی ہین پس حضرت اودہر چلی اور مین بہی ساتہہ چلا فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ وَ
قَدِ اعْتَنَقَا أَحَدُهُمَا الْآخَرَ پس دیکہا کہ وہ دو نور راحت دل زہرا آپسمین بغلگیر ہوئے سوتے ہین وَ
ثُعْبَانٌ فِي فِيهِ طَاقَةُ رَيْحَانٍ يُرَوِّحُ بِهَا وُجُوهَهُمَا اور اژدہا سرہانے بیٹہا منہ مین ایک گلدستہ لئی
رخ انور پر اون دونون گل بوستان امامت کی ہلاتا ہی اور مگس رانی کرتا ہی جب اوسنے حضرت کو آتے دیکہا
تو گلدستہ منہ سے رکہکی بولا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ لَسْتُ أَنَا ثُعْبَانٌ وَلٰكِنِّي مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ
الْمُقَرَّبِينَ سلام کرکے عرض کی مین اژدہا نہین ہون مین ایک فرشتہ مقرب خدا ہون ایک آن عبادت سے
غافل ہوا تہا خدا نے مسخ کیا مجھے اس صورت پر وَطَرَدَنِي مِنَ السَّمَاءِ اور آسمان سے زمین پر ڈال دیا اور بہت سال
گذری ہین اب امیدوار ہون کہ کوئی کریم میری شفاعت کری خدا سے کہ مجھے ہیئت اصلی عنایت کری قَالَ
فَجَثَى النَّبِيُّ يُقَبِّلُهُمَا حَتَّى اسْتَيْقَظَا فَجَلَسَا عَلَى رُكْبَتَيِ النَّبِيِّ سلمان کہتی ہین کہ حضرت کبہی تو شانون کو اون کے
ہلاتی تہے اور کبہی پیار سے بوسے لیتے تہی تا آنکہ بیدار ہوئی حضرت نے اپنی زانو پر بٹہایا اور فرمایا دیکہو اس مسکین کو
حسنین بولی ای نانا یہہ کون ہی کہ ہمین اسکی قبیح صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہی حضرت نے اوسکا حال ارشاد کیا

اور فرمایا کہ مین ضامن شفاعت اوسکا ہوا ہون تمہاری واسطی سی حَوْبَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَاسْبَغَا الْوُضُوْ
وَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ پس وہ دو نور ریحان بتول سر و سان کھڑی ہوگئی اور وضو کر کی دو رکعتین پڑہین اور درگاہ
الہی مین یو عرض کی اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِيْلِ الْحَبِيْبِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَبِاَبِيْنَا اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ عَلِيِّ نِ
الْمُرْتَضٰى وَبِاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اِلَّا مَارَدَدْتَهٗ اِلٰى حَالَتِهِ الْاُوْلٰى خدایا واسطے ہماری جد جلیل حبیب
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ کا اور واسطہ ہمارے بابا اسد الغالب علی مرتضی کا اور واسطہ ہماری مان فاطمہ زہرا کا
کہ اسی صورت اصلی پر پہیر ابہی دعا تمام ہی ہنو نی پائی تہے وَاِذَا الْجِبْرَئِيْلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فِيْ رَهْطٍ
مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے باگروہ ملائکہ وَبَشَّرَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ بِرِضَى اللّٰهِ وَبِرَدِّهٖ اِلٰى سِيْرَتِهِ
الْاُوْلٰى اور بشارت دی اوس فرشتی کو کہ خدا تجہی بخاطر حسنین راضی ہوا اور صورت اصلی عطا کی پس وہ فرشتہ
مثل اور فرشتون کی ہو گیا ثُمَّ ارْتَفَعُوْا اِلَى السَّمَآءِ پہر وہ فرشتہ سلام کر کی سوی آسمان اپنی مقام پر چلا
اور سب فرشتی معہ جبرئیل اوس کے ساتہہ ہولی پہر جبرئیل ہنستی ہوئی آئے فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ
الْمَلَكَ يَفْتَخِرُ عَلٰى مَلٰٓئِكَةِ سَبْعِ السَّمٰوٰتِ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اور عرض کی یا رسول خدا وہ فرشتہ فخر کرتا ہی
ساتون آسمان کی فرشتون پر اور کہتا ہی فرشتون سی مَنْ مِثْلِيْ وَاَنَا فِيْ شَفَاعَةِ السَّيِّدَيْنِ السِّبْطَيْنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ کون ہی مثل میری کہ میری شفیع ہوئی درگاہ خدا مین دو سید سندی رسول خدا کی نواسی
ایک حسن ہین اور دوسری حسین ہین جای تامل ہی اور مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ اون برگزیدگان خدا سی ظالمون نی
کیا سلوک کیا ایک کو تو زہر دی کی شہید کیا کہ بہتر پارہ جگر دہن اقدس سے نکلی پہر جنازہ پر اوس کے تیر مارے
اور دوسری کو آوارہ وطن کیا کہ جای امن اوس جناب کو نہ ملتی تہی اور روز بروز ہراس بڑہتا جاتا تہا چنانچہ خبر
شہادت مسلم سی زیادہ تر ہراس حضرت پر طاری ہوا تہہ صدمات راہ مین پہونچی کہ ریش مقدس مین سفیدی آگئی تہی
منزل خزیمہ پر دختر خاتون قیامت یعنی جناب زینب بی بی خدمت امام حسین علیہ السلام مین عرض کی کہ ای بہائی مینی ایک آواز
ہاتف سے سنی ہی کہ وہ یہہ پڑہتا تہا اشعار اَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ بِجُهْدِيْ ✦ وَمَنْ يَّبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ
بَعْدِيْ ✦ ای چشم اشک حسرت آنکہون سی گرا شہدای کربلا کی مصیبت پر کون رو ئیگا حال پر اون غریبون کے
اَلَا قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَايَا ✦ بِمِقْدَارٍ اِلٰى اِنْجَازِ وَعْدِيْ روؤ اون شہیدون پر کہ مرگ لی جاتی ہے

او نہین طرف وعدہ گاہ اور مقام شہادت کی فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اُخْتَاہُ کُلُّ الَّذِیْ قَضَی فَهُوَ کَائِنٌ حضرت نے
فرمایا ای بہن جو تقدیر مین ہی وہ ضرور ہوگا پس جب حضرت منزل ثعلبیہ پر پہنچی تو زانوی اقدس پر سر انور کو جھکا
کی سو گئی اور بیدار ہو کر فرمایا مینی ابہی خواب مین ہاتف کو سنا کہ کہتا ہی یہہ گروہ جلدی کرتی ہین سفر مین اور موت
جلدی کرتی ہی انہین طرف جنت کی پس جناب علی اکبر نے عرض کی یَا اَبَتِ اَفَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ ای بابا کیا ہم حق پر نہین
فَقَالَ یَا بُنَیَّ وَالَّذِیْ اِلَیْهِ مَرْجِعُ الْعِبَادِ حضرت نی فرمایا قسم خدا کی ہی علی اکبر ہم حق پر ہین فَقَالَ یَا اَبَتِ اِذًا لَا نُبَالِیْ
بِالْمَوْتِ جناب علی اکبر نی عرض کی ای بابا پہر ہمین موت سی کیا ڈر ہے فَقَالَ الْحُسَیْنُ جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا حضرت
نے فرمایا خدا تجہے جزای خیر دی پہر اوسی جا رہی صبح کو ایک شخص اہل کوفہ ابا ہرہ لقب آیا اور سلام کرکی بولا
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَکَ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ وَحَرَمِ جَدِّکَ ای فرزند رسول خدا کیا باعث
تہین ہوا کہ نکلی حرم خدا و رسول خدا سی حضرت بولی ای اباہرہ اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ قَدْ اَخَذُوْا مَالِیْ فَصَبَرْتُ وَ
شَتَمُوْا عِرْضِیْ فَصَبَرْتُ وَطَلَبُوْا دَمِیْ فَهَرَبْتُ ای شخص بنی امیہ نی ہمارا مال غصب کیا ہمنی صبر کیا ہتک حرمت
کی ہمنی صبر کیا اب چاہا ظالمون نی حرم خدا و رسول مین مجہے قتل کرین اب مین آوارہ وطن ہوا ہون وَایْمُ اللّٰهِ
لَیَقْتُلُنِیْ فِئَةٌ بَاغِیَةٌ قسم خدا کی ای اباہرہ ایکروز یہہ گروہ باغی آخر مجہے شہید کرینگے اور خدا اونہین لباس ذلت
خواری پہنایگا غرض حضرت وہان سی منزل زبالہ پر پہنچے تو خبر شہادت عبد اللہ بن یقطر کی آئی کہ وہ نامہ
اہل کوفہ کو دینی گئی تہی حضرت کو اور ہراس طاری ہوا اپنی اصحاب کو جمع کرکی فرمایا بَلَغَنِیْ خَبَرُ قَتْلِ مُسْلِمٍ وَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَقْطُرَ وَقَدْ خَذَلَنَا شِیْعَتُنَا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْیَنْصَرِفْ فِیْ غَیْرِ حَرَجٍ
لَیْسَ عَلَیْهِ ذِمَامٌ آئی مجہے خبر شہادت مسلم اور عبد اللہ کی اور جنہون نے مجہی بلایا تہا اونہون نے
مخذول کیا اور ہماری نصرت سی ہاتہ اوٹہایا اب جیسے پہر جانا ہو اور جان اپنی پیاری ہو وہ پہر جاوی یہ سنے
اوسی رخصت دی پس جو جو بدین کہ واسطے طلب دنیا کی آئی تہے راست وچپ متفرق ہوگئی مگر وہ جان نثار
کہ جو مدینی سے مشتاق شہادت آئی تہے وہ رہ گئی جب حضرت نی منزل شراف سی کوچ کیا تو فوج حر سے
ملاقات ہوئی غرض جب لشکر حضرت مین اذان ہوئی تو حضرت چادر اوڑہے خیمی سے نکلی اور درمیان
صفون کی کہڑی ہو کی خطبہ مشتمل حمد وثنا سے الہی پڑہ کر فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ لَمْ اٰتِکُمْ حَتّٰی اَتَتْنِیْ

کتبکم اي اہل کوفہ مین نہین آیا یہان مگر جب تمہاري بہت نامي میرے طلب کو پہنچے اگر تم عہد وپیمان پر ثابت
ہو تو عہد تازہ کرو کہ مجھے اطمینان حاصل ہو وَاِنْ کُنْتُمْ کَارِہِیْنَ لِمَقْدَمِيْ اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ اگر تم
میري آني سے کارہ ہو تو مین جہان سي آیا ہون وہان پھر جاؤن پس کسي نے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا
اقامت کہو اور حر سي فرمایا کہ تو اپني اصحاب کو نماز پڑہوا اوس نے عرض کي یا حضرت کیا مجال غلام سے
کہ آپ کي ہوتي نماز پڑہاوے عرض حضرت نے دونون لشکرون کو نماز پڑہوا دي اور داخل خیمہ ہوئے جب
اذان عصر ہوئي حضرت نے تشریف لاکر پھر سب کو نماز پڑہائي اور پھر خطبہ مشعر حمد وثناي الہي پڑہکر فرمایا
اَیُّہَا النَّاسُ نَحْنُ اَہْلُبَیْتِ نَبِیِّکُمْ اَوْلیٰ بِالْوِلَایَۃِ ہٰذَا الْاَمْرِ عَلَیْکُمْ مِنْ ہٰؤُلَاءِ الْمُدَّعِیْنَ اي لوگو
ڈرو خدا سے اور پہچانو حق کو صاحبان حق کي تا خدا تم سي راضي ہو کہ ہم اہلبیت تمہاري نبي کي ہین سزاوار تر
خلافت وامامت کي ان گروہ غدار سي کہ ناحق دعوي کرتي ہین اور اگر تم مکروہ جانتي ہو تو ہم پھر جائین حر نے
عرض کي اَنَا وَاللّٰہِ مَا اَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ وَلَا مَا ہٰذِہِ الْکُتُبُ وَالرُّسُلُ الَّتِيْ تَذْکُرُ وَاللّٰہِ قسم
خدا کي مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتي ہین کیسي نامے اور کیسي رسول حضرت نے فرمایا کہ نامي کوفیون کي لاؤ
پس دو خرجیان بہري ہوئي نامون سي اصحاب حضرت نے لاکر حر کي سامني ڈال دین حر نے عرض کي مین ان سے
آگاہ نہین مجھے تو ابن زیاد نے حکم کیا ہے کہ ملاقات ہو تو حضرت سي جدا نہون تا داخل کوفہ ہون حضرت نے فرمایا
اَلْمَوْتُ اَوْلیٰ مِنْ رُکُوْبِ الْعَارِ موت مجھے بہتر ہے اس ذلت سي کہ مین امام زمین وزمان ہو کر ابن زیاد فاسق
کي بیعت کرون اور اصحاب سے ارشاد کیا پھر چلو حر مانع ہوا حضرت نے فرمایا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ مَا تُرِیْدُ اي حر مان تیري
تیري ماتم مین بیٹھے کیا ارادہ ہے تیرا حر بولا کہ اگر سوا آپ کي اہل عرب سے میري مان کا نام لیتا تو مین بہي اوسکي مان کا
نام لیتا وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ مَالِيْ اِلیٰ ذِکْرِ اُمِّکَ مِنْ سَبِیْلٍ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا نَقْدِرُ عَلَیْہِ مگر حضرت کي مادر
گرامي کا نام بے تعظیم وتکریم لے نہین سکتا اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب حر مقابل حضرت ہوا تہا
تو اوسوقت فوج حر مین شدت تشنگي سے عجب حال تہا جب آثار تشنگي اون سے فرزند ساقي کوثر نے مشاہدہ کیے
اصحاب سے فرمایا اِسْقُوا الْقَوْمَ وَرَشِّفُوا الْخَیْلَ تَرْشِیْفًا یعني ہو پیاس ان کي اور ان کي گہوڑون کي سیراب کرو
انہین مع گہوڑون کي بہ فرماکر حضرت خود اور جناب عباسؑ اور علي اکبرؑ پاني پلاتي تہے وَاَصْحَابُہٗ یَمْلَؤُوْنَ الْقِصَاعَ

وَالطَّاسَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ يُدْنُوْنَهَا مِنَ الْفَرَسِ اور اصحاب حضرت کی کاسی اور طاس پانی سے بہر کر اہل کوفہ
کی گہوڑون کے آگی لیے جاتی تھے فَاِذَا عَبَّ فِيْهَا ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْهُ وَسَقَوْا اٰخَرَ حَتّٰى
سَقَوْهَا كُلَّهَا جب گہوڑی ہیکلی ایسی سیر ہوتی تھے کہ تین دفعہ یا چار دفعہ یا پانچ دفعہ منہ پہیر لیتی تھے
جب اوس کے آگی سی دوسرے کی آگی لیجاتی تھے تا انکہ جتنا پانی منزل شراف سے اوٹہایا تہا سب صرف ہو گیا
اہل کوفہ اور اون کے گہوڑون کی پلانی مین مقام رونی اور خاک اوڑا ایکا ہی کہ حسین بن علی تو اہل کوفہ کو مع اون کے
گہوڑون کے سیراب کرین اور کوفیان لعین حضرت کی فرزندون کو بھی ایک قطرہ دریا سے ندین اور پیاسا شہید
کرین اوس رحیم نے اون کے گہوری تک سیراب کئی اور روز عاشورہ وہ جناب اپنی فرزند پیاسی اور بی شیر کو
ہاتہون پر بیہوش دکہاتی تھے اور فرماتی تھے ای قوم اسکو تو پانی دو کہ جان اسکی لبون پر ہے کسی نے ایک قطرہ
ندیا فَرَمَاهُ حُرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ نِ الْاَسَدِيْ فَذَبَحَهُ فِيْ حِجْرِ الْحُسَيْنِ جواب مین پانی کے ایسا ایک تیر حرملہ
لعین نے مارا کہ وہ بچہ تڑپکر تمام ہو گیا ایہا الناس کیا یہی جواب تہا پانی مانگنی کا گیا۔ اون بیچاؤن مین سے کوئی نہ تہا
کہ جنکو حضرت نے پانی پلایا تہا اور اون کے پیاس دیکہہ لیتے ہی اور اون لعینون کو اوسوقت بہی رحم نہ آیا
کہ جسوقت وہ سرور مظلوم زمین پر پڑا پانی مانگتا تہا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت دونون ہونٹ شدت
تشنگی سی خشک تھے وَيَلُوْكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان بار بار چبا کی فرماتی تھے
کہ افسوس کوئی ایسا تم مین نہین ہے کہ مجھے اس تشنگی مین پانی پلادے اور جانتی ہو کہ میرا بابا ساقی کوثر
ہی ایک لعین بولا هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ وَاللّٰهِ لَا ذُقْتَ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ بہت دشوار ہے
ای حسین بہت دشوار ہے کہ ہم تمہین پانی دین واللہ ایک قطرہ ندینگی تا انکہ تم یون ہی پیاسے مرجاؤ اور
اور آخر پیاسا ہی شہید کیا اور رحم نکہایا روایت ہشتم افتخار کعبہ مین ثواب لکہا ہے اور پہنچنے مین
حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور جناب خامس آل
عبا کی زمین کربلا پر اور تشنگی سکینہ مین عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ
اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِيْهِ الْقِتَالَ جناب امام علیہ السلام رضا نی فرمایا کہ محرم وہ مہینا تہا کہ کافر تک اوسمین
جنگ وجدال حرام جانتی تھے فَاسْتُحِلَّتْ دِمَاءُنَا وَهُتِكَتْ حُرْمَتُنَا وَسُبِيَ فِيْهِ ذَرَارِيْنَا اور اون

اُمّت نے کہ دعوی اسلام کرتی تھی خون ہمارا حلال جانا اور ہتک حرمت ہماری کی اور دختران زہرا کو قید کیا اور خیمون
مین آگ لگائی اور کچھہ رعایت حرمت نبی کی ہماری بابمین نہ کی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا
وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا روز شہادت حسین وہ روز ہے کہ آنکھین ہماری زخمی ہوگئی ہین اور آنسو ہماری جاری ہین اور
ہمارے عزیزون کو ذلیل کیا یَا اَرْضَ کَرْبَلَاءَ اَوْرَثْتِنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اے زمین کربلا تو سبب ہمارے
غم واندوہ بلا کی ہوئی پس چاہیے کہ رومین مثل حسین پر رونیوالے لِاَنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ
الْعِظَامَ کہ رونا اوس مظلوم پر گراتاہے گناہان کبیرہ کو جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خَلَقَ الْکَرْبَلَاءَ
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْکَعْبَۃَ بِاَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفَ عَامٍ خدا تعالی نے پیدا کیا کربلا کو کعبے سے چوبیس ہزار سال
پہلے حَتّٰی جَعَلَہَا اَفْضَلَ اَرْضٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَفْضَلَ مَسْکَنٍ یَسْکُنُ فِیْہَا اَوْلِیَائُہٗ یہانتک کہ ملائک اوسے
روز قیامت کو جنت مین لیجاینگے اور زمین بہشت پر خدا اوسے شرف وفضیلت دیگا اور مسکن اوسمین
اپنی دوستون کا کریگا اور زمین کربلا ایسی روشن ہوگی جنت مین کَمَا یَزْہُوْ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ لِاَہْلِ الْاَرْضِ
جیسے اہل زمین کے لیے شمس وقمر روشن ہین اور وہ زمین ندا کریگی بفخر اَنَا الْاَرْضُ الْمُقَدَّسَۃُ الَّتِیْ دُفِنَتْ
فِیَّ جَسَدُ سَیِّدِ الشُّہَدَاءِ وَسَیِّدِ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ مین وہ زمین مقدس ہون جسمین
جسم مبارک سید الشہداء سید جوانان اہل جنت جناب ابا عبد اللہ الحسین کا مدفون ہوا ہے اور دوسری
حدیث مین ہے اِنَّہٗ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ اِفْتَخَرَتْ وَابْتَہَجَتْ وَقَالَتْ مَنْ مِّثْلِیْ وَقَدْ بُنِیَ بَیْتُ اللّٰہِ
عَلٰی ظَہْرِیْ جب پروردگار نے کعبے کو خلق کیا زمین کعبہ نے ازراہ فخر ومباہات یہہ کہا کون ہی مثل میرے
کہ بنا ہوا مجہپر خانہ کعبہ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہَا یَا اَرْضَ الْکَعْبَۃِ قِرِّیْ وَکُفِّیْ پس وحی کی خداوند عالم نے زمین کعبے کے
جانب کہ اے زمین کعبہ چپ رہ اور باز رہ فخر سے وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا فَضَّلْتُکِ بِہٖ فِیْمَا اَعْطَیْتُ اَرْضَ
کَرْبَلَاءَ اِلَّا بِمَنْزِلَۃِ الْاِبْرَۃِ الَّتِیْ اُغْمِسَتْ فِی الْبَحْرِ قسم ہے مجہی اپنی عزت وجلال کی نہین فضیلت دی
تجہے جو فضیلت دی زمین کربلا کو مگر برابر سوئی کی ناکی کہ دریا سے ڈبا لیا جاتا ہے وَلَوْلَا تُرْبَۃُ کَرْبَلَاءَ
مَا خَلَقْتُکِ اگر نہوتی خاک کربلا تو مین تجہے خلق نکرتا وَلَوْلَا خَلَقْتُ الْبَیْتَ الَّتِیْ اِفْتَخَرْتِ بِہٖ جسکے
مین اوس خانہ کعبہ کو خلق نکرتا جسکی پشت پر ہونے سے تو فخر کرتی ہے فَقِرِّیْ وَکُوْنِیْ مُتَوَاضِعَۃً ذَلِیْلَۃً

وَلَا مُسْتَكْبِرَةً عَلَى اَرْضِ كَرْبَلَاءَ پس اي زمين كعبه ترا ربكڑا اور فروتني اختيار كرا اور ذليل و منقاد ميرے
حكم كي ره اور كبهي تكبر نكرنا زمين كربلا پر وَاِلَّا مُسِخْتُ بِكِ وَاَهْوَيْتُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِيْمًا لِلْحُسَيْنِ اگر پهر
فخر كريگي تو هم تجهسي مسخ كرينگے اور داخل جهنم كرينگے واسطے تعظيم حسين كے يهه مرتبه زمين كربلا كا
هے يهه وه زمين هے كه روي اسير انبيا چنانچه ايك دن نزول حضرت آدم كربلا مين هوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتَلَ
الْحُسَيْنِ عَثَرَ رِجْلُهُ عَلَى حَجَرَةٍ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ پس جب مقتل امام مظلوم پر پهنچے پاؤن
پتهر پر پڑا كه خون زير قدم سي جاري هوا عرض كي درگاه خدا مين اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَائِيْ طُفْتُ
جَمِيْعَ الْاَرْضِ اي سيد و مولا ميرے سب زمين پر پهرا مين يهه رنج كهين نهين پهنچا جو اس زمين مين پهنچا پس وحي كي
خداوند عالم ني كه اي آدم يُقْتَلُ عَلَى هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى شهيد هوگا اس زمين پر نواسا
رسولخدا كا هم ني چاها كه تم بهي اوس كے رنج مين شريك هو عرض كي خدايا اوسي كون شهيد كريگا حكم هوا يزيد
لعين پس حضرت آدم ني لعنت كي اوس شقي پر اور اسيطرح حضرت ابراهيم جب اوس زمين پر آئي تو گهوڑے سي گرے
اور سر اقدس پتهر پر پڑا كه خون اوس سے جاري هوا عرض كي بارالها كون سا گناه مجهسے صادر هوا جس كے
عوض مين يهه رنج پهنچا مجهے فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ يُقْتَلُ عَلَى هٰذِهِ الْاَرْضِ قُرَّةُ عَيْنِ الرَّسُوْلِ
الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى جبرئيل نازل هوئي اور كها اي خليل الله تم سے كوئي خطا نهين هوئي وليكن يهه
وه زمين هے كه جسپر نور چشم محمد مصطفے صلي الله عليه وآله ولخت علي مرتضي شهيد هوگا خدا ني چاها كه تم بهي
اوس كے مصيبت مين شريك هو پهر حضرت ابراهيم ني نام قاتل كا پوچها جبرئيل ني كها وه شقي يزيد هے
فَرَفَعَ اِبْرَاهِيْمُ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ وَلَعَنَهُ كَثِيْرًا حضرت ابراهيم ني سر سوے آسمان اوٹها كي بهت لعنت يزيد پر
كي اور گهوڑا اين كهتا تها حضرت ني پوچها تو كيون اين كهتا هے وه بولا يزيد ملعون كي شومي سي مين ني
تمهين گرايا اور تم سي مجهے خجالت هوئي اور ايك حديث مين وارد هوا هے كه ايك دن سفر مين جناب رسالتمآب
جاتي تهے ناگاه ايك جا پر گهوڑا حضرت كا تهمگيا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ حضرت
بي اختيار روئي اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمايا اصحاب ني عرض كي يا حضرت اسقدر رونيكا
كيا سبب هے اس مقام پر فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُخْبِرُنِيْ عَنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا حضرت ني

فرمایا اسنے جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ یہہ وہی زمین ہے کہ جہان نواسہ میرا حسین ذبح ہوگا اور اسی زمین کا نام
کربلا ہے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی مَصْرَعِهٖ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ مَطْرُوْحِیْنَ گویا دیکھتا
ہون مین اپنے حسین کو اور اوس کے اصحاب کو کہ حسین نواسا میرا تو بے سر خاک پر پڑا ہے اور گرد اوس کے
عزیز و انصار ٹکرے ٹکرے خون مین غلطان یہان پڑے ہین وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی السَّبَایَا عَلٰی اَقْتَابِ الْمَطَایَا اور
گویا مین دیکھتا ہون کہ عترت اوسکی نواسیان میرے اونٹون پر بیٹھا کی اور سر حسین کا نیزہ پر رکھہ کی شام کو روانہ
ہوئے ہین اور سر حسین یزید کی لیئے ہدیہ لئے جاتی ہین بس جو اوسے دیکھکر خوش ہوگا خدا اوسی داخل جہنم
کریگا پھر حضرت اوس سفر سے مغموم و حزین پھرے امالی مین ابن عبّاس سے منقول ہے جب کہ جناب
امیر جنگ صفین کو جاتی تھے مین حضرت کی ساتھ تھا فَلَمَّا نَزَلَ نِیْنَوٰی وَهُوَ شَطُّ الْفُرَاتِ قَالَ بِاَعْلٰی
صَوْتِهٖ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَوْضِعَ پس جب پہنچے زمین نینوا پر متصل کنارہ فرات کی حضرت نے
رونا شروع کیا اور بآواز بلند پکارے یا ابن عبّاس اس مقام کو پہچانتے ہو مینے عرض کی نہین ای امیرالمومنین
فَقَالَ لَوْ عَرَفْتَهٗ کَمَعْرِفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَجُوْزُهٗ حَتّٰی تَبْکِیْ کَبُکَائِیْ پس حضرت نے فرمایا اگر جانتے ہوتے تم
اسی مثل میرے تو نگذرتے یہان سے تا آنکہ روتی مثل میرے روینکے پس دیر تک روئے تا آنکہ ریش مقدس آنسوؤن
سے تر ہوگئی اور سینہ اقدس پر آنسو ٹپکنے لگے اور اوس عالم مین فرماتے تھے آہ آہ مَالِیْ وَلِاٰلِ اَبِیْ سُفْیَانَ
مَالِیْ وَلِاٰلِ حَرْبٍ حِزْبِ الشَّیْطَانِ آہ آہ کیا کام ہے مجھے آل ابوسفیان سے اور آل حرب سے کہ لشکر شیطان
ہین صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ لَقِیَ اَبُوْكَ مِثْلَ الَّذِیْ تَلْقٰی مِنْهُمْ صبر کر ای ابا عبد اللہ کہ پہنچا تیرے باپ کو وہ
اندوہ جو تجھے ظالمون سے پہنچیگا پھر نماز پڑھکر حضرت سوگئی اور جب بیدار ہوئے مجھسے فرمایا کہ ای پسر عباس
مینے خواب مین دیکھا ہے کہ کتنی آدمی اس صحرا مین نازل ہوئے علم ہای سفید لئی آئے اور ایک خط گرد
اس زمین کے کھینچا دیکھا مینے کہ اوس صحرا کی درختون کی شاخین جھک گئین اور خون تازہ یہان موج مارنے لگا
وَکَاَنِّیْ بِالْحُسَیْنِ مُنْجٰی وَفَرْخِیْ وَمُضْغَتِیْ قَدْ غَرِقَ فِیْهِ یَسْتَغِیْثُ فَلَا یُغَاثُ اور اپنی جگر گوشہ
اور پارۂ دل حسین کو دیکھا مینے کہ اوس دریا سے خون مین ڈوبتا ہے اور ہاتھہ پاؤن مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
اور کوئی اوس کے فریاد کو نہین پہنچتا اور وہ لوگ میری حسین سے کہتے ہین صبر کرو ای آل رسول اللہ کہ تم مارے جاؤگے

ہاتھہ سے بدترین خلق خدا کی بہشت تمہاری مشتاق ہے ای اباعبداللہ پھر مجھے پرسا دیتی ہین حضرات
گریہ وزاری کرو اور خاک اوڑاؤ کہ یہہ وہ دن ہین کہ اب خامس آل عبا اوسپر پہنچی اور وہ مصیبت کے
دن آئی جنکو سب یاد کر کی روتی تھے وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُحَرَّمِ پس جب حضرت وہان داخل
ہوئی دوسری تاریخ محرم کی تھے وَلَمَّا وَصَلَهَا فَوَقَفَ الْجَوَادُ الَّذِي تَحْتَ الْحُسَيْنِ جب پہنچی ناگاہ
گھوڑا حضرت کا تھم گیا فَنَزَلَ عَنْهُ وَرَكِبَ غَيْرَهُ فَلَمْ يَنْبَعِثْ خُطْوَةً پس حضرت اوس گھوڑی سی اوترکے
دوسرے پر سوار ہوئے اوس نے بھی قدم نہ اوٹھایا حَتَّى رَكِبَ سِتَّةَ أَفْرَاسٍ اسطرح حضرت نے چھہ گھوڑی بدلے
اور کسی نی قدم نہ اوٹھایا فَقَالَ مَا يُقَالُ لِهَذِهِ الْأَرْضِ حضرت نی پوچھا یہہ کون سی زمین ہے اور اسکا کیا نام ہے
فَقَالُوا نِينَوَى عرض کی لوگون نی یا ابن رسول اللہ اسی نینوا کہتی ہین فَقَالَ هَلْ اسْمٌ غَيْرُ هَذَا حضرت نی فرمایا
اور بھی اسکا نام ہی قَالُوا تُسَمَّى كَرْبَلَا عرض کی کہ ہان اسی کربلا بھی کہتی ہین یہہ سنتی ہی حضرت گھوڑی سی کود پڑے
اور فرمایا هَذِهِ وَاللهِ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ یہہ تو زمین واللہ باعث ہماری کرب وبلا کی ہوگی وَهَهُنَا
يُقْتَلُ رِجَالُنَا اور یہان تو قتل کیی جاوینگے مرد ہماری وَتُذْبَحُ أَطْفَالُنَا وَتُهْتَكُ حَرِيمُنَا اور یہان ذبح
کئی جائینگے ننھی ننھی بچی ہماری اور لٹ جائینگے اہلبیت ہماری اور یہہ جگہہ ہماری قبرون کی ہی اسیکا تو وعدہ
کیا تھا میری نانا رسول خدا نی اوسوقت ایسی ایک ہوا سرخ چلی اور غبار اوٹھا کہ اندھیرا ہو گیا اور اہلبیت پیغمبر
مضطر و پریشان ہوئی اور حضرت سے پوچھنی لگی کہ یا حضرت یہہ کون زمین ہے حضرت نی سب ماجرا بیان کیا
عجب طرحکا شور بلند ہوا کہ وہ بھی روز گویا روز عاشورہ تھا پھر تو فوجین کوفیکی ہر روز آنی لگین تا آنکہ
چھٹی تاریخ تک تیس ہزار کوفی جمع ہوئے اور نہر فرات کہ جو مہر فاطمہ علیہا السلام مین تھی ظالمون نے
گھیر لی اور فرزندان رسول خدا اور عترت محبوب خدا پر پانی بند کیا تا آنکہ شور العطش العطش خیمون سے
بلند ہوا حضرت نی اپنی بھائی وفادار عباس علمدار کو بلا کی فرمایا ای بھائی بچی پیاس سے مرتی ہین اصحاب
کو جمع کر کی کنوان کھودو حضرت عباس اوٹھے اور کنوان کھودا پس اوسوقت سب لڑکی ہاتھہ مین کوزی
لیکر کنوئے پر جمع ہوئی اور کہتی تھے یَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ ای چچا ہم پیاس سے مرتی ہین ناگاہ یہہ خبر
فوج اشقیا نی سنی ہجوم کر کے دوڑ آئے اور کنوان بند کر دیا پس اسطرح چار کنوین کھودے

اور اون ظالمون نے بند کردی تہی پانچوان کنوان کہودا تہا آنکہ پانی نکلا تو حضرت سکینہ پیاری عباس کے ہاتہہ مین کوزہ لیے آئی اور چچا کو پکارا یا عماہ اسقنی شربۃ من الماء ای چچا تہوڑا پانی مجھے پلاؤ فقد نشفت کبدی من شدۃ الظماء بس اسے چچا ماری پیاس کے میرا دل جلگیا ہی بس جناب عباس احوال سکینہ پر بشدت روئی اور پہلی کوزہ سکینہ کا بہر دیا پس جون ہی سکینہ نی چاہا کہ پانی پیے جاء القوم فقربت وھی تبکی کہ ناگاہ وہ اشقیا غل و شور کرتی ہوئے آئی سکینہ خوف سی اون لعینون کی روتی ہوئی بہاگی فزلت رجلہا فی الطناب فانکبت علی وجہہا کہ ناگاہ پاؤن اوس صاحبزادی کا طناب خیمہ مین اولجہا اور منہ کی بہل زمین پر گر پڑے اور پانی سب بہہ گیا جناب زینب کو دیکہکر رونی لگی اور کہا ای بیوی دیکھا کہ پانی ہاتہہ سے آگی جاتا رہا روایت نہم بیان سخاوت جناب امام حسین اور مصایب حضرت اور آپی اور شہادت حر اور رونی جانورون مین بیکسی امام پر روی ان رجلا یسمی عبد الرحمن کان معلما لاولاد المدینۃ فعلم ولد الحسین یقال لہ جعفر الحمد للہ رب العالمین ملا محمد باقر نے کتاب بحار مین لکہا ہے کہ ایک شخص عبد الرحمن نام پیشہ معلمی کرتا تہا اور اطفال عرب کو مدینے مین پڑہاتا تہا پس جناب امام حسینؑ کی ایک فرزند کو کہ نام اوسکا جعفر تہا اوس نے پڑہایا الحمد للہ رب العالمین فلما قرأھا علی ابیہ الحسین فاستدعی المعلم جب صاحبزادی نے حضرت کی آگی پڑہا تو حضرت نی معلم کو بلایا واعطاہ الف دینار والف حلۃ وحشا فاہ درا اور اوس ہزار دینار اور ہزار حلی عنایت فرمائی اور منہ اوسکا موتیون سے بہر دیا فقیل لہ فی ذلک پس کسی نے عرض کے یا حضرت بہت عنایت کیا حضرت نی عوض اس پڑہانی کی فقال انی تساوی ھذہ العطیۃ بتعلیم لولدی الحمد للہ رب العالمین حضرت نی ارشاد کیا کہان برابر ہوسکتا ہے عطیہ میرا اوس کے سکہانی الحمد للہ رب العالمین سے پہر یہہ شعر پڑہے **شعر** اذا جاءت الدنیا علیک فجد بہا علی الناس طرا قبل ان تتفلت ٭ یعنی جب دنیا طرف تیری رجوع کرے تو تو بہی بندگان خدا پر انعام و بخشش کر پیش از آنکہ وہ دولت زائل ہو **شعر** فلا الجود یفنیہا اذا ھی اقبلت ٭ ولا البخل یبقیہا اذا ما تولت ٭ اسواسطے کہ بخشش سے دولت دنیا فنا نہین ہوتی جسوقت کہ رجوع کرتی ہی اور نہ بخل کرنی سے

دولت دنیا باقی رہتی ہی جسوقت کہ وہ پشت کرتی ہی رُوِيَ فِي ٱلْمَنَاقِبِ اَنَّهُ قَدِمَ اَعْرَابِيٌّ ٱلْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ
عَنْ اَكْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَى ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ ایک اعرابی
وارد مدینہ ہوا پوچھنے لگا کہ کریم ترین مردم مدینے مین کون ہی لوگون نے کہا کہ حسین بن علی سے بہتر کوئی نہین
ہے پس وہ داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز مین مشغول تھے وہ سامنے کھڑا ہو کے یہہ شعر قصیدے کی حضرت کی
مدح مین پڑھنے لگا شعر لَمْ يَخِبِ الْاٰنَ مَنْ رَجَاكَ + وَمَنْ حَرَّكَ مِنْ دُوْنِ بَابِكَ الْحَلْقَةَ +
تمہاری دست فیاض سے محروم و نا امید نہین پھرا جو تمسی کسی چیز کا امیدوار ہو کے آیا و محروم نہین پھرتا ہے
وہ شخص کہ تمہاری دروازے کی زنجیر ہلائی سوال کی لئی شعر اَنْتَ جَوَادٌ وَاَنْتَ مُعْتَمَدٌ + اَبُوْكَ
قَدْ كَانَ قَاتِلَ الْفَسَقَةِ + اور تم بڑی سخی اور حاجت روا ہوا ور محل اعتماد ہوا ور بابا تمہاری علی ابن ابیطالب
قاتل کفار تھے شعر لَوْلَا الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَوَائِلِكُمْ + كَانَتْ عَلَيْنَا الْجَحِيْمُ مُنْطَبِقَةْ + اور
اگر اونھین خدا تعالی جای پناہ نہ بناتا تو ہم سب مخلد فی النار رہتے کثرت گناہ سے پس حضرت نے سلام پھیرا
اور قنبر سے پوچھا هَلْ بَقِيَ مِنْ مَالِ الْحِجَازِ شَيْءٌ آیا کچھ مال حجاز سے باقی ہے قَالَ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ
دِيْنَارٍ عرض کیے قنبر نے چار ہزار دینار باقی ہین فَقَالَ هَاتِهَا قَدْ جَاءَ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَّا
حضرت نے فرمایا لا او سے کہ یہہ شخص سزاوار تر ہے ہمسے اوس کے لینے مین پھر آپ دولت خانے مین
تشریف لیگئے اور اون دینارون کو گوشہ ردا مین لپیٹا اور آپ شرم سے پس در کھڑے ہوے
وَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ وَاَنْشَاَ اور ہاتھہ شگاف در سے نکال کے او سے دینے لگے اور
عذر خواہی مین یہہ شعر پڑھے شعر خُذْهَا فَاِنِّيْ اِلَيْكَ مُعْتَذِرٌ + وَاعْلَمْ بِاَنِّيْ عَلَيْكَ
ذُوْ شَفَقَةٍ اے عرب تو اس مال قلیل کو لے اور مین تیرے آگے عذر کرتا ہون اسے قبول کر کہ مجھسے
کچھ حق تیرا ایسا ہی ادا نہوا دل میرا تیری لیے مہربانی کرتا ہے اگر اسمین کچھ اسوقت حکومت
وقوت ہوتی اور حق ہمارا غصب نہوا ہوتا تو دیکھتا کہ شام تک ہمارا دست بخشش تجھپر ریزان رہتا
شعر لٰكِنَّ رَيْبَ الزَّمَانِ ذُوْ غِيَرٍ + وَالْكَفُّ مِنِّيْ قَلِيْلُ النَّفَقَةِ مگر حوادث زمانہ سے
ہماری امور مین تغیر واقع ہوا ہے اور ہاتھہ میرا کم خرچ ہی قَالَ فَاَخَذَهَا الْاَعْرَابِيُّ وَبَكٰى

راوی کہتا ہے کہ اعرابی وہ دینا حضرت کی ہاتہہ سے لیتے مگر رونی لگا فقال له لعلك استقللت
حضرت نے فرمایا شاید ای اعرابی اسواسطے روتاہے توکہ یہہ تہوڑی ہین قال لا ولکن کیف یاکل التراب
جودك عرض کی اوسنے یا مولا قربان ہون مین یہہ توبہت ہین مین اس لیئے نہین رویا مگر روتا
ہون مین اس لیئے کہ ایسی سخی کے ہاتہہ اکیدن خاک مین ملجائینگے ایہا الناس افسوس ہے اوسے
یہہ نہ معلوم تہا کہ انکو بہت دنون دفن بہی میسر نہو گا اوریہہ دست اقدس ظلم ساربان سے بعد مرنیکے
کاٹے جائینگے اور ایسی جواد کی فرزند تڑپکر پیاس سے مرینگے اور واعطشاہ واعطشاہ کا شور
مچائینگے اوریہہ سخی اذن کی لیئے پانی کا سوال کریگا اورکوئی پانی ندیگا پس روز عاشورہ وہ جناب
لاکہہ کوفی کے نرغہ مین گہری تہے اوربعضی روایات مین چہہ لاکہہ لعین نے لکہے ہین غرض اس قدر
لشکر پی قتل فرزند خیرالبشر جمع ہوا تہا اورمثل دریا موج مارتا تہا کہ جہاز آل نبی کو ڈبائے اورنا خداے
کشتی آل رسول خدا معلوم کربلا کل بہتر آدمیون سے آمادہ مرگ تہا کہ بتیس سوار اورچالیس پیادی تہے
اوربعضی لڑکی تہے کہ حد بلوغ کو بہی نہ پہنچے تہی اورحضرت اوسوقت بہی اونہین وعظ ونصیحت کرتے
تہے جناب امام جعفر صادق ع نے جناب امام باقر سے روایت کی ہی لما التقي الحسين وعمر بن
سعد وقامت الحرب جب لشکر امام حسین ع اورعمر سعد مقابل ہوا اورچاہاکہ لڑائی شروع ہو نزل
النصر حتى رفرف على راس الحسين تونازل ہوئے نصرت مجسم ہوکے اورحضرت کی سر اقدس پر
اوڑنے لگی ثم خير بين النصر على اعدائه وبين لقاء الله پہر حق تعالی نے اختیار
دیا اونہین کہ ای حسین یہہ فتح ونصرت موجود ہے تم چاہو تواس قلیل لشکر سے اوس فوج کثیر پر بشماتت
ظفریاب ہو اور چاہو ہماری ملاقات اختیار کرو فاختار لقاء الله حضرت نے عرض کی حسین
جاہ وحشمت کا طالب نہین سب گہر بار لٹادونگا اورتیری ملاقات حاصل کردونگا کہ اوسکا مشتاق ہون
اودہر تو یہہ باتین تہین کہ ناگاہ عمر سعد نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کی حضرت کی لشکر پر مارا اورپکارا کہ
ای گروہ کوفہ اشهدوا اني اول رام گواہ رہنا کہ پہلی تیر جگر گوشہ رسول پر عمر سعد نے مارا ہے
فرمى اصحابه كلهم فما بقي من اصحاب الحسين الا اصابه من سهامهم پس سب رفقاء عمر سعد نے

آتش جہنم اختیار کی اور تیر لشکر فرزند رسولؐ پر مارے کہ سب اصحاب حضرت کی زخمی ہوئی اور کسی نے
اون لعینون مین سے حضرت رسول صلعم کی رعایت نہ کی مگر حر بن یزید ریاحی یہہ حال دیکھکر پریشان ہوا کہ
اس قوم نے فرزند زہرا کی شہید ہی کرنے پر کمر باندہی قَالَ لِعُمَرَ اَتُقَاتِلُ اَنْتَ هٰذَا الرَّجُلَ حر نے
کہا عمر سے ای عمر آیا تو نے ارادہ اوس شخص آوارہ وطن سے لڑنی ہی کا کیا ہے قَالَ اَیْ وَاللّٰہِ
عمر بولا ہان قسم خدا کی کہ وہ شقی حسینؑ کو قتل کریگا حر بولا ای عمر حسین بن علیؑ تو لڑنیکو نہین آئی ہین کون
تو راضی نہین ہوتا کہ مدینی کو پھر جائین اور ناحق خون سید ین گرفتار ہوتا ہے قَالَ اَمَا لَوْ کَانَ
الْاَمْرُ اِلَیَّ لَفَعَلْتُ وَلٰکِنَّ اَمِیْرَکَ قَدْ اَبٰی عمر بولا ہان قسم خدا کی میرا اختیار ہوتا تو یہی کرتا لیکن تیرے
امیر ابن زیاد کی مرضی نہین سو اقتل کے پس حر وہان سی پھر کر اپنی مقام پر آیا مگر ماری غصی اور خوف نار کے
تھر تھر کانپنے لگا فَقَالَ لَہُ الْمُهَاجِرُ بْنُ اَوْسٍ مَاتُرِیْدُ اَتُرِیْدُ اَنْ تَحْمِلَ وَاَخَذَہُ مِثْلُ الْاَفْکَلِ
مہاجر بن اوس نے حر سے کہا کہ ای حر تو حسینؑ سے لڑنی جاتا ہی حر نے جواب نہ دیا اور بدن حر کا کانپتا تھا
مہاجر نے کہا کہ ای حر مین تجہے شجاع ترین اہل کوفہ سے جانتا ہون آج یہہ کیا حال ہے حضرت حر نے
فرمایا وہ بات نہین ہی جو تو گمان کرتا ہے کہ خوف جان سے یہہ حال میرا ہی فَوَاللّٰہِ اُخَیِّرُ نَفْسِیْ بَیْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قسم خدا کی کہ مین تولتا ہون اپنی نفس کو جنت اور نار پر کہ دونون سامنی ہین اگر ابن زیاد کی اطاعت
کرتا ہون تو داخل جہنم ہوتا ہون اگر رفاقت کرتا ہون حسینؑ غریب الوطن کے تو داخل جنت ہوتا ہون وَلَا اَخْتَارُ
عَلَی الْجَنَّةِ شَیْئًا ولیکن مین سوا جنت کی نہ اختیار کرون گا کوئی چیز اور اپنی نبیؐ کی نواسی کی مدد کرون گا
وَلَوْ قُطِّعْتُ وَحُرِّقْتُ اگرچہ میرے ٹکری ٹکری کیی جاوین اور جلا دیا جاؤن لیکن حسین بن علیؑ کے
رفاقت سی ہاتھہ نہ اوٹھاؤن گا ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَہٗ نَحْوَ الْحُسَیْنِ وَقَالَ پس یہہ کہکی جانب امام حسین علیہ السلام
گھوڑا دوڑایا اور خدمت مین حضرت کے آکر عرض کی جُعِلْتُ فِدَاکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا الَّذِیْ
حَبَسْتُکَ عَنِ الرُّجُوْعِ وَجَعْجَعْتُ بِکَ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ قربان ہون مین ای فرزند رسول خدا
مین وہ تقصیر دار ہون کہ آپ کو ادہر جانی سے مانع ہوا اور یہان لایا کمال مجہے ندامت ہے اور
مین یہہ نجانتا تھا کہ یہہ اشقیا آپ سے ایسی بدسلوکی کرین گی وَاَنَا وَاللّٰہِ تَائِبٌ اِلَی اللّٰہِ مِمَّا صَنَعْتُ

واسطے مین توبہ کرتا ہون افَلِيْ مِنْ ذَالِكَ تَوْبَةٌ اي حضرت میری توبہ قبول ہوگی قَالَ نَعَمْ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْكَ
حضرت نے فرمایا ہان تیری توبہ خدا قبول کریگا پس یہہ بشارت سنکی حر نے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھے
اجازت حرب دیجیے فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا حُرُّ اَنَا اَسْتَحْيِيْ مِنْكَ لِاَنَّكَ ضَيْفِيْ حضرت نے یہہ سنکر فرمایا
اي حر مجھے تجھسی شرم آتی ہی کہ تجھے مرنیکی اجازت دون کہ تو مہمان میرا ہے پہر حر نے عرض کی کہ پہلی غلام
جاتا ہی کہ اون لعینون پر حجت تمام کری حضرت نی فرمایا کہ جو جاہے وہ کر بس آیا وہ دلاور مقابل فرقہ اشرار کے
اور فرمایا اَهْلَ الْكُوفَةِ ثَكِلَتْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ اي کوفیو ماین تمہاری تمہارے غم مین بیٹھین دَعَوْتُمْ
هٰذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ حَتّٰي اِذَا اَتَاكُمْ تُعْدِمُوْا عَلَيْهِ لِتَقْتُلُوْهُ اي جفاکارو بلایا تمنے اس بندہ صالح فرزند
رسول کو جب وہ آیا تو تم اوس سے پہر گئی ہو اور اوسے قتل کیا چاہتی ہو وَاَخَذْتُمْ بِكَظْمِهِ وَاَحَطْتُمْ
بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لِتَمْنَعُوْهُ التَّوَجُّهَ اِلَي بِلَادِ اللهِ فَصَارَ كَالْاَسِيْرِ اور راہین جاری کی بند کین اور
کسی طرف تم اون حضرت کو جانی نہین دیتے ہو اور اوسی ایسا مجبور کیا ہی کہ وہ جناب تمہاری ظلم سے مانند
قیدیون کی ہو گیا ہی وَمَنَعْتُمُوْهُ وَاَهْلَهُ عَنْ مَاءِ الْفُرَاتِ الْجَارِيْ اور دو دن سے تمنی اون حضرت اور
اون کی بہنی بہنی بچون کو پانی نہین دیا ہی اس دریای فرات سے تَشْرَبُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰي وَالْمَجُوْسُ
وَتَمَرَّغُ فِيْهِ خَنَازِيْرُ السَّوَادِ ہزار افسوس اي بیحیاؤ کہ یہود و نصارا اور مجوس تو اس نہر سے پانی پیئین اور خوک
وغیرہ لوٹین اور آل رسول صلي الله وآلہ وسلم کو منع کرو اور پانی نہ پینے دو بِئْسَمَا خَلَفْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ لَا سَقَاكُمُ اللهُ يَوْمَ الظَّمَاءِ بہت بڑا سلوک کیا تمنے اپنی نبی کی عترت سے خدا تمہین بہی سیراب
نکری روز قیامت کو وہ لعین یہہ سنکر بہت غضب مین آئی اور یکبارگی سب حملہ کرکے تیر مارنے لگی وہ دلاور
ناچار پہر خدمت امام مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ كُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَيْكَ فَاْذَنْ
لِيْ اَكُوْنَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ بَيْنَ يَدَيْكَ اي حضرت یہہ غلام سے پہلی حضرت کا سد راہ ہوا تہا اب امیدوار ہون کہ
سب سے پہلے مجھے اجازت میدان دیجیے کہ جان اپنی نثار قدم حضرت پر کرون غرض حضرت نے مجبور ہو کر اجازت
دی اور وہ دلاور حضرت کو سلام رخصت کرکی میدان مین آیا اور یہہ شعر رجز مین پڑہنے لگا شعر اِنِّيْ
اَنَا الْحُرُّ وَمَاوَي الضَّيْفِ + اَضْرِبُكُمْ فِيْ اَعْنَاقِكُمْ بِالسَّيْفِ + مین حر ہون اور جاي پناہ میری

مہمان کربلا ہے جدا کرونگا مین گردنین تمہاری اپنی تلوار سے شعر عن خير من حل بارض الخفيف
اضربكم ولا ارى من حيف لڑونگا تم سے اوس بزرگوار کی جانب سے اور تمہاری قتل سے
مجھے مطلق افسوس نہین ہونیکا راوی کہتا ہے کہ ایک لعین یزید بن ابی سفیان قبیلہ بنی تمیم سے تھا جب
حضرت حر شرفیاب خدمت امام ہوئے تھے تو وہ کہتا تھا اما والله لو لحقته لاتبعته السنان
قسم ہے خدا کی اگر حر میرے سامنے آتا اور مجھسے ملاقات ہوتی تو نیزہ اپنا حر کے سینے پر مارتا
جب حر سے لڑائی شروع ہوئی اور خون جسم شریف حر سے جاری تھا کہ حصین لعین نے کہا کہ اے
یزید هذا الحر الذي كنت تتمناه یہہ حر ہے جسکی مارنیکی تو آرزو کرتا تھا پس وہ شقی عزت مین
آکے نکلا اور مقابل حر ہو کے لڑنے لگا حر نے آن واحد مین اوس شقی کو داخل جہنم کیا وقتل اربعين
فارسا وراجلا اور سوا اوس کے چالیس سوار اور پیادی باتن تنہا حر نے مارے اور یونہی لڑتے
تھے حتى اركب فرسه وبقي راجلا ويقول جب وہ لعین جنگ حر سے نہایت تنگ ہوئے
تو اون کے گھوڑے کو پی کیا یعنی پاؤن کاٹ اوسوقت حر پیادہ ہو کی لڑنے لگی اور یہہ کہتی تھے
شعر اني انا الحر ونجل الحر + اشجع من ذي لبد هزبر مین ہون آزاد و فرزند آزاد اور
شجاعت مین شیر سے زیادہ ہون شعر لست بالجبان عند الكر + لكنني الوقاف عند الفر
اور نامرد نہین وقت جنگ اور ثابت قدم ہون پس یون ہی لڑتا تھا وہ دلاور کہ ہزارون لعین ٹوٹ پڑے
اور اوس عاشق مظلوم کربلا کو شہید کیا فحمله اصحاب الحسين حتى وضعوه بين يدي
الحسين پس رفقاے امام دوڑے اور حر کو اوٹھا لاے اور سامنے حضرت کے رکھدیا اور
بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خود نعش حر پر بیتابانہ دوڑے گئی اور ماتم حر مین
ہمشکل نبی نے یہہ شعر کہے شعر لنعم الحر الرياحي + صبور عند مختلف الرماح
آہ کیا نیک بندہ آزاد خدا تھا حر بن ریاحی اور بڑا صابر تھا میدان مین جب اوس پر نیزون کے
وار چلتے تھے شعر ونعم الحر اذ فادي حسينا + فجاد بنفسه عند الصباح +
خوشا نصیب حر کی جب پکارا حسین فرزند رسول الثقلین کو کہ یا ابا عبد الله یہہ حر قربان ہوا تو حضرت خود

نعش حر پہ دوڑی گئی **شعر** فَیَا رَبِّیْ اَضِفْهُ فِی الْجِنَانِ + وَ زَوِّجْهُ مَعَ الْحُوْرِ الْمِلَاحِیْ + ای
خداوند میری ہم تو خود بی آب ودانہ تھے اور تین دن سے ہین پانی بھی نہین ملا ہم کچھہ حر کی خدمت نکر سکی
اب تو اسکی عوض ہین حر کی دعوت کر جنت مین اور حوران بہشت سی تزویج کر اور جناب امام حسین ع قریب حر
بیٹھے روتی تھے فَجَعَلَ یَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَ یَقُوْلُ اور سر حر کی شفقت سی ہاتھ پہیرتی تھے اور گرد
وغبار چہرہ حر کا پونچھتی تھے اور روروکی فرماتی تھی اَنْتَ الْحُرُّ کَمَا سَمَّتْکَ اُمُّکَ ای حر تو آزاد ہے
جیسا تیری ماں نے نام تیرا رکھا تھا وَ اَنْتَ الْحُرُّ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اور تو آزاد ہے دنیا اور آخرت
مین افسوس صد افسوس حر کی نعش پہ تو حضرت رونیکو تشریف لائی اور حضرت کی نعش پہ کوئی رونیوالا نہ تھا
کہ نعش حضرت بجا تا تھا اور جسم حضرت کا خون مین ریگ گرم پر لوٹتا تھا اور لاکھون لعینون مین کسی کو رحم نہ آتا
مگر کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ اوسوقت ایک جانور سفید آیا اور نوحہ وشیون کرکی خون حضرت مین
لوٹ گیا اوڑا اور خون اوسکی پرون سے ٹپکتا تھا پس دیکھی اوس نی چند جانور کہ زیر شاخہای درخت
سایہ مین بیٹھے ذکر آب ودانہ کا کرتی تھے یہہ جانور خون آلود اون سے بولا وَیْلَکُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَلَاذِّ
وَ الْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَاءَ فِیْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًی عَلَی الرَّمْضَاءِ وای ہو تم کہ سایہ مین بیٹھے ذکر آب و
دانہ کرتی ہو اور حسین فرزند رسول خداص اس گرمی مین زمین گرم کربلا پر بی سر پڑا ہی یہہ سنکی
سب جانور اوڑے اور چلی روتے ہوی سوی کربلا پس ہماری سید و آقا کو اس شکل سے دیکھا
مُلْقًا عَلَی الرَّمْضَاجَةِ بِلَا رَاْسٍ وَ لَا غُسْلٍ وَ لَا کَفَنٍ کہ وہ جناب بی سر زمین گرم پر بغیل و کفن پڑے
ہین جب اون جانورون نے یہہ حال حضرت کا دیکھا تَصَایَحْنَ وَ تَوَاقَعْنَ عَلٰی دَمِهٖ یَتَمَرَّغْنَ فِیْهِ
تو ایک شور نوحہ وشیون کا بلند کیا اور آپ کو خون مین گرادیا اور لوٹنی لگی اور فریاد کرتی تھے
افسوس ہزار افسوس کہ حیوانات کا یہہ حال ہوا اور انسان یہہ سلوک کرین خدا لعنت کری اوس گروہ پر
کہ جنہون نے امام دوجہان کو پیاسا ذبح کیا۔ **روایت دہم فضائل جناب امام حسین ع**
اور انصار آنحضرت اور خبر شہادت ازفرمودہ رسول خداص پھر شہادت
جون مولی ابوذر غفار سے رحمۃ اللہ علیہ مین کتاب امالی مین حذیفہ یمانی سی منقول ہے

قَالَ رَاَیتُ النَّبیَّ اَخَذَ بِیَدَیِ الحُسَینِ بنِ عَلیٍّ وَهُوَ یَقُولُ حذیفہ کہتے ہین کہ دیکھا مینی رسولخدا
کو ہاتہہ حسین بن علی کا پکڑے فرماتی تھے اَیُّهَا النَّاسُ هٰذَا الحُسَینُ بنُ عَلیٍّ فَاعرِفُوهُ یعنی ای
گروہ مردم یہہ حسین پسر علی ہے اسی پہچانو فَوَالَّذِی نَفسِی بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَفِی الجَنَّةِ وَمُحِبِّیْ مُحِبِّیهِ فِی
الجَنَّةِ پس مجھے قسم ہی اوس خالق کی کہ جسنے مجھے پیدا کیا ہے اور جان میری اوسکے قبضہ قدرت
مین ہے کہ یہہ فرزند میرا اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی اسے دوست رکھے وہ بہی اہل جنت سے
اور جو اوسکے دوستون کو دوست رکہیگا وہ بہی اہل بہشت سی ہے اور ابن قولویہ نے
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا کَانَ الحُسَینُ مَعَ اُمِّهٖ تَحمِلُهٗ
فَاَخَذَ النَّبیُّ وَقَالَ ایکروز جناب فاطمہ امام حسین کو گود مین لیئے تہین پس جناب رسول خدا انکی گود سے
اپنی گود مین لیا اور فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ سَالِبَکَ وَاَهلَکَ اللّٰهُ المُتَوَازِرِینَ
عَلَیکَ وَحَکَمَ اللّٰهُ بَینِی وَبَینَ مَن اَعَانَ عَلَیکَ ای حسین خدا لعنت کری تیرے قاتل پر اور
لعنت کری اون لعینون پر کہ جو بعد شہادت تجھے برہنہ کرین اور خدا لعنت کری اون پر جو اعانت
کرے تیری قتل پر اور خدا حکم کری درمیان میرے اور اون کی جو یاری کرین تیری قاتلون کے
قَالَت فَاطِمَةُ یَا اَبَتِ اَیَّ شَیءٍ تَقُولُ جناب فاطمہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر پریشان ہوکی بولین ای
بابا یہہ میرے حسین کی حق مین کیا کہتی ہو حضرت نے فرمایا ای بیٹی میرے ذَکَرتُ مَا یُصِیبُهٗ بَعدِی
وَبَعدَکِ مِنَ الاَذٰی وَالظُّلمِ وَالغَدرِ ای فاطمہ یاد آئی مجھے وہ ظلم و غدر اور آزار جو بعد میرے
اور بعد تیرے اسی اُمت کی ہاتہہ سے پہنچینگے وَهُوَ یَومَئِذٍ فِی رَهطٍ کَاَنَّهُم نُجُومُ السَّمَاءِ یَتَهَادَونَ
اِلَی القَتلِ اور یہہ فرزند میرا اوسدن درمیان ایک گروہ کی ہوگا اپنی اصحاب کرام سے کہ مانند ستارہای
آسمان کی نور اون کی پیشانی سے درخشان ہوگا اور بنہایت اشتیاق سی اسکی رفاقت مین شہید ہونگے اور
گویا دیکہتا ہون اوسوقت لشکرگاہ اور خیمہ گاہ اوس فرزند کا اور وہ زمین پاک کہ جہان قبر اسکی ہوگی
جناب سیدہ نے عرض کی کہ وہ مقام کہان ہی قَالَ مَوضِعٌ یُقَالُ لَهَا کَربَلَا حضرت نی فرمایا ای فاطمہ
ایک مقام ہی کہ نام اوسکا کربلا ہے وَهِیَ دَارُ کَربٍ وَبَلَاءٍ عَلَینَا وَعَلَی الاَئِمَّةِ اور وہ زمین پاک

اندوہ و عنا سے ہم اہلبیت کی لی قالت یا ابت فیقتل جناب فاطمہ نے عرض کی اے بابا کیا قتل کیا جاویگا
میرا حسین قال نعم و ما قتل قتلہ احد کان قبلہ و لا بعدہ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ حسین تیرا شہید ہوگا اور ایسی
مظلومی سے شہید ہوگا کہ کوئی اس مظلومی سے دنیا مین قتل نہوا ہوگا و تبکیہ السموات والارضون
والملائکۃ والوحش والحیتان فی البحار والجبال اس بیکسی سے شہید ہوگا فرزند تیرا
کہ روئینگے اوسی آسمان و زمین اور ملائکہ اور جانور وحشی اور ماہیان دریا اور پہاڑ ولو یوذن لہا ما
بقی علی الارض متنفس اور اگر اذن پاسنے یہ چھوڑتی روی زمین پر ایک متنفس کو فقالت انا للہ و
بکت پس جناب فاطمہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر بی اختیار حال حسین پر رونے لگین جناب رسول خدا
نے فرمایا اے فاطمہ کیا تم راضی نہین ہو ان یکون ابوک یاتونہ ویسئلونہ الشفاعۃ
یہہ کہ عوض مین شہادت حسین کے تاج شفاعت امت عاصی کا خدا تمہاری باپ کی سر پر رکھی اور کیا نہین راضی ہو
کہ جب خلق تشنہ ہو تو ساقی کوثر شوہر تمہارا فیسقی عنہ اولیاءہ و یذود عنہ اعداءہ پس بلا
علی کوثر سی اپنے دوستون کو اور دور کری دشمنون کو آیا نہین راضی ہو تم اسپر کہ ملائکہ تمہاری
منتظر حکم کہڑے رہین اسطرح جب حضرت نی بہت سے کلمی فرمائی تو جناب فاطمہ نی عرض کی
یا ابت سلمت و رضیت و توکلت علی اللہ اے بابا جو یہہ ثواب ہی اور دوست میری روز قیامت
بخشے گئے تو مین راضی ہوئی پس جناب رسول خدا نے آنسو جناب فاطمہ کی پونچھے اور بیٹیا پر شفقت سے
ہاتھ پہیرا اور فرمایا انا و بعلک و انت و ابناک و شیعتک فی مکان تقر عیناک و تفرح
قلبک مین اور شوہر تیرا اور تم اور حسنین اور شیعہ تیری سب ایک مکان مین ہون کی کہ اون کے
دیکھنے سے آنکھین تیرے اے فاطمہ روشن اور دل تیرا خنک ہوگا پس خوشا حال غلامان جناب سیدہ کا
خدا ہم سب کو اون کی غلامی مین محشور کری پس یہ حضرات حال اہلبیت رسالت پر کہ ہمین سوا رونی کی کوئی
خدمت نہین ہی افسوس کہ ہم اس سے بھی آنکھین چرائین غلام صادق وہ تھے کہ جنہون نے جان و
مال اپنی نثار کئی اب سنئی احوال وفاداری اصحاب جناب امام حسین کہ عجب وفادار اور صاحب شجاعت تھے
اور ایسی رفاقت کی حضرت سی کہ دین کی عزت رکہہ لی چنانچہ جب امام حسین ع نرغہ اشقیا مین گھر گئی اور راہ

چارہ مسدود ہوگئی اور پانی حضرت پر بند ہوا شمر لعین حضرت کی لشکر کی سامنی آیا فقال این بنو اختنا اور پکارا کہان ہین میرے بہن کی بیٹے یس عباس و جعفر و عبداللہ و عثمان فرزندان جناب امیر آئی فقال انتم یا بنے اختی امنون یس شمر لعین بولا کہ تمہاری مان میرے قبیلی سی ہے مجھی تاسف آتا ہی تمپر یس تمہین مینے امان دی رفاقت حسین سے ہاتھہ اوٹھاؤ کہ ان کی رفاقت مین قتل ہوگے فقال لہ الفتیۃ لعنک اللہ ولعن امانک یس فرمایا صاحبزادون نے لعنت خدا کی تجھپر ای شمر اور تیری امان پر اتؤمننا وابن رسول اللہ لا امان لہ ای شقی ہمین تو رعایت قرابت سے امان دیتا ہی اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا یس شمر بدین نادم ہوکی پھر گیا اور عمر سعد وقت نماز عصر فوج شیطانی کو پکارا یا خیل اللہ ارکبوا فوکب الناس ای لشکر خدا سوار ہو یس سوار ہوئے سب شقی اور مستعد قتل فرزند رسول خدا چلی تو جناب امام حسین نے اپنی برادر حق شناس علمدار کو بہیجا کہ پوچھو کیون آئے ہو فانتم وقال لہم مابدء لکم وماتریدون یس حضرت عباس تشریف لیگئی اور پوچھا ای بے شرمو کیا ارادہ ہی تمہارا اور کیون آئی ہو قالوا قد جاء امر الامیر ان نعرض علیکم ان تنزلوا علی حکمہ او ننا جزکم وہ لعین بولی کہ حکم ہماری امیر کا یہہ ہے کہ اگر بیعت قبول کرو تو خیر وگرنہ تم سے لڑینگے جناب عباس خدمت مین حضرت کی پہر آئے اور شقاوت اون لعینون کی حضرت سے عرض کی فقال الحسین ارجع الیہم فان استطعت تؤخرہم الی الغدوۃ یس جناب امام حسین نے فرمایا پہر جاؤ ای بھائی اور اگر ہوسکی تو صبح پر لڑائی ٹہراؤ لعلنا نصلے اللیل وندعوہ ونستغفرہ کہ آج کی رات ہم عبادت خدا مین اور نماز اور دعا و استغفار مین بسر کرلین یہہ سنکر جناب عباس گئی اور قوم اشقیا سے فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایک رات کی مہلت مانگتا ہی فابوا من ذلک اون لعینون نے کہا ہرگز ہم مہلت ایک رات کی ندینگے اسیوقت لڑینگے فقال عمر بن الحجاج واللہ لو کان من الترک والدیلم وسالوک ھذا ما کان لک ان تمنعہم یس عمر بن حجاج بولا اگر کافر ترک و دیلم بھی سوال کرتا تو تجھی لازم نہ تہا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دیتا وابن رسول اللہ یلتمس التاخیر وانت لا تنظرہ حیف کہ فرزند رسولخدا ایک شب کی مہلت مانگی اور تو ندی اوسوقت عمر سعد نے مہلت ایک شب کی مجبوری دے یس جب دن گذرا تو قریب شام حضرت نی سب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد

حمد و ثنای الہی کی فرمایا کہ نہین جانتا ہین کوئی اصحاب فا دار تر اپنی اصحاب سے اور نہ کوئی اہلبیت پاکیزہ زیادہ اپنی اہلبیت سے فجزاکم اللہ عنی خیرا پس خدا تمہین جزای خیر دی میری جانب سے ولقد نزل بی ما ترون فانی قد اذنت لکم فانطلقوا جمیعا فی حل اور دوستو میری نازل ہوئی ہے مجہپر وہ بلا کہ تم بہی دیکہتی ہو پس مینے تم سب کو رخصت کیا جاؤ تم اور میری لئی برباد نہو پس یہہ قوم جفا کار میرے ہی درپی ہین اور دشمن ہین فلو ظفروا بی لذہلوا عن طلب غیری اور جب یہہ مجہی قتل کرین گے تو ہرگز درپی تمہاری نہونگے پس یہہ سنکی ای غفلو
جناب عباس اور برادران حضرت اور اہلبیت و اصحاب متفق ہوکر بولی لا ارانا اللہ ذلک ابدا خدا ہمین وہ وقت نہ دکہائی کہ ای سید و آقا ہماری تم شہید ہو اور ہم دیکہین ہم آپ پرسے تصدق ہوگی اور جانین اپنی نثار کرینگے پہر مسلم بن عوسجہ نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آیا ہم آپ کو چہوڑینگی اور آپ سی جدا ہوکے تو خدا کو کیا جواب دینگے واللہ یہہ نہوگا بلکہ نیزی اور تلوارین مارینگے دشمنان حسین پہ جب تک کہ قبضہ رہیگا ہاتہہ مین ہمارے لولم یکن معی سلاح اقاتلہم بہ لقذفتہم بالحجارۃ اگر ہتیار بہی اون سے لڑنیکو باقی نرہیگا تو پتہر ون سے ماروں گا مگر آپ سی جدا نہونگا تا کہ خدا جانی کہ ہمنی حفاظت کی ذریت رسول کے بلکہ اگر جانتا ہین کہ قتل کیا جاونگا اور پہر زندہ کیا جاؤنگا اور پہر قتل کیا جاؤنگا اور جلا دیا جاؤنگا ستر بار تو بہی مین آپ سی جدا نہوتا قربان او نکی وفاداری کی پس اسیطرح سب نے جواب دیا یہانتک کہ جب صبح کو جون غلام وفادار و سعادت منش نی رخصت جنگ حضرت سی چاہی تو حضرت لی پہر اوسی سمجہایا اور فرمایا انت فی اذن منی فانما تبعتنا طلبا للعافیۃ فلا تبتل بطریقتنا ای جون مینی تجہے رخصت کیا پس تو ہماری ساتہہ آیا تہا طلب کو کہ نعمتہای دنیا سی متنعم ہوای جون ہم اس بلا مین گہر گئی جیسا کہ تو بہی دیکہتا ہی کہ پانی تک دو دن سے نہین پایا پس تو اس بلا مین مبتلا ہو مثل ہمارے پس قربان جون کے سنئے کیا جواب دیتا ہی فقال یا ابن رسول اللہ انا فی الرخاء الحس قصاعکم عرض کی اوسنی ای فرزند رسول خدا یہہ کیا فرماتی ہین آپ یا حضرت یہہ غلام حضرت کی بدولت کاسہائی نعمت چاٹ چاٹ کر پلا ہی اور اچہی وقت حضرت کی ساتہہ اوقات اپنی برفاہت و آسودگی بسر کی ہی وفی الشدۃ اخذلکم حیف ہے جون پر کہ وقت شدت کی حضرت کو چہوڑ جای اور جان ناچیز اپنی فرزند رسول خدا سی عزیز کری واللہ ان ریحی لمنتن وان حسبی للئیم ولونی لاسود یا ابن رسول اللہ آپ نہین جانتی کہ یہہ غلام بایں بوی بد و حسب باہ

وبروے سیاہ شہید ہو واللہ لا اُفارِقکُم یا حضرت قسم ہے خدا کی یہہ غلام حضرت سے جدا ہوگا حتیٰ یختلط
ھٰذَا الدَّمُ الاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِکُم تا آنکہ ملاؤں گا خون سیاہ اپنا آپ کی خونہای طیب نورانی سے غرض
حضرت نے ناچار اوس سعادت مند کو رخصت کیا اور آیا میدان شہادت مین اور یہہ اشعار بحر رجز مین پڑہنے لگا
شعر کَیْفَ تَرَی الْکُفَّارُ ضَرْبَ الْاَسْوَدِ ٭ بِالسَّیْفِ ضَرْباً عَنْ بَنِیْ مُحَمَّدٍ آج دیکہین گے کفار جنگ غلام
حبشی کی کہ کیسی تلوارین مارتا ہے فرزندان رسول خداء کی جانب سے شعر اَذُبُّ عَنْھُمْ بِاللِّسَانِ وَالْیَدِ
اَرْجُوْا بِهِ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْمَوْرِدِ ٭ دفع کرونگا شر کو فرزند رسول خدا سے اپنے ہاتہہ اور زبان سے اور
عوض مین اسکے امیدوار ہون خدا سے کہ داخل جنت کرے مجھے ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ پہر لڑنے لگا اون لعینوں سے
آخر شربت شہادت جام سعادت سے پیا پس دیکھی غلام پروری جناب امام حسین علیہ السلام کے کہ بنفس نفیس
نعش جون پر تشریف لائے فَوَقَفَ عَلَیْهِ الْحُسَیْنُ وَقَالَ پس جاکر نعش جون پر کہڑے ہوئے اور دستہاے
مبارک دعا کی لئے اوٹھا کر فرمایا اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھَهٗ وَطَیِّبْ رِیْحَهٗ وَعَرِّفْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ خداوندا میرے جون کا منہہ تو سفید کر اور بو کو اوس کے تو خوشبو کر اور جون مین اور آل محمد مین
جدائی مت ڈال جناب امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا جب اہل قریہ دفن کرنے لگے تو بعد دس روز کے
نعش جون کو پایا تو چہرہ اوسکا روشن تہا اور بوی مشک و عنبر اوس سے آتی تہی سبحان اللہ کیا کیا جان نثار
حضرت کو خدا نے عطا کئے گئے تہے کہ ادن پر حضرت صاحب الزمان زیارت سایر شہدا مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ
عَلٰی جَوْنٍ مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ سلام میرا ہو جیو جون غلام ابوذر غفاری پر مقام غور ہے کہ یہہ
مرتبہ غلام حضرت کا ہوا کہ معصوم سلام کرین اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ روایت یازدہم ثواب

گریہ از مسمع بصری احوال شہادت ترکی او رخاتمہ مصیبت امام زین العابدین مین عَنْ

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ کُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُکَاءِ مَکْرُوْہٌ سِوَی الْجَزَعِ وَالْبُکَاءِ عَلَی الْحُسَیْنِ جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا سب رونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہے مگر رونا اور بیقراری کرنا حال حسین
مظلوم پر کہ یہہ مشتمل ثواب عظیم کا ہے وَقَالَ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَهٗ فَفَاضَتْ مِنْ عَیْنِهٖ وَلَوْ مِثْلَ رَاْسِ
الذُّبَابَةِ اور فرمایا جس کے سامنے ہمارا ذکر مصائب ہوا اور اوس کی آنکہون سے آنسو برابر سر مگس

پاہر آئے غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خدای کریم تمام گناہ اوس کے بخشتا ہے
اگرچہ برابر کف دریا ہون اور مسمع بن عبد الملک نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ایکدن
حضرت نے مجھسے پوچھا ای مسمع تو اہل عراق سے ہے زیارت امام حسین ع کو بھی جاتا ہی فَقُلْتُ لَا اَنَا رَجُلٌ
مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ مینے عرض کی یا مولا عراق مین نہین رہتا مین بصری کا رہنیوالا ہون اور میرے
پاس کچھ ناصبی ہوا خواہ خلیفہ رہتی ہین اس سبب سے مین زیارت سے محروم رہتا ہون قَالَ اَتَذْكُرُ مَا صُنِعَ بِهٖ قُلْتُ
بَلٰی حضرت نے فرمایا آیا یاد بھی کرتا ہی جو اون پر مصائب ہوئی ہین عرض کے مینے بلی قَالَ فَتَجْزَعُ قُلْتُ اَیْ
وَاللّٰهِ حضرت نے ارشاد کیا پھر تو روتا ہی سے عرض کے مینے قسم ہی خدا کی مین روتا ہون وَاسْتَعْبِرُ لِذٰلِكَ
حَتّٰی یَرٰی اَهْلِیْ اَثَرَ ذٰلِكَ عَلَیَّ اور روتا ہون مین مصائب حضرت پر تا انکہ عیال میرے اثر حزن
مجھہ مین پاتے ہین اور آب وطعام مجھے ناگوار ہو جاتا ہے اور غم واندوہ میرے چہرہ پر معلوم ہوتا ہے
قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ دَمْعَتَكَ اَمَا اَنَّكَ مِنَ الَّذِیْنَ یُعَدُّوْنَ فِیْ اَهْلِ الْجَزَعِ لَنَا حضرت نے فرمایا خدا
رحم کرے تیری رونی پر ای مسمع تو شمار کیا جائیگا رونی والون مین ہماری حال پر وَالَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ
لِفَرَحِنَا وَیَخَافُوْنَ لِخَوْفِنَا وَیَاْمَنُوْنَ اِذَا اٰمِنَّا اور شمار کیا جاویگا اون لوگون مین جو خوش ہوتے
ہین ہماری خوشی سے اور خائف ہوتی ہین ہماری خوف سے اور امن مین ہوتے ہین ہماری امن سے
اَمَا اَنَّكَ سَتَرٰی عِنْدَ مَوْتِكَ حُضُوْرَ اٰبَائِیْ لَكَ ای مسمع قریب ہے کہ تیری وقت موت کے
اباء طاہرین ہماری حاضر ہون گے وَوَصِیَّتَهُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ بِكَ اور سفارش کرین گے تیری ملک الموت سے
وَمَا یُلَقُّوْنَكَ مِنَ الْبِشَارَةِ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُكَ اور تجھے ایسی بشارت دین گی کہ انکھین تیری روشن
ہون گے فَمَلَكُ الْمَوْتِ اَرَقُّ عَلَیْكَ وَاَشَدُّ رَحْمَةً لَكَ مِنَ الْاُمِّ الشَّفِیْقَةِ عَلٰی وَلَدِهَا پس
ملک الموت تجھپر مہربان ہوگا مادر شفیقہ سے اوپر فرزند اپنی کی ثُمَّ اسْتَعْبَرَ وَاسْتَعْبَرْتُ مَعَهٗ
پھر حضرت رونے لگی حضرت کو روتا دیکھہ کی مین بھی رونے لگا پس فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی خَلْقِهٖ
بِالرَّحْمَةِ وَخَصَّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ حمد کرتا ہون مین اوس خدا کی جس نے فضیلت دی ہم کو سب خلق پر
اپنی رحمت سے اور مخصوص کیا ہم اہلبیت کو یَا مِسْمَعُ اِنَّ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ تَبْكِیْ مُنْذُ قُتِلَ

امير المومنين رحمة لنا اي مسمع آج تك زمين و آسمان روتے هين هم پر از راه ترحم كي جب امير المومنين شهيد هوئے
هين ومارقات دموع الملائكة منذ قتلنا اور جس روز سے هم اهلبيت شهيد هوئي هين رونا فرشتون كا
ساكن نهين هوا فاذا سال دموعه علي خده فلو ان قطرة من دموعه سقطت في جهنم
لا طفات حرها پس جس كے اشك همارا حال سنكي رخساري پر روان هون تو اون آنسوون كا يه نتيجه
هي كه ايك قطره آتش جهنم پر ڈال ديا جائيگا تو حرارت آتش افسرده هو جائيگي وان الموجع قلبه لنا ليفرح
يوم يرانا عند موته اي مسمع جسكا دل دردناك هوگا هماري لئے وه شاد و فرحناك هوگا جب قريب وفات
هين ديكهي كه هم اوس كے مدد كو آئي هون گي فرحة لا تزال تلك الفرحة من قلبه وه فرحت اور سرور
اوس سے هوگا كه اوس كے دل سے زائل نهو گا حتي يرد علينا الحوض تا آنكه وه وارد هوگا هماري پاس
حوض كوثر پر وان الكوثر ليفرح بمحبنا اذا ورد عليه اور تحقيق چشمه كوثر كمال مسرور هوگا هماري
دوست كي آنے سے اور انواع انواع كي طعام بهشت كا مزه اوس سے هماري دوستون كو حاصل هوگا تاكه
اور كهين جانيكو جي نچاهيگا اي مسمع جو اوس مين سے ايك جام پي لم يظما و لم يستق بعدها ابدا تو كبهي
تشنه نهوگا اور كسي طرح كي مشقت نه اوٹهائيگا وهو في برد الكافور و ريح المسك اور كوثر سردي مثل كافور كے
اور خوشبوئي مشك سي واحلي من العسل اور شيرين تر هي شهد سي والين من الزبد واصفي من الدمع
اور نرم تر هے مسكه سے اور صفا تر هي اشك چشم سي وازكي من العنبر اور پاكيزه تر هي عنبر سے نكلا هے
نهر تسنيم سے اور جاتا هي نهرهاي جنت كو تجري علي رضراض الدر والياقوت نهرون مين بهشت كي بجاي
سنگريزه موتي اور ياقوت هين فيه من القدحان اكثر من عدد نجوم السماء حوض كوثر پر پيالي
اس قدر هون گے كه شمار مين ستاره هاي آسمان سے زياده هون گے يوجد ريحه من مسيرة
الف عام اور خوشبو اون كي هزار برس كے راه تك پهونچيگي اور وه سوني اور چاندي كي هون گے اور انواع
واقسام كي جواهر اون مين نصب هون گي جو دوست همارا اون مين پاني پيئے گا وه خوشبو سونگهي گا اي مسمع تو نهيے
اون مين هوگا جو سيراب هون گے كوثر سے ومامن عين بكت لنا الا نعمت بالنظر الي الكوثر
اور كوئي آنكهه ايسي نهوگي كه روئي هوگي هماري مصيبت پر مگر مسرور هوگي كوثر كي ديكهني سے وان الشارب

مِنْهُ مَنْ اَحَبَّنَا اور سب شیعہ ہماری اوس پانی سے سیراب ہونگے اور سوا اون کی کسی کو ایک قطرہ نملیگا
اور جناب امیر المومنینؑ کوثر پر کھڑی ہونگی وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا مِنْ عَوْسَجٍ يَحْطِمُ بِهَا اَعْدَائَنَا اور ایک عصای
بادام تلخ حضرت کی ہاتھہ مین ہوگا کہ دشمنون کو حوض کوثر سے ہٹاتی ہونگے فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ اِنِّیْ
اَشْهَدُ الشَّهَادَتَيْنِ پس ایک شخص اون مین سے کہیگا یا حضرت مین کلمہ گو ہون کیون ہٹاتی ہو فَيَقُوْلُ اِنْطَلِقْ
اِلٰی اِمَامِكَ حضرت فرماوینگے کہ جا اپنی امام پاس جسے تو دنیا مین اپنا امام و پیشوا جانتا تھا فَيَقُوْلُ تَبَرَّءَ
مِنِّی الْاِمَامُ الَّذِیْ تَذْكُرُهٗ وہ بولیگا کہ وہ امام کہ جسے آپ فرماتے ہین حضرت فرماوینگے جا اوسی کے
پاس کہ وہ تیری شفاعت کری فَيَقُوْلُ لَيْسَ لِیْ شَفِيْعٌ اَهْلَكَنِیْ عَطَشًا وہ کہیگا کوئی میرا شفیع نہین ہے
اور پیاس مجھے ہلاک کرتی ہے حضرت فرماوینگے زَادَكَ اللهُ ظَمَأً خدا تیری پیاس کو زیادہ کرے
پیاسا تو ہماری حق کو دنیا مین پہچانتا نہ تھا راوی نے عرض کیا یا حضرت اوس شقی کی حوض تک رسائی کیون کر
ہوگی اور سوا اس کی اور کیون کر بچا سکینگے حضرت نے فرمایا کہ یہہ دنیا مین گناہون سی پرہیز کرتا تھا اور
جب ہمارا ذکر ہوتا تھا تو ہمکو برا نہ کہتا تھا مگر خلفای جور کو دوست رکہتا تھا اور دشمن ہمارے
گناہون سی پرہیز نہ کرتی تھے اور خلفا کی دوست تھے اور ہمین برا کہتی تھے اس سے اون کے
رسائی حوض کوثر تک نہوگی غرض کیون حضرت کیا مقام رونی اور خاک اورانیکا ہے جسکا بابا ساقی کوثر ہون
دوستون کو پانی پلاوے اوسکا وہ فرزند کہ جو زبان رسولخدا چوس کے پلا تھا تین دن سے بھوکا
پیاسا رہے اور وہ جسم شبیر کہ جسکو فاطمہ زہرا اپنی سینی سے جدا نکرتی تھے اور فرشتی اوسپر
آنکھین ملتی تھے تیر و شمشیر سی فگار تھا اور خون بہتا تھا اور لاکھون منافقون کی چڑہائی تہی مگر قربان
اون جان نثارون کے جو اوسوقت جانین اپنی قدم حضرت پر قربان کرتی تہی کیا عاشق حسین تھے رُوِیَ
اَنَّهٗ لَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ عَاشُوْرَةَ جَاءَ الْعَبْدُ التُّرْكِیُّ اِلَی الْحُسَيْنِ وَكَانَ حَافِظًا لِّلْكِتَابِ اللهِ
فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہے جب کہ روز عاشورہ بازار قتال گرم ہوا تو ایک غلام
ترکی صاحب جمال حافظ قرآن جناب امام حسینؑ کی خدمت مین آیا اور عرض کی ای دل و جان فاطمہ زہرا
اور ای نور چشم رسولخدا آج مجھے یہہ نظر آتا ہے کہ ہماری لشکر مین سے کوئی متنفس جیتا نہ بچیگا

اسیدوار ہون کہ اس غلام کو اجازت میدان دیجیے کہ جان ناچیز اپنی آپ پر سے نثار کرون فَأَبَى الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت نے فرمایا کہ ای ترکی مین تجھے فرزندون کی طرح پالا ہی کیونکر مین تجھے اجازت مرنیکی
دون اور مینے تجھے اپنی فرزند زین العابدین کو دیا ہے وہ تیرا مختار ہے فَجَاءَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس آیا وہ غلام ترکی خدمت جناب امام زین العابدین علیہ السلام مین وَكَانَ
مَرِيضًا فَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ اور وہ جناب نہایت علالت بیماری پر تھے پس عرض کی غلام نے کہ ای
مولا میرے ای آقا میرے مینے اجازت [illegible] اپنی [illegible] میدان کی چاہی ہے تھے اونہون نے فرمایا کہ میری
[illegible] ہمارے سید الشہدا حضین کہ پس [illegible] اجازت میدان دیجیے تا جان
اپنی آپ کی پدر تشنہ کام کی قدمون پر نثار کرون قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [illegible] تَوَجَّهْ إِلَى اللهِ فَافْعَلْ
مَا تُرِيدُ حضرت نے فرمایا کہ ای ترکی خوشحال تیرا کہ تو عازم شہادت ہوا اور ہمین عرض سعادت شہادت سے
باز رکہا گر مینی تجھے راہ خدا مین آزاد کیا جو تیرا جی چاہی وہ کر پس وہ ترکی سلام رخصت کر کی متوجہ خیمہ اہل حرم
ہوا اور خدمت مین جناب زینب و ام کلثوم کی اور باقی اہلبیت کی عرض کیے يَا أَهْلَبَيْتَ النُّبُوَّةِ اعْفُوا عَنِّي
مَا قَصَّرْتُ مِنْ خِدْمَتِكُمْ ای اہلبیت رسولخدا یہہ غلام تمہی رخصت کو آیا ہی جو تقصیرات کہ اس غلام سے
ہوئی ہون اونسی معاف فرمائی اور امیدوار ہون کہ روز قیامت کو اپنی اس غلام کو نہ بہولیے گا پس اہلبیت اطہار
نے رونا شروع کیا خیال کیجیے کیا غلام نوازی ہے پہر آیا وہ خدمت امام مظلوم مین اور عرض کیے
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ سلام ہو تمپر ای فرزند رسول خدا حضرت نے فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَنَحْنُ خَلْفَكَ تجہپر بہی سلام ہو حسین کا ای ترکی چل تو مین بہی آتا ہون تیرے پیچھے
تیرے اور جناب امام زین العابدین نے پردہ خیمہ کا اوٹہوا دیا کہ شجاعت اپنی غلام کی دیکھون کہ کیونکر
لڑتا ہے راوی کہتا ہی کہ مین لشکر عمر سعد مین تہا کہ یہہ شعر رجز مین اوس ترکی نے پڑھے شعر حُسَيْنٌ
أَمِيرِي وَنِعْمَ الْأَمِيرُ + سُرُورُ فُؤَادِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ حسین میرے آقا اور امیر ہین کہ وہ سرور
سینہ اور راحت جان رسولخدا ہین شعر عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالِدَاهُ + فَهَلْ تَعْلَمُونَ لَهُ مِنْ نَظِيرٍ
علی ابن ابیطالب جنکی پدر بزرگوار ہین اور فاطمہ زہرا اون کی مادر اطہر ہین ای گروہ کوفہ آیا میری آقا کا نظیر

ومانند ہی **شعر** لَهٗ طَلْعَةٌ مِثْلُ شَمْسِ الضُّحیٰ + لَهٗ غُرَّةٌ مِثْلُ بَدْرٍ مُنِیْرٍ + آقا میرا مثل خورشید درخشان ہے
اور پیشانی اون کی مانند چودہوین رات کی چاندکی ہے وَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِیْدًا یہہ لکھی مشغول جنگ ہوا جونا بکار
اوس کے مقابل ہوتا تہا تو وہ اوسی بی الفور واصل جہنم کرتا تھا اور خود بہی وہ عاشق حسین بہت زخمی ہوا
وَعَطِشَ عَطَشًا شَدِیْدًا اور پیاس نے اوسپر غلبہ کیا فَرَجَعَ وَجَاءَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ پس وہ پہرا اور آیا
خدمت امام حسین مین اور عرض کیے یا مولا شدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہون حضرت نی فرمایا وَحَیَّاكَ ثُمَّ قَالَ وَ
اَبْشِرْ مَرْحَبًا بِالْکَوْثَرِ مرحبا ای ترکی خوش ہو کہ تو قریب جام کوثرسی سیراب ہوتا ہی فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَاَنْكَبَّ عَلٰی
اَقْدَامِ الْاِمَامِ یُقَبِّلُهُمَا فَذَهَبَ اِلَی الْقِتَالِ پس بشارت کوثر سنکی نہایت خوش ہوا اور حضرت کی پاؤن
کی بوسی لینے لگا پہر راہی میدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا تا آنکہ بہت سی لعین اوسپر ٹوٹ پڑی اور وہ گہوڑ سے
گرا فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَدْرِکْنِیْ پس پکارا ای اباعبداللہ اپنی غلام کی خبر لو کہ جان اپنی اس نے فدا کی پس
حضرت اوس کے آواز سن کے بیتابانہ دوڑی اور نعش اوس کے خیمہ مین اوٹھالائی فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی فَخِذِهٖ
وَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ عِنْدَ رَاْسِهٖ حضرت نی نعش کو زمین پر لٹایا اور از راہ شفقت سر اوسکا اپنی
زانوی مبارک پر رکہا اور پیارسی رخسار مبارک اپنا رخسار پر اوس غلام ترکی کے رکہی روتی تہے اور امام زین العابدین
اوس کے سرہانی بیٹہی روتی تہے فَفَتَحَ التُّرْکِیُّ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ ذٰلِكَ جب اوس نے خوشبو گل بوستان امامت کے
سونگہی آنکہین کہولدین اور یہہ عنایت فرزند زہرا کی اپنی حال پر دیکہی کہ سر زانوی مبارک پر رکہی بی اختیار
روتی ہین اور جناب سید الساجدین سرہانی بیٹہی روتی ہین اوسوقت روح طیب اوس کے ماری خوشی کی گلشن جنت کو
پرواز کر گئی اب زیادہ رونی اور خاک اوڑانیکا مقام ہی کہ جس کے غلام کی لیی حضرت اس قدر ایسی روتی تہے
اوس بیمار کو ظالمون نے فرش بیماری پر سی کہینچا اور کہتی تہے ملعون اُقْتُلُوْهُ عَلٰی فِرَاشِهٖ قتل کرو اس بیمار کو
اس کے فرش پر کیا حال ہوا ہو گا جناب امام حسین علیہ السلام کا جب اون کی فرزند بیمار کی سوجی ہوئے پاؤن مین
بہاری زنجیرین پہنائی گئی ہون گے اور گلی مین طوق اور پیادہ اوسے لئی جاتی تہے جسی فرش سے اوٹہنا
محال تھا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَلٰی اَعْدَاءِ النَّبِیِّ وَعِتْرَتِهٖ روایت دوازدہم فضائل لکا پہر
احوال تکبیر کہنے جناب امام حسین ع کا پہر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پہر فدا

کرتا امام حسینؑ کا اسپر پہر شہادت وہب شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ دونون
سنی وصوفی مشہور ہین پس ان دونون نے نقل کی ہی کان فی البغداد رجل جلیل یتبع مصائب
الحسین ویبکی کہ ایک شخص مومن عاشق جناب امام حسینؑ نہایت جلیل القدر بغداد مین تہا اور ہمیشہ
وہ سیندار مصائب جناب امام حسینؑ کی رویا کرتا تہا خصوصاً ماہ محرم مین فبکی بکاءً وضرب
الراس علی الارض حتی سال الدم منه ثم غشی علیه ومضی پس ایک سال روز عاشورہ مصائب اپنی
آقا کی سنکی اس قدر بیتاب ہوکی رویا اور سر کو اپنی زمین پر دے مارا کہ آخر سر اوسکا پہٹ گیا اور
خون اوس سے جاری ہوا اور وہ بیہوش ہوگیا اور اوسی بیہوشی مین قضا کر گیا فراوہ فی اللیلۃ عند
الحسین ویقول پس لوگون نے اوسی رات کو اوسی خواب مین دیکہا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسینؑ
مین حاضر ہے اور خوش ہو ہو کی کہتا ہے نجانی اللہ من حب الحسینؑ خدا نے مجہے بخشا ہے
محبت حسینؑ ابن علیؑ کے صدقے سے بحار الانوار مین جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جناب رسول خداؐ ایک دن نماز کو تشریف لائی اور جناب امام حسینؑ کو گود مین لئی تہے
وہ جناب نہایت صغیر سن تہے حضرت اونہین پاس بٹہا کی نماز مین مشغول ہوئے اور تکبیر نماز کہی پس جناب
امام حسینؑ نے بہی چاہا کہ اللہ اکبر کہین مگر صاف نہ کہہ سکی جناب رسول خداؐ نے دوبارہ تکبیر کہے پہر جناب
امام حسینؑ نے بہی چاہا کہ تکبیر کہین مگر صاف نہ کہہ سکے تا آنکہ جناب رسول خداؐ نے چہہ دفعہ تکبیر بخاطر جناب
امام حسینؑ کہے یہان تک کہ جب ساتوین بار جناب رسول خداؐ نے تکبیر کہے تو جناب امام مظلوم نے صاف زبان
اقدس سے اللہ اکبر فرمایا جناب صادق علیه السلام فرماتی ہین اسی جہت سی چہہ تکبیرین قبل نماز سنت ہوئین
عن عباس قال کنت عند النبی وعلی فخذہ الایسر ابنه ابراهیم وعلی الایمن الحسین بن علی
ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین خدمت رسول خداؐ مین حاضر تہا بائین زانو پر تو بیٹا حضرت کا ابراہیم
تشریف رکہتا تہا اور داہنی زانو پر حسینؑ ابن علیؑ بیٹہے تہے وهو یقبل هذا مرة وهذا اخری اور
وہ جناب کبہی حسینؑ کے بوسے لیتے تہے اور کبہی شاد ہوکی ابراہیم کی بوسے لیتے تہے کہ وہ ایک ہی بیٹا تہا
جناب رسول خدا کا کہ ناگاہ جبرئیل وحی خدا لیکی نازل ہوئے اور عرض کیے کہ پروردگار عالم نے بعد سلام کے

فرمایا ہے لَسْتُ اُحِبُّهُمَا اِنَّمَا اُحِبُّهُمَا لِصَاحِبِهِمَا ای حبیب ہمارے مصلحت و مناسب نہین
جانتی کہ یہہ دونو فرزند تمہارے پاس رہین یا حسین کو ابراہیم پر فدا کرو یا ابراہیم کو حسین پر فَنَظَرَ
النَّبِيُّ صلعم اِلَى اِبْرَاهِيْمَ وَبَكٰى وَنَظَرَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَبَكٰى پس اوس وقت حضرت نے ابراہیم کو دیکہا اور روئے
اور حسین کو دیکہا اور روئے پہر فرمایا اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اُمُّهُ اَمَةٌ وَمَتٰى مَاتَ لَمْ يَحْزَنْ عَلَيْهِ
غَيْرِيْ کہا اور ابراہیم تو ماریہ قبطیہ کی اگر اس کے قبض روح ہوگی تو سوا میرے کسی کو اسکا غم ہوگا وَاُمُّ
الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهُ عَلِيٌّ ابْنُ عَمِّيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ اور مان حسین کی تو فاطمہ پارہ جگر میری ہے
اور باپ حسین کا علی ابن عم میرا ہے اور گویا میرا گوشت و خون ہے وَمَتٰى مَاتَ الْحُسَيْنُ حَزِنَتْ
اِبْنَتِيْ وَابْنُ عَمِّيْ وَحَزِنْتُ اَنَا اور اگر حسین کے لئے یہہ صدمہ ہوگا تو محزون ہوگی بیٹی میری اور ابن عم میرا
اور غمگین ہونگا مین کہ مین اوسے نہایت دوست رکہتا ہون يَا جِبْرَئِيْلُ يُقْبَضُ اِبْرَاهِيْمُ فَدَيْتُهُ لِلْحُسَيْنِ
ای جبرئیل عرض کر خدا سی کہ مینی اپنی بیٹی ابراہیم کو تصدق کیا فرزند ہر اپر پس قبض روح ابراہیم ہوا ابن عباس
کہتی ہین کہ تیسری روز ابراہیم نی دنیا سے رحلت کی فَكَانَ النَّبِيُّ اِذَا رَاَى الْحُسَيْنَ مُقْبِلًا قَبَّلَهُ وَضَمَّهُ
اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ پس اکثر رسول خدا جب حسنین کو آتی دیکہتی تو چہاتی سے لگا کی بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہے
فَدَيْتُ مَنْ فَدَيْتُهُ بِابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ قربان ہون مین اپنی حسین پر سے کہ جسپر مینی اپنا بیٹا ابراہیم نثار کیا
غرض سنی محبت رسولخدا جو امام حسین سی تہے اب سنی اپنا مرتبہ کہ رسولخدا تم سے کیسی محبت رکہتی تہے
کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا نی روایت کی ہی کہ حضرت میرے گھر مین نماز پڑہتی تہے کہ حسنین کہیلتی تشریف
لائے داہنی طرف حسن اور بائین طرف حسین بیٹہ گئی جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی حسن کو زانوی راست پر اور
حسین کو زانوی چپ پر بٹہا لیا وَجَعَلَ يُقَبِّلُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا اُخْرٰى اور کبہی حسین کے بوسی لیتی تہے
اور کبہی حسن کے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئی اور بولی ای حضرت آپ بہت حسنین کو دوست رکہتی ہین
فَقَالَ كَيْفَ لَا اُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا وَقُرَّةُ عَيْنِيْ حضرت نی فرمایا ای جبرئیل کیونکر انہین
دوست نرکہون کہ یہہ دونون گل بوستان زندگانی ہین میرے اور روشنی چشم میری ہین پس جبرئیل بولی کہ
یا حضرت تم تو انہین ایسا دوست رکہتی ہو وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ اَيُّهُمَا بِاَمْرٍ فَاصْطَبِرْ لَهُ اور خدا نی ان کے

بات مین کہ حکم ہوا ہی پس تمہاری اہلبیت پر صبر کرنا فَقَالَ مَا هِيَ يَا أَخِي جَبْرَئِيلُ پس حضرت [illegible] جبرئیل سی پوچھا کیا
ہی وہ حکم ای اخی جبرئیل فَقَالَ قَدْ حُكِمَ عَلَى هٰذَا ابْنِيَ الْحَسَنِ يَمُوتُ مَسْمُومًا جبرئیل بولی اشارہ
کرکے امام حسن کی طرف کہ اس کے حق مین یہہ حکم ہوا ہی کہ یہہ زہر سے [illegible] شہید ہوویگا
اور وقت وفات رنگ اوسکا سبز ہوجاویگا [illegible] تمہارا
نواسہ حسین ذبح کیا جاوی اور [illegible] اوسکی خون سے رنگین ہوگی [illegible] عدل خدا اس
شدت سے روئی کہ ریش مبارک آنسوون سے تر ہوگئی جبرئیل یہہ حال حضرت کا دیکہکی بولی کہ دعا پیغمبر کی
مقبول ہے فَإِنْ شِئْتَ كَانَتْ دَعْوَتُكَ مُسْتَجَابَةً لِوَلَدَيْكَ پس اگر چاہو تو دعا تمہاری قبول ہو اور
فرزند تمہاری اس مصیبت سی بچ جاوین وَإِنْ شِئْتَ كَانَتْ مُصِيبَتُهُمَا ذَخِيرَةً فِي شَفَاعَتِكَ
لِلْعُصَاةِ مِنْ أُمَّتِكَ اور اگر چاہو تو مصیبت تمہاری نواسون کی ذخیرہ تمہاری اُمت گنہگار کی شفاعت کے
لئی ہو اور تاج شفاعت تمہارے سر پر ہو اور اپنی اُمت کی گنہگارون کو بخشاؤ پس دیکہی محبت حضرت کے
جو تم سی رکہتے حضرت بولی ای جبرئیل مین راضی ہون حکم خدا پر میری یہی وہی مرضی ہی جو مرضی میری خالق کی
ہی وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ دَعْوَتِي ذَخِيرَةً بِشَفَاعَتِي فِي الْعُصَاةِ مِنْ أُمَّتِي ای جبرئیل مین اسکو
دوست رکہتا ہون کہ یہہ پیاری نواسے میری بلاؤن مین مبتلا ہون حسن زہر سی شہید ہو حسین پیاسا
ذبح کیا جاوی لیکن میری شفاعت گنہگاران اُمت کی حق مین قبول ہو اور وہ سب بخشے جاوین اور خدا
ان دونون کی حق مین جو چاہی حکم کری پس ای حضرات شیعہ روؤ اوس فرزند رسول مقبول پر کہ جو
تمہاری لئی ایسی بلاؤن مین مبتلا ہوا تصور کیجی کہ تین دن کی تو پیاس تہے اور دہوپ کی وہ شدت
کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو بریان ہوجاتا اور علاوہ اسکی خندق جسمین آگ روشن اور ننہی ننہی بچی سبہی
العطش العطش کا شور مچاتی تہے اور اس حال مین جو رفیق مرتا تہا حضرت اوسکے لئی روتی تہے اور نعش
میدان سے اوٹہا لاتی تہے حیف ہی ہمپر کہ ہم رونی سے بہی آنکہہ چراوین لوگون نے تو جانین اپنے
نثار کین اور فرزند اپنی فدا کئی یہان تک کہ عورتون نے فرزند اپنی نثار کئی کہ عورت کو نسبت مرد کے
اولاد بہت عزیز ہوتی ہی چنانچہ جب بریر ہمدانی درجہ شہادت سی فائز ہوئی تو وہب بن عبداللہ کلبی

عازم جہاد ہوئی اون کی مان اور زوجہ ہمراہ تہین فقالت قُمْ یا بُنَیَّ فَانصُرِ ابنَ بِنتِ رَسُولِ اللہِ ماور
وہب نے کہا اوٹھ اے فرزند اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فقال اَفعَلُ یا اُمَّاہُ وَلَا اُقَصِّرُ وہب بولے
اے امان نصرت کرتا ہون مین اپنی نبی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہین کرونگا یہہ کہکے خدمت شاہ کم سپاہ مین حاضر
ہوکر رخصت ہوئے اور میدان مین اکر رجز پڑہنی لگی اور لعینون کی مقابلہ مین مشغول ہوئے فَلَم یَزَل یُقاتِلُ
حَتّیٰ قَتَلَ مِنہُم جَمَاعَۃً پس یہان تک لڑے کہ اوس یکہ وتنہا نے ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا فَرَجَعَ
اِلیٰ اُمِّہٖ وَامْرَاَتِہٖ فَوَقَفَ عَلَیہِمَا فَقَالَ پس وہب یاور حسین میدان سے پھرے اور خدمت مین مادر
اور زوجہ کی آئے اور ان سے عرض کی یَا اُمَّاہُ اَرَضِیتِ اے امان راضی ہوئین تم مجھسے فقالت مَا رَضِیتُ
اَو تُقتَلُ بَینَ یَدَیِ الحُسَینِ وہ عاشق اور محب فرزند فاطمہ بولی ہرگز مین راضی نہون گی جب تک تو حسین
بن علی پر قربان ہوکر اون کے سامنے مارا نجایگا فقالت اِمرَاَتُہٗ بِاللہِ لَا تَفجَعنِی فِی نَفسِکَ زوجہ وہب نے
کہا اے وہب واسطے خدا کی تو مجھے اپنی غم مین اندوہناک نکر اور وہب وہ یندار پکارے یَا بُنَیَّ لَا تَقبَلُ
قَولَہَا وَارجِع فَقَاتِل بَینَ یَدَیِ ابنِ رَسُولِ اللہِ اے فرزند اسکی قول کو قبول نکرنا کہ عورتین ناقص
العقل ہوتے ہین پھر جا اور لڑ روبرو حسین فرزند رسول الثقلین کے اور جان نثاری کر کہ یہی وقت
جان نثاری کا ہے فَیَکُونُ غَدًا فِی القِیَامَۃِ شَفِیعًا لَکَ بَینَ یَدَیِ اللہِ پس وہ جناب روز قیامت کو
خدا کے سامنے تیرے شفاعت خواہ ہون گی یہہ سنکی وہ دلاور پھر دریای حرب مین غوطہ زن ہوا حَتّیٰ قَتَلَ
تِسعَۃَ عَشَرَ فَارِسًا وَاثنَی عَشَرَ رَاجِلًا تا انکہ اونیس سوار اور بارہ پیادے پھر جہنم واصل کئے
ثُمَّ قُطِعَت یَدَاہُ اسی طرح وہ بزرگ لڑتا تھا کہ ایک شقی نے تلوار اوس کے داہنی ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ اوسکا
کٹ گیا پھر بائین ہاتھ پر تلوار ماری کہ وہ بھی ہاتھ کٹ گیا فَاَخَذَت اُمُّہٗ عَمُودًا وَاَقبَلَت نَحوَہٗ وَقَالَت
مادر وہب نے جو یہہ حال دیکھا ایک عمود خیمہ ہاتھ مین لیکر دوڑی اور کہتی تھی بیٹے سے فِدَاکَ اَبِی وَاُمِّی
قَاتِل دُونَ الطَّیِّبِینَ قربان ہون مان باپ میرے اے فرزند منہ جہاد سے نہ پہیرنا لڑے جا اور
جان فدا کر فرزند زہرا پر سے وہب نے کہا کہ اے امان تم پھر جاؤ طرف اہلبیت اطہار کے فَاَبَت وَقَالَت
لَن اَعُودَ وَاَمُوتُ مَعَکَ پس انکار کرکے بولی مین ہرگز نہ پھرون گی مین بہی تیرے ساتھ جان اپنے

فرزند رسول پر سے نثار کرون گی فَقَالَ الْحُسَیْنُ جُزِیتُم مِنْ اَهْلِبَیْتٍ خَیْرًا جناب امام حسین نے
یہہ جانفشانی اور خوش اعتقادی دیکہہ کر فرمایا کہ خدا تمہین جزای خیر دی اہلبیت کی جانب سے کہ نصرت
اہلبیت مین کوئی بات اوتہا نہ رکہی اِرْجِعِي اِلَی النِّسَاءِ رَحِمَكِ اللّٰهُ ای زن صالحہ پہر جا خیمہ اہلبیت کو
خدا تجہپر رحم کرے فَانْصَرَفَتْ وَجَعَلَ یُقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ حکم حضرت سنکر وہ پہری اور وہب نے منہہ
جہاد سے نہ پہیرا اور اون پر حملا آور تہا تا آنکہ جام شہادت نوش کیا اور گہوڑے سے گرا فَلَمَّا هَبَتْ اَمْرَأَتُهُ
تَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ زوجہ وہب دوڑی اور سر اپنی شوہر کا زانو پر رکہہ رو رہی تہے اور گرد وغبار
پونچہتی تہے پس شمر لعین نے جو اوسے دیکہا تو اپنی غلام سے کہا کہ جا کر اس عورت کو بہی قتل کر فَضَرَبَهَا بِعَمُودٍ
كَانَ مَعَهُ فَشَدَخَهَا وَقَتَلَهَا پس اوس شقی نے ایک گرز اوسکے سر پر مارا کہ سر اوسکا شق ہو گیا اور
وہ بہی شوہر کے ساتہہ راہی جنت ہوئی سبحان اللہ کیا قدم ہی کہ سر کو وہب کے عمر سعد نے کٹوا کر لشکر حسین کیطرف
پہکوا دیا مادر وہب نے وہ سر اوٹہا کر لشکر عمر سعد مین پہینک مارا فَاَصَابَتْ بِهِ رَجُلًا فَقَتَلَتْهُ وہ سر
ایک شقی کے ایسا لگا کہ وہ واصل جہنم ہو گیا پہر اوس مجبہ زہرا نے دو لعین عمود خیمہ سے قتل کئے یہہ جرأت
اوسکی دیکہکر حضرت نے فرمایا اِرْجِعِي يَا اُمَّ وَهَبٍ اَنْتِ وَابْنُكِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ پہر آ ای مادر وہب
کہ تو اور وہب خدمت مین میرے نانا رسولخدا کی ہو نگے یہہ بشارت سنکر سیدانی کہتی ہوئی پہری اِلٰهِي لَا
تَقْطَعْ رَجَائِي خداوندا میرے امید کو قطع نکرنا حضرت نے فرمایا ای مادر وہب لَا یَقْطَعُ اللّٰهُ رَجَاءَكِ
خدا تیرے امید کو قطع نکریگا سبحان اللہ کیا محبت حسین سے تہے صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی
قَتَلَةِ الْحُسَیْنِ روایت سیزدہم روایت لوح و قلم پہر روایت جبرئیل رسولخدا کی
جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سے پہر سوار ہونا امام حسین کا پشت رسولخدا پر
بیچ سجدی کے پہر شہادت حضرت قاسم اور گریہ خواہر قاسم نعش قاسم پر خاتمہ گریہ
سکینہ نعش امام پر کتاب احسن الکبارین روایت کی ہے کہ جب پروردگار عالم نے لوح و قلم
خلق کیا قلم کو خطاب جناب باری کا ہوا کہ لکہہ احوال جو کچہہ ہونے والا ہے قلم نے عرض کی ای
خالق مجہے قدرت کہان ہے احوال آئندہ کی لکہنی کی احوال تمام اشیا تجہپر روشن ہے علم کو

حکم ہوا کہ تو رفیق ہو قلم کا اور بتلاتا جا فَکَانَ الْقَلَمُ یَکْتُبُ بِتَعْلِیْمِ الْعَالِمِ مَا یَجْرِیْ فِی الدُّنْیَا مِنْ
عَدْلِ النَّاسِ وَ ظُلْمِهِمْ پس قلم بتعلیم علم لکھتا تھا جو دنیا مین عدل و ظلم ہونیوالا تھا فَلَمَّا بَلَغَ اِلٰی حَالِ
الْحُسَیْنِ کَتَبَ کُلَّ مَا یَجْرِیْ عَلَیْهِ مِنْ اُمَّةِ جَدِّہٖ پس جب حال جناب حسینؑ پر پہنچا تمام حال لکھا جو ہونیوالا
تھا اون حضرت پر ہاتھ سے اُمت رسول خدا کی پھر قلم ٹھہر گیا اور عرض کی نے پروردگار عالم سے
کہ خداوندا کسی بشر پر تیری مخلوقات سے یہہ ظلم و ستم نہون گی جو حسین پر گذرین گے خداوندا این کمال
اندوہناک ہوا اب مین اتنا امیدوار ہون کہ جسطرح رفقای حسینؑ اپنا سر نثار کرین گی میرا سر بھی اوس مظلوم
کی رفاقت مین قطع ہوتا موجب میرے تضاعف حسنات کا ہو فَقَضَی اللّٰهُ حَاجَتَهٗ فَقُطِعَ رَاْسُهٗ دعا قلم
قبول ہوئے اور قلم کا بھی سر کٹ گیا اور یہہ قاعدہ ہی کہ جس چیز کا سر کاٹ ڈالین تو وہ ناقص
ہوجاتی ہے مگر قلم کہ جب قط اوسکا تازہ دین زیادہ روان ہوتا ہی اور خوب لکھتا ہی عَنْ سَیِّدِ الْبَشَرِ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ ذَکَرَ الْحُسَیْنَ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِهٖ وَلَوْ بِقَدْرِ جَنَاحِ الذُّبَابَةِ کَانَ ثَوَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ جناب سرور خدا
سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ میرے فرزند حسینؑ کی مصیبتون کو یاد کری اور آنکھون سے اوس کے
آنسو نکلی اگرچہ برابر پر مگس ہو ثواب اوسکا خدا پر ہی اور خدا عوض مین اوس کے بغیر داخل کری جنت کی راضی
نہوگا اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّکُمْ تُوَافِقُوْنَ الْمَلٰئِکَةَ فِیْ ثَوَابِهِمْ ای اہل عزا آیا تم نہین جانتی کہ تم موافقت ملائکہ
کرتے ہو اور پیغمبر خدا نے تمہین وصیت کی اپنی فرزند کی رونے پر نقل کی شافعی نے شرح وجیز مین
اَنَّ هٰذِهِ الْحُمْرَةَ الَّتِیْ تُرٰی فِی السَّمَاءِ ظَهَرَتْ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ یہہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی
ہی جب سے امام حسینؑ شہید ہوئی ہین جب سے دکھائی دیتی ہے قبل اس کے نہوتی تھی پھر نقل
کرتا ہے مَا رُفِعَ حَجَرٌ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمًا عَبِیْطًا یعنی عجب روز تھا روز
شہادت امام حسینؑ کہ جہان سے پتھر اوٹھاتی تھے تو اوس کے نیچے سے خون تازہ جوش
مارتا پاتی تھے اور آسمان سے خون برستا تھا رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ بِنْتَهٗ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ
بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَیْنِ وَمَا یَجْرِیْ عَلَیْهِ مِنَ الْمِحَنِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب رسول خدا نی
خبر دی اپنی بیٹی فاطمہؑ زہرا کو جناب امام حسینؑ کی شہادت کی اور جو مصائب کہ اون پر ہونی والی تھے

بکت فاطمۃ بکاءً شدیداً جناب فاطمہ نے جو سنا کہ حسین میرا تین روز پیاسا رہے گا اور
ذبح ہو گی بیگور رہیگا بہت شدت سے روئین وقالت اور بولین یا ابتاہ متی یکون ذلک
ای بابا یہہ حادثہ میرے حسین پر کس زمانے مین ہو گا قال رسول اللہ فی زمان خالٍ منّی ومنک
ومن علیٍ جناب رسول خدا نے فرمایا آہ ای فاطمہ افسوس تمہارے حسین پر کہ جب پارہ جگر تیرا اس
بلا مین مبتلا ہو گا تو مین ہون گا نہ تو ہوگی نہ علی ہو گا یہہ سنکر جناب سیدہ مرتبہ اول سے
زیادہ روئین اور بیقرار ہوئین ثم قالت یا ابتِ فمن یبکی علی ولدی ومن یلتزم باقامۃ
العزاء اور عرض کیے ای بابا جب ایسی بیکسی سے میرا دلبر شہید ہو گا تو کون اوسپر روئے گا
اور کون اوس کے مجلس ماتم برپا کریگا اور اوس کے صف ماتم بچھاویگا فقال النبی یا فاطمۃ
ان نساء امتی یبکین علی نساء اہل بیتی ورجالھم یبکون علی رجال اہل بیتی حضرت نے
فرمایا ای فاطمہ عورتین میری امت کی روئین گے میری زنان اہلبیت کی حال پر اور مرد میرے امت کے
روئین گی میرے مردان اہلبیت پر ویجددون العزاء جیلاً بعد جیلٍ فی کل سنۃٍ اور تازہ
کرین گے سامان ماتم تیرے حسین کا ایک قوم بعد ایک قوم کی دوستون تیری سے فاذا کان
یوم القیمۃ تشفعین انت فی النساء وانا اشفع فی الرجال جب روز قیامت ہو گا اے
فاطمہ تو شفاعت عورتون کی کرنا اور مین شفاعت مردون کی کرون گا اور جو مصیبت حسین سنکی رویگا
اخذنا بیدہ وادخلناہ الجنۃ تو ہم اوسکا ہات پکڑ کی داخل جنت کرین گے یا فاطمۃ کل
عینٍ باکیۃ یوم القیمۃ الا عینٌ بکت علی الحسین ای فاطمہ سب آنکھین روز قیامت کو
روتی ہون گے مگر وہ آنکھہ جو حسین کے مصیبت پر روئے ہوگی فانھا ضاحکۃ مستبشرۃ
بنعیم الجنۃ پس وہ آنکھہ خندان ہوگی اور بشارت دی جائے گی ساتھہ نعیم جنت کی وروی
انہ خرج النبی الی الصلوٰۃ والحسین متعلق بہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز
جناب رسول خدا نماز پڑھنے مسجد مین تشریف لائے اور امام حسینؑ گود مین تھے فوضعہ النبی
مقابل جنبہ وصلّی حضرت امام حسین کو پہلو مین بٹھالیا اور نماز مین مشغول ہوئے فلما سجد

اَطَالَ السُّجُودَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ مِنَ الْقَوْمِ جب سجدہ مین گئی تو بہت طول دیا سجدی کو پس راوی
کہتاہے کہ مینی سر اوٹھایا کہ دیکھون سبب دیر کا کیا ہی فَاِذَا الْحُسَیْنُ عَلٰی کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس
دیکہتا کیا ہون کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹھ پر چڑہی بیٹھے ہین جب حضرت نماز سے فارغ
ہوئی تو اصحاب نی عرض کی کہ یا حضرت آپ نی سجدیکو نہایت طول دیا کہ اس قدر طول نہ دیتی تھے
کَاَنَّمَا یُوْحٰی اِلَیْکَ یا حضرت یہہ گمان ہوا ہمین کہ آپ پر وحی نازل ہوئی فَقَالَ لَمْ یُوْحٰی اِلَیَّ وَلٰکِنَّ ابْنِیْ
کَانَ عَلٰی کَتِفِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰی نَزَلَ حضرت نی فرمایا وحی نازل ہوئی تھے مگر فرزند
حسین میرا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا مجھے مگر وہ معلوم ہوا کہ مین تعجیل کرون اور اپنی حسین کو رنجیدہ کرون
اس لئی نہ اوٹھا مین جب تک کہ حسین نہ اوترا میری پیٹھ پر سے اور بعضی روایت مین ہی کہ حضرت نے
فرمایا نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لَا تَرْفَعْ رَاْسَکَ مَادَامَ ابْنُکَ عَلٰی
رَقَبَتِکَ نازل ہوئی جبرئیل اور کہا کہ ای رسولخدا پروردگار عالم نے بعد سلام کے فرمایا ہی کہ حسین کو اگرچہ
تم بہت دوست رکہتی ہو مگر ہم تم سے بہی زیادہ دوست رکہتی ہین خوشی ہماری ہی کہ حسین کو بیچین نکرنا جب تک
کہ حسین تمہاری گردن پر سوار ہی تم سجدہ سے نہ اوٹہنا افسوس ہزار افسوس ای حضرات کہ ایکدن تو یہہ
خاطر حسین تھے اور ایکدن وہ تہا کہ وہی حسین تین دن کا بہوکا اور پیاسا ایک ایک کی نعش پر روردیتے
جان کہوتا تھا اور کوئی سوای تدبیر قتل کی کچہہ اور خیال نکرتا تھا کہان تہی جناب رسولخدا کہ جب تمام اصحاب امام
غریب کے شہید ہو چکی اور نوبت عزیزون کی آئی یہان تک کہ پارہ جگر حسن مجتبی قاسم گلگون قبا غریب
کربلا سی رخصت کو آیا وَهُوَ غُلَامٌ صَغِیْرٌ لَمْ یَبْلُغِ الْحُلُمَ راوی کہتا ہی کہ سن فرزند حسن کا اتنا
چہوٹا تہا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچی تھے ہای کیا وقت مصیبت فرزند زہرا پر تہا کہ ان چہوٹی چہوٹی بچون نے
مرنا اختیار کیا تہا فَلَمَّا نَظَرَ الْحُسَیْنُ قَدْ بَرَزَ اِعْتَنَقَهٗ وَجَعَلَا یَبْکِیَانِ جب حضرت نے
دیکہا کہ یادگار حسن بہی مرنیکو آمادہ ہوئی چلا دوڑ کی بہتیجی کو گلی سے لگایا اور بیساختہ رونی لگی اور قاسم
بہی غریبی و بیکسی پر چچا کی ڈہارین مار کی روئی حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْهِمَا اتنا روئی کہ ادہر حضرت غش
کہا کر گر پڑے اور ادہر قاسم بیہوش ہو کر گر پڑی ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الْحُسَیْنَ فِی الْمُبَارَزَةِ جب ہوش مین

آئی تو پھر قاسم نے [illegible] کہ [illegible] جیتی رہی صحبت آپکی [illegible] دیکھی جاتی
ہی مجھے اذن جہاد دیجئے کہ مین جان اپنی آپ پہ سے نثار کرون فابی الحسین ان یاذن لہ حضرت نے
فرمایا ای جان عمو مین تجھے کیونکر اجازت میدان دون کہ تو میرے بھائی کی نشانی ہی جب قاسم نے دیکھا
کہ حضرت اجازت نہین دیتے بیساختہ دوڑکر چچا کے پاؤن پر گر پڑے فلم یزل الغلام یقبل یدیہ ورجلیہ
حتی اذن لہ اور بار بار پاؤن چومتے تھے اور اجازت مرنیکی مانگتے تھے تا اینکہ ناچار حضرت نے سنگ صبر
دل پر رکھا اور فرمایا جاؤ ای قاسم اور اپنا بھی داغ دکھا دو ہمین ای فرزند برادر راوی کہتا ہی کہ اوسوقت
حضرت قاسم میدان مین آئے اور بیساختہ اپنے چچا کی بیکسی پر روتے تھے اور آنسو مسلسل رخسارون پر روان تھے
اور نہایت بیقرار تھے اور لشکر اعدا کے سامنے آکر یہہ اشعار رجز مین پڑہنے لگے شعر ان تنکرونی
فانا ابن الحسن ٭ سبط النبی المصطفی المؤتمن ای لعینو اگر تم منکر ہو تو جانو مجھے کہ مین فرزند
حسن مجتبے ہون کہ وہ نواسے رسول خدا اور حبیب کبریا کے تھے شعر ھذا حسین کالاسیر المرتھن ٭
بین اناس لا سقوا صوب المزن ٭ ای ہم بر لعینو یہہ چچا میرے حسین فرزند رسول الثقلین اس دشت
غربت مین مثل قیدیون کے گرفتار ہین درمیان ایک گروہ جفاکار کے کہ وہ ہرگز ابر رحمت الٰہی سے سیراب
نہون وکان وجہہ کفلقۃ القمر اور چہرہ قاسم یتیم حسن کا مانند چودہوین رات کے چاند کے تھا
فقاتل قتالا شدیدا حتی قتل علی صغرہ خمسۃ وثلثین رجلا پس خوب لڑے حضرت قاسم
تا آنکہ اوس کم سنی مین پینتیس لعین واصل جہنم کیے حمید بن مسلم کہتا ہی فکنت انظر الی ھذا الغلام پس
متحیر مین فرزند حسن کو دیکھتا تھا اور وہ ایک کرتہ اور ازار پہنے تھے اور بند نعل چپ اون کا ٹوٹا تھا
پس عمر بن سعد ازدی بولا واللہ لاشدن علیہ قسم ہی خدا کی کہ وہ سختے اوس لڑکے کو قتل کرتا ہے
فقلت سبحان اللہ وما تریدبذلک سے مینے کہا سبحان اللہ اسکے قتل سے تجھے کیا فائدہ واللہ لو
ضربنی ما بسطت الیہ یدی واللہ اگر قاسم مجھے تلوار بھی مارے تو بھی مین اپنا ہاتھ اوسکے مارنیکو
دراز نہ کرون کفایت کرتے ہین یہہ لوگ کہ تو دیکھتا ہی کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیے ہین وہ لعین بولا واللہ
لافعلن فشد علیہ اوس شقی نے کہا قسم خدا کی مین اوسے قتل ہی کرونگا اور یہہ کہکے وہ شقی دوڑا اور یتیم

حسن پر حملہ آور ہوا فَمَا وَلّٰی حَتّٰی ضَرَبَ رَاسَهٗ بِالسَّیْفِ پس اوس شقی نے جاتی ہی ایک تلوار سر اقدس
قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہو گیا وَوَقَعَ الْغُلَامُ لِوَجْهِهٖ وَنَادٰی یَا عَمَّاهُ اَدْرِکْنِیْ اور حضرت
قاسم گہوڑے سے گری اور پکارے ای چچا جان خبر لو قاسم کی کہ اس نے جان اپنی نثار کی فَجَاءَ الْحُسَیْنُ
کَالصَّقْرِ الْمُنْقَضِّ فَتَخَلَّلَ الصُّفُوْفَ حضرت آواز بھتیجے کے سنکر بیتابانہ دوڑے اور صفوں کو چیر کر
مانند عقاب کی پہنچے وَشَدَّ شِدَّةَ اللَّیْثِ الْحَرِبِ اور مثل شیر غضبناک کی اون لعینوں پر حملہ کیا اور ایک
تلوار ایسی قاتل قاسم پر ماری کہ ہاتھ اوس شقی کا کہنی سے کٹگیا فَصَاحَ حَمَلَتْ خَیْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ
لِیَسْتَنْقِذُوْا عُمَرَ مِنَ الْحُسَیْنِ وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ مجہے حسین سے چہڑاؤ یہ سنکی بہت اہل کوفہ
جمع ہو گئی کہ عمر کو حضرت کی ہاتہہ سی چہڑالین لیکن حضرت نی اوس شقی کو واصل جہنم کیا وَجَرَحَتْهُ الْخَیْلُ بِحَوَافِرِهَا
وَوَطِئَتْهُ افسوس صد افسوس کہ لڑائی جو لاش قاسم پر ہوئے اور گہوڑے دوڑے تو تمام جسم شریف نازنین قاسم
گہوڑون کی ٹاپون سی پامال اور ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا فَانْجَلَتِ الْغَبْرَةُ فَاِذَا بِالْحُسَیْنِ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِ
الْغُلَامِ جب گرد بیٹہے تو حضرت نعش قاسم پر پہنچے تو وہ حال قاسم کا فرزند زہرا نی دیکہا کہ خدا کسی کو وہ حال
عزیز کا نہ دکہاوے کہ تمام جسم تو گہوڑون کی ٹاپون سے پامال وَهُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْهِ التُّرَابَ اور قاسم
زمین پر پیری ایڑیان رگڑ رہی ہین حَتّٰی مَاتَ الْغُلَامُ تا آنکہ اسیطرح یتیم حسن سامنی حضرت کی راہی جنت ہوا
جناب امام حسین رو رو کی فرماتی تہے یَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلٰی عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهٗ فَلَا یُجِیْبُكَ ای قاسم بہت
دشوار ہے چچا پر تیری کہ پکاری اور مین تجہے اس حال سے دیکہون اور مدد نکر سکون لَعَنَ اللّٰهُ الْقَوْمَ قَتَلُوْكَ عذاب
اپنی رحمت سی دور کری جنہون نی تجہے شہید کیا اور تیری حال پر رحم نکہایا راوی کہتا ہے ثُمَّ احْتَمَلَهٗ
فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رِجْلَیِ الْغُلَامِ یَخُطَّانِ الْاَرْضَ وَقَدْ وَضَعَ صَدْرَهٗ عَلٰی صَدْرِهٖ پہر حضرت نے
نعش قاسم کو اوٹہایا تو مین دیکہتا تہا کہ پاؤن قاسم کی زمین پر لٹکتی تہے اور سینۂ قاسم کو حضرت اپنے
سینے سے لگائی ہوئی رو تی لیی جاتی تہے تا آنکہ جہان اور عزیزون کی نعشین پڑین تہین وہین قاسم کو
لٹا دیا پہر اوس قوم جفا کی حق مین بددعا کر کی فرماتی تہے صَبْرًا یَا بَنِیْ عُمُوْمَتِیْ صَبْرًا ای عزیزو صبر کرو
یَا اَهْلَ بَیْتِیْ لَا رَاَیْتُمْ هَوَانًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا ای اہلبیت میرے جو ذلتین تمنی آج دیکہین

آج کے سوا پھر نہ دیکھو گی ایک راوی کہتا ہی ثم بکی بکاءً شدیداً حتی خرجن النساء من بعضا منہن
پھر حضرت حال قاسم پر آہ سرد کھینچ کے اس شدت سی روئے کہ اہلبیت اطہار بیتاب ہو کر خیمے سے
نکل پڑے فرأیت منہن جاریۃ ناشرات الرأس ناشرات الشعر تبکی و تقول پس دیکھا
اون میں ایک لڑکی کو کہ سر و پا برہنہ روتی آتی ہے اور کہتی ہے وا اخی قتل اللہ من قتلک
ای بھائی میرے ای یا جانی میرے خدا قتل کرے اوسی جس نے تجھی مار ڈالا اور مجھ یتیم کو بی برباد کر ڈالا
فجاءت وانکبت علیہ پھر آئی اور بیتابی کے نعش پر منہ کے بہل گر پڑے اور قاسم سے لپٹ
گئی اور روتی تھی اور بیتابی کرتی تھی پوچھا میں نے یہہ کون ہے فقالوا ھذہ اخت القاسم
لوگوں نے کہا یہہ بہن ہی قاسم کی پس امام حسین اون عورتوں کو سمجہا کی خیمہ میں لیچلی تو وہ لڑکی نعش قاسم کو
نہ چہوڑتی تھی اور خون برادر لیکے اپنے منہ پر ملتی تہی الا حضرت نے دلاسا دیکے چہڑایا وہ مقام رونیکا یہہ ہے کہ حضرت نے نعش قاسم سے
خواہر قاسم کو یوں دلاسا دیکے چہڑایا مگر افسوس خواہر حضرت زینب خاتون اور دختر حضرت سکینہ نعش پر خون حضرت سے
لپٹی روتی تہیں تو کسی لعین نے ذرا دلاسا دیکے نہ چہڑایا بلکہ وہ ستم کیا کہ اوس کے بیان کی تاب نہیں ہے اور گہسیٹ
گہسیٹ کے اور تازیانے مار مار کے چہڑایا اور اونٹوں پر سوار کیا اور رونے نہ دیتے تہے روایت چہاردہم
نقل شیعہ جناب امام حسین ثواب بکا میں پہر روایت عبد اللہ ابن بکر ثواب
گریہ میں پھر نقل ایک و سیدا سکی پھر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورہ
اور شہادت حضرت قاسم ملا ابو الحسن شیرازی نی لکہا ہے کہ ایک شخص پاسبان قریب
میرے رہتا تہا جب وقت وفات قریب پہونچا اوس نے مجھے بلایا میں نے اوسے اعتقادات یاد دلائے
جب اوس نے انتقال کیا تو میں نے اوسے خواب میں دیکھا تو احوال اوسے اوس کے مستفسر ہوا بولا
وہ کہ جب مجھے دفن کیا تہا تو آئے دو فرشتے گرز آتشین لیئے ہوئے اور چاہا کہ مجھے عذاب کریں کہ
میں نہایت گنہ گار تہا پس مجہہ پر نہایت ہراس طاری ہوا کہ مجھے ان سے کون بچایگا کہ ناگاہ جناب امام حسین
میرے قبر میں تشریف لائے اور بولے چہوڑ دو اسے کہ خدا نے اس گنہ گار کو مجھے بخشا ہے عرض کی
اونہوں نے یا ابن رسول اللہ یہہ بہت گنہگار ہے سبب اس کے نجات کا کیا ہے ارشاد کیا جناب

امام حسین نے ای فرشتو یہاں ایکدن ہیر مجلس ماتم مین بیٹھا اور ایک مومن اسکی پاس کھڑا تھا جب ذاکر نے کچھہ میرے مصیبت بیان کے تو اوس مومن کا آنسو اسکی سر پر گرا اوس آنسو کی برکت سے خدا نے اسی ہی بخشا ہے پس وہ فرشتے چلے گئی اور مین آرام سے ہون پس حضرات فرزند حیدر کرار نے تمھارے لئی گھر بار لٹایا اور اب بھی تم سے ایکدم غافل نہین ہے چنانچہ کتاب کامل الزیارۃ مین عبد اللہ بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا مینے جناب صادق سے لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَلْ كَانَ يُصَابُ فِي قَبْرِهِ شَيْءٌ یا حضرت اگر کھولین قبر جناب امام حسین آیا قبر مین نعش حضرت پائینگے حضرت نی فرمایا کیا عظیم ہے سوال تیرا ای پسر بکر پس مغرور سن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيْهِ وَاَخِيْهِ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بتحقیق کہ جناب امام حسین اپنی پدر بزرگوار اور برادر عالی مقدار کی ساتھہ منزل رسول خدا مین تشریف رکھتی ہین اور کبھی مین عرش سے متعلق ہوکی یون دعا کرتے ہین يَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ ای خداے کریم جو تونی وعدہ کیا ہے اوسے وفا کر اور دیکھتی ہین اپنی زوّارون کی طرف اور جانتی ہین نام اون کے اور اون کے آبا کی وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيَسْاَلُ آبَاءَهُ الْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ اور کبھی وہ جناب دیکھتے ہین اپنے رونی والون کیطرف جبی روتا پاتی ہین اوس کے لئی استغفار کرتے ہین اور اپنے جد و پدر سے التماس استغفار کرتی ہین کہ میرے رونی والون کے لئی استغفار کیجیے اور فرماتی ہین ای رونے والی میرے مصیبت پر لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ اگر تو جانے اوسی جو خدا نے تیری لئے مقرر کیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو رونی سے تیری پس خوشا حال اون لوگون کا جن کے شفاعت خواہ ہون ایسی مقربان خدا حضرات رونی سے فرزند رسول پر ایک آن غافل نہو کہ یہہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابرار نے ایک مومن دیندار کو مشہور بدوستی ائمہ اطہار کیا تھا بعد وفات خواب مین دیکھا کہ جب لوگ اوس کے دفن سے فارغ ہوئی تو دو شخص مہیب باشکل عجیب اوس کے قبر مین آئی اور اعتقادات سے اوسکے سوال کرنے لگی اور بولے وَمَنْ رَبُّكَ بتا تیرا رب کون ہی تو وہ مومن اون کی ہیبت سے ششدر و مضطرب تھا اور زبان کو طاقت جواب نہ تھی کہ ناگاہ عین اضطراب مین ایک مرد جلیل نورانی مانند شکوہ عرش خدا ایک کرسی پر قریب اپنی غلام کے آکی بیٹھے اور فرمانی لگی ای شخص کیون گھبراتا ہے فقل

فِي جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي کہا ان کی جواب مین اللہ رب میرا ہے حضرات وہ کون تھے وہ آقا تمہارے
جناب علی ابن ابیطالب تھے پھر پوچھا فرشتون نے مَنْ نَبِيُّكَ نبی تیرا کون ہے قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ حضرت نے فرمایا کہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نبی ہین میرے قَالَا وَمَنْ إِمَامُكَ پھر دونون نے
کہا بتا تیرا امام کون ہے قَالَ قُلْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي فرمایا حضرت نے کہہ علی ابن ابیطالب امام
ہین میرے پھر دوسرے امام سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہو حسن بن علی امام ہین آخر جب تیسرے
امام سے سوال کیا کہ بتا تیرا تیسرا امام کون ہے ثُمَّ شَدَّدَا الْعِتَابَ قَالَ قُلْ فِي جَوَابِهِمَا الْحُسَيْنُ صَلَّى اللّٰهُ
بِكَرْبَلَاءَ إِمَامِي پس جب پوچھا گیا کہ کون تیرا تیسرا امام ہے حسین ہے فرمایا کہ ای شخص جواب
دے کہ حسین شہید کربلا امام ہے میرا اس ... عاشق حسین نے جب نام حسین سنا جواب دینا بھی بھول گیا
اور بیاختہ واحسیناہ واحسیناہ کہہ کر ... تو حضرت کو ... ایسا ... اسقدر روئے کہ روتے
روتے بیہوش ہو گئی پس وہ فرشتے پکاری ای عاشق حسین ... حیدر کرار بھی بیہوش
ہو گئی جب غش سے افاقہ ہوا تو فرمایا فرشتون سے کہ اس عاشق حسین سے کچھ نہ پوچھو دیکھتے ہو کہ میرے
فرزند سے کس قدر محبت رکھتا ہے اور اسقدر ... اب سنی مصائب فرزند اسد اللہ الغالب اور رد...
کہ اس کی عادت کام آویگی کہ ساتوین محرم کی اس دن جناب پر پانی بند ہوا اور آواز العطش آسمان تک جاتی
تھی تا انکہ شب قتل نمودار ہوئی تو جمع کئے حضرت نے اصحاب اپنے اور فرمایا کہ آیا معلوم ہوا تمہین کہ کس
بلا مین گھر گیا ہون اور یہہ قوم سوا میرے کسی کی جان کی طالب نہین ہے وَلَوْ قَتَلُونِي لَمْ يَلْتَفِتُوا
إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ اور یہہ مجھے قتل کرین گے تو تمہارے درپے نہون گے تمہین اجازت
دیتا ہون مین تم چلے جاؤ قَالُوا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ هٰذَا أَبَدًا سب متفق ہو کی بولے واللہ یہہ کبھی
نہو گا حضرت نے فرمایا إِنَّكُمْ تُقْتَلُونَ غَدًا كُلُّكُمْ تم سب صبح کو مارے جاؤ گے اور کوئی نہ بچے گا قَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَكَ سب نے عرض کی حمد وشکر خدای عزوجل کا جس نے ہمین یہہ شرف
دیا کہ فرزند رسول کے ساتھہ ہم ماری جاوین ثُمَّ دَعَا لَهُمْ فَقَالَ لَهُمُ ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ وَانْظُرُوا واجب
حضرت نے اونھین ایسا کامل الاعتقاد پایا تو اون سب کے لئی دعا کی اور فرمایا اون سے اوٹھاؤ سرونکو اور دیکھو

جب سب نے سر اوٹھایا فجعلوا ینظرون الی مواضعهم ومنازلهم فی الجنة پس سب اپنی اپنی مکان ومنزل
بهشت مین دیکهنی لگی وهو یقول لهم هذا منزلک یا فلان اور حضرت فرماتی تهی یهه مکان تیرا هے
ای شخص اور یهه مقام تیرا هے فکان الرجل یستقبل الرماح والسیوف بصدره ووجهه لیصل
الی منزله من الجنة پس یهه حال تها یاوران حضرت کا روز عاشوره که سینه تانے فوج عدو مین گهسی جاتی تهی
اور نیزے اور تلوارین سینهای اقدس پر لگتی تهین ورمنهه اون کے منزل بهشت کی طرف تهی حتی اقتل
اصحابه ووقعت النوبة لاولاد اخیه فجاء القاسم بن الحسن وقال یا عم الاجازة
لامضی الی هولاء الکفرة تا انکه سب اصحاب شهید هوئے اور نوبت پهنچی اولاد امام حسن کی تو قاسم فرزند حسن نے
آکی عرض کی ای چچا اجازت دو تا جاوں ان کافرون سے لڑنیکو فقال له الحسین یا ابن اخی انت من اخی
علامة جناب امام حسین نے فرمایا ای فرزند تو میری بهائی کی نشانی هے وارید ان تبقی لاتسلی بک ولم
یعطه اجازة للبراز ای قاسم چاهتا هون که تو باقی رهے که تجهے دیکهه کے تشفی وتسلی حاصل کرون اور
حضرت نے اجازت ندی فجلس مهموما مغموما باکی العین حزین القلب واجاز الحسین اخوته
للبراز ولم یجزه پس حضرت قاسم مغموم ومحزون ایک کناری بیٹهه کے رونی لگی اور حضرت قاسم کے اور
بهائیون کو اجازت دیتے تهے اور قاسم کو ندی فجلس القاسم متالما ووضع راسه علی رجلیه پس
قاسم سر زانو پر رکهے نهایت تشویش مین بیٹهے تهے وذکر ان اباه قد کان ربط له عوذة
فی کتفه الایمن یاد آیا حضرت قاسم کو که بابانی هماری بازوی راست پر ایک تعویذ باندها تها وقال له اذا
اصابک الم وهم فعلیک بحل العوذة وقراءتها فافهم معناها واعمل بکل ما تراه مکتوبا
فیها اور فرمایا تها ای قاسم جب بهت رنج والم پهنچے تجهے لازم هی کهولکر تعویذ کو پڑهنا اور اوس کے معنی سمجهکر
اوس کے لکهے پر عمل کرنا پس حضرت قاسم نے دل مین کها که کتنے برس گذرے مگر مثل آج کی صدمے کے سامنا نهین هوا
پس تعویذ کهولکر پڑها واذا فیها یا ولدی یا قاسم اوصیک انک اذا رایت عمک الحسین فی
کربلا وقد احاطت به الاعداء اوسمین لکها تها ای فرزند میری قاسم وصیت کرتا هون تجهے
جب آئی تو اپنی چچا حسین کی ساتهه کربلا مین اور دشمن اونهین گهیرلین فلا تترک البراز والجهاد لاعداء الله

وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تو اي پسر برادر تن کو نا جنگ و جهاد کو دشمنان خدا اور رسول خدا سے وَلَا تَبْخَلْ
عَلَيْهِ بِرُوْحِكَ اي جان پدر بخل کرنا اپنے چچا پر جان نثار کرنے مین وَكُلَّمَا نَهَاكَ عَنِ الْبِرَازِ اَعِدْهُ لِيَاذَنَ
لَكَ فِي الْبِرَازِ لِتَحْظٰى فِي السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ اور اگر وه تجهے اجازت نہین جہاد کي تو پہر کہنا یہان تک
کہ تجہے اجازت دین اور مجہے بہ شاد کرنا میرے حسین پر فدا ہو کي اور سعادت ابدي حاصل کر خیال کیجیے کیا عشق تہا
بہائیون مین فَقَامَ فِي السَّاعَةِ وَاَتٰى اِلَى الْحُسَيْنِ وَعَرَضَ مَا كَتَبَ اَبُوْهُ الْحَسَنُ عَلٰى عَمِّهِ الْحُسَيْنِ
قاسم شاد شاد اوٹہے اور آئے چچا پاس اور عرض کیے جو لکہا تہا اون کے بابا امام حسن نے امام حسین کو فَلَمَّا
قَرَءَ الْحُسَيْنُ الْعُوْذَةَ بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا وَنَادٰى بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ
پس حضرت نے اوس تعویذ کو پڑہا بے اختیار شدت سے روئے اور آواز گریہ بلند کي اور آہ پر درد و حسرت
کہینچي وَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هٰذِهِ الْوَصِيَّةُ لَكَ مِنْ اَبِيْكَ اور بولے اي پسر برادر یہہ وصیت تمہارے
بابا نے تمہین میري کي لکہي ہے اب مجہے وصیت برادر بزرگوار حسن مجتبي نے مجبور کیا پس خیمه مین جا کے
ان بیبیون سے رخصت ہو فَانْجَعُوْا اَهْلُ الْبَيْتِ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ وَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيْدًا وَ
نَادَوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ پس سب اہلبیت نے جو قاسم کو عازم جنت دیکہا شور و غل واویلا و امصیبتا کا
بلند کیا اور شدت سے روئے ثُمَّ اَنَّهُ خَرَجَ وَقَالَ پس قاسم خیمه سے روتے نکلے اور یہہ اشعار پر درد پڑہتے ہوئے
تہے شعر اَيَّامُنَا غَدَرَتْ وَالدَّهْرُ غَدَّارُ ❊ اَفْنَى الرِّجَالَ اَوْقَدْ بِالْحَشَا نَارًا ❊ افسوس زمانے نے
ہم سے مکر کیا اور برائي کی اور زمانہ برا بیوفا و مکار ہے کہ فنا کیا اور چہوڑ دیا ہماري عزیزون کو اور جلادي
ہماري سینے مین آتش فراق اون کي شعر مُطَرَّحِيْنَ عَلَى الرَّمْضَاءِ كَاَنَّهُمْ ❊ اُسُوْدُ غَابٍ عَنْهُمْ
نُوْرُ اَقْمَارٍ ❊ پڑے ہین عزیز ہمارے ریگ گرم پر بیگور و کفن گویا وه بے نور ہوگئے ہین اور روشنی اون کے
جاتي رہے شعر هٰذَا الْفِرَاقُ مِنَ الْاَحْبَابِ وَا اَسَفَا ❊ مَعَهُمْ سُكَيْنَةُ تُجْرِي الدَّمْعَ مِدْرَارًا
وه کیا فراق ہے کہ جس سے سینہ جلتا ہے واسطے زینب و رقیہ کي آه افسوس اور اون کے ساتھ سکینہ
علی الاتصال آنسو بہاتي ہوئي شعر مُسْتَاسِرُوْنَ حَفَايَا بَيْنَ اَعْيُنِهَا ❊ مُلَطِّمُوْنَ خُدُوْدًا بِاَيْدِيْ
كُفَّارٍ کس صورت سے یہہ ہونگے قید با سر و پا برہنه درمیان دشمنون کے موہنہ پر طمانچے مارتے درمیان لشکر

کفار کے ای کربلا تجھمین بلا و مصیبت بہت سی جزع اور بیتابی کی ہمنی اور خانہ خدا سے بہی ہم اسطرح جلد چلی تیری طرف
جیسے کوئی راہ بہولا ہوتا ہے ای کربلا تجھہ مین وہ رنج پہونچے ہین افسوس بہت دراز ہوئی رنج و غم دن کے
کہ دل ہمارے یہان آکے پہن گئے قَالَ فَلَمَّا رَاَی الْحُسَیْنُ اَنَّ الْقَاسِمَ یُرِیْدُ الْبَرَازَ راوی کہتا ہے جب
جناب امام حسین نے دیکھا کہ قاسم فرزند حسن مرنے جاتا ہے قَالَ لَہٗ یَا وَلَدِیْ تَمْشِیْ بِرِجْلِکَ اِلَی
الْمَوْتِ حضرت نے فرمایا ای فرزند میری ای قاسم اپنے پاؤن سے موت کی طرف جاتا ہے قَالَ
وَکَیْفَ یَا عَمِّ وَاَنْتَ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ وَحِیْدًا فَرِیْدًا وَلَا حَمِیٌّ لَیْتًا قاسم نے عرض کیا کہ کیسی جاؤن
ای چچا سوی موت کہ آپ دشمنون مین تنہا کھڑے ہین نہ کوئی آپ کا مددگار ہے اور نہ کوئی دوست
ہے نَفْسِیْ لِرُوْحِکَ الْفِدَاءُ وَنَفْسِیْ لِنَفْسِکَ الْوِقَاءُ ای چچا روح قاسم کی آپ کی روح اقدس پر
قربان ہو اور نفس میرا آپ کی نفس کے واسطے سپر ہو قَالَ اِنَّ الْحُسَیْنَ شَقَّ اَزْیَاقَ الْقَاسِمِ وَقَطَعَ
عِمَامَتَہٗ ثُمَّ اَدْلَاھَا عَلٰی وَجْہِہٖ وَشَدَّ یَدَہٗ راوی کہتا ہے کہ پہر حضرت نے روکی گریبان قاسم کو چاک
کیا پہر عمامہ قاسم کو دو حصہ پہاڑ کر ایک سرا اسکا اوپر لٹکایا اور ایک سینہ پر ثُمَّ اَلْبَسَہٗ ثِیَابَہٗ بِصُوْرَۃِ
الْکَفَنِ پہر حضرت نے کپڑے قاسم کو بصورت کفن پہنائے وَشَدَّ سَیْفَہٗ بِوَسَطِ الْقَاسِمِ وَ
اَرْسَلَہٗ اِلَی الْمَعْرَکَۃِ اور کمر مین قاسم کے تلوار باندہے اور بہیجا قاسم کو سوی قتلگاہ ثُمَّ اِنَّ الْقَاسِمَ
قَدِمَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَقَالَ پہر حضرت قاسم میدان مین گئے اور عمر سعد سے مخاطب ہوکے فرمایا یا
عُمَرُ اَمَا تَخَافُ اللّٰہَ اَمَا تُرَاقِبُ اللّٰہَ یَا اَعْمَی الْقَلْبِ اَمَا تُرَاعِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ای عمر سعد تو خدای
عز و جل سے نہین ڈرتا ہے ای کور باطن ہمارے باب مین کچھہ خیال رسول خدا بھی نہین کرتا فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَا کَفَاکُمُ التَّجَبُّرُ اَمَا تُطِیْعُوْنَ یَزِیْدَ پس عمر سعد نے کہا آیا تمہین یہہ ظلم و ستم کفایت
نہین کرتا کیون نہین اطاعت کرتے ہماری امیر یزید ابن معاویہ کے فَقَالَ الْقَاسِمُ لَا جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا حضرت
قاسم نے فرمایا خدا تجھے جزای بد دی اس کلام کی تَدَّعِی الْاِسْلَامَ وَآلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ عِطَاشًا ظِمَاءً قَدْ
اِسْوَدَّتِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِہِمْ دعوی اسلام کرتا ہی اور کلمہ رسول خدا کا پڑہتا ہی اور آل رسول خدا اس قدر پیاسی ہے کہ دنیا
انکی آنکہون کی آگی سیاہ ہے ثُمَّ طَلَبَ الْبَرَازَ فَجَاءَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَاتِلُ بِاَلْفِ فَارِسٍ پہر حضرت قاسم نے

طلب جنگ کیا اور فرمایا کہ کوئی ہے جو حسن سے لڑنے آئے پس ایک شقی لشکر عمر سعد سے نکلا کہ تنہا ہزار
سوار سے لڑتا تھا پس جائے تامل ہے وہ شقی تو اس قدر کارآزمودہ اور یہاں فرزند حسن مجتبی کا سن بارہ
تیرہ برس کا تھا مگر قربان فرزند شیر خدا کے کہ ایک آن میں اوسے واصل جہنم کیا اور چار بیٹے اوس
شقی کے اوس دن جہنم واصل ہو چکے تھے فَضَرَبَ الْقَاسِمُ فَرَسَهُ بِسَوْطٍ وَعَادَ بِقَتْلِ الْفُرْسَانِ
پھر حضرت قاسم نے سمند کو کوڑا کیا اور مقاتلہ کفار میں مشغول ہوئے اِلَى اَنْ ضَعُفَتْ قُوَّتُهُ فَهَمَّ الْقَاسِمُ
اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْخَيْمَةِ اثنائے قاسم کو ضعف طاری ہوا پس ارادہ کیا خیمہ کا وَاِذَا بِالْاَزْرَقِ الشَّامِيِّ قَدْ
قَطَعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَعَارَضَهُ ناگاہ ازرق شامی سدراہ ہوا فَضَرَبَهُ الْقَاسِمُ عَلَى اُمِّ رَاْسِهِ فَقَتَلَهُ
پس حضرت قاسم نے ایسی تلوار اوس کے سر نحس پر ماری کہ وہ شقی بھی واصل جہنم ہوا اور قاسم خدمت
عم بزرگوار میں آئے وَقَالَ يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ الْعَطَشُ اَدْرِكْنِي بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ اور عرض کی اے چچا جان پیاسا
ہون پیاسا ہون خبر لو میری ایک جام آب سے فَصَبَّرَهُ الْحُسَيْنُ وَاَعْطَاهُ خَاتَمَهُ حضرت نے فرمایا اے جان
حسین صبر کر اور انگوٹھی اپنی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسے منہ میں رکھ اور جو حضرت قاسم نے فرمایا فَلَمَّا وَضَعَهُ
فِي فَمِهِ كَاَنَّهُ عَيْنٌ فَارَّتْ کہ جب دہن میں رکھا اوسی بیتے تو ایسی تسکین ہوئی مجھے کہ جیسے ایک چشمہ میرے منہ میں جاری
ہوا پس قدرے توقف کرکے میدان کو گئے ثُمَّ جَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى حَامِلِ اللِّوَاءِ وَاَرَادَ قَتْلَهُ پھر حملہ آور ہوئے
قاسم علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوسے قتل کریں فَاَخَذُوا بِهِ بِالنَّبْلِ فَوَقَعَ الْقَاسِمُ عَلَى الْاَرْضِ
اوس نامرد نے ایک تیر مارا کہ حضرت قاسم گھوڑے سے زمین پر گر پڑے فَضَرَبَهُ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدِ الشَّامِيِّ
بِالرُّمْحِ عَلَى ظَهْرِهِ فَاَخْرَجَهُ مِنْ صَدْرِهِ پس شیبہ بن سعد شامی نے گرے پر حضرت قاسم کے پشت پر
ایسا نیزہ مارا کہ سینے سے پار نکل گیا فَجَعَلَ يَخُورُ بِدَمِهِ وَنَادَى يَا عَمِّ اَدْرِكْنِي پس حضرت قاسم اپنے
خون میں لوٹنے لگے اور پکارے اے چچا خبر لو میری فَجَاءَ الْحُسَيْنُ وَقَتَلَ قَاتِلَهُ وَحَمَلَ الْقَاسِمَ اِلَى الْخَيْمَةِ
فَوَضَعَهُ حضرت بیتابانہ دوڑے اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمہ میں اوٹھا لائے
اور لٹا دیا فَفَتَحَ الْقَاسِمُ عَيْنَيْهِ فَرَاَى الْحُسَيْنَ قَدِ احْتَضَنَهُ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ پس حضرت
قاسم نے آنکھیں کھولیں تو چچا کو دیکھا کہ لپٹے ہوئے روتے ہیں اور فرماتے ہیں يَا وَلَدِي لَعَنَ اللهُ

قَاتِلَكَ اي فرزند ميري خدا لعنت كري تيري قاتل كو يُعِزُّ وَاللهِ عَلٰي عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوهُ وَاَنْتَ مَقْتُولٌ بهت دشوار هے تيري چچا پر كه تو پكارے تو اور مقتول هو يَا بُنَيَّ قَتَلُوكَ الْكُفَّارُ وَلَا عَرَفُوا مَنْ جَدُّكَ وَاَبُوكَ اي فرزند ميرے تجهي قتل كيا ان كافرون نے اور نه پهچانا كه جد بزرگوار تيري كون هين اور پدر بزرگوار تيري كون تهي ثُمَّ اِنَّ الْحُسَيْنَ يَبْكِي بُكَاءً شَدِيدًا پهر حضرت بهت شدت سي روے اور سب اهلبيت منه پر طمانچے مارتي تهے اور گريبان چاك چاك واويلا كا غل وشور مچاتي تهے روايت يازدهم حديث ثواب بكا اهل مجلس اور فضائل امام حسين اور آراسته كرنے فوج قليل اور شهادت جناب عباس مع برادران قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَكٰي عَلٰي مُصَابِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرَ اَوْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَهْلَ الْعَزَاءِ كَاَنَّهٗ زَارَنِي عَلَي الْعَرْشِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً مَعَ عَلِيٍّ جناب رسول خدا نے فرمايا جو مومن مصائب حسين سے يا ذكر مصائب كري يا مجلس عزاے حسين مين بيٹهے يا اهل عزا كي خدمت كري گويا اوس نے زيارت كي ميرے عرش پر علي بن ابيطالب كي ساتهه چاليس بار يعني چاليس مرتبه كي معراج كا ثواب اوسي حاصل هوگا سبحان الله كيا مرتبه هے اس مجلس كا كه فرشتي بهي يهان كي آرزو ركهتي هين اور آكي اس مجلس مين شريك هوتي هين وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اور جناب صادق نے فرمايا مَنْ بَكٰي اَوْ اَبْكٰي ثَلٰثِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ جو مومن مصائب اهلبيت ياد كركے خود روئے يا رولاوے تيس آدميون كو تو خدا تعالي اوسپر بهشت واجب كرتا هي وَمَنْ بَكٰي اَوْ اَبْكٰي وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور بلكه جو روئے يا رولاوے دس شخصون كو اوسپر بهي بهشت واجب هے وَمَنْ بَكٰي اَوْ اَبْكٰي وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے يا رولاوے ايك آدمي كو تو خدا اوسپر بهشت واجب كرتا هي وَمَنْ تَبَاكٰي فَلَهُ الْجَنَّةُ بلكه جسے رونا نه آئے اور وه صورت رونے والون كي بنائے بهشت اوسپر بهي واجب هے فَاِنَّ مَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلٰي مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا بس جسكا دل همارے مصائب سنكي محزون نهو وه همارے شيعون سے نهين هي كتاب امالي مين حذيفه يماني سے روايت هي كه جناب رسول خدا حضرت امام حسين كا هاته پكڑ كے فرماتي تهے اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاعْرِفُوْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَفِي الْجَنَّةِ وَمُحِبِّيْهِ فِي الْجَنَّةِ وَمُحِبِّيْ مُحِبِّيْهِ فِي الْجَنَّةِ اي لوگو يهه حسين بن علي هے اسي پهچانو قسم هے مجهے اوس خدا كي كه جان ميري اوس كے قبضه قدرت مين هے

کہ یہ فرزند میرا اہل جنت سے ہے اور جو اوسے دوست رکھے وہ بھی اہل جنت ہے بلکہ جو اوسکے دوستون کا دوست ہے
وہ بھی جنتی ہے وَقَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَهُمَا لَمْ یَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ اور فرمایا جناب
رسالت نے جو دوست رکھے حسن اور حسین اور اون کی اولاد کو تو آتش دوزخ اوسکے بدن کو مس نہ کریگی اور بحار مین
مرقوم ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجماعت اصحاب راہ مین تشریف لیجاتے تھے وَاِذَا هُمْ بِصِبْیَانٍ
یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ الطَّرِیْقِ فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِنْهُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُهُ وَیُلَاطِفُهُ ثُمَّ اَقْعَدَهُ فِیْ حِجْرِهِ
ناگاہ کچھہ لڑکے راہ مین کھیلتے تھے حضرت اون لڑکون مین سے ایک لڑکے کے پاس بیٹھہ گئے اور حضرت بار بار
بوسے لیتے تھے اور لطف فرماتے تھے پہر اوسے گود مین بٹھایا بعض اصحاب نے عرض کی یا حضرت یہ کس سبب سے
مہربانی کا اس لڑکے پر معلوم نہین ہوتا حضرت نے فرمایا کہ مینے دیکھا اس لڑکے کو کہ میرے حسین کے ساتھہ کھیلتا تھا
وَرَاَیْتُ یَرْفَعُ التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ وَیَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهٗ وَعَیْنَیْهِ اور دیکھا مینے کہ یہ لڑکا
خاک زیر قدم حسین اوٹھاتا تھا اور اپنے منہہ اور آنکھون پر ملتا تھا فَاَنَا اُحِبُّهٗ لِمَحَبَّتِهٖ لِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ
پس مین اوسے دوست رکھتا ہون کہ یہ دوست رکھتا ہے میرے حسین کو اور روز قیامت اوسکا اور اوسکے والدین کا
شفاعت خواہ ہونگا اور مجھے خبر دی ہے جبرئیل نے کہ یہ لڑکا ہوگا انصار حسین سے واقعہ کربلا مین بعضے
علمانے فرمایا ہے کہ وہ حبیب بن مظاہر تھے کیا محبت تہی حضرت کو انصار حسین سے خیال کیجیے کہ حضرت کیسے
شاد ہوتے جو دیکھتے جانفشانی یاوران حضرت کی روز عاشورا کہ تین دن پیاسے اپنی جانین نثار کر رہی تہی خصوصاً جناب
عباس فرزند امیر المومنین علیہ السلام کہ بھائی تھے جناب امام حسین کی اور آپکو کمتر غلامون سے سمجھتے تھے
وَکَانَ الْعَبَّاسُ رَجُلًا وَسِیْمًا جَمِیْلًا یُقَالُ لَهٗ قَمَرُ بَنِیْ هَاشِمٍ اور تھے جناب نہایت خوش اور ظاہر
اور خوبصورت کہ خلق مین ماہ بنی ہاشم مشہور تھے وَکَاَنَّهُ الْجَبَلُ الْعَظِیْمُ وَقَلْبُهٗ کَالطَّوْدِ الْجَسِیْمِ اور تھے
عباس نہایت بلند بالا اور دلاور بے بدل اور شان و شوکت مین گویا حیدر کرار تمثل تھے لِاَنَّهٗ کَانَ
بَطَلًا ضَرْغَامًا وَکَانَ جَسُوْرًا عَلَی الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ فِیْ مَیْدَانِ الْکِفَاحِ اور تھے جناب عباس
شجاعون مین بے نظیر اور دلیری مین بے مثل اور فن نیزہ بازی اور شمشیر مین یکتائی زمانہ تھے وَکَانَ اِذَا رَکِبَ
الْفَرَسَ یَلِیْ رِجْلَاهُ اِلَی الْاَرْضِ اور وہ حضرت جب اسپ دور کابہ پر سوار ہوتے تہی تو زمین پاہاے مبارک کو

بوسی دیتی تھے اِن سب باتون پر مثل غلام رضاجوئی امام مین حاضر رہتی تھے اور یہہ مرتبہ محبت کا جناب
عَبّاسؑ کو جناب امام حسینؑ سی بہم پہنچا تھا کہ جب جناب امیر المومنینؑ عازم سفر جنت ہوئی تو سب اولاد کا ہاتھہ
امام حسنؑ کے ہاتھہ مین دیا مگر جناب عَبّاسؑ کو سپرد جناب امام حسنؑ نکیا پس امّ البنین مادر جناب عباسؑ گھبرائین
اور بخدمت امام مین عرض کی ای آقا کیا اس کنیز سے کچھہ خفا ہو یا عبّاسؑ نے کچھہ قصور کیا ہی کہ جو لیسے حسنؑ نین
آپ نے کچھہ نفرمایا اور ہاتھہ اسکا امام حسنؑ کے ہاتھہ مین ندیا فَبَکٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ یَا
اُمَّ الْبَنِیْنَ لَوْ تَعْلَمِیْنَ مَا تَقُوْلِیْنَ جناب امیر رونے لگی اور فرمایا ای امّ البنین اگر تم حال
عَبّاسؑ جانتین جو مین جانتا ہون تو کبھی یہہ بات نہ کہتین ای مادر عَبّاس تیرا عَبّاسؑ تو مجھے سب فرزندون
سے زیادہ عزیز ہے اور میرے دل کو تاب نہین کہ حال عَبّاسؑ بیان کرون امّ البنین نے عرض کی
ای مولا کچھہ تو ارشاد کیجیے کہ اس کنیز کی دلجمعی ہو اور عَبّاسؑ کا ہاتھہ جناب امام حسنؑ کے ہاتھہ مین دیجیے کہ موجب
میری ناموری کا ہو آنحضرت نے جب یہہ سنا تو حضرت امام حسینؑ کو قریب بلایا اور ہاتھہ عبّاسؑ کا جناب
امام حسینؑ کے ہاتھہ مین دیا اور فرمایا ای فرزند یہہ علمدار تیرا ہی اور جب تو کربلا مین نرغہ اعدا مین گھر لیگا
تو عبّاس تجھے بہت دوست رکھتا ہی جان اپنی نثار کریگا یہہ سنکی سب رونے لگی فی الحقیقت کہ جناب عباسؑ نے
ایسی ہی جان فشانی کی روز عاشورہ جناب صادق فرماتی ہین کہ جب فرزند رسول جلیل اور شاہزادہ جبرئیل نے
فوج قلیل اپنے کہ تیس سوار اور چالیس پیادے تھے مقابل لاکھہ سوار اور پیادے کی آراستہ کی فَجَعَلَ زُھَیْرَ
بْنَ الْقَیْنِ فِی الْمَیْمَنَۃِ وَحَبِیْبَ بْنَ مَظَاھِرَ فِی الْمَیْسَرَۃِ پس حضرت زہیر قین کو میمنہ لشکر عنایت کیا
اور حبیب ابن مظاہر کو میسرہ عطا فرمایا وَاَعْطٰی رَایَتَہُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اور علم سعادت
شیم اپنا اپنی قوت بازو عبّاسؑ ابن علی کو دیا اور سب عزیزون کو قلب لشکر مین کھڑا کیا اور خندق مین آگ
روشن کی پس وہ روز جمعہ کا تھا کوفہ و شام مین آواز اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
بلند تھے اور منبرون پر اسم مبارک رسول خدا لیا جاتا تھا اور کربلا مین اون کے لخت جگر تین دن کی پیاسے
تیرون کا مینہہ برستا تھا اور فرزند رسول ایک ایک کی نعش اوٹھاتا تھا اور اوسپر روتا تھا فَلَمَّا رَاَی
الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِیٍّ کَثْرَۃَ الْقَتْلٰی فِیْ اَھْلِہٖ پس جناب عبّاسؑ نے کثرت مقتولون کی اپنی عزیزون مین دیکھے

لعینی دیکھا کہ اولاد عقیل و جعفر اور فرزند امام حسنؑ شہید ہویے اوسوقت جمع کیا اولاد امیر المومنین کو
اور اون سب سے یہہ کہا ای بہائیو دیکھتے ہو کہ فرزند رسول خدا کس بلا مین گرفتار ہین تم سب پر مدد سبط
رسول واجب ہے اور ای بہائیو یہہ نہ سمجہنا کہ ہم بہائی ہین اون کے وہ جناب آقا ہین ہمارے کہ فرزند خاتون
قیامت ہین اگر اسوقت ہم جانفشانی نکرین گے تو ہرگز حیدر کرار ہم سے شاد نہون گے ثُمَّ قَالَ لِاِخْوَتِہٖ
مِنْ اُمِّہٖ پہر فرمایا اپنی بہائیون سے جو بطن مبارک ام البنین سے تہے وہ تین بھائی تہے عبداللہ
و جعفر و عثمان ابن علی یَا بَنِیْ اُمِّیْ تَقَدَّمُوْا حَتّٰی اَرَاکُمْ مَقْتُوْلِیْنَ مَذْبُوْحِیْنَ لِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
ای فرزندان مادر میرے سبقت کرو تم جان نثار کرنے مین تا انکہ دیکہون مین تمہین مذبوح و مقتول
خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا ہوا واسطے فرزند رسول خدا کی ہر چند تم سن مین چہوٹے ہو اور
مین بڑا ہون چاہیے تہا کہ پہلے تمسی مین قتل ہوتا اور جان اپنی حضرت پر سے نثار کرتا اور موت تمہاری
ندیکہتا ولیکن مجہے یہہ خیال ہے کہ ایسا نہو کہ بعد میرے تم مین سے کوئی جیتا بچ جاوے تو مجہے
سخت شرمندگی ہوگی خاتون قیامت سے اس لیے مین چاہتا ہون کہ پہلے تم فدا ہو فرزند
زہرا پر سے پہر مین نثار ہون پس کیا نیک کمائی تہے ام البنین کے سب بولے ہم سب فدای
خاک پای حسینؑ ہین ہم خود مشتاق شہادت ہین تَقَدَّمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
سبقت کی عبداللہ ابن علی نے اور بہت شجاعت کر کے شہید ہوئی پہر جعفر ابن علی علیہ السلام
پہر عثمان ابن علی شہید ہوئی بعد اون کی محمد ابن علی شہید ہوئے پہر ابراہیم ابن علی شہید ہوئے
پہر عون ابن علی فرزند زہرا پر نثار ہوئے موافق بعضی روایتون کے جب فرزند امیر المومنین شہید
ہو چکے طَلَبَ الْعَبَّاسُ اِبْنَہٗ مُحَمَّدًا وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَقَالَ تو بلایا جناب
عباس نے اپنی فرزند کو کہ نام اوسکا محمد تہا پہلے اوسی چہاتی سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا
اور فرمایا ای فرزند ای نور چشم میرے ہر چند تو میرا لخت جگر ہے تیرا قتل ہونا مجہپر بہت دشوار
ہے لیکن واللہ تو ہرگز مجہے زیادہ نہین فرزند رسول خدا سے اور دیکہا تو نے کہ تیرے
چچازاد بہائیون نے کیسی مردانگی کر کے جان نثار کی چنانچہ بحار مین ہے اتنا اشارہ اس روایت کا

مذکور ہے وَیُقَالُ قُتِلَ ابْنُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ یعنی یہہ بہی روایت ہی کہ مقتول تیغ ظلم وجفا ہوا اوس
معرکے مین محمد پسر عباس قَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَخَاہُ ضَاقَ صَدْرِیْ اوسوقت عرض کے عباس نے ای برادر
بزرگوار اب سینہ عباس کا داغ فرزندان وبرادران سے تنگ ہوا ہی اُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ بِثَارِیْ مِنْ
هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ اورچاہتا ہون کہ قصاص خون عزیزان ان اشقیا سے لون فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ
عَلَیْنَ الْحُسَیْنِ پس جناب امام حسینؑ کی آنکہون مین آنسو بھر آئے اور دوسرے روایت مین ہے
فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ عزم شہادت عباس دیکھکے جناب امام حسینؑ
اسیار وئے کہ ریش مبارک آنسون سی تر ہو گئی پھر فرمایا اِذَا عَدَوْتَ اِلٰی هٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ فَاطْلُبْ
لِهٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ شَرْبَۃً مِنَ الْمَاءِ ای عباس اگر جاؤ تم اون کفار کی طرف توہوڑا سا پانی اون بچون کے
لئے طلب کرو اون بیرحمون سے اور کہو کہ فرزندان ساقی کوثر تشنگی سے جان بلب ہین غرض کہ جناب عباس
سیدان کو چلے تو جناب امام حسینؑ بہت بیتاب ہو کر کبہی درخیمہ سے آگی بڑہتے تہے اور کبہی خیمہ کو جاتے تہے
جناب عباس یہہ دیکہکی عرض کرنے لگے ای آقا اسقدر بیتاب کیون ہو قَالَ ذَکَرْتُ وَصِیَّۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
حضرت نے فرمایا ای بہائی مین اسواسطے بیقرار ہون کہ مجہے یاد آئی ہی وصیت اپنے باپ
امیر المومنینؑ کی کہ فرماتے تہے کہ عباس تجہسے بہت محبت رکہتا ہی اور جان تجہپر سے نثار کریگا پس
حضرت عباس سیدان مین آکی کہڑے ہوئے وَقَالَ یَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ هٰذَا الْحُسَیْنُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَقُوْلُ
لَکُمْ اِنَّکُمْ قَتَلْتُمْ اَصْحَابَہٗ وَاِخْوَانَہٗ وَبَقِیَ مَعَ عِیَالِہٖ فَرِیْدًا اور فرمایا ای عمرسعد حسینؑ فرزند
رسول خدا نے ارشاد کیا ہی کہ تمنے قتل کیا اون کے اصحاب اور بہائیونکو اب وہ جناب مع اہل حرم وچند اطفال خردسال
باقی ہی اور فرماتے ہین کہ اگر اب بہی تعرض سے انکے تو مین یہان سے ہند یا اور سمت کو چلا جاؤن اور روز
قیامت جو خدا چاہی میرے اور تیری درمیان مین حکم کری فَلَمَّا اَوْصَلَ الْعَبَّاسُ اِلَیْہِمُ الرِّسَالَۃَ فَمِنْہُمْ مَنْ
سَکَتَ وَمِنْہُمْ مَنْ جَلَسَ یَبْکِیْ جب حضرت عباس نے پیغام سنایا بعضی اشقیا تو سنکے خاموش ہورہے
اور بعضی رونے لگے مگر شمر اور شیث بن ربعی ملعون نکلے وَقَالَا یَا ابْنَ اَبِیْ تُرَابٍ قُلْ لِاَخِیْکَ لَوْ کَانَ
وَجْہُ الْاَرْضِ کُلُّہٗ مَاءً مَا سَقَیْنَاکُمْ قَطْرَۃً اِلَّا اَنْ تَدْخُلُوْا فِیْ بَیْعَۃِ یَزِیْدَ اور وہ دونون

شقی بولے اے پسر ابوتراب کہو اپنے بھائی سے کہ اے حسین اگر تمام روے زمین پانی ہو جاے تو بھی ہم تمہین ایک
بوند پانی کی نہ دینگے جب تک تم بیعت یزید بن معاویہ کی نہ کروگے یہہ سنکر جناب عباس چپ ہوگئے اور آپکی خدمت
حضرت امام حسین علیہ السلام مین اور بیان کیا قول اون کا فَطَاطَاَ الْحُسَیْنُ رَاْسَهٗ وَبَکٰی پس حضرت نے
سر اقدس کو جھکایا اور رونے لگے ناگاہ خیمہ اطہر سے صدائے العطش بلند ہوئی فَلَمَّا سَمِعَ الْعَبَّاسُ
ذٰلِكَ رَمَقَ بِطَرْفِهٖ اِلَی السَّمَآءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْتَدَّ بِعِدَّتِیْ جناب عباس نے جو آواز
العطش سنی سوے آسمان دیکھکے عرض کی اے پروردگار عباس چاہتا ہے کہ کچھہ خدمت ان پیاسون کی کرے
اور پانی لاوے فَرَكِبَ الْفَرَسَ وَاَخَذَ رُمْحَهٗ وَالْقِرْبَةَ فِیْ كَتِفِهٖ یہہ کہکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ لیا
اور مشک لی تب اون پیاسون نے جناب عباس کو عازم فرات دیکھا اَحَاطُوْا بِهٖ مِنْ كُلِّ نَاحِیَةٍ چارون طرف سے
گھیر لیا عباس کو فَقَالَ لَهُمْ یَا قَوْمِ هَلْ یَجُوْزُ فِیْ مَذْهَبِكُمْ اَنْ تَمْنَعُوا الْحُسَیْنَ مِنْ شُرْبِ الْمَآءِ جناب عباس نے
فرمایا اے قوم تمہارے مذہب مین یہہ جائز ہے کہ حسین فرزند رسول خدا کو تو پانی سے منع کرو وَالْكِلَابُ وَ
الْخَنَازِیْرُ یَشْرَبُ مِنْهُ اور سگ و خوک اوس سے پیوین اَمَا تَذْكُرُوْنَ عَطَشَ الْاٰخِرَةِ اے بے بصیرو
تشنگی روز قیامت کو یاد نہین کرتے ہو فَرَمَوْهُ بِالنِّبَالِ جواب مین اوسکے وہ لعین تیر مارنے لگے فَحَمَلَ عَلَیْهِمْ
فَتَفَرَّقُوْا عَنْهُ هَارِبِیْنَ جب حضرت عباس نے اونپر حملہ کیا اوسوقت وہ شقی بھاگے پھر حضرت نے قلب لشکر پر حملہ کیا
اور اشقیے منافق واصل جہنم کیے فَهَمَزَ جَوَادَهٗ وَنَزَلَ اِلَی الْمَآءِ وَاَرَادَ اَنْ یَّشْرَبَ جب میدان اون سے خالی ہوا
تو حضرت عباس نے گھوڑا دریا مین ڈالا اور پیاس کے شدت سے چاہا پانی پئین کہ ناگاہ یاد آیا فَذَكَرَ عَطَشَ
الْحُسَیْنِ وَاَطْفَالِهٖ پس یاد آئی پیاس حسین اور اطفال حسین کی پھینکدیا پانی ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ ذٰلِكَ اَبَدًا
اور فرمایا یہہ کبھی نہو گا کہ فرزند رسول خدا مع اپنے فرزندون کے تو پیاسا ہو اور عباس پانی پئے پھر مشک بھر کر
دوش راست پر رکھی وَقَصَدَ نَحْوَ الْخَیْمَةِ اور ارادہ کیا کہ پانی خیمہ مین پیاسون کو پہنچاوین کہ وہ بھاگے ہوے
نامرد پھر سب جمع ہوئے اور سقاے اہلبیت پر ہجوم کیا فَضَرَبَهٗ نَوْفَلُ الْاَزْرَقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی یَدِهِ
الْیُمْنٰی فَقَطَعَهَا ناگاہ نوفل ازرق ملعون نے ایسی تلوار دست عباس پر ماری کہ ہاتہہ اوس قوت بازوے
امام حسین کا کٹ گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ عَلٰی كَتِفِهِ الْاَیْسَرِ جب حضرت عباس نے مشک کو بائین شانے پر رکھہ لیا

فَضَرَبَهَا نَوْفَلٌ فَبَيَّنَهَا مِنَ الزَّنْدِ کہ پہر نوفل شقی نے بائین ہاتہہ پر بھی تلوار ماری کہ وہ بھی بند دست سے جدا ہو گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ بِاَسْنَانِهٖ قربان وفاے عباس کے جب دونون ہاتہہ کٹ گئے تو پھر مشک کو دانتون سے روکا اور چاہا کہ حضرت تک پہنچاوین فَجَاءَهُمْ فَاَصَابَهَا وَاُرِيْقَ مَاءُهَا ناگاہ ایک تیر ستم مشک پر لگا کہ تمام پانی بہ گیا ثُمَّ جَاءَهُ سَهْمٌ اٰخَرُ فِيْ صَدْرِهٖ فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِهٖ اِلَى الْاَرْضِ پہر ایک تیر سینہ اقدس پر لگا کہ وہ جناب گہوڑے سے زمین پر گرے وَصَاحَ يَا اَخِيْهِ الْحُسَيْنِ اَدْرِكْنِيْ اور پکارے اے بھائی لو مجھے حضرت آواز عباس سنکے دوڑے فَوَاهُ طَرِيْحًا دیکہا تو عباس خون مین نہائے زمین پر پڑے ہین اور روح اقدس اون کی راہی جنت ہو گئی ہے حضرت نے ایک چیخ ماری وَااَخَاهُ وَاعَبَّاسَاهُ ہاے بہائی میرے ہاے عباس میرے اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ اے بھائی میرے میری کمر ٹوٹ گئی اور امید زندگی منقطع ہوئی وَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا اور شدت سے روئے ثُمَّ حَمَلَ اَخَاهُ اِلَى الْخَيْمَةِ پہر نعش عباس خیمہ مین اوٹھا لائے اہلبیت نے جو نعش علمدار کو دیکہا تَجَدَّدَ الْاَحْزَانُ وَاَقَامُوا الْعَزَاءَ پس غم والم اون کا تازہ ہوا اور ماتم علمدار مین بال کہول دیے اور شور واویلا وامصیبتاہ بلند ہوا اور جناب امام حسین ماتم عباس مین کچھہ شعر پڑہکر رو دیے

روایت شانزدہم[۱۶] روایت امالی مین رونا امام زین العابدین کا دیکہکے پسر عباس کو پھر شہادت جناب عباس

فِي الْاَمَالِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ کتاب امالی مین علی ابن سالم نے اپنے باپ سے اور اوس نے ثابت سے روایت کی کہ اوس نے کہا نَظَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاسْتَعْبَرَ ایک دن دیکہا جناب امام زین العابدین نے عبد اللہ پسر عباس علمدار کیطرف اور رونے لگے ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَشَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ قُتِلَ فِيْهِ عَمُّهٗ حَمْزَةُ پہر فرمایا بڑا روز مصیبت رسولخدا پر روز احد تھا کہ شہید ہوئے چچا اون کے حمزہ وَبَعْدَهٗ يَوْمُ قُتِلَ فِيْهِ ابْنُ عَمِّهٖ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اور بعد اوس کے وہ روز بڑا مصیبت کا تہا کہ جبدن شہید ہوئے بہائی اون کے جعفر پسر ابیطالب ثُمَّ قَالَ وَلَا يَوْمَ كَيَوْمِ الْحُسَيْنِ اِذْ اَزْدَلَفَ عَلَيْهِ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ رَجُلٍ يَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ اُمَّتُهٗ پہر فرمایا سب سے زیادہ رسول خدا پر مصیبت کا روز وہ تھا کہ جبدن

شہید ہوئے ہوکی پیاسے میری بابا حسین کہ اوسدن تیس ہزار نامرد اون پر زغہ کیے تھے کوئی اون مین یہود
ونصارا نہ تھا اور سب کلمہ گو تھے اور آپ کو امت رسول خدا مین جانتے تھے کلہم یتقرب الی اللہ بدمہ
باوجود اس کے سب لعین خوشی خدا جانتے تھے خون حسین کو وھو باللہ یذکرھم فلا یتعظون حتی
قتلوہ بغیاً وظلماً اور پدر بزرگوار میرے اونہیں وعظ کرتے تھے اور خدا سے ڈراتے تھے لیکن وہ لعین پند
پذیر نہوئے تا آنکہ قتل کیا اونھین از راہ شقاوت وظلم ہو کا پیاسا ثم قال رحم اللہ العباس فلقد
آثر وفدی اخاہ بنفسہ حتی قطعت یداہ پھر روکر فرمایا خدا رحم کرے میرے چچا عباس کو کہ اونہون
نے بڑی جانفشانی کی اپنے بھائی کے ساتھ تا آنکہ جان اپنی فدا کی بھائی پر اور ہات اپنے کٹوا دیے فابدلہ
اللہ بہما جناحین یطیر بہما مع الملائکۃ فی الجنۃ کما جعل لجعفر بن ابی طالب پس حقتعالے
نے عوض اون کے بازوں کی دو پر زمرد سبز عطا کیے ہین کہ فرشتون کی ساتھ پرواز کرتے ہین جنت مین
جیسے پر جعفر بن ابی طالب کو خدا نے دیے تھے وان للعباس عند اللہ عز وجل منزلۃ یغبط
بہا جمیع الشہداء یوم القیمۃ اور بتحقیق کہ واسطے میرے چچا عباس کے پیش پروردگار یہ قدر ومنزلت
ہے کہ روز قیامت سب شہید غبطہ کرین گے مرتبہ عباس پر حضرات اب سنئے کیفیت وفا وجان نثاری جناب
عباس روی انہ لما قتل اصحاب الحسین کلہم ولم یبق منہم غیر العباس وعلی بن الحسین
روایت ہے جب شہید ہوئے سب اصحاب باوفا امام حسین اور کوئی باقی نہ رہا سوائے عباس علمدار اور علی اکبر
شبیہ رسول مختار کے اوسوقت وہ دونون مشتاق لقائے پروردگار ہوئے اور ہر ایک اون دونون مین
تقدم چاہتا تہا حضرت عباس تو فرماتے تھے کہ اے فرزند حسین اے تصویر رسول الثقلین پہلے مجھے
فرزند زہرا پر قربان ہونے دے کہ تا مین تیرا داغ نہ دیکھون اور علی اکبر نے عرض کیے اے چچا جان
امیدوار ہون کہ پہلے مین جام شہادت سے سیراب ہون اور پیاس اپنی کوثر سے بجھاؤن اور جناب امام حسین کا
عجب عالم تہا سر جھکائے کھڑے روتے تھے کہ ان مین سے کسے بھیجون کہ اکبر نور نظر اور راحت جگر ہے
اور عباس قوت بازو وطاقت کمر ہے کہ ناگاہ حضرت عباس دوڑ کے حضرت کے پاؤن پر گر پڑے اور
عرض کیے فدا ہون تم پر سے سب یار وانصار مارے گئے اب اکیلے ہیں اور یہ فدوی فقط باقی ہے امیدوار ہون

کہ مجھے بہی اجازت میدان دیجیئے کہ رسول خدا سے مجھے شرمساری ہو حضرت نے ناچار اجازت دی اور فرمایا
علی اکبر چچا تمہارے مشتاق شہادت ہوئی ہین اب انکی خاطر کرو فالتفت الحسین الی اخیہ وقال پس متوجہ ہوئے
حضرت طرف اپنے بہائی عباس کے اور فرمایا یا اخی قد کظنی العطش ای بہائی شدت تشنگی سے میرا
جگر کباب ہو گیا ہے اگر ہو سکے تو تہوڑا سا پانی لاؤ عباس نے عرض کیے ای بہائی سعادت عباس ہی اگر وہ سیتے
لا دین فرکض العباس الی خیم النساء فتناول منہا القربۃ پس حضرت عباس گہوڑا دوڑا کے خیمہ اہل حرم
کیطرف آئے اور وہان سے ایک مشک لی اہلبیت کو یقین ہوا کہ عباس علی بہی مرے جاتے ہیں اہل حرم مین کہرام مچا
حضرت عباس ایک ایک کو رخصت کرتے تہی اور گلے سے لگاتے تھے الغرض حضرت عباس سب کو رخصت کر کے خیمہ سے
نکل کے جانب فرات روانہ ہوئے اور اشعار رجز پڑہہ کے لڑنا شروع کیا فلما بلغ العباس عند الفرات کان
علی المشربۃ عمر بن الحجاج الزبیدی فی اربعۃ الاف فارس وراجل پس جب عباس قریب فرات پہونچے
تو دیکہا کہ عمر ابن الحجاج چار ہزار سوار و پیادے سے کنارہ کو گہیرے کہڑا ہے فحمل العباس علیہم وقتل رجالاً کثیراً
واردی ابطالاً وانشاء پس حملہ کیا جناب عباس نے اون پر اور جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا اور بڑے بڑے
شجاعان نامور کو خاک ہلاک پر گرایا اور یہہ شعر پڑہتے ہے شعر انا العباس ابن علی حقا ✦ اعز فلم اذا الم
تعرفونی ✦ مین ہون عباس پسر علی ابن ابیطالب کا برحق پہچانو مجھے اگر وہ غدار اگر نجانتے ہو شعر احامی
عن خیار الناس طراً ✦ واکرم منصباً فی الخافقین حمایت کرنیوالا ہون مین اوس بزرگ کا جسکو خدا نے
سب مخلوقات سے افضل کیا شعر افدیہ بمہجتی من کل سوء ✦ وانصرہ بما ملکت یمینی فدا کرونگا جان
اپنی اوسکی قدم مبارک پر اور نصرت کرونگا اونکی جب تک ہاتہہ میری تن پر سلامت ہین ثم ان العباس
ہزمہم وانی نحو الفرات وملاء القربۃ وشدہا پہر اوس دلاور نے اون لعینون کو مار کے ہٹا دیا اور
ڈالدیا گہوڑا فرات مین اور مشک کو بہر کے باندہا فاغترف من الماء غرفۃ وہم ان یشرب پس
ایک چلو مین پانی لیا اور پیاس کے شدت مین چاہا کہ پیئن فذکر عطش الحسین فرمی الماء من یدہ وانشاء
ناگاہ پیاس حسین بن علی کی یاد آئی قربان وفاداری عباس پر کہ پہینکدیا پانی ہاتہہ سے اور یہہ شعر پڑہی
شعر ہذا حسین ظامیاً فی الحین ✦ وتشرب بارد المعین افسوس ای عباس برادر بزرگوار

تیرا حسین فرزند علی و فاطمہ تو دو دن سی پیاسا ہو اور تو بغیر پلائی اون کی ٹھنڈا پانی پی لی اور وہ پیاسے رہین شعر وَاللهِ مَا هٰذَا فِعَالُ دِيْنِ ✤ أَنَا ابْنُ ذَاتِ الطَّاهِرِ الْأَمِيْنِ اے ندای عباس یہہ کام دینداروں کا نہین ہے کہ امام اپنا تو پیاسا ہو اور غلام پانی پی لی اور اسے عباس تو بیٹا علی ابن ابیطالب کا ہے شعر يَا نَفْسُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ هُوْنِيْ ✤ فَبَعْدَهُ لَا كُنْتِ أَنْ تَكُوْنِيْ اے عباس بعد حسین کے جینا تیرا نہایت ہے وہ ساعت خدا نہ لاوے کہ بعد حسین کی عباس جیتا رہی ثُمَّ إِنَّهُ ارْتَفَعَ مِنَ الْفُرَاتِ وَسَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ بِالْمَاءِ یہہ کہکی وہ فرزند حیدر کرار پیاسا دریا سے نکلا اور پانی لی کے جانب امام حسین روانہ ہوا فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ الرِّمَاحُ وَأَخَذَهُ الرَّمْيُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس تیر انداز یہہ دیکھکے جمع ہوئے اور تیر مارنی لگی چاروں طرف سے اور عباس مثل شیر صفین چیرتی نکلی جاتے تھے فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ يَا وَيْلَكُمْ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ الْقِرْبَةِ پس عمر سعد پکارا وای ہو تم اے لوگو یہہ کون ہی کہ تنہا مشک لئی جاتا ہے جلد عباس کو تمام کرو فَاحْمِلُوْا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس حملہ کرو عباس پر چاروں طرف سے یہہ سنکی وہ لعین ٹوٹ پڑے وَكَمَنَ مَلْعُوْنٌ فَضَرَبَ عَلٰى يَدِهِ فَقَطَعَهَا ایک لعین کمین گاہ مین سے آکے ایسی تلوار لگائے کہ ہاتھ عباس کا کٹگیا فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَأَخَذَ السَّيْفَ بِشِمَالِهِ وَأَنْشَدَ پس جناب عباس نے جلد تلوار بائیں ہاتھ مین لیکی پھر اون پر حملہ کیا اور یہہ فرمایا شعر وَاللهِ لَوْ قَطَعْتُمْ يَمِيْنِيْ ✤ إِنِّيْ أُحَامِيْ أَبَدًا عَنْ دِيْنِيْ و اے ندای لعینوں اگر تمنے داہنا ہاتھ میرا کاٹا تو بھی حمایت مین اپنی دین کی کروں گا ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِمْ وَالرُّمْحُ تَحْتَ إِبْطِهِ پھر حملہ کیا اون کا فروں پر اور علم وہ نشان علی بغل مین دبائے تھا فَقَطَعُوْا يَسَارَهُ پس اون لعینوں نے بایاں ہاتھ بھی کاٹ ڈالا تو جناب عباس نے چاہا کہ پانی امام تک پہنچایا چاہیے کہ مین قتل ہو جاؤں گا تو پھر فرزندان شاہ پیاسی رہجائینگے وَجَعَلَ يَسْعٰى وَيَدَاهُ تَنْضَحَانِ دَمًا وَقَدْ ضَعُفَ مِنْهُمَا یوں ہی وہ جناب چلی جاتی تھے اور خون ہاتھوں سے بہتا تھا اور بہت ضعف طاری تہا کہ عمر سعد لعین پھر پکارا اَمْزِقُوا السِّقَاءَ مِنْ خَلْفِهِ کہ عباس کو پانی نہ لیجانے دو اور مشک اوسکی ٹکری ٹکری کرو فَمَزَّقُوْهَا فَانْهَرَقَ الْمَاءُ پس اون بیرحموں نے مشک پر تلوارین مارکی ٹکری کیا اور پانی

تمام بہادیا فَوَقَفَ الْعَبَّاسُ وَقَدْ اَیِسَ مِنَ الْحَیٰوۃِ پس اوسوقت عباسؑ زندگی سے مایوس ہو کی کھڑی ہو گئے
اِذْ ضَرَبَہٗ مَلْعُوْنٌ صَاحِبُ عَلَمٍ بِعَمُوْدِ حَدِیْدٍ عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِہٖ ناگاہ ایک ملعون نے کہ وہ علمدار
لشکر عمر سعد کا تہا ایسا ایک گرز آہنی سر اقدس علمدار حسینؑ پر مارا کہ گہوڑی سے زمین پر گر پڑی فَنَادٰی
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْکَ مِنِّیْ السَّلَامُ پس پکاری یا ابا عبداللہ تم پر سلام آخری ہو عباسؑ کا حضرت نے جو
آواز اپنی عاشق صادق کی سُنی فَنَادَی الْحُسَیْنُ وَاَخَاہُ وَاعَبَّاسَاہُ پس حضرت بی بیتاب ہو کے
فرمایا ہای بہائی میری ہای عباسؑ میری اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَہْرِیْ ای بہائی اسوقت کمر میری ٹوٹ گئی پہر حضرت نے
لعینون پر حملہ کیا اور لاش عباسؑ سے اونکو ہٹا دیا وَحَمَلَ الْعَبَّاسَ عَلٰی ظَہْرِ فَرَسِہٖ وَتَرَکَہٗ اِمَامَ الْخَیْمَۃِ
عِنْدَ قَتْلٰی قَوْمِہٖ اور رکہا نعش عباسؑ کو گہوڑی پر اور لاکر لٹا دیا لاشہای شہدا مین روایت ہفتدہم
ثواب بکا اور محبت جناب رسول خداؐ اور امام حسینؑ اور کلام جناب امام حسینؑ اور عمر سعد
اور پانی لانی عباسؑ اور کنواں کہودنے اور گریہ سکینہ اور خاتمہ شہادت
امام حسین علیہ السلام مین مشایخ عظام نے مستدرک نوری سی اور اوس نے اپنی باپ سی اور اوس نے
اسحاق سی روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام حسینؑ نے اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ مَا ذُکِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ
اِلَّا بَکٰی وَاغْتَمَّ قَلْبُہٗ لِمُصَابِیْ مین کشتہ گریہ وزاری ہون نہ لیا جائیگا نام میرا آگی کسی مومن کے مگر یہہ کہ
بی اختیار رونی لگی اور مغموم ہو میری مصیبتون پر فی الحقیقت نام حضرت کا ایسا ہی ہی چنانچہ جب حضرت
آدم اور حضرت زکریا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام چار نام نام پنجتن سے لیتی تہے تو خوش وخرم
ہوتی تہے اور جب نام حسینؑ زبان سے کہتی تہے تو بیساختہ رونی لگتی تہے اور کتب مخالفین مین ابی سعادات
سے روایت ہی کہ ایکدن جناب رسول خداؐ صلعم خانہ عایشہ سے چلی جب قریب خانہ فاطمہ پہنچے فَسَمِعَ
الْحُسَیْنَ یَبْکِیْ پس ناگاہ صدای گریہ حسینؑ سمع مبارک مین آئی اور حضرت بیتاب ہو کر دولتسرا جناب فاطمہ مین
تشریف لیگئی وَقَالَ لَہَا یَا فَاطِمَۃُ سَکِّنِیْہِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَائَہٗ یُؤْذِیْنِیْ اور مضطرب ہو کر فرمایا
ای فاطمہ خاموش کرد حسینؑ کو نہین جانتی ہو تم کہ رونا حسینؑ کا میری دل کو کڑہاتا ہے اور مجہی اسکی
رونی سے رنج وایذا ہوتی ہے ثُمَّ اَخَذَہٗ اِلَیْہِ وَقَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ پہر آپ حسینؑ کو

گود مین لیکر پیار کیا اور بوسے رخسارون کی لیئے اور اپنی سینے سے لگا لیا وَمَسَحَ الدُّمُوعَ عَنْ عَيْنَيْهِ
اور آنسو حسینؑ کی پونچھے غرض اسقدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نورچشم بتول رونی سے خاموش ہوا آہ یہہ
مقام رونی کا ہے کہ لڑکپن کا رنج حضرت کو گوارا نہ تہا کہان تہی وہ حضرت کہ جب فرزند اونکا کربلا مین نرغہ
اشقیا مین گھرا تہا روز بروز شدت غم والم کی ہوتی تہی اور روز عاشورہ ہر ایک عزیز و انصار کی
لاش پر روتی تہے کہان تہی رسول خدا کہ اپنی فرزند کو دلاسا دیتی اور سینے سے لگالی پس حضرات
اب سنئے بعض مصائب امام حسینؑ اور بارۂ احوال وفاداری جناب عباسؑ کہ کیسی ہر دم فدای حضرت تہی اور دل و
جان سے خدمت گذاری مین مشغول تہے چنانچہ منقول ہی کہ جب لشکر نفاق پی اوس امام آفاق کو گہیر لیا فَاَرْسَلَ
الْحُسَيْنُ اِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيَّ مِنْ عَسْكَرِكَ فَاَقُولُ لَكَ شَيْئًا پس جناب امام حسینؑ نے
برای اتمام حجت عمر سعد سے کہلا بہیجا کہ اگر تو لشکر سے اپنی تنہا باہر آئے تو مجھے تجہسی کچہہ کہنا ہے
وہ کہون گا فَخَرَجَ بْنُ سَعْدٍ مِنْ عَسْكَرِهٖ اِلَى التَّلِّ وَمَعَهُ ابْنُهُ وَمَوْلَاهُ پس ابن سعد لشکر سے
باہر آیا طرف ایک ٹیلی کے اور ساتہہ اوسکی بیٹا تہا اوسکا اور غلام تہا فَمَشَى اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَمَعَهُ ابْنُهُ عَلِيُّ الْاَكْبَرُ وَاَخُوهُ الْعَبَّاسُ پس چلی جناب امام حسینؑ اوسکی طرف اور ساتہہ حضرت کی فرزند
ارجمند حضرت علی اکبر اور برادر حق شناس حضرت عباس چلے فَالْتَفَتَ اِلَى ابْنِهٖ وَقَالَ يَا بُنَيَّ ارْجِعْ فَقَالَ
يَا اَبَاهُ مَعَهُ ابْنُهُ پس حضرت متوجہ ہوی اپنی پارہ جگر علی اکبر کی جانب اور فرمایا کہ ای فرزند تو پہر جا
کہ مینے عمر سعد کو تنہا بلایا ہے عرض کی اکبر نے کہ ای پدر بزرگوار اوسکی ساتہہ بہی تو اوسکا بیٹا ہے مین کیون
نہ چلون حضرت چپ ہوئے ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَخِيهِ وَقَالَ يَا اَخِي ارْجِعْ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ مَعَهُ
مَوْلَاهُ پہر متوجہ ہوی حضرت اپنی برادر عالیمقدار عباس علمدار کیطرف اور فرمایا کہ بہائی تم پہر جاؤ عرض کی
فرزند حیدر کرار نے کہ یا ابن رسول اللہ اوسکی ساتہہ اوسکا غلام ہی پہر مین کیون نہ چلون یعنی عباس نے
تو اپنکا بدل غلام سے ساتہہ کیون نہ چلی غرض حضرت نی عمر سعد سے جاکر فرمایا تو جانتا ہی کہ مین فرزند رسول خدا
ہون میرے خون مین شریک نہ ہو وَتَتْرُكُنِي اَخْرُجُ مِنْ بِلَادِكُمْ اِلَى الْهِنْدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ اور نہ روک
مجھے کہ نکل جاؤن قلمرو تمہارے سے طرف ہند یا اور کہین وہ بولا کہ مجھے اسمین اختیار نہین ہی پہر فرمایا

حضرت نے اِذْهَبْ بِنَا عِنْدَ يَزِيْدَ لِيَصْنَعَ مَا يُرِيْدُ کہ اگر یہہ بہی نہین ہوسکتا تو مجہے گہیری ہوئے یزید پاس
لیچلو جو چاہے وہ میرے حق مین کریے فَقَالَ سَاَكْتُبُ ذٰلِكَ پس ابن سعد بولا یہہ لکہون گا ابن زیاد کو جب لکہا عمر سعد نے
ابن زیاد کو پس پڑہا وہ نامہ ابن زیاد نے اور شمر لعین اوس صحبت مین موجود تہا بولا کہ ای امیر اگر اسوقت حسین کو
چہوڑ دیگا تو پہر حسین تیری ہاتہہ نہ آیگا اوس دشمن خدا کو شمر حرامزادی کی بات پسند آئی اور جلد اسی یہی روانہ کربلا
کیا اور لکہا عمر سعد کو کہ معلوم ہوا مجہکو کہ تو حسین سے مشورہ کیا کرتا ہے اگر تجہسے یہہ کام نہ ہوسکی تو سرداری
لشکر شمر کو دی کہ یہہ بخوبی انصرام کار کریگا فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَيَّقَ الْعَيْنَ عَلَى الْحُسَيْنِ پس جب یہہ سنا
عمر سعد نے تو اوس دشمن خدا کو قتل حسین فرزند رسول الثقلین ترک سالاری لشکر سی آسان تر معلوم ہوا اور حضرت کو
تنگ کیا حَتّٰى مَنَعُوْهُ مِنَ الْمَآءِ یہان تک کہ پانی حضرت پر بند کیا فَلَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ
دَعٰى بِاَخِيْهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ اِلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ فَارِسًا وَعِشْرِيْنَ رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهٗ عِشْرِيْنَ قِرْبَةً پس
تشنگی نے غلبہ کیا حضرت پر اور اصحاب حضرت پر تو بلایا حضرت نے جناب عباسؑ کو اور ہمراہ اون کے تیس ۳۰ سوار اور
بیس ۲۰ پیادے اور بیس مشکین کر کے پانی لینے بہیجا وقت شب جب قریب فرات آئی پس عمرو بن حجاج پکارا تم کون ہو
جو سوے دریا آئی ہو ہلال ابن نافع کہ اصحاب سید الشہدا سے تہے بولی ابن عمّ لک جِئْتُ لِاَشْرَبَ
مِنَ الْمَآءِ مین ہون پسر عم تیرا آیا ہون پانی پینے فَقَالَ اشْرَبْ هَنِيْئًا لَكَ پس عمرو بولا پیلو گوارا ہو تمہین ہلال
پکاری وای ہو تجہہ پر تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَشْرَبَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَنْ مَعَهٗ يَمُوْتُوْنَ عَطَشًا مجہے
تو حکم کرتا ہے پانی پینے کو اور حسین فرزند فاتح خیبر و بدر و حنین مع اہلبیت و اصحاب پیاس سے مرتا ہے ابن حجاج
بولا یہہ سچ ہے لیکن ہمین حکم امیر شام یہی ہے کہ ایک قطرہ حسین اور اصحاب حسین کو نہ ملی ہلال نے آواز دی
کہ داخل فرات ہو اور بہر لو مشکین اور ابن حجاج اپنی رفیقون کو پکارا جنگ ہونی لگی کچہہ لڑتی تہے اور
کچہہ لوگ پانی بہرتی تہے حَتّٰى مَلَئُوْهَا وَلَمْ يُقْتَلْ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اَحَدٌ قُتِلُوْا مِنْهُمْ جَمَاعَةٌ كَثِيْرَةٌ
یہان تک کہ پانی بہر لیا اور کوئی اصحاب حضرت سی شہید نہوا اور بہت منافق جناب عباسؑ کے ہاتہہ سے
مارے گئی پس جناب عباسؑ مع اصحاب پہرے اور پانی حضرت کو لاکر دیا سب نے پیا وَلِذٰلِكَ سُمِّيَ الْعَبَّاسُ
السَّقَّاءَ اس جہت سے حضرت عباسؑ کو سقای اہلبیت کہتے ہین اور جب پہر اطفال حسین پر پیاس کے شدت ہوئے

ثُمَّ طَلَبَ العَبَّاسَ وَقَالَ فَاجْمَعْ اَصْحَابَکَ وَاحْفَرْ بِئْرًا پهر بلایا حضرت نی جناب عباسؑ کو اور فرمایا کہ ای بہائی جمع کر واصحاب کو اور کنوان کہود و کہ لڑکی شدت تشنگی سی جان بلب ہین پس حضرت عباسؑ اوٹھے اور کنوان کہدنی لگا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ اجْتَمَعَتِ الْاَطْفَالُ عَلٰی تِلْکَ الْبِئْرِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ رَکْوَۃٌ قَالُوْا یَا عَمَّاہُ الْعَطَشُ راوی کہتاہی یہہ حال سنکر کچہہ لڑکی کوزہ ہاتہہ مین لئی العطش العطش کہتی ہوئی اوس کنوئی پر آئی اور جہک جہک کر اوسی دیکہتی تہے اور کہتی تہے ای چچا جان پیاسی ہین پانی وَاِذَا جَاءَ الْقَوْمُ فَظَلَمُوْھَا فَھَرَبَتِ الْاَطْفَالُ الْخِیَامَ جب یہہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنوان کہدوایا ہے اور سیراب ہوا چاہتی ہین یہہ سنکر وہ لعین آئی وہ لڑکی خیمون کی طرف ڈر کی روتی ہوئی بہاگی وہ بیرحم اوس کنوئی کو بند کر کی اپنی لشکر کو پہر گئی ثُمَّ حَفَرَ بِئْرًا فَظَلَمُوْھَا حَتّٰی حَفَرَ اَرْبَعًا پہر جناب عباسؑ نی کنوان کہودا تو وہ لڑکی ماری خوف کی نہ آئی لیکن درخیمہ سی العطش چلاتی تہے وہ کنوان بہی اون کافرون نی بند کر دیا یہان تک کہ چار کنوئی اسیطرح حضرت عباسؑ نی پی در پی کہودی اور چہپتا اون ظالمون پر تمام کی فَاِذَا بَلَغَ الْمَاءُ جَاءَتْ سُکَیْنَۃُ وَمَعَھَا الرَّکْوَۃُ پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ لئی بیتاب ہو کر کنوئی پر آئی فَقَالَتْ یَا عَمَّاہُ اسْقِنِیْ شَرْبَۃً مِّنَ الْمَاءِ فَقَدْ تَشَقَّقَتْ کَبِدِیْ مِنْ شِدَّۃِ الظَّمَاءِ پس کہنی لگے ای چچا جان مجہے ایک جام پانی سے بہردو کہ پیاس سے دل پہٹا چلا گیا ہے فَبَکَی الْعَبَّاسُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَمَلَاءَ الرَّکْوَۃَ یہہ سنکر حضرت عباسؑ بہت روئی اور وہ کوزہ پانی سے بہر دیا فَلَمَّا ھَمَّتْ اَنْ تَشْرَبَہٗ جَاءَ الْقَوْمُ فَفَرَّتْ وَھِیَ تَبْکِیْ پس جو ہین چاہا سکینہ نی کہ پانی پیئے ناگاہ وہ لعین تلوارین اور نیزی لئی آ پہنچے پس ہاتہہ سکینہ کی کانپنی لگی اور پانی نہ پیا گیا اور کوزہ لئی خیمہ کو روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّ رِجْلُھَا فِی الطَّنَابِ فَانْکَبَّتْ وَقَالَتْ یَا عَمَّتَاہُ تَرٰی ھٰذَا الْحَالَ سکینہ طناب خیمہ سے اولجہکر منہہ کی بہل گر پڑی اور سکینہ مایوس ہو کر بہت روئی اور حضرت زینبؑ سی بولی ای پہوپہی دیکہا یہہ ماجرا کہ پانی ہاتہہ مین آکی جاتا رہا اون ظالمون نی وہ بہی کنوان بند کر دیا فَعِنْدَ ذٰلِکَ اغْتَمَّ الْحُسَیْنُ غَمًّا شَدِیْدًا پس اوسوقت جناب امام حسینؑ پر نہایت غم والم طاری ہوا وَقَالَ الْمُفِیْدُ وَالسَّیِّدُ وَابْنُ نَمَا رَحِ اَنَّہٗ لَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَیْنِ رَکِبَ الْمُسَنَّاۃَ یُرِیْدُ الْفُرَاتَ شیخ مفید و سید ابن طاؤس اور

ابن نما رح نے لکھا ہے کہ جب روز عاشورہ تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا تو حضرت سوار ہوئے ارادہ کیا
فرات کا وَالْعَبَّاسُ اَخُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور عباس علمدار حضرت کے آگے آگے جاتے تھے فَاعْتَرَضَهُ خَيْلُ ابْنِ
سَعْدٍ پس سوار لشکر عمر سعد کے حائل ہوئے اور حضرت کو منع کرنے لگے قصد فرات سے جناب عباس سمجھانے لگے
کہ اے بیحمو فرزند رسول خدا پر اسقدر ستم کیوں کرتے ہو فَرَمىٰ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ دَارِمٍ الْحُسَيْنَ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ
فِيْ حَنَكِهِ الشَّرِيْفِ پس ایک شقی نے قبیلہ بنی دارم سے غصے ہو کر ایک تیر جناب امام حسین پر مارا اور وہ تیر جفا
بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی حلق تشنہ فرزند زہرا پر لگا فَانْتَزَعَ السَّهْمَ وَبَسَطَ يَدَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ حَتّٰى
امْتَلَأَتْ رَاحَتَاهُ مِنَ الدَّمِ پس حضرت نے وہ تیر حلق مبارک سے کھینچ کر پھینکدیا اور خون گلوے مبارک سے
مثل فوارے کے بہنے لگا حضرت نے دست مبارک زیر زخم رکھا یہاں تک کہ چلو خون سے بھر گیا ثُمَّ رَمىٰ بِهِ
نَحْوَ السَّمَآءِ وَقَالَ پھر حضرت نے اوس خون کو جانب آسمان پھینکدیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْكُوْا اِلَيْكَ
مَا يُفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ کہ خداوندا میں ان کے جور و ستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہوں جو تیرے
رسول کے نواسے پر کرتے ہیں حمادی کہتا ہے جب یہہ حال حضرت کا اون کے عاشق صادق برادر وفادار عباس علمدار نے دیکھا
آنکھوں میں خون اوتر آیا اور کلیجہ ٹکڑے ہو گیا فَبَكىٰ بُكَآءً شَدِيْدًا وَحَمَلَ عَلَيْهِمْ كَالْاَسَدِ الْمُغْضَبِ
پس پہلے تو مظلومی برادر پر بہت روئے پھر مثل شیر غضبناک کے اشقیا پر حملہ کیا ثُمَّ اقْتَطَعُوا الْعَبَّاسَ
عَنْهُ وَاَحَاطُوْا بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ حَتّٰى قَتَلُوْهُ پھر اون لعینوں نے جناب عباس کو حضرت سے جدا
کر لیا با ایں خیال کہ اگر دونوں بھائی متفق ہو کر لڑیں گے تو تمام فوج کو پامال کریں گے کچھہ فوج نے تو جناب
امام حسین کو گھیر لیا اور کچھہ فوج نے جناب عباس پر نرغہ کیا مگر قربان وفاداری عباس پر کہ اشقیا سے
لڑتے بھی جاتے تھے اور جان حضرت ہی میں لگی تھے کہ ہر دم پھر پھر کر حضرت کو دیکھتے تھے کہ ایسا نہو
کہ میرے روبرو اور میرے جیتے فرزند رسول خدا شہید ہو جائے سبحان اللہ وفاداری اونہیں پر
ختم ہوئی ہے الغرض وہ سب اشقیا اکیلا پا کر عباس علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے اور کسی نے تلوار ماری اور
کسی نے گرز اور کسی نے نیزہ اور کسی نے تیر مارا یہاں تک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا فَبَكَى الْحُسَيْنُ
لِمَقْتَلِهٖ بُكَآءً شَدِيْدًا پس امام حسین ایک چیخ مار کر روئے وَقَالَ وَاَخَاهُ وَاَعَبَّاسَاهُ اَلْاٰنَ انْكَسَرَ

ظَهْرِي وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ اور فرمایا ہای بہائی میری ہای عباس قوت بازو میرے پس تری مرنی سے کمر میری ٹوٹ گئی اور
راہ چارہ مسدود ہوگئی جب مشابہ بہائی جدا ہو جاوے پہر کون صورت ہی میرے جینی کی ای حضرات جناب عباس کو ایک
تیر لگنی کا یہ صدمہ ہوا کہ بغیر جان فدا کئی چین نہ آیا آہ جب کہان سیتھے عباس کہ جناب امام حسین کو تنہا پاکی اسقدر تیر
لگانے سیتھے کہ جیسے ساہی کی بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور جب لڑنیکی طاقت نرہے حضرت ہین تو حضرت ٹھہرگئی
اور کبہی نعش عباس کیطرف دیکہکر روتی سیتھے اِذَا اَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہُ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِيْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک
تیر سہ پہلو زہر آلود کسی لعین نے سینہ اقدس پر مارا حضرت نی فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس سر
اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ ای پروردگار میری تو جاناہی کہ یہ لعین ناحق تیری رسول کے فرزند کو قتل کرتی ہین پہر چاہا
کہ اوسی نکالین وہ تیر ساسی سے نہ نکلا کہ پشت سی پار ہوگیا تہا فَاَخْرَجَہُ مِنْ قَفَاہُ پس حضرت نی جانب پشت سے
اوسے نکالا فَانْبَعَثَ الدَّمُ کَالْمِیْزَابِ پس زخم سے خون مانند پرنالیکی روان ہوا حضرت نی دست مبارک زخم پر
رکہا جب چلو خون سے بہر گیا رَمٰی بِہٖ اِلَی السَّمَآءِ تو اوسے پہینکا جانب آسمان فَمَا رَجَعَ مِنْ ذٰلِکَ الدَّمِ قَطْرَۃٌ
پہر اوس خون سے ایک قطرہ زمین پر نگرا جب دوسرا چلو خون سے بہر لَطَخَ بِہَا رَاْسَہٗ وَلِحْیَتَہٗ اوسے روا اوس
ریش مبارک پر ملتی تہی اور فرماتی سیتھے ھٰکَذَا اَلَا فِیْ حِلْیَتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِیْ اسیطرح
ملاقات کرون گا رسول خدا سے درحالیکہ ڈاڑہی میرے سر کی خون سے خضاب کئی ہوئی ہوا اور کہون گا یا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ فَفُلَانٌ ای نانا رسول خدا مجہے فلانی فلانی ظالم نے شہید کیا تاریخ طبری مین مرقوم ہے
کہ حضرت تو اس عالم مین خاک پر بیٹہی سیتھے اِذَا جَآءَ مَالِکُ بْنُ الْبَشِیْرِ الْکِنْدِیْ اِلَی الْحُسَیْنِ ناگاہ مالک بن
بشیر الکندی ملعون آیا قریب حضرت کی فَضَرَبَہٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَلَیْہِ بُرْنُسٌ مِنْ خَزٍّ فَشَجَّہٗ
اوس بیرحم لعین نے اس زور سے تلوار سر اقدس ماری کہ سر مبارک مع کلاہ خز شگافتہ ہوا حضرت
نے اوسے دیکہکر فرمایا لَا اَکَلْتَ بِہَا وَلَا شَرِبْتَ وَحَشَرَکَ اللّٰہُ مَعَ الظَّالِمِیْنَ ای سنگدل
مجہ ایسی مظلوم وستم رسیدہ پر تو نے ایسی وقت مین تلوار ماری اس ہاتہہ سے تجہے کہانا اور پینا نصیب
نہ ہوا اور حشر ہو تیرا ساتہہ ظالمون کے پہہ کہلی کلاہ اوس شقی کی آگے پہینکدے فَاَخَذَہُ الْکِنْدِیْ
وَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی مَنْزِلِہٖ پس اوس لعین نے اوٹہالی اور اپنی گہر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سے

اُغْسِلِي هٰذَا الْبُرْنُسَ وہو اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پرخون دیکھکے اے سنگدل یہہ کلاہ کس مرد باخدا کی ہے
اور یہہ کلاہ تو کسکا سر کاٹ کر لایا ہے فَقَالَ هٰذَا بُرْنُسُ الْحُسَيْنِ پس وہ شقی خوش ہوکے بولا
کہ یہہ ٹوپی حسین کی ہے وہ نیک بخت بولی فَقَتَلْتَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَسَلَبْتَ بُرْنُسَهُ وَاللّٰهِ لَا
صَحِبْتُكَ اَبَدًا وای ای لعین کیا قتل کیا تونے حسین پسر علی کو اور لایا تو ٹوپی اوسکی قسم خدا کی کہ آج
سے زمین زوجہ تیری نہ تو شوہر میرا ہے لہذا اس لعین نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا سے
ہاتہہ اوس ظالم کا دروازے پر پڑا اور ایک کیل آہنی اوسکی ہاتہہ مین لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچھا نہ ہوا اور دست
ستم اوسکا گل کر گر پڑا وَلَمْ يَاْكُلْ بِهَا وَلَمْ يَشْرَبْ وَلَمْ يَزَلْ فَقِيْرًا مَرِيْضًا حَتّٰى مَاتَ اور کہانا پینا
نصیب نہوا اوس کافر کو اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہانتک کہ واصل جہنم ہوا روایت ہجدہم
فضائل جناب امام حسین مین اشعار و مناجات اون حضرت کی بیچ مرثیہ امام حسین ماتم جناب
عباس مین خاتمہ شہادت علی اصغر پر قبل جناب علی اکبر کے فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ عَنِ
الطَّبَرِيِّ عَنْ طَاؤُسِ الْيَمَانِيِّ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے طبری نے اور اوس نے
طاؤس یمانی سے اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ يَهْتَدِيْ اِلَيْهِ النَّاسُ بِبَيَاضِ
جَبِيْنِهٖ وَنَحْرِهٖ کہ جسوقت جناب امام حسین مکان تاریک مین بیٹہے تہے ایسا نور جبین مبین اور گلوی
مبارک سے ساطع ہوتا تہا کہ لوگ معلوم کر لیتے تہے کہ اس مکان مین جناب امام حسین تشریف رکہتے ہین
فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ كَثِيْرًا مَا يُقَبِّلُ جَبِيْنَهٗ وَنَحْرَهٗ اسواسطے کہ جناب رسول خدا اکثر پیشانی
انور اور گلوی مقدس کو حضرت کی چومتے تہے فِي الْمَحَاسِنِ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْحُسَيْنَ وَاَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ سَائِرَانِ فَاَتَىٰ قَبْرَ خَدِيْجَةَ فَبَكٰى کتاب عیون المحاسن مین حضرت صادق سے منقول ہے
کہ ایک روز جناب امام حسین اور انس بن مالک کہین جاتے تہے جب قبر خدیجہ مادر جناب سیدہ پر
پہونچے تو جناب امام حسین روئے ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّيْ بعد ازان انس سے فرمایا کہ سرکجا
میرے پاس سے اور مجہے تنہا چہوڑ دے پس انس جدا ہوکر وہین چہپ رہا کہ دیکہون حضرت کیا کرتے ہین
فَلَمَّا طَالَ وُقُوْفُهٗ فِي الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهٗ قَائِلًا پس انس کہتا ہے کہ دیکہا مینے پہلے تو حضرت دیر تک

نماز مین مشغول ہے بدرگاہ قاضي الحاجات مین یون عرض کرني لگی **شعر** یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنْتَ مَوْلَاہُ فَارْحَمْ عُبَیْدًا اِلَیْکَ مَلْجَاہُ ۔ اي پروردگار میرے اي پروردگار میرے تو میرا مولا ہے پس رحم کر تو اس بندہ حقیر پہ کہ تیري طرف پناہ لایا ہے اور التجا کرتا ہے **شعر** یَا ذَا الْمَعَالِيْ عَلَیْکَ مُعْتَمَدِيْ طُوْبٰی لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ اي خداوند صاحب بزرگواري وشرف تو ہے میرا محل اعتماد اور خوشحال اوس بندي کا جسکا تجسا آقا ہو **شعر** طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا ۔ یَشْکُوْ اِلٰی ذِي الْجَلَالِ بَلْوَاہُ ۔ خوشحال اوس بندي کا کہ تیري خوف سي تمام شب بیدار رہے اور شکایت اپني بلا کي سواي تیرے کسي پاس نہ لیجاوے **شعر** وَمَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَلَا سَقَمٌ ۔ اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اور کوئي بیماري اور کسي طرح کا مرض اوس بندیکو نہین ہے سواي تیري محبت کي یعني اگر وہ بندہ بیمار بہي ہے تو محض تیري محبت کا بیمار ہے اور سواي اس کے کوئي عارضہ نہین ہے اوسي **شعر** اِذَا اشْتَکٰی بَثَّہٗ وَغُصَّتَہٗ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ خداوندا تو ایسا آقا ہي کہ جسوقت بندہ شکایت اپني رنج والم کي تیري پاس لاتا ہے تو ازراہ بندہ نوازي اوسي جواب دیتا ہے یعني اي بندہ میرے مین حاضر ہون تیري حاجت روائي کو **شعر** اِذَا ابْتَلٰی بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا ۔ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَدْنَاہُ خداوندا تو ایسا بندہ نواز ہے کہ جسوقت بندہ تیرا شب تاریک مین دست تضرع تیري درگاہ مین بلند کرتا ہي تو اپني لطف وکرم سي عزت وبزرگي عطا کرتا ہے اور اپني قرب مین اوسے جگہہ دیتا ہے فَنُوْدِيَ عَلَیْہِ السَّلَامُ انس بن مالک کہتا ہے جب حضرت مناجات سي فارغ ہوے تو ایک آواز غیب آئي جانب پروردگار سے کہ گو بندہ نظر نہ آتا تہا اور یہ اشعار جواب مین حضرت کي پڑہتا تہا **شعر** لَبَّیْکَ عَبْدِيْ وَاَنْتَ فِيْ کَنَفِيْ ۔ وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ حاضر ہون اي بندي میرے تو میري پناہ مین ہے اور جو تونے مناجات کي سب ہم نے سني اور مطلع ہوئے **شعر** صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِيْ ۔ فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ تیري آواز سن لي کي اي حسین ملائکہ مقربین ہماري مشتاق ہین پس کافي ہي وہ آواز تیري کہ ہمني اور ملائکہ نے سني **شعر** دُعَاکَ عِنْدِيْ یَجُوْلُ فِيْ حُجُبٍ ۔ فَحَسْبُکَ السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ دعا تیري اي حسین ہماري پردہ ہاي قدرت تک پہونچي پس ہم تیري حاجت روائي کو بس ہین ہمنے پردہ حجاب کي تیري روبرو سے اوٹہا دیے **شعر** لَوْ ہَبَّتِ الرِّیْحُ

مِنْ جَوَانِبِہٖ ۔ خَرَّ صَرِیْعًا لِمَا تَغْشَاہُ ۔ اي بندہ ميري تيرے خضوع و خشوع کا يہہ حال ہماري عبادت مين پہنچا ہي
اور ايسا حضور قلب سے تو ہماري عبادت مين مشغول ہوتا ہے کہ اگر ہوا تيري اطراف سے گذرے تو توائي
حسين بيہوش زمين پر گر پڑے شَيْئٌ سَلْنِي بِلَا رَغْبَۃٍ وَلَا رَهَبٍ ۔ وَلَا حِسَابٍ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ پس اب
جو چاہ ہم سے سوال کر بخوف و خواہش اور بحساب ہم تجھے عطا کرين گے پس سنئي مراتب اپني آقا اور مولا
حسين بن علي عليہم السلام کے کہ حضرت موسي بن عمران سے کس قدر رتبي مين زيادہ تھے کہ حضرت موسي کو
بي کوہ طور جواب نہ ملتا تہا اور تمہاري سيد و آقا حسين جا بجا مناجات کرتي تھے تو پروردگار عالم کس شفقت و
نوازش سے جواب ديتا ہي کہ اي حسين تيرے آواز کي فرشتے مقرب ہماري مشتاق ہين آہ ہزار افسوس
وہي حسين آقا اور مولا تمہارا روز عاشورہ جب نرغہ اشقيا مين گھرا ہوا تھا تو کيسي کيسي کلمات سخت وہ ناري
اوس مقبول باري کو کہتي تھے اگر خيال کيجئے تو وہي رونيکو کفايت کرتي ہين چنانچہ جب صبح غم و الم يعني روز
عاشورہ نمود ہوا فوج اشقيا مستعد قتل فرزند رسول خدا ہوئے اور ميدان مين پري باندہے اور
خروش اُقْتُلُوا الْحُسَيْنَ اُقْتُلُوا الْحُسَيْنَ بلند کيا تو فرزند رسول خدا اپني لشکر قليل کو ليکر اون لعينون کے
مقابل ہوئے اور حکم کيا کہ آگ خندق مين روشن کردين تا لعين خيمون پر نہ آپڑين فَنَظَرَ الْحُسَيْنُ اِلَی عَسْکَرِ عُمَرَ
بْنِ سَعْدٍ کَاَنَّ السَّيْلَ يَتَمَوَّجُ پس حضرت ني نظر کي طرف لشکر عمر سعد کي کہ مانند دريا کي موج مارتا ہي فَاَقْبَلَ
الْقَوْمُ اَنْ يَجُوْلُوْا حَوْلَ بَيْتِ الْحُسَيْنِ فَيَرَوْنَ الْخَنْدَقَ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَالنَّارُ تَضْطَرِمُ پس اون
کافرون نے پہلے قصد خيمون کا کيا کہ لوٹ لين اور گھوڑے دوڑائے تو راہ نہ پائي اور ديکھا کہ خندق مين
آگ شعلہ زن ہے ناچار ہوئے فَنَادَی الشِّمْرُ يَا حُسَيْنُ تَعَجَّلْتَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْقِيَامَۃِ پس شمر حرامي نے
آواز دي کہ اي حسين شتابي کي تمني طرف آتش دوزخ کے مَعَاذَ اللّٰہِ حضرت ني فرمايا يہہ کون ہے
اصحاب نے عرض کي يہہ شمر ملعون ہے فَقَالَ لَہٗ يَا ابْنَ رَاعِيَۃِ الْمِعْزٰی اَنْتَ اَوْلٰی بِهَا صِلِيًّا حضرت
ني فرمايا اي بسر گلہ بان تو ہي اولي سزاوار آتش جہنم کا ہے پس مسلم بن عوسجہ نے عرض کي کہ ارشاد ہو
تو ايک تير لگا دون کہ تير کي زد پر ہي فَقَالَ لَا اَبْدَأُهُمْ بِالْقِتَالِ حضرت ني فرمايا پس تحجب الله ہون نہين چاہتا کہ شروع جنگ ميري طرف سي ہو پہر
حضرت ني فرمايا کہ سنو تم مين ميتين وعظ و پند کرتا ہون يہہ فرما کي حضرت نے ايک خطبہ پڑہا راوي کہتا ہي کہ ايسا کلام فصيح بليغ نسنا تہا اور نہ پہر سنا

بعد ازان فرمایا ایّهَا النَّاس دیکھو کہ مین کون ہون اور اپنے نفسون کو ملامت کرو هَل یَصلح لکم قتلی وانتهاک حرمتی آیا سزاوار ہے تمہین قتل میرا اور ہتک حرمت میری اہلبیت کی اَلَستُ ابنَ بِنتِ نَبِیّکم آیا مین نہین ہون نواسا تمہارے نبی کا اور نہین فرمایا رسول خدا نے مجھے اور میرے بھائی کو هذان سیّدا شباب اهل الجنّة یہہ دونون سردار جوانان اہل بہشت ہین وَیحکم اَتطلبونی بقتل منکم قتلته او بمال لکم استهلکته او بقصاص جراحة وای ہو تمپر آیا مینے کسیکو قتل کیا کہ عوض اوس کی مجھے قتل کرتے ہو یا کسیکو زخمی کیا ہے یا کسیکا مال لیلیا ہے یا شریعت مین تغیر کیا ہے پس کسینے جواب ندیا فقال الشمر لعنه الله هو یعبد الله علی حرف پس شمر لعین بولا کہ یہ شخص ایسی باتین کرتا ہے کہ دین سے بیگانہ ہی حبیب بن مظاہر بولا کہ ای لعین تو ستر درجی دین سے بیگانہ ہی کہ ایسے کلمے فرزند رسول دوجہان کو کہتا ہی فسکت الحسین ورجع الی عسکره حضرت خاموش ہو کر پھر آئے ثم رمی عمر بن سعد وقال اشهدوا انّی اوّل رام پھر عمر سعد نے تیر لشکر حضرت پر مارا اور بولا کہ گواہ رہنا ای گروہ کوفہ وشام کہ پہلے اوس شقی نے تیر لشکر حسین پر مارا ہے پس ایکدفعہ سب ملعونون نے تیر لشکر حسین پر مارے کہ کوئی رفقای حضرت سے باقی نرہا تہا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث مین ہی قتل فی هذه الحملة خمسون رجلًا من اصحابه کہ اوسی حملہ مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہوئے بعد ازان ایک ایک دوسری سے رخصت ہو ہو کر جان فرزند رسول پر نثار کرنے لگا تہوڑی سے ہین جان وجگر پارہ فاطمہ زہرا کا مونس یار سوا عباس علمدار وعلی اکبر شبیہ احمد مختار کے باقی نرہا مگر جبکہ جناب عباس گرز ستم سر اقدس پر کہا کی میدان مین گہوڑے سے گری تو حضرت بیتاب ہو کر دوڑے اور رو رو کی فرماتے تھے وا اخاه واعباساه الآن انکسر ظهری وقلّت حیلتی اب ای بہائی میرے ہای ای عباس علمدار تمہارے مرنی سے کمر حسین کی ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی بلکہ اکثر ایسا کہتے تھے اور دہاڑین مار مار کر روتے تھے اور کچھ اشعار مرثیہ عباس مین پڑہتے تھے وہ مرثیہ یہہ ہے **شعر** لمن علی العباس لما ان دنی نحو الفرات بقلبه الاحزان افسوس ای حسین جدای عباس پر کہ وہ پانی لینے فرات پر بادل محزون گیا **شعر** فاراد شرب الماء قال لنفسه واحسرتا السیّد الظمآن پس پیاس کی شدت سے جاہا عباس نے

کہا تہی پہلے کہا اپنے دل میں کہ افسوس اے عباس تو پانی پیئے اور بہائی حسین تیرا تین دن کا پیاسا رہی **شعر**
حاذا القراب من الفرات ولم یذل * وخذلانہ لو خذل اخیہ والاخوات پہیلدیا پانی اوس وفادار نے
اور تین دن کی لب خشک اپنی تر نہ کئے جب میرے لب خشک وعباس کو یاد آئی **شعر** لھفی علی العباس اذ
حاطوا بہ * من کل فج اتیا وفکات * افسوس اے حسین تنہائی و بیکسی عباس پر جسوقت اشقیا نے
چارطرف سے اوسے گہیر لیا **شعر** حاطوا بہ واستفردوہ ورفوا * تربا ملا ھا قاصد
النسوان * نرغہ کیا عباس پر تنہا جان کر اور ٹکری ٹکری کیا اوسے درحالیکہ مشک بہر کروہ دلاور اطفال
تشنہ کام اور اہل حرم کی لاتا تہا **شعر** فعلاہ بحسامہ انہ بحسامہ * قطع الیمین بمشرقی
یمانی بس عذاب ہوا وس شقی پر جس نے میری قوت بازو کا دست راست شمشیر یمانی سے کاٹ ڈالا
شعر ورماہ اخر ضربۃ فی راسہ * حتی رماہ بحومۃ المیدان آخر ایک شقی نے ایسی ضرب
سر عباس پر لگائی کہ وہ بہائی میرا پشت زین سے زمین پر گرا **شعر** یا افضل الشہداء
یا ابن المرتضی * صلی علیک اللہ کل اوان اے افضل شہیدان اے فرزند علی مرتضی
رحمت بہیجی خدا تجہپر ہر لحظہ وہر آن **شعر** واللہ تلک مصیبۃ لم انسہا الا اذا ادرجت فی الکفان
اے بہائی عباس واللہ تیرے مصیبت فراق وہ مصیبت ہی کہ اسی تا دم مرگ حسین نہ بہولیگا ذکر وی
لما قتل العباس تدافع الرجال علی الحسین منقول ہے کہ حضرت تو مصیبت مین اپنی برادر غمگسار کی
رو رہی تہے کہ ناگاہ حضرت کو یکہ و تنہا پا کر اون لعینون نے حملہ کیا فلما نظر ذلک نادی جب
حضرت نے بہادرون کی بیچارگی مشاہدہ کی آواز باستغاثہ بلند کی یا قوم اما من مجیر یجیرنا آیا ہے
کوئی پناہ دینے والا کہ فرزند رسول کو پناہ دیے اما من مغیث یغیثنا اما من طالب حق
فینصرنا آیا ہی کوئی فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہنچے آیا ہی کوئی طلبگار حق کہ جگر گوشہ پیمبر کی
ایسی بیکسی مین یاری کرے اما من خائف من العذاب فیذب عنا آیا ہی کوئی خدا پرست کہ عذاب
قیامت سے ڈرے اور شر اعدا کو ہم سے دفع کرے اور علی اصغر شدت تشنگی سے گود مین بیہوش تہے
اوسے دکہاکر فرماتے تہے اما من احد یاتینا بشربۃ من الماء لہذا الطفل فانہ لا یطیق الظما

آیا کوئی ایسا ہے کہ تہوڑا سا پانی لاکی میرے اس بچہ شیرخوار کو پلاویے کہ یہہ معصوم دو دن کا پیاسا
ہے اور اب پیاس سیے جان بلب ہے پس علی اکبر ہمشکل پیمبر نے کرسن شریف اوس امام زادی کا ستره
برس کا تہا عرض کی یا اَبَتَاہُ فَدَاکَ رُوحِی اَنَا اَتِیْکَ بِالْمَاءِ یا سیّدی ای بابا فدا ہو جان اکبر کے
تمہ سیے اگر حکم پاؤن تو مین پانی لاؤن حضرت نے فرمایا اِمْضِ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ جا ای فرزند
خدا تیری ارادی مین برکت دی وہ صاحبزادہ ایک ڈولچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو
بضرب شمشیر ہٹا کی وہ ڈولچی بہر کے خدمت حضرت مین لاکی عرض کی یا اَبَتِ الْمَاءُ لِمَنْ طَلَبْتَ ای بابا پانی
اصغر کے لئے مانگتا تہا حاضر ہے اِسْقِ اَخِیْ وَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ فَصُبَّهُ عَلَیَّ فَاِنِّیْ وَاللّٰهِ عَطْشَانٌ پہلے تو
پانی میرے چہوٹے بہائی اصغر کو پلائیے اگر کچہہ بچے تو میرے بدن پر چہڑک دو کہ واللہ ای بابا مین
بہی بہت پیاسا ہون جناب امام حسین ع یہہ سخن علی اکبر کا سنکر بہت روئے اور اصغر کو زانو پر بٹہایا اور ڈولچی کو
اوس کے لب خشک کی پاس لے گئے پس اصغر نے انکہین غش سیے کہولدین فَلَمَّا هَمَّ الطِّفْلُ اَنْ یَشْرَبَ اَتَاهُ
سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ فَوَقَعَ فِیْ حَلْقِ الطِّفْلِ فَذَبَحَهُ قَبْلَ اَنْ یَشْرَبَ مِنَ الْمَاءِ شَیْئًا آہ آہ جو ہین چاہا اوس
بچے نے کہ پانی پیئے کہ ایک تیر زہر آلود حلق اصغر پر لگا کہ وہ بچہ گود مین باپ کی تڑپنی لگا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا
اور ایک قطرہ پانی کا نہ پینے پایا فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَرَمَی الرَّکْوَةَ مِنْ یَدِهٖ حضرت بے اختیار نعرہ مار کر روئے
اور ڈولچی زمین پر پہینکدی اور جانب آسمان نگاہ کرکی عرض کی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّاهِدُ عَلَی الْقَوْمِ قَتَلُوْا
اَشْبَهَ الْخَلْقِ بِنَبِیِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ خداوندا تو گواہ رہنا کہ اس گروہ اشقیا نے قتل کیا میرے ایسے بچے
پیاسے کو کہ ہمشکل پیغمبر تہا خدایا میرا اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالح سیے کم نہوگا خداوندا اِنْ کُنْتَ حَبَسْتَ
عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَیْرٌ لَنَا اگر اسوقت تو مناسب نہین جانتا امداد ہمارے تو ان سب
آزارون کو موجب زیادتی ثواب کا گردان میرے لئے بعد ازان یہہ اشعار ماتم احباب مین پڑہے **شعر**
مَا لِیْ اَنِیْسٌ بَعْدَ فُرْقَتِکُمْ ✤ اِلَّا الْبُکَاءُ وَقَرْعُ السِّنِّ مِنْ نَدَمٍ واحد بعد تمہارے شہادت کی کوئے
مونس و یار حسین کا نہین رہا سوا اشک حسرت کرانی اور دندان تاسف پیسنے کے **شعر** وَلَا ذَکَرْتُ الَّذِیْ
اُبْدِیَ الزَّمَانُ لَکُمْ ✤ اِلَّا جَرَتْ اَدْمُعِیْ مِنْ وَجْنَةٍ بِدَمٍ اور جب مجہے یاد آتی ہین وہ مصائب تمہارے

جو ہاتھ سے زمانے کی تھین ہو سکے کہ یون پیاسی سامنے میرے اس ظلم وستم سے مارے گئے بے اختیار اشک خون
آنکھون سے میری روان ہوتی ہین روایت نوزدہم دینا جبرئیل کا حسنین کو میوہ جنت بہر آنا جبرئیل
آنحو کا بعد شہادت جناب علی اکبر اور نکلنا جناب زینب کا خیمہ سے ابن شہر آشوب نے حسن بصری
اور ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ کہا اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
جِبْرَئِيلُ یعنی ایکروز حسنین رسول خدا کی خدمت مین آئے اور جبرئیل اوسوقت کچھ وحی الہی لائے تھے فَجَعَلَا
يَدُوْرَانِ لَهُ يُشَبِّهَانِهِ بِدَحْيَةِ الْكَلْبِيِّ اور اکثر جبرئیل بصورت وحی کلبی نازل ہوتے تھے حسنین اونھین
وحیہ کلبی جانکے گود مین جبرئیل کے جا بیٹھے اور دامن و آستین مین جبرئیل کے ڈھونڈنے لگے رسولخدا نے
چاہا کہ حسنین کو جبرئیل کے گود سے اوتار لین جبرئیل نے عرض کی یارسول اللہ انھین چین نہ کیجیے
حضرت بولے ای اخی مجھے شرم آتی ہے کہ یہ فرزند گستاخانہ تمہاری گود مین جا بیٹھے جبرئیل نے
عرض کی یارسول اللہ یہ وہ برگزیدہ خدا ہین کہ جب والدہ بزرگوار ان کی کنیز خاص پروردگار فاطمہ اطہر
مالک محشر چکی پیستی مین سست ہو کر سو جاتی ہے اور یہ شاہزادے بھوک سی روتے ہین تو حکم خالق کون
ومکان مجھے یون ہوتا ہے کہ ای جبرئیل جلد زمین پر نازل ہو کہ کنیز خاص ہماری سوتی ہے اور حسنین
فرزند رسول خدا بیچین ہین اور روتے ہین اون کی جھولی کو ہلا تا وہ آرام کرین اور فاطمہ بچین نہو
لیس یا حضرت جنکی گہوارہ جنبانی اور چکی پیسنی کی خدمت مجھے ہو وہ میرے گود مین بیٹھے تو کیا مضائقہ
لیکن یہ ڈہونڈتے کیا ہین میرے آستین مین حضرت بولے کہ یہ تمہین وحیہ کلبی جانتے ہین اور وحیہ کلبی کا
معمول ہے کہ جب سفر سے آتا ہے ان کی لیے کچھ تحفہ ضرور لاتا ہے فَجَعَلَ جِبْرَئِيلُ يُوْمِيْ بِيَدِهٖ
نَحْوَ السَّمَاءِ كَالْمُتَنَاوِلِ شَيْئًا پس جبرئیل نے جانب آسمان ہاتھ بڑہایا جیسے کوئی چیز لیتا ہے
فَاِذَا فِيْ يَدِهٖ تُفَّاحَةٌ وَسَفَرْجَلَةٌ وَرُمَّانَةٌ فی الفور جبرئیل نے ایک سیب اور ایک بہی اور ایک
انار لیکر حسنین کو دیا وہ صاحبزادے لیکر بہت شاد ہوئے پس ان میوون کو سب بزرگوار نوش فرماتے تھے
مگر تھوڑا سا چھوڑ دیتے تھے پھر وہ میوے بدستور اپنی جسم اصلی پہ ہو جاتے تھے جب جناب رسول خدا
انتقال فرمایا تو وہ انار غایب ہو گیا اور جب جناب امیر نے رحلت فرمائی تو وہ بہی بھی غائب ہو گئے

اور وہ سیب باقی رہا تا معرکہ کربلا جب غلبہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تہا تو حضرت اوس سیب کو سونگہتی
تہے تو تشنگی کم ہو جاتی تہے تا آنکہ وقت سفر خلد حضرت نے اوسے نوش فرمایا اور صاحب
کتاب روضہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر خدمت رسول خدا مین آیا اور عرض کی یا حضرت یہہ
مینے شکار کیا ہے اور حسنین کی لئی بطریق ہدیہ لایا ہون حضرت نے وہ لیلیا اور واسطے اوسکی دعا خیر
کی فَاِذَ الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ فَرَغِبَ اِلَیْھَا فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ اِیَّاھَا پس جناب حسنؑ اوسوقت حاضر
تہے اونہون نے رغبت کی رسولخدا نے وہ امام حسنؑ کو دیا ایکساعت نگذری تہے کہ امام حسینؑ نے آکی بچہ آہو
امام حسنؑ پاس دیکہا تو بولے یَا اَخِیْ مَنْ اَعْطَاکَ اِیَّاھَا ای بہائی یہہ بچہ آہو تمہین کسنی دیا ہے فَقَالَ اَعْطَانِیْ
جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وہ بولے ہین یہہ بچہ ہمارے نانا نے دیا ہے جناب امام حسینؑ یہہ سنکی رسول خدا کے
طرف آئے اور عرض کی یَا جَدَّاہُ اَعْطَیْتَ اَخِیْ خَشْفَۃً یَلْعَبُ بِھَا وَلَمْ تُعْطِنِیْ مِثْلَہٗ کیون نانا بہائی
حسنؑ کو تو بچہ آہو دیا کہ وہ کہیلتی ہین اور ہمین ندیا وَجَعَلَ یُکَرِّرُ ھٰذَا الْقَوْلَ عَلٰی جَدِّہٖ اور بار بار تہے
کہتی تہے کہ واہ نانا آپ نے بہائی کو بچہ آہو دیا اور مجہے ندیا اور حضرت خاموش تہے کہ حسینؑ کو کیا جواب
دون لیکن کلمات تسلی و تشفی فرماتی تہے حَتّٰی ھَمَّ اَنْ یَّبْکِیَ آخر کو حضرت امام حسین کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور
ارادہ رونیکا کیا حضرت رسالت مآب سخت متردد تہے کہ کیا کرین دفعۃً غل دروازہ مسجد سے بلند ہوا کہ لوگ
دیکہنی لگی فَاِذَا ظَبْیَۃٌ وَمَعَھَا خَشْفُھَا کہ ایک ہرنی اپنا بچہ لئی چلی آتی ہے وَمِنْ خَلْفِھَا ذِئْبٌ
یَسُوْقُھَا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور پیچہی اوسکی ایک بہیڑیا ہے اوسے جانب رسول خدا ہنکائی لاتا ہے جب وہ پہنچی خدمت رسول خدا مین تو زبان فصیح
عرض کرنی لگی اے رسول خدا میری دو بچی تہی ایک صیاد پکڑ لایا ہے اور یہہ میرے پاس باقی تہا مین اس سے شاد تہے
کہ سنی مینی آواز ہاتف کی کہ کہا اوس نے اَسْرِعِیْ یَا غَزَالَۃُ بِخَشْفِکِ اِلَی النَّبِیِّ ای ہرنی جلد خدمت رسولخدا مین بچکو لیکے
پہنچ لِاَنَّ الْحُسَیْنَ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ وَقَدْ ھَمَّ اَنْ یَّبْکِیَ اسواسطی کہ حسین محبوب ہمارے حبیب کا مچلا ہوا بچہ آہو کی لئے
آنکہون مین آنسو بہری نانا کی پاس کہڑا ہی رو رہا ہے کہ روئے وَالْمَلٰئِکَۃُ بِاَجْمَعِھَا قَدْ رَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ عَنْ
صَوَامِعِ الْعِبَادَۃِ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادت خانون سے سر باہر نکالی ہین
فَلَوْ بَکَی الْحُسَیْنُ لَبَکَتْ لِبُکَائِہٖ پس اگر حسین رویگا تو تمام ملائکہ حسینؑ کے رونی سے رونی لگین گے

وَسَمِعْتُ قَائِلاً يَقُولُ اور یارسول اللہ سُنا مینے کہ بار دیگر ہاتف نے یہہ کہا اِسْعَیِ یَا غِنَا لَهٗ قَبْلَ جَرْیَانِ دُمُوعِ الْحُسَیْنِ عَلٰی خَدِّہٖ جلد پہونچ ای ہرنی قبل روان ہونے اشک حسین کے رخسار پر پس اگر تو جلد نہ پہنچیگے سَلَّطْتُ عَلَیْكَ هٰذَا الذِّئْبَ یَاکُلُكَ مَعَ خِشْفِكَ تو مسلط کیا ہمنی تجہپر اس بہیڑیے کو کہ کہا جائیگا تجھے مع بچی کے پس حاضر ہوئی ہین وَقَطَعْتُ مَسَافَةً بَعِیْدَةً لٰكِنْ طُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ اور مسافت دور دراز کو قطع کیا مینی لیکن حسین بہت پیاری خدا کی ہین کہ جابجا سے زمین سمٹتی میری لیئے اور ایک آن مین یہان پہنچی ہین وَاَنَا اَحْمَدُ اللّٰهَ رَبِّیْ عَلٰی اَنْ جِئْتُكَ قَبْلَ جَرْیَانِ دُمُوعِ الْحُسَیْنِ عَلٰی خَدِّہٖ اور مین شکر کرتی ہون خدا کا کہ مین پہنچی اور حسین روئی نہاے پس آواز مسجد مین اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اصحاب سے بلند ہوئی وَدَعَا النَّبِیُّ لِلْغَزَالَةِ بِالْخَیْرِ اور جناب رسول خدا نے اوس ہرنی کی لیئے دعای خیر کی اور جناب امام حسین خاصہ رب المشرقین نے شاد و خرم ہوکر وہ بچہ لیا وَاَتٰی بِهٖ اِلٰی اُمِّهِ الزَّهْرَآءِ فَتَمَّتْ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِیْمًا اور خوشی سی اپنی مادر محترم فخر مریم کی پاس لا ئیے وہ جناب بہی نہایت شاد ہوئین اور سجدہ شکر بجا لائین پس ای حضرات اب مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہے ہزار افسوس وہ حسین جسکی ذرا ملال سے یہہ تلاطم ہوا تہا کہ فرشتی عبادت خدا چہوڑ کر مستعد گریہ ہوئی تہے آہ آہ وہی پیارا خدا اور رسول کا روز عاشورہ کبہی نعشہاے انصار پر روتا تہا اور کبہی نعشہاے اقربا پر جاکر روتا تہا اور کبہی نعش عباس دیکہکر زار زار روتا تہا اور فرماتا تہا وَا اَخَاہُ وَاعَبَّاسَاہُ ہای بہائی میرے ہای عباس ہیرے اور کبہی نعش قاسم کو پامال سم اسپان دیکہ کر بیقرار ہوتی تہے اور کبہی دختران فاطمہ کو سمجہاتی تہے کہ ناگاہ اوسی حال مین اون کا پارہ جگر ہم شکل پیغمبر عازم شہادت ہوا پس ایک اور تیر غم جگر امام کے پار ہوا شیخ مفید نے ارشاد مین لکہا ہے رَفَعَ الْحُسَیْنُ شَیْبَتَهٗ نَحْوَ السَّمَآءِ جب اکبر عازم جہاد ہوا حضرت نے بیتاب ہوکر ریش مقدس جانب آسمان اوٹہا کر عرض کی اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰی هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ اِلَیْهِمْ غُلَامٌ اَشْبَهُ النَّاسِ خَلْقًا وَخُلُقًا مَنْطِقًا بِرَسُوْلِكَ خدایا گواہ رہنا تو اس قوم کے ظلم پر اب جاتا ہے اون کی طرف وہ شخص جو شبیہ ترین مردم ہی سیرت و صورت گفتار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وَكُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰی نَبِیِّكَ نَظَرْنَا اِلٰی وَجْهِهٖ خدایا جب ہم مشتاق

زیارت رسول خدا ہوتا تھا تو اپنی پارہ جگر علی اکبر کی طرف دیکھتا تھا خداوندا ان اشقیا کی جمعیت کو پراگندہ کر اور
برکات زمین ان سے باز رکھ فَاِنَّھُم دَعَوْنَا لِیَنصُرُوْنَا ثُمَّ عَدُوْا عَلَیْنَا یُقَاتِلُوْنَنَا پس پہلے ان کافرون
نے ہمین بلایا کہ نصرت کرینگے ہم تمہاری جب آیا مین اونہون نے عداوت کی ہے اور قتل پر میری کمر باندہی ہے
غرض علی اکبر پدر مضطر کو روتا چھوڑ کی سوی کفار روانہ ہوا اور یہہ رجز امام زادی نے پڑہی اَنَا عَلِیُّ بْنُ
الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ + نَحْنُ وَبَیْتِ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ مین ہون علی اکبر فرزند حسین ابن علی کا قسم بخانۂ کعبہ ہم مین
سزاوار اور بحق تر رسول خدا سے قرابت مین وَاللّٰہِ لَا یَحْکُمُ فِیْنَا ابْنُ الدَّاعِیْ + اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ
حَتّٰی یَنْثَنِیْ واللہ ہم محکوم حرامزادون کی ہون گے یعنی یزید حرام زادہ سے ہم اوسکی بیعت نکرینگے
اور مارونگا مین تمہارے سینون مین نیزہ اپنا اوس وقت تک کہ دوتا ہوجاے نیزہ میرا اَضْرِبُکُمْ بِالسَّیْفِ اَحْمِیْ
عَنْ اَبِیْ + ضَرْبَ غُلَامٍ ھَاشِمِیٍّ عَرَبِیٍّ قتل کرونگا تمہین تلوار سے درحالیکہ مین حمایت کرنیوالا ہون
اپنی پدر بزرگوار فرزند رسولخدا کی جانب سی مانند قتل کرنے جوانان ہاشمی و عربی کی پس اوس شجاع ابن شجاع
تین دن کے بھوکی اور پیاسی نے ایک سو دس کافر فی النار کیے ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَبِیْہِ وَقَدْ اَصَابَتْہُ جِرَاحَاتٌ
کَثِیْرَۃٌ پہر علی اکبر خدمت حضرت مین آئے اور جسم شریف بہت مجروح ہوا تہا اور خون جاری تہا تصور کیجے
کیا حال ہوا ہوگا حضرت کا یہہ حال فرزند دیکھ کر خدا یہہ حال بیٹی کا کسی باپ کو ندکھاے جو جناب امام حسین نے
دیکھا اور عرض کے علی اکبر نے یَا اَبَتِ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِیْ وَثِقْلُ الْحَدِیْدِ اَجْھَدَنِیْ ای بابا پیاس کی
شدت مجھے ماری ڈالتی ہے اور گرانی آہن مجھے رنج دیتی ہے فَھَلْ اِلٰی شَرْبَۃٍ مِّنَ الْمَآءِ سَبِیْلٌ پس ای
بابا آیا تہوڑا پانی ہوسکتا ہے کہ مین اپنی حلق خشک کو ترکرون فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَقَالَ یَا بُنَیَّ یَعِزُّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلِیٍّ وَعَلَیَّ اَنْ تَدْعُوَھُمْ فَلَا یُجِیْبُوْکَ پس حضرت بہت بیتاب ہوکر روئے اور فرمایا ای فرزند
بہت دشوار ہے رسولخدا اور علی مرتضی پر اور مجہپر کہ تو فریاد کرے اور تیری فریاد کو نہ پہنچون یعنی تو پاسنے
لگی ای پارہ جگر اور تجھے پانی نہ پلا سکون پہر فرمایا یَا بُنَیَّ ھَاتِ لِسَانَکَ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ فَمَصَّہٗ
ای پارہ جگر ای علی اکبر فدا ہون تیری پیاس پر زبان خشک اپنی باہر نکال جب زبان اپنی اکبر نے باہر نکالی
حضرت نے اپنی دہن تشنہ سے لیکر زبان اکبر کو چوسا آہ آہ حضرت بہی تو تین دن کے پیاسی تہے تری زبان

حضرت مین کہان سے تہے پہر انگوٹھی وہن اکبر مین دی اور فرمایا اِرْجِعْ اِلَی قِتَالِ عَدُوِّكَ پہر جا ای اکبر دشمنون
سے لڑنیکو ایکی یقین ہی مجہے ای نور نظر میرے کہ تو میدان سے جیتا نہ پہریگا مگر رسول خدا تجہے ایسا
سیراب کرینگے کہ تو پہر پیاسا ہوگا پس پہر آئی اکبر میدان مین لڑنے لگی اور تو ی شقی پہر اوس تین دن کے پیاسے
ماری ثُمَّ ضَرَبَ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّةَ الْعَبْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی مَفْرِقِ رَاْسِهٖ وہ صاحبزادہ تین دن کا پیاسا
لڑائی مین مشغول تہا کہ منقذ بن مرہ عبدی لعین نے کمین گاہ سے آ کے ایک تلوار سر علی اکبر پر ماری کہ سر اکبر شگافتہ
ہوگیا ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَهٗ فَاحْتَمَلَهُ الْفَرَسُ اِلٰی عَسْكَرِ الْاَعْدَاءِ صدمہ ضرب سے اکبر کو تو غش آنے لگا باہین
گہوڑے کی گردن مین ڈالکے لپٹ گئی گہوڑا اوس مظلوم کا لشکر کفار مین لے گہسا فَقَطَّعُوْهُ اِرْبًا اِرْبًا پس اون
بیرحمون نے فرصت پاکے پارہ جگر حضرت کو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جب روح اوس صاحبزادے کی قریب
مفارقت پہنچی باواز بلند حضرت کو پکارے یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِیْ ای بابا اکبر نے جان آپ پر فدا کی جلد خبر لو اور
جد بزرگوار تشریف لائے ہین اور ایسی جام سے سیراب کیا مجہی کہ پہر پیاسا نہونگا فَصَاحَ الْحُسَيْنُ
وَقَالَ قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ جناب امام حسین نے ایسا ایک نعرہ مارا کہ زمین کربلا کانپ گئی اور فرمایا
خدا قتل کرے اوس قوم کو کہ جس نے تجہے قتل کیا ای اکبر ای نور نظر میرے راوی کہتا ہے کہ کسی صدمے
مین ہمنے فرزند رسول خدا کو منتشر الحواس نپایا مگر جب ہم شکل پیمبر پارہ جگر سرور گہوڑے سے گرکے یہ پکارا
یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِیْ تو دیکہا ہمنے ہوش و حواس حضرت کی منتشر ہوگئی وَجَاءَ وَانْكَبَّ عَلٰی نَعْشِهٖ حَتّٰی غُشِیَ
عَلَيْهِ اور آئی حضرت سر نعش پسر اور بیتاب ہوکے گرادیا آپکو نعش مجروح اکبر پر اور بیہوش ہوگئی خدا یہہ حال
فرزند کسی کو نہ دکہائی جو فرزند رسول خدا نے دیکہا جب غش سے افاقہ ہوا تو مسلسل آنسو چشمہائے
مبارک سے روان ہوئے فَاَخَذَ رَاْسَ وَلَدِهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ پس حضرت نے سر علی اکبر کا گود مین
رکہا اور چہرہ ہمشکل پیمبر سے خاک و خون پونچہتے تہے اور رو رو کے فرماتے تہے قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ
قتل کرے خدا اوس گروہ کو جس نے تجہے قتل کیا ای فرزند میرے يَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاءُ ای
بیٹے میرے ای پارہ جگر میرے ای اکبر خاک اس دنیا اور زندگانی دنیا پر کہ تو جوان مرجائے اور مین ضعیف
بعد تیرے جیتا رہون راوی کہتا ہے كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اِمْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ فُسْطَاطِ الْحُسَيْنِ مُسْرِعَةً

كَأَنَّهَا الشَّمْسُ الظَّاهِرَةُ یعنی دیکھا مینے اوسمین ایک بی بی مثل خورشید درخشان کے حسین ہیں سر و پا برہنہ نکل کے جانب میدان لڑائی کے دوڑے وَهِيَ تُنَادِي بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ وَتَقُولُ اور فریاد وا ویلا واثبورا کرتی تھے اور کہتی تھے یَا حَبِيبَاهُ يَا ثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ يَا نُورَ عَيْنَاهُ ہای ای حبیب میرے ای میوہ دل ہای ای نور چشم میرے تجھی پیاسا شہید کیا فَجَاءَتْ وَانْكَبَّتْ عَلَيْهِ پس روتی ہوئے آئی و نعش اکبر پر گر پڑے جناب امام حسینؑ اوس بی بی کو سمجھا کی خیمہ مین لیگئی پوچھا مینے یہہ کون ہے جو خیمہ سے بیتاب ہوکر باہر نکل آئی فَقِيلَ هِيَ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ کہا لوگون نے یہہ زینب ہے بیٹی علیؑ اور فاطمہ کے بیتاب ہو گئی ماتم اکبر مین اور اپنی پروی کا خیال نہ رہا روایت بیستم ثواب پانی بیکی لعنت کرنی مین قاتلون پر امام حسینؑ کی اور بیان محبت رسول خدا اور امام حسن اور خبر دینا اون حضرت کا ساتہہ شہادت اون حضرت کی اور باعجاز دو دیلانا رسول خدا کا امام حسین کو اور تشنگی امام اور شہادت علی اصغر اور رخصت امام حسین اور شہادت اور باقی رہنی مین نعش کے لیے گور و کفن کتاب امالی مین داؤد رقی سی منقول ہے کہ مین خدمت جناب صادقؑ مین حاضر تھا کہ حضرت نے پانی نوش فرمایا فَتَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ وَقَالَ پس حضرت کی انکہون مین آنسو بھر آیے اور فرمایا خدا لعنت کرے قاتلان حسین پر پہر فرمایا جو مومن بعد پانی پینی کے میری جد مظلوم امام حسینؑ کو اور اون کی اہلبیت کو یاد کرے اور حضرت کی قاتلون پر لعنت کری خدا لاکہہ اعمال حسنہ اوس کے نامہ عمل مین لکھتا ہے اور لاکہہ گناہ اوس کے محو کرتا ہی اور لاکہہ درجی واسطے اوس کے بلند کرتا ہے اور گویا لاکہہ بندی راہ خدا مین اوس نے آزاد کیے اور روز قیامت کے با دل خنک محشور ہوگا اور حرارت تشنگی سے محفوظ رہیگا اور طبری نے طاوس یمانی سے روایت کی ہی أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ يَهْتَدِي إِلَيْهِ النَّاسُ بِبَيَاضِ جَبْهَتِهِ وَنَحْرِهِ یعنی جب امام حسینؑ مکان تاریک مین بیٹھے تھے ایسا ایک نور پیشانی مبارک سے اور گلوی مقدس سے ساطع ہوتا تہا کہ لوگ معلوم کرتی تھے کہ یہان حضرت تشریف رکہتی ہین فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ كَثِيرًا مَا يُقَبِّلُ جَبِينَهُ وَنَحْرَهُ اسواسطے کہ اکثر رسول خدا پیشانی انور اور گلوی مقدس کے بوسی لیتی تھے وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الْحُسَيْنُ يَوْمًا لِجَدِّهِ لِمَا تُقَبِّلُ نَحْرِي اور ایک روایت مین ہے

کہ ایک روز جناب رسول خدا فرزند زہرا کی گلوی نازنین کے بوسی لیتی تھے کہ امام مظلوم نی پوچھا ای
نانا کیا باعث ہی کہ اکثر آپ میری گلی کو چومتی ہین فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ پس حضرت بیساختہ روئی اور فرمایا
یَا بُنَیَّ اُقَبِّلُ مَوْضَعَ السُّیُوْفِ مِنْکَ ای فرزند میری اس لیئے مین چومتا ہون کہ ایکدن اسی جا سے
یہہ حلق نازنین تیرا خنجر ظلم وستم سے کاٹا جایگا پس کیون کر نہ رؤون مین کہ جسکو مین اتنا پیار کرون اُمّت
جفا کار اوسے بھوکا پیاسا قتل کرے قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ اُقْتَلُ قَالَ بَلٰی عرض کیے حسین نے
کہ ای جد بزرگوار آیا مین قتل کیا جاؤنگا حضرت نی فرمایا ہان ای میرے راحت دل تو قتل کیا جایگا
قَالَ لِاَیِّ ذَنْبٍ قَالَ یَا بُنَیَّ اَنْتَ مَعْصُوْمٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَلٰکِنْ لِشَفَاعَۃِ اُمَّتِیْ جناب امام حسین نے
عرض کی ای نانا کس جرم وگناہ پر مجھے قتل کرین گے حضرت بولی تو معصوم ہے جرم وخطا سے لیکن
شفاعت میری امت کی موقوف ہی تیرے شہادت پر قَالَ یَا جَدَّاہُ اَنَا رَضِیْتُ بِذٰلِکَ جناب امام حسین
نی فرمایا ای نانا اگر شفاعت آپکی اُمت کی میرے قتل پر موقوف ہی تو مین بدل راضی ہون کہ راہ خدا
مین مارا جاؤن اور آپ کی امت آتش دوزخ سے بچی سبحان اللہ کیا عالی ہمت تھے وہ جناب اور دوسرے
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسوقت امام حسین متولد ہوئے جناب سیدہ کو ایک بیماری عارض ہوئی
کہ اوس سے دودہ حضرت کا خشک ہوگیا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مُرْضِعَۃً فَلَمْ یَجِدْ لَہٗ مُرْضِعَۃً
پیغمبر خدا نی تلاش دایہ بہت کی لیکن دایہ میسر نہ آئی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدْخُلُ فِیْ دَارِ فَاطِمَۃَ وَ
یَضَعُ لِسَانَہٗ فِیْ فَمِہٖ جناب رسول خدا آپ دولتسرای جناب سیدہ مین تشریف لاتی تھے اور اپنی
فرزند کو گود مین لیکر زبان مبارک شفقت سے دہن امام حسین مین دیتی تھے فَیَمُصُّ مِنْہَا لَبَنًا یَکْفِیْہِ
وَیُغَذِّیْہِ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ پس جناب امام حسین زبان مبارک کو چوستی تھے تو ایک چشمہ شیر
زبان رسول خدا سے جاری ہوتا تھا اور غذا ہوتی تھے امام کی اور ایسی سیر ہوتی تہی کہ دو دن یا تین
دن تک احتیاج شیر نہوتی تھے فَفَعَلَ ذٰلِکَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَلَیْلَۃً یون ہی چالیس روز گذرے کہ
جب فرزند زہرا بھوکا ہوتا تہا رسول خدا تشریف لاکے زبان مبارک اپنی پارہ جگر کو چبا کر سیر کرتی تھے
فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَیْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَدَمُہٗ مِنْ دَمِہٖ پس روییدہ ہوا گوشت امام حسین کا گوشت

رسول خدا آئے اور خون حسین خون رسول خدا آئے حضرات اہل مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا ہے کہ آہ وہی
خون حسین تھا کہ روز عاشورہ خاک پر بہتا تھا اور وہی جسم حسین جو جسم رسول سے پیدا ہوا تھا تیغون
سے ٹکڑے اور تیرون سے فگار تہا اور وہی ہونٹ جو زبان رسول خدا صلعم چوستی تہے شدت تشنگی سے
سوکھ گئے تھے وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور وہی حسین ماری پیاس کے زبان
مبارک چباتا تہا اور اوس قوم جفاکار سے پانی مانگتا تھا اور فرماتا تہا یَا قَوْمِ أَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفَى
وَعَطْشَانُ ای قوم مین نواسا رسول خدا کا ہون اور پیاسا ہون اور عمر سعد سے یہہ فرماتا تھا
اِسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ تَشَقَّقَتْ كَبِدِي مِنَ الظَّمَاءِ ای عمر سعد تہوڑا سا پانی پلا کہ شدت تشنگی
سے جگر میرا کباب ہے آہ ای حضرات کہان تہی رسول خدا کہ جو اپنی فرزند کا یہہ حال دیکہتی اور زبان مبارک
چباتے حدیث صحیح مین وارد ہی کہ وہ جناب میدان کارزار مین بیمونس و یار کھڑے اسطرح فریاد کرتے
تھے اور فرماتے تھے هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ يَخَافُ اللّٰهَ فِينَا اِغَاثَتَنَا آیا ہی کوئی ایسا فریادرس کہ
ہماری فریاد کو پونچے پس اہل البیت نی یہ بیکسی اور غربت امام کی دیکہہ کی خیمہ مین شور رونیکا بلند کیا فَتَقَدَّمَ
اِلَى بَابِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ نَاوِلُونِي عَلِيًّا ابْنِيَ الطِّفْلَ حَتَّى أُوَدِّعَهُ پس حضرت آواز سنکی در خیمہ پر تشریف
لائے اور فرمایا لاؤ میرے فرزند صغیر تشنہ لب علی اصغر کو تا مین اوسے وداع کرون فَنَاوَلُوهُ الصَّبِيَّ
فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ وَهُوَ يَقُولُ پس جب اوس طفل شیرخوار کو حضرت کی گود مین دیا تو حضرت اوس کے دہن
خشک کی بوسی لیتی تھے اور فرماتی تہی کہ عذاب ہوجیو واسطی اوس قوم کی کہ تیرے جد بزرگوار اونکے
دشمن ہون اور ناراض ہون یہ فرماکی اوسی ہاتہون پر لیے میدان مین آئے اور علی اصغر شدت تشنگی
سے بیہوش تھے حضرت نی لشکر مخالف کو دکہا کر بآواز بلند فرمایا ای بیرحمون اگر حسین تمہاری زعم
ناقص مین گنہگار ہی اور سزاوار پانی دینی کی نہین ہے یہ تو بتاؤ کہ اس بچے معصوم نے کیا قصور کیا ہی
ای بیرحمون تشنگی روز قیامت سے ڈرو اور اسے تہوڑا پانی دو کہ یہ فرزند میرا جان بلب ہے
اسطرح سے حضرت نی فرمایا کہ اگر پتہر ہوتا تو وہ بہی پانی ہوجاتا مگر آہ جواب مین اوس کی ملعون
حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْأَسَدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِ الْحُسَيْنِ ناگاہ حرملہ نی عوض پانی کے

ایسا الم بیر مین جناب اصغر پر ہوا کہ وہ تین دن کا پیاسا تڑپ تڑپ کی گود مین حضرت کی مر گیا کیون صاحبو ای
یہ ظلم و ستم سوا امام حسین کے دیکھا ہے پس حضرت نے زیر زخم ہاتھ رکھا اور جب چلو خون سے بھر گیا تو اوسے
جانب آسمان پھینکا اور درگاہ الہی مین عرض کی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیَّ مَا نَزَلَ بِی خداوندا یہہ سب رنج و آزار
تیری راہ رضا مین آسان ہین وَبَکٰی بُکَآءً شَدِیْدًا کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ پہر حضرت بیتاب ہو کر
زار زار روئے اور فرمایا وَا اَصْغَرَاہُ وَیْلٌ لِمَنْ ضَرَبَ السَّھْمَ عَلٰی حَلْقِکَ ہای ای اصغر ہای ای
پارہ جگر میری عذاب ہو واسطے اوس شقی کے جس نے تیری پیاس پر رحم نکہایا اور بدلی پانی کے
تیر سے سوکہی حلق پر ایسا تیر مارا کہ تو دنیا سے پیاسا گیا اَبْکِیْ عَلٰی مُصَابِ فَقْدِکَ ای پارہ جگر میرے
بہت دشوار ہے حسین پر جدائی تیری کہ تو یون پیاسا ہاتہون پر میرے مارا جاوے فَتَقَدَّمَ اِلٰی بَابِ
الْخَیْمَةِ وَقَالَ لِزَیْنَبَ خُذِیْہِ پس حضرت روتی ہوئی دروازہ خیمہ پر آئے اور بیرون خیمہ سے فرمایا ای خواہر
مغموم زینب علی اصغر کو لو فَلَمَّا اَتَتْ زَیْنَبُ اُخْتُھَا الْحُسَیْنَ حضرات اس جا دو احتمال ہوتی ہین ایک یہ ہی
کہ ظالمون نے حضرت کو مہلت نہ دی کہ حضرت نعش لیکے خیمہ مین جاتی یا یہ کہ حضرت کو شرم آئی مادر اصغر سے
کہ اوسکی فرزند کو حضرت پانی پلانی لیگئے تہی نعش اوسکے کیونکر دیوین اس لیے جناب زینب کو پکارے
آہ زینب جو ہین آئین اور یہ حال اپنی بہائی کا دیکہا کہ ہونٹ حضرت کی شدت تشنگی سے خشک ہو رہے ہین
اور بازو پر تیر ستم ایسا لگا ہے کہ خون اوس سے مثل پرنالے کے جاری ہے اور ہاتہون پر نعش علی اصغر ہے
اور خون علی اصغر کے گلے سے اوسکے ٹپک رہا ہے تب تو بَکَتْ بُکَآءً شَدِیْدًا ایک چیخ مار کر روئی اور مرقد مطہر
جناب رسولخدا کیطرف خطاب کر کے بولی یَا جَدَّاہُ وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ھٰذَا ابْنُکَ الْحُسَیْنُ
وَشَفَتَاہُ ذَابِلَاتٌ مِنَ الظَّمَاءِ وَالدَّمُ مَسْفُوْحٌ عَنْ جِسْمِہٖ ہای ای نانا رسول خدا ہای ای جناب
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ یہ فرزند تمہارا حسین ہے کہ پیاس کے ماری دونون ہونٹ اوس کے
سوکہ گئے ہین اور ایسی زخم ہای کاری اوسکی جسم پر لگی ہین کہ خون اون سے بہتا ہے اور اوسکی بہائی اور
بیٹے سب اوس کے سامنے مارے گئے ہین یہان تک کہ یہہ بچہ شیر خوار اوسکا تین دن کا پیاسا تیر ستم سے اوسکی
گود مین ذبح کیا ہے وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْکُوْا اِلَیْکَ مِنْ جَوْرِ الْاَعْدَآءِ ہای ای نانا رسولخدا

شکایت ظلم اعدا کی تم سے کرتی ہون فَاَخَذَتْهُ فِي الْخَيْمَةِ پس جناب زینب روتی ہوئی نعش اصغر حضرت کی گود سے
خیمہ مین آئین فَلَمَّا رَاَتْهُ اُمُّهُ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا اور جوہین یہہ حال اصغر مادر اصغر نے دیکھا کہ گلی سے
خون بہتا ہے نعش بیجان زینب کی گود مین ہے ہونٹ اوسکی ننہی لاش کے سوکھے چہری پر مردنی چہائی ہوئی
عجب حال ہوا اوس کا دل جلی کا اور چیخین مارکے رونی لگی اور تڑپ تڑپ کے بیقراری ہین کہتی تھے
وَا اِبْنَاهُ وَيْلٌ لِمَنْ قَتَلَكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہای ای بچی میری ہای اسی پارہ جگر میرے
ہای اصغر میرے عذاب ہو اوس شقی پر کہ جس نے تجہہ بیزبان پر بہی رحم نکہایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی ندیا
ثُمَّ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى خَرَّتْ مَغْشِيَةً عَلَيْهَا پہر وہ بی بی داغ دیدہ اسقدر روئے کہ روتے
روتی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی اور سب اہلبیت اور امام مظلوم بیقرار رو تے تھے اور اشقیا روتی نہیتی
اور حضرت کو پکار تی تھے اور حضرت کا کوئی یار و مددگار نظر نہ آتا تہا فَقَالَ يَا زَيْنَبُ وَيَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ وَ
يَا سَكِيْنَةُ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ عَلَيْكُنَّ مِنِّي السَّلَامُ پس جب اس وقت رتجیل دیکہے حضرت نی اپنی شہادت
مین توقف مایا ای زینب و ای ام کلثوم ای سکینہ الوداع الوداع تمپر میرا اسلام ہو سکینہ پدر کی پیاری نے
جو ہین یہہ کلام حضرت سنا مقنعہ سر سی اوتار کی پہینکدیا اور حضرت سی دوڑ کر لپٹ کر چیخین مارکی رونی لگی
اور یہہ کہتی تھے وَاحَرَّ قَلْبَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ لَيْتَنِي كُنْتُ لَكَ الْفِدَاءَ ہای ای بابا میرے
سلام پیغام مرگ ہی آخر تمنی ای بابا مرنا اختیار کیا کاش کہ سکینہ تمپر فدا ہوتی اور یہہ حال تمہارا ندیکہتی فَبَكَى
الْحُسَيْنُ بُكَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ يَا بُنَيَّةُ كَيْفَ لَا يَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِيْنَ وَقَدْ قُتِلَ
اَنْصَارُهُ وَاَحِبَّائُهُ وَبَنُوْهُ وَاِخْوَتُهُ حضرت بیقراری سکینہ کی دیکہہ کر بہت روئے اور فرمایا ای
بیٹی کیونکر مرنا اختیار کری وہ شخص جسکا کوئی ناصر و مددگار نہو اور بتحقیق ای بیٹی سب انصار و دوست میرے
مارے گئی اور بیٹی اور بہائی آنکہون کے سامنی تیغون سے ٹکری ہوئے کوئی جیتا نہ بچا اب سوا مرگ کی کیا
چارہ ہی جناب زینب خاتون نے رونا شروع کیا اور کہتی ہین کاش زینب کو موت آئی ہوتی اور یہہ وقت
ندیکہتی هٰذَا كَلَامُ مَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ یہہ کلام دلالت کرتا ہے کہ اپنی بہائی آپ نے کمر مرگ پر باندہی
ہے اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فَقَالَ نَعَمْ يَا اُخْتَاهُ حضرت بولی ہان بہن مینی مرنا اختیار کیا ہی

زینب غمدیدہ بولی یَا اَخِیْ تُقْتَلُ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ ای بہائی تم قتل ہوگی اور ہای مین تمہین قتل ہوتے
دیکہون گی اور حضرت زینب کی انکہون مین آنسو بھر آئی اور بولین یَا اَخَاہُ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ
ای بہائی اگر ممکن ہو تو ہمین ہمارے نانا رسول خدا کی روضے پر پہونچا دو فَقَالَ اٰہ اٰہ یَا اُخْتِیْ لَوْ تُرِکَ
الْقَطَا لَغَفَا حضرت بولی آہ آہ افسوس ای بہن اگر یہ قوم مجھے چھوڑ دیتی تو مین انکو ہرگز ہلاکت مین نڈالون
فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْهِهَا وَاَهْوَتْ اِلٰی جَیْبِهَا فَشَقَّقَتْهُ وَخَرَّتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا جب
زینب بیکس نے یہہ کلام پاس حضرت سی سُنا کہ بھائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا منہ پیٹا اور گریبان چاک کیا اور
روتی روتی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑین جب ہوش آیا حضرت نے فرمایا اِیْتُوْنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ
فِیْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ ای زینب کوئی جامہ کہنہ لادو کہ کسی کو اہل جفا سے اوسکی خواہش نہو اَجْعَلُهٗ
تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ مِنْهُ بَعْدَ قَتْلِیْ کہتا اوس جامہ کہنہ کو زیر لباس پہنون گا تا کوئی بعد قتل مجہے برہنہ
نکرے ہزار افسوس کہ اوس حلہ پوش بہشت نے کیا کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف برہنہ نہو فَلَمَّا قُتِلَ عَرُّوْهُ وَ
بَقِیَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ عُرْیَانًا آہ جب وہ جناب پیاسے ذبح ہوئی تو لعینون نے اوس جسم شریف کو برہنہ کیا
اور وہ جامہ کہنہ بہی جسم اقدس سے اوتار لیگئی اور وہ غریب سینہ رسولخدا کا سوینوالا تین دن زمین گرم
کربلا پر عریان اور خاک و خون مین غلطان پڑا رہا دن کو دہوپ اور شب کو اوس پڑتی تھی فقط ایک پائجامہ
باقی تہا کہ اوسکا ازار بند لینی کو شتربان نمک حرام نے حضرت کی دونون دست حق پرست کہ جنکی ملائکہ بوسہ
لیتی تھے کاٹ کر خاک خون مین ملائی اور رحم نکہایا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ روایت

بیست و یکم فضائل مجلس اور اہلبیت مین اور رشک لیجانی مین جناب امیر کے ساتھ
ضعیفہ کی اور شہادت علی اصغر مین اور رونا مان کا قبر اصغر پر وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ
مَامِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا وَتَذْکُرُوْنَ فَضْلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ هَبَطَتْ عَلَیْهِمْ مَلٰئِکَةُ
السَّمَاءِ حدیث مین وارد ہوا ہے جسوقت کہ مومنین باہم مجتمع ہوتے ہین اور مناقب و فضائل جناب
امیر بیان کرتے ہین تو فرشتے اون پر نازل ہوتے ہین اور اون سے مصافحہ کرتے ہین فَاِذَا
تَفَرَّقُوْا عَرَجَتِ الْمَلٰئِکَةُ اِلَی السَّمَاءِ پس جب وہ مومن متفرق ہوتی ہین تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہین

فیقول لہم الملائکة انا نشم من ریحکم ما لا نشمه من الملائکة پس اور فرشتے آسمان کے اون فرشتون سے کہتی ہین کہ اسوقت ہمین ایسی خوشبو تم مین سے آتی ہی کہ اور فرشتون سے ہم نہین سونگتی ہین فیقولون لنا عند قوم یذکرون محمدا واهلبیته پس وہ فرشتے کہتی ہین کہ ہم اسوقت اون لوگون کے پاس سے تھے کہ وہ مشغول تھے ذکر محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین پس یہ خوشبو اون کے خوشبو سے ہے وہ فرشتی کہتے ہین کہ ہمین بھی وہان لیچلو جہان ذکر اہلبیت ہوتا ہے یہہ فرشتی کہتے ہین کہ اسوقت لوگ اپنی اپنی گھرون مین گئی فیقولون اذهبوا بنا فی مکان الذی یذکرون فیها پھر وہ فرشتے کہتے ہین کہ ہمین اوس مکان ہی مین لیچلو جہان وہ لوگ ذکر کرتی تھے کتاب کنز الفوائد مین ابوذر سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا یا اباذر ان اللہ جل تعالی علی کل رکن من ارکان عرشه سبعین الف ملک ای اباذر حق تعالے نی ہر رکن پر ارکان عرش سے ستر ہزار فرشتی مقرر کئے ہین لیس لہم تسبیح ولا عبادة الا الدعاء لعلی وشیعته واللعن علی اعدائه نہین ہے عبادت اور تسبیح اون کی مگر یہہ کہ صلواة بہیجتے ہین علی پر اور استغفار کرتے ہین اون کے شیعون کے لئے اور لعنت کرتے ہین اون کے دشمنون پر عن عائشة رایت رسول اللہ التقا یداه فی عنق علی ویقبل ویبکی ویقول اور روایت ہی عائشہ سے کہ ایکدن مینے رسول خدا کو دیکھا کہ جناب امیر کے گردن مین دونون ہاتھ ڈالے پیار سے منہ چومتی تھے اور روکر فرماتی تھے بابی انت یا وحید الشهید میرا باپ تجہپر فدا ہوای تنہا شہید ہونیوالے مسجد مین وجعل یبکی ویتخذ عرق وجهه ویلطخ به وجهه یہہ کھکی روتی جاتی تھے اور پسینا روے مبارک علی کا پونچھتے تھے اور اپنی منہ پر ملتی تھے اور اسیطرح روایت ہی کہ جنگ خندق مین جبدن عمر بن عبدود کے ہاتھ سے جناب امیر کے سر پر زخم لگا فشد النبی جرحه من یده ویبکی ویقول پس جناب رسول خدا اپنی دست مبارک سے زخم علی کو باندہتی تھے اور روتی جاتی تھے اور فرماتی تھے این اکون اذا خضبت هذه من هذه آہ اوس دن مین کہان ہون گا جس روز یہہ ریش مبارک اس سر اطہر کے لہو سے خضاب ہو جاوی گی روایت ہی کہ ایکدن راہ مین علی مرتضی آتی تھے

ایک زن مومنہ کو دیکھا کہ پانی کی مشک بھری ہوئے دوش پر رکھی باحال خستہ چلی جاتی ہے فَدَنَا مِنْهَا
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَةً عَلَيْهَا وَقَالَ يَا اَمَةَ اللهِ اَعْطِيْنِيْ قِرْبَتَكِ پس جناب امیر کو اوس پر رحم آیا
پاس اوس کے جا کر فرمایا کہ یہہ مشک مجھکو دے کہ تو تہک گئی ہے مین اسے پہونچا دون وَالْمَرْءَةُ
مَاعَرَفَتْهُ فَاَعْطَتْهُ قِرْبَتَهَا فَحَمَلَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذَهَبَ مَعَهَا اِلٰى اَمْنِ لَهَا وہ مومنہ نام جناب
امیر کا سنتی تہی اور صورت نہ پہچانتی تہی پس مشک اپنی حضرت کو دی پس حضرت اوسے خوشی خوشی
دوش مبارک پر اوٹھا کر لیچلی یہان تک کہ اوس کے گہر تک پہونچا دے پہر اوس سے پوچھا تو کون
ہے اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہے اوس نے کہا میرے شوہر کو علی ابن ابیطالب نے جہاد پر
بہیجا تہا وہ مارا گیا کئی یتیم بچے میرے پاس ہین محنت و مشقت کرتی ہون اور اب کشتی کرتی ہون
پس اسمین جسقدر میسر آتا ہے اوسی مین بہزار مشقت و مصیبت اون کی پرورش کرتی ہون جناب
امیر نے جب یہہ حال سنا رنگ مبارک غم سے متغیر ہوا اور انکہون مین آنسو بھر آئے اور گھر تشریف
لائے وَمَا نَامَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِالْقَلَقِ وَالْاِضْطِرَابِ اور حضرت کو مارے رنج و اضطراب کے
رات بہر نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اوسکی واسطے اناج اور گوشت جادر مین باندہ کر پشت مبارک پر
رکہکر لیچلی راہ مین ایک اصحاب حضرت کی کہتے قَالَ يَا مَوْلَايَ اَعْطِنِيْ هٰذَا لِاَحْمِلَهُ مَعَكَ قَالَ
مَنْ يَحْمِلُ وِزْرِيْ عَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عرض کیا یا مولا زنبیل مجھے دیجئے کہ مین اوٹھا کر ہمراہ لیچلون
جناب امیر نے فرمایا کہ آج دنیا مین تو نے میرا بوجھہ بٹا لیا کل روز قیامت کو میرا بوجھہ کون اوٹھائیگا
یہہ کہکر اوس مومنہ کے دروازے پر آئے اور آواز دی اوس نے کہا کہ تو کون ہے حضرت نے
فرمایا مین وہی بندہ خدا ہون جو کل تیرے مشک پہنچا گیا تہا وہ بولی کہ خدا تجھسے راضی ہو اور
تجھپر کرم و لطف کرے اور میرے اور علی کے درمیان انصاف کرے حضرت یہہ سنکر چپ ہی
غرض جب دروازہ کہلا حضرت گھر مین گئی اور اناج روبرو اوس کے رکہدیا اور فرمایا مین ایک گنہگار
بندہ خدا ہون چاہتا ہون کہ کچہہ کار ثواب کرون تو اس نیت سے تیری خدمت کرنی آیا ہون پس تو یا تم
بچون کو رکہہ اور مین کہانا پکاؤن یا بچون کو مین بہلاؤن اور تو کھانا پکا وہ بولی کہ مین خمیر کرتے ہون

اور تو میری بچی سے رکھہ اور گوشت بھی پکاتا جا حضرت نے فرمایا بچشم پس حضرت نے گوشت چڑھا دیا

اور بچون کو بہلانے لگے اور بلکہ جس کام میں وہ خوش ہوتی ہے وہی کام کرتے تہے اور اون کے منہ مین لقمے

دیتے تہے اور دست شفقت سر پر پہیرتے تہے اور روکر فرماتے تہے کہ ای یتیمو ای میرے فرزندو علی کو بخشو کہ علی نے

تمہاری خبر نہ لی پس جب وہ عورت خمیر سے فارغ ہوئی پکارے اے بندۂ خدا جلد تنور کو روشن کر حضرت

فوراً اوٹھے اور تنور میں آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بھڑکا اور اوسکی گرمی سے حضرت کو ایذا پہنچی تو فرمانے لگے

ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا جَزَآءُ مَنْ ضَیَّعَ الْاَرَامِلَ وَالْیَتَامٰی یعنی مزا چکہہ ای علی اس حرارت آتش کا یہ سزا اوس

شخص کی ہے کہ جو رانڈون اور یتیمون کی خبر نہ لی اور اونکو ضایع و برباد کرے وَمَعَ ذٰلِكَ کَانَ یَبْکِیْ اور

ساتھہ اس کے روتے تہے اِذْ جَآءَتِ الْمَرْاَةُ وَتَعَجَّبَتْ وَقَالَتْ یَا هٰذِهٖ اَتَعْرِفُهٗ قَالَتْ ناگاہ ایک عورت

محلے کے گھر میں آئی تو متعجب ہوکر صاحب خانہ سے پوچھنے لگی کہ تو پہچانتی ہے کہ یہ کون ہے اوسنے کہا میں نہیں جانتی

مگر بہت مرد با خدا ہے مجہپر رحم کرتا ہے کہ میرے کام کو آتا ہے قَالَتْ وَیْحَكِ هٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَخُوْ سَیِّدِ

الْمُرْسَلِیْنَ وَزَوْجُ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وہ بولی کہ افسوس ہے تجہپر اے بی بی یہ تو امیر المومنین ہیں ان سے

تو کام لیتی ہے یہ تو برادر رسولخدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور شوہر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہے اے بی شعور یہ وہ

شخص ہے کہ جس نے در خیبر اوکہاڑا ہے اور جنگ احد میں ایسا لڑا کہ ملک فلک پر لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا

ذُوْالْفِقَارِ پکارے فَلَمَّا سَمِعَتْ کَلَامَهَا عَلٰی اَقْدَامِهٖ وَبَکَتْ وَقَالَتْ پس جب اوس عورت نے سنا آنجناب

امیر میں تو دوڑکر پاؤن پر گر پڑے اور روکر بولی وَاحَیَائِیْ مِنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاخَجَالَتِیْ مِنْكَ یَا

اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاغَفْلَتِیْ مِنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہای شرمندہ ہوئی تجہسے اور خجل ہوئی تجہسے اور

افسوس کہ غافل رہی تجہسے ای امیر المومنین اور تمہاری عزت و توقیر کو نہ پہچانا ہای کیا ترک ادب ہوا مجہسے

کہ مینے اپنے آقا سے کام لیا اوسوقت امام علیہ السلام نے شرم سے سر جھکا لیا اور آہستہ فرمانے لگے بَلْ

وَاحَیَائِیْ مِنْكَ یَا اَمَةَ اللّٰهِ فِیْمَا قَصَّرْتُ فِیْ اَمْرِكِ یعنی ای کنیز خدا تو کیون شرمندہ ہوکر روتی ہے کہ

مین خود تجہسے شرمندہ ہون کہ مینے تیرے حق مین تقصیر کی اور تیری اور تیرے یتیمون کی خبر نہ لے اور تو معین

مین سے تجہے تیرا شکوہ بجا ہے الہٰی تو علی کو بخشدے اور بجل کر سبحان اللہ جناب امیر کی یتیم پروری کا تو یہ حال تہا

اور افسوس اس زمانہ غدار پر کہ ایسی کریم کی اولاد سے یون برائی کی کہ وہ اوسکا فرزند کہ جو زبان رسول
مقبول چوس کر پلا ہو روز عاشورا زبان مبارک پیاس سے چبائی اور اپنی پسر ششماہہ کو گود مین لیکر ظالمون کو دکہا کر
پانی مانگی اور ہا ہائے افسوس کیون حضرات کیا قصور فرزند حیدر کرار نے کیا تہا جو ظالم اس قدر
رنج و ایذا دیتے تہے چنانچہ راوی لکہتا ہے کہ جب اصغر کو امام حسین خیمی سے لائے تو وہ معصوم شدت تشنگی
سے بیہوش تہا حضرت نے لشکر مخالف سے خطاب کر کے فرمایا ای بیرحمو اگر حسین تمہارے زعم مین
گناہگار ہے تو یہ میرا معصوم شیرخوار تو بیگناہ ہی تشنگی قیامت سی ڈرو اور تہوڑا پانی اسے تو پلا دو کہ یہہ
جان بلب ہی پس اوسکی جواب مین فَرَمَاهُ حُرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيّ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِ الْحُسَيْن
ناگاہ ایسا حرملہ لعین نے اوس معصوم کے گلوی خشک و نازک پر تیر لگایا کہ وہ بچہ تڑپ تڑپ کر دامن پدر مین
مارا گیا ای حضرات ایسی ظلم کسی فرد بشر پر نہین ہوئے جیسی فرزند زہرا پر گذری کسکا بچہ پیاسا چہا د
مین چہہ مہینے کا مارا گیا ہے پس جناب امام حسین دست مبارک اپنا زیر زخم اصغر رکہتے تہے جب چلو خون سے
بہر جاتا تہا تو روکر جانب آسمان پہنکدیتے تہے فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ اِلَى الْاَرْضِ پس ایک قطرہ
اوس خون سے زمین پر نگرتا تہا ثُمَّ قَالَ لَا يَكُوْنُ اَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيْلٍ پہر حضرت نے فرمایا
خداوندا یہ فرزند میرا اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالح سے کم نہو گا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا
النَّصْرَةَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا خداوندا اگر اسوقت مصلحت نہین جانتا نصرت ہماری پس ان مصائب کو
موجب زیادتی ثواب آخرت میری کا کر ثُمَّ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَحَفَرَ لِلصَّبِيِّ بِجَفْنِ سَيْفِهٖ وَرَمَّلَهُ بِدَمِهٖ
وَدَفَنَهُ پہر حضرت گہوڑے سے اوترے اپنی جگر گوشہ کی لیے نوک شمشیر سے ایک قبر کہودے
یہہ وقت مصیبت تہا اون حضرت پر کہ عوض کفن کے خون اوس کے جسم نازنین پر ملا اور ایک روایت مین
ہی کہ ریگ صحرا اوس کے جسم شریف پر ملی اور دفن کیا فَبَكٰى بُكَآءً شَدِيْدًا وَقَالَ اٰهًا اٰهًا حَتّٰى بَكَى الْقَوْمُ راوی
کہتا ہے کہ دفن کر کے حضرت امام حسین قبر پر کہڑے ہو کر بہت سا روئے اور ایسی نعرے مارے کہ لوگ لشکر
عمر سعد کی رونے لگے قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فَخَرَجَتْ اُمُّهٗ مِنَ الْفُسْطَاطِ نَاشِرَاتِ الشَّعْرِ لَاطِمَةَ الْوَجْهِ
وَهِيَ تَقُوْلُ وَا اَصْغَرَاهُ فِدَاكَ اُمُّكَ قَتَلُوْكَ عبد الحمید کہتا ہے کہ جب امام غریب کی آواز خیمہ حرم مین

بہونچے یقین ہوا سب بی بیون کو کہ وہ بچہ شیرخوار بھی شہید ہوا پس دفعتہً مادر اصغر خیمہ سے روتی ہوئی
باگریبان چاک بال سر کی کہولی ہوئی نکلے اور یون بین کرتی تھے کہ افسوس ای میرے اصغر فدا ہو تجھپر مان
تیرے تجھی پیسے اس قوم جفاکار نے پانی ندیا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکی یہ مان تیرے تجھپر فدا ہو جاتے
اور تو جیتا رہتا اَنَّہٗ جَاءَتْ عَلٰی قَبْرِہٖ وَانْکَبَّتْ نَفْسَہَا عَلَیْہِ وَاعْتَنَقَتْہُ وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا
حَتّٰی بَلَّ التُّرَابُ بِدُمُوْعِہَا یعنی قبر علی اصغر پر آکر اتنا روئے کہ روتی روتی قبر پر گر پڑی اور آنسوؤن سے
ساری تر ہوگئی پھر جناب امام حسینؑ اوس معصوم لخت کو خیمہ مین لے آئے اوسوقت سکینہ مان کی گود خالی دیکہکر
رونے لگے اور پوچھتی تھے کہ ای امان میری بہائی کو کیا کیا یہہ پوچھتی تھے اور روتی تھی مشاہدہ اس حال
سے ایک قیامت برپا تھی اَللّٰہُمَّ الْعَنْ حُرْمَلَۃَ بْنَ کَاہِلِ الْاَسَدِیْ ۲۲ روایت بیست و دوم فضائل
اہلبیت اور گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اور فراق فاطمہ صغرا اور امام حسینؑ مین
اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین رَوَی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ
اَحَبَّنَا وَاَحَبَّ ہٰذَیْنِ یَعْنِیْ حَسَنًا وَحُسَیْنًا وَاَبَاہُمَا وَاُمَّہُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ صواعق
محرقہ مین احمد بن حنبل نے کہ علماء اہلسنت سے ہے روایت کی ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا نے جو شخص دوست رکھیگا مجھکو اور میرے ان دونون نور دیدہ حسن اور حسین اور اون کی پدر بزرگوار
اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص میرے ساتھہ ہوگا میرے درجے مین اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ بڑے رونیوالی انبیای سابق مین تین شخص تھے حضرت آدم و یعقوب و یوسف فَاَمَّا اٰدَمُ فَبَکٰی
عَلَی الْجَنَّۃِ حَتّٰی صَارَ فِیْ خَدَّیْہِ اَمْثَالُ الْاَوْدِیَۃِ پس آدم تو روئے فراق بہشت پر تا آنکہ نشان گرہون کے
اون کی دونون رخسارون پر پیدا ہوئے وَاَمَّا یَعْقُوْبُ فَبَکٰی عَلٰی یُوْسُفَ حَتّٰی ذَہَبَ بِہٖ بَصَرُہٗ اور
یعقوب روئے فراق یوسف مین تا آنکہ بصارت چشم اون کی زائل ہوئی اور نابینا ہوگئے چنانچہ بیان ہے
حضرت یعقوب مین منقول ہے کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سے جدا کرکے لیگئے تو تمام روز یعقوب
ایک درخت کی نیچے انتظار یوسف مین روتے رہے ایک بہن یوسف کی تھے کہ یوسف سی نہایت انس رکھتی
تھے خدمت یعقوب سے جدا نہوئی جب شام ہوئی تو اوسوقت حضرت یعقوب نے کہا ای دختر کیا سبب ہے

کہ اتبک یوسف نہ پہرا عجب حال ہے میری دل کا ایک آگ میرے سینہ مین مشتعل ہے اور دلکو آرام نہین آتا ہے اور خواہر یوسف حضرت یعقوب کو تسلی دیتی تہے اور انواع و اقسام کی سب عذر بیان کرتی تہی تا آنکہ صبح ہوگئی ایک بلند ٹیلا تہا اوسپر جا کی بیٹہی اور راہ یوسف کی دیکہتی تہے کہ گرد صحراسی نمودار ہولی حضرت یعقوب نے پوچھا خواہر یوسف سی کہ یہہ گرد کیسی ہے خواہر یوسف نے کہا غالب ہی کہ میرے بہائی آتے ہون پس جب وہ نزدیک پہونچے تو پیراہن یوسف کو دیکھا کہ لہو مین رنگین ہے اور سب بہائی نالہ و افغان کرتی چلی آتی تہے حضرت یعقوب نے کہا ای دختر یہہ آواز گریہ کیسی ہے دیکہہ تو یوسف کہان ہی وہ بولی کہ ای پدر سب بہائی تو ہین مگر بہائی یوسف نہین ہے یہ سنتی ہی ایک آہ سرد دل پر درد سے کہنچی اور کہا ای دختر انہین ادہر بلا کہ اس ٹیلے پر آئین پس خواہر یوسف نے ادہین پکارا تو وہ سب گریبان چاک با نالہ و افغان وَاحَبِیْبَاہُ وَااَخَاہُ وَایُوْسُفَاہُ کہتی ہوئے اوس ٹیلے پر آیے اور پیراہن خون آلود یوسف یعقوب کو دکہا کر کہنی لگے ای بابا یوسف کو بہیڑیا لیگیا حضرت یعقوب کو یہہ سنتی ہی غش آگیا اوسی حالت مین یعقوب کو گہر مین اوٹہا لیگئی خواہر یوسف سرہانی یعقوب کی روتی تہے کہ آنسو اوسکی رخسار یعقوب پر پڑے انکہین کہولکر کہا ای دختر مین کہان ہون خواہر یوسف نی کہا کہ ای بابا گہر مین ہو حضرت یعقوب نے کہا کہ میرا یوسف بہی ہے دختر نی کہا یوسف کو بہیڑیا لیگیا یوسف یہان کہان ہی یہہ سنکر پہر یعقوب کو غش آگیا القصہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روتی تہے کہ ملائکہ آسمان نی جناب الہی مین عرض کیے یا الہی یعقوب کو یوسف ملا دے یا اوسے صبر عطا فرما دیا ہمکو بہی حکم ہو کہ دنیا مین جا کر گریہ یعقوب مین شریک ہون غرض ہر صبح یعقوب گرد شہر کنعان صحرا مین یوسف کو ڈہونڈنی جاتی اور کہتی تہے یَابُنَیَّ یَاقُرَّۃَ عَیْنِیْ اَیْنَ اَیْنَ بِکَ حَوَلَکَ ای فرزند دلبند اور اے نور دیدہ میرے آیا تجہے کس کنوئی مین ڈالدیا ہی اَبِاَیِّ سَیْفٍ قَتَلُوْکَ اَبِاَیِّ اَرْضٍ دَفَنُوْکَ آیا کس تلوار سے تجہی قتل کیا آیا کس زمین مین تجہے دفن کیا وَسَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یَاْتِیَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَاَتَاہٗ فَسَاَلَہٗ ھَلْ قَبَضْتَ رُوْحَ وَلَدِیْ قَالَ لَا بَلْ ھُوَحَیٌّ وَلَمْ یُعَلِّمْہُ اَیْنَ ھُوَ اور سوال کیا خدا سے کہ ملک الموت کو میرے پاس بہیج جب آیا ملک الموت تو سوال کیا یعقوب نے کہ ای ملک الموت تو نے یوسف کی قبض روح کی ہے ملک الموت نی کہا نہین بلکہ وہ زندہ ہی مگر یہ نہ بتایا کہ وہ کہان ہے اسیر

یعقوب اس قدر فراق یوسف مین روئے کہ نور آنکھون کا جاتا رہا اب جای تامل ہے کہ یعقوب کا ایک بیٹے کے فراق مین
یہہ حال ہوا حالانکہ جانتے تھے کہ وہ زندہ ہے افسوس ہی احوال حسین ابن علی پر کہ کیسی کیسی عزیزون کو آنکھون
کے سامنے ٹکڑی ٹکڑی ہوتے دیکھا عباس کے شانے قلم دیکھے قاسم فرزند حسن کو گھوڑونکی ٹاپون سے ٹکڑی
دیکھا اصغر کو تیر کھاتے دیکھا ہمشکل پیمبر کو نیزے اور تیغون سے مجروح زمین پر تڑپتا دیکھا اسیر کیا
صبر کیا فرزند زہرا نے اور دعای بد اون اشقیا کی حق مین نکی وَاَمَّا یُوسُفُ فَبَکٰی عَلَی الْیَعْقُوبْ اور لیکن
یوسف پس فراق یعقوب مین اسقدر روئے حَتّٰی تَاَذّٰی بِہٖ اَھْلُ السِّجْنِ تا آنکہ قیدخانے مین اور قیدی اون کے
رونے سے گھبرائے اور تنگ ہوئے اور کہا ای یوسف یا دن کو رو اور شب کو خاموش رہ یا شب کو رو دنکو
خاموش ہو پس چند روز کی مفارقت مین یہہ حال ہوا حالانکہ دونو بزرگ جانتے تھے کہ ہم پھر آپسمین ملینگے وَ
لٰکِنَّ مُفَارَقَۃَ الْاَقْرِبَاءِ ھِیَ اَشَدُّ الْمَصَائِبِ مگر فی الحقیقت مفارقت عزیز و اقربا کی سخت ترین مصائب ہے
فَانْظُرُوْا اَیُّھَا الْاِخْوَانُ اِلٰی فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی وَالْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ پس تامل کرو حضرات
حال فاطمہ صغرا اور حسین ابن علی کی مفارقت پر کہ کیسی مفارقت ہوئی کہ حسین صغرا کی دیکھنے کو ترس گئے اور
صغرا حضرت کی زیارت سے ترس گئین اور پھر تا زیست ملاقات نہ ہوئی سبب جدائی کا یہ ہوا فَاِنَّھَا کَانَتْ
مَرِیْضَۃً یَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِھَا الْحُسَیْنِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الْعِرَاقِ پس فاطمہ صغرا بیمار تھے روز سفر امام حسین
اور بعضی روایات مین فاطمہ کبرا نام تھا پس وہ دامن پدر سے لپٹ کی کہنے لگی ای بابا کَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ
وَاَرٰی مَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِنْکُمْ کیونکر مجھے قرار آویگا بعد آپ کی جب خالی گھر نظر آیگا اور کوئی اوسمین میرا
ہمنشین نظر نہ آیگا یَا اَبَتِ خُذْنِیْ مَعَکَ فَلَیْسَ لِیْ صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ وَفِرَاقِ عَمَّاتِیْ وَاَخَوَاتِیْ ای بابا
مجھے ساتھہ لیچلو مجھے کیونکر صبر آیگا تمہاری فراق پر اور پھپیون کی اور بہنون کی جدائی پر خُصُوْصًا
اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ خصوصا اپنی چھوٹی بھائی علی اصغر کی جدائی سے نہایت بیتاب ہون ثُمَّ بَکَتْ
بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا پھر اسقدر روئے کہ روتی روتی فاطمہ صغرا بیہوش ہوگئی جب حضرت نے
یہہ حال دیکھا بے اختیار رونے لگے وَاجْتَمَعَ غَمُّ الدُّنْیَا عَلَیْہِ اور تمام غم و الم دنیا حضرت پر ٹوٹ پڑے
اور جانب آسمان دیکھہ کے دعا کی اور کہا ای فاطمہ صغرا جب تلک عراق مین پہنچونگا اور توقف کی صورت ہوگی

تومین عباسؑ ورزین العابدین کو تیری لیئی کہ پہچون گا غرض حضرت روتی ہوئی فاطمہ کو چھوڑکر روانہ ہوئے اور
فاطمہ روتی ہوئی گھرمین آئی اِذَا رَاٰهَا نَاحَتْ وَنَدَبَتْ وَصَاحَتْ حَتّٰی ضَعُفَتْ قُوَّتُهَا جب فاطمہ کو وہ
گھر خالی نظر آیا ایک ایک کو یاد کرکی اسقدر پیٹی اور روئی کہ بیہوش ہوگئی فَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهَا نِسَاءُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
پس جمع ہوئین اوس گھرمین تمام عورات مدینہ فَاَجْمَعْنَهَا وَاَسْكَتْنَهَا سبھون نے فاطمہ کو بہلایا اور تسکین دی اور
ساکت کیا اور سمجھایا کہ ای فاطمہ اسقدر بیتاب نہو کہ سب کے عزیز سفرمین جاتی ہین اور پہر ملتی ہین دعا کر خدا سے
کہ تیرے مسافر صحیح وسالم آلین عورتین سب سمجھا کی رخصت ہوئین وَبَقِيَتْ ضَعِيْفَةً عَلِيْلَةً اور فاطمہ ضعیف
وبیمار اکیلی گھرمین رہ گئی اسطرح ہمیشہ یاد کرکی روتی تھی پس ایکدن یاد کیا اپنی عزیزون کو اور بہت روئی
فَذَكَرَتْ مَا اَوْعَدَهَا اَبُوْهَا اور یاد کیا وعدہ پدر کو صغرا کہ اونہون نے مجھی بولانیکو کہا تھا اور اسقدر
تاخیر کی اور مجھے دل سے بھلا دیا وَكَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيْهِ سَلَامٌ وَعِتَابٌ وَطَلَوْبَةٌ اپنی کانپتی ہوئے
ہاتھون سے ایک خط لکہا وہ اشتیاق دیدار اور شکایت سے بہرا ہوا تہا اور اوسکو بند کیا وَلَبِسَتْ اِزَارَهَا وَ
خَرَجَتْ مَعَ جَوَارِيْهَا اِلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ اور چادر اوڑہ کی لونڈیان ساتھ لیکی مدینہ منورہ کے دروازے پر
تشریف لیگئی وَاِذَا اَعْرَابِيٌّ رَاكِبٌ عَلٰى نَجِيْبٍ وَهُوَ يَجِدُّ السَّيْرَ ناگاہ ایک اعرابی ناقہ پر سوار نظر آیا کہ وہ
جلد چلا آتا ہے فَسَاَلَتْهُ جَوَارِيْ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَخَا الْعَرَبِ پس پوچھا کنیزان فاطمہ نے کہان کا ارادہ رکہتا
ای عرب فَقَالَ اُرِيْدُ الْعِرَاقَ اوس نے کہا مین ارادہ عراق کا رکہتا ہون فَقَالَتْ لَهُ فَاطِمَةُ الصُّغْرٰى
يَا هٰذَا اَمَا تَعْمَلُ مَعِيْ مَعْرُوْفًا يُجَازِيْكَ بِهٖ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہہ سنکی فاطمہ صغرا نے کہا ای شخص
تو نہین چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ ایک احسان کرے اوس احسان کے جزا دین تجھے جد بزرگوار ہمارے
رسول خدا فَقَالَ مَا هُوَ وہ بولا کیا ہے قَالَتْ اَوْصِلْ هٰذَا الْكِتَابَ اِلٰى وَالِدِي الْحُسَيْنِ فاطمہ
نے کہا وہ احسان یہہ ہے کہ یہہ خط میرا میرے بابا حسین تک پہنچا دے وَقَبِّلْ لِيْ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
نِيَابَةً مِنِّيْ اور ای عرب تو مشرف ہونا فرزند رسول خدا کی خدمت مین تو میری طرف سے ہاتھ اور پاون
چومنا اور بوسے لینا فَقَالَ لَهَا حُبًّا وَكَرَامَةً لِلّٰهِ وَلِجَدِّكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پس وہ عرب بولا بسر وچشم
خوشنودی خدا ورسول کے لیئے خط تمہارا حسین ابن علی تک پہنچا دونگا پس فَاَخَذَ الْكِتَابَ وَجَدَّ السَّيْرَ حَتّٰى وَصَلَ اِلَى الْعِرَاقِ پس عرب خط

فاطمہ سی لیکر روانہ ہوا اور فاطمہ صغرا گھر مین بیٹہی اور انتظار مین تہی کہ ابا ئی او چچا لینی کو آتی ہونگی اور وہ عرب عراق مین ہو نچا و وصل الی کربلاء کان
وصوله یوم العاشر من المحرم مگر افسوس کہ وہ قاصد کربلا مین اوس دن پہونچا کہ وہ دن عاشور کا تہا اور اصغر تک بھی نشانہ تیر ستم ہو چکا تہا
فرای الحسین فی میدان کربلا وحیدًا فریدًا پس دیکہا جناب امام حسین فرزند رسول خدا کو میدان کربلا
مین یکہ و تنہا ہزارون لعینون مین کہڑا ہوا وینادی وا وحدتاہ واغربتاہ واقلۃ ناصراہ اور وہ
جناب فریاد کرتی ہین کہ افسوس تنہائی پر میری اور افسوس ہے غربت پر میری اور افسوس ہے کہ اسوقت کوئی معین و مددگار
میرا باقی نہین ہے اما من ذاب یذب عنا اما من ناصر ینصرنا آیا کوئی خدا ترس ایسا نہین ہے
کہ شر اعدا کو ہم سے دفع کرے آیا کوئی ایسا نہین ہے مدد کرنیوالا کہ فرزند رسول صلعم کی نصرت کری فلم یجبہ
احد الا بضرب السیوف وقرع الحتوف پس کوئی فرزند زہرا کو جواب نہین دیتا تہا مگر جواب مین اوس
مظلوم کے تلوارین مارتی تہے اور نیزے لگاتے تہے اور سب درپے قتل تہے فاتی الاعرابی عند
الحسین وقال السلام علیک یا ابن رسول اللہ وقبل یدیہ ورجلیہ کہ وہ عرب خدمت امام
علیہ السلام مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ سلام ہو تم پر ای فرزند رسولخدا اور حضرت صغرا کی طرف سے یا دن
اور ہاتہہ حضرت کی چومنے لگا حضرت نی فرمایا کہ ای بہائی تو کون ہے کہ اس بیکسی مین مجہ غریب بیکس پر سلام
کرتا ہی وہ روکے بولا ای مظلوم کربلا و ای فرزند زہرا مین قاصد ہون تمہاری بیٹی فاطمہ
صغرا کا اور خط لایا ہون یہ خط حضرت کو دیا فرجع الحسین الی الخیمۃ وصاح باعلی صوتہ
یا زینب بنت امیر المومنین ویا ام کلثوم ویا سکینۃ ویا رقیۃ کلکن تعالین الی
حضرت خط لیکر سوے خیمہ اہل حرم تشریف لاے اور آواز بلند سی پکارے کہ ای زینب
بیٹی امیر المومنین کی اور ای ام کلثوم ای سکینہ ای رقیہ ای شہر بانو تم سب میرے پاس آو
فقد اتانی الکتاب وعظم علی المصاب کہ ایک خط میرے پاس آیا ہے اور مصیبت عظیم
مجہہ پر طاری ہوئے فاتین الیہ مسرعات بالذیول حاسرات پس آواز حضرت سن کے
سب دوڑین اور بولین اما المصاب عرفناہ واما الکتاب فما عرفناہ یا حضرت مصائب کو
تو آپ کے جانتے ہین کہ آپ تین دن سے پیاسے ہین اور سب عزیز آپ کے سامنے ٹکری ٹکرے

ہوئے حسین نگر خط کو نہیں پہچانا قَالَ اُبُنّی کُمْ ھٰذَا الْکِتَابُ اَتَانِي مِنْ اِبْنَتِکُمْ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی
فِیْهِ عِتَابٌ وَخِطَابٌ حضرت نے فرمایا کہ میں بشارت دیتا ہوں تمہیں کہ یہہ خط ہی تمہارے بیٹی
فاطمہ صغرا کا کہ مشتمل ہے عتاب و خطاب پر فَفَضَّہٗ وَقَرَاَہٗ وَاِذَا مَکْتُوْبٌ فِیْهِ پس حضرت نے
اوس خط کو کہولا تو یہہ مضمون لکہا تہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی بِنْتِ
الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلٰی عِنْدِ وَالِدِهَا الْحُسَیْنِ یعنی یہہ خط ہی فاطمہ کا کہ بیٹی حسین کے ہی اپنے
بابا حسین کو اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ وَاَلْفُ اَلْفِ تَحِیَّۃٍ ہزار ہزار سلام اور ہزار ہزار تحیۃ میری طرف سے
خدمت فرزند رسول خدا میں قبول ہوں ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰی عَمِّیَ الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور پھر سلام پہونچے میرا میرے چچا عباس فرزند امیر المومنین کو اور یہ خبر نہ تھی کہ عباس کے شانے
کاٹے گئے ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ اِلٰی اِخْوَاتِيْ وَاَخَوَتِيْ پھر سلام ہو میرا میرے سب بھائیوں
اور بہنوں کو ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰی اَخِيْ وَقُرَّۃِ عَیْنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ پہر سلام پہونچے
میرا میرے چھوٹے بھائی اور خنکی چشم عبد اللہ شیر خوار یعنی اصغر کو فَبِاللّٰهِ عَلَیْکُمْ یَا اَبَاهُ وَکُلَّمَا
قَبِّلُوْهُ بِنِیَابَۃٍ عَنِّیْ پس قسم ہی خدا کی تمہیں ای بابا اور سب عزیزوں کو کہ میری طرف سے میرے چھوٹے
بھائی علی اصغر کے بوسے لینا اور پیار کرنا اور ای بابا تمنی مجھے بھلا دیا یہ شکوہ ہی میرا کَیْفَ
اَوْعَدْتَنِيْ اِذَا اسْتَقَرَّ بِکُمُ الْجُلُوْسُ فِي الْعِرَاقِ تُرْسِلُ اَخِيْ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ اَوْ عَمِّیَ الْعَبَّاسَ
اور کیوں بابا کیسا وعدہ کیا تہا تمنے کہ جب ملک عراق میں توقف ہو گا تو تم میرے بھائی زین العابدین
یا چچا عباس کو میرے لینی کو بہیجو گی یَا اَبَاهُ قَدْ طَالَ اِنْتِظَارِيْ اِلَیْکُمْ وَزَادَ اِشْتِیَاقِيْ اِلَیْکُمْ ای بابا
اتنی مدت انتظار کیا اور آرزوی زیارت روز بروز زیادہ ہے اور ابتک کوئی میرے لینی کو نہ آیا
فَاَمَّا اَنَا قَدْ وَصَلْتُ اِلَی الْهَلَاکِ وَمُنْتَظِرَۃٌ لِلْمِیْعَادِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
پس اب میں قریب ہلاکت پہونچی ہوں اور منتظر ہوں آپ کی وعدی کی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا جب تمام خط پڑہ چکے
عَظُمَتْ عَلَیْهِ الْمَصَائِبُ وَتَغَیَّرَتْ مِنْهُ الْاَلْوَانُ حضرت کا عجب حال ہوا اور رنج و اندوہ ملال طاری ہوا
کہ رنگ حضرت کا متغیر ہوا لِاَنَّ الَّذِیْنَ کَانَتْ مُسَلِّمَۃً عَلَیْهِمْ کُلُّهُمْ کَانُوْا مَقْتُوْلِیْنَ اسواسطے کہ جن جنکو

فاطمہ نے سلام لکھا تھا وہ سب تکرے تکرے خاک و خون مین زمین پر پڑے تھے لیکن فقط جناب زین العابدین ع
بسبب مرض کے بچ رہے تھے تو اون کے قید کی تیاری تھے وقال کرامة لك لاوصلن سلامك
لاهلك واعمامك حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ تیری خاطر مجھے نہایت عزیز ہے جس جسکو تو نے
سلام لکھا ہے مین پیغام تیرا اونھین پہونچاؤن گا فمضی الی القتلی پس حضرت قتلگاہ کو چلے فاول
من وقع نظره علی جثته کان اخاه ابا الفضل العباس پس پہلے نظر حضرت کی نعش مبارک عباس علمدار پر
پڑی فجلس حوله وناداه یا اخی ومساعدی ان ابنت اخیك فاطمة الصغری هی تقرئك
السلام پس حضرت نعش عباس پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اے بھائی اے قوت بازو میرے تمہاری بھتیجی
فاطمہ صغرا نے تمہین سلام لکھا ہے فتعقب علیك وهی بانتظارك اور بہت شکایت لکھی ہے کہ
واہ چچا تم میرے لینے کو نہ آئے اے بھائی عباس تمہارا یہہ حال ہوا اور فاطمہ تمہارے انتظار مین ہے
ثم مضی الی جسد ولده علی الاصغر وسلم علیه من فاطمة الصغری پھر اصغر کی لاش کے پاس آئے
اور فرمایا اے نور چشم تمہاری بھن فاطمہ نے تمہین سلام لکھا ہے اور وہ تو تمہارے دیدار کی مشتاق
ہے وذلك انما کانت ذاکرة یا ابی کلکم اوحشتمونی خصوصا اخی عبد الله الرضیع الصغیر
راوی کہتا ہے کہ نعش اصغر پر حال حضرت کا بہت تباہ ہوا اسواسطے کہ فاطمہ صغرا نے بار بار لکھا تہا کہ ہر چند تم
سب کے مفارقت سے نہایت رنج و دہشت ہے مگر خاص صدمہ اصغر بدرجہ کمال شاق ہے کہ اوسکی تصویر
ہردم آنکھون مین رہتی ہے فلما جاء وقف علی ولده الرضیع بحسرات متتابعات پس ان
باتون کا خیال کر کے حضرت نعش اصغر پر کھڑے روتے تھے اور نالہ پر حسرت و اندوہ سینہ اقدس سے
کھینچتے تھے وخطر بباله ما اوصیت به فاطمة اوسی حال مین وصیت فاطمہ کی حضرت کو یاد آئی کہ لکھا تھا
فاطمہ نے کہ اے بابا میرے چھوٹے بھائی اصغر کا منہ چومنا فانکب الحسین علی ولده الاصغر وکان
یقبله ویطیل الشم فیه حضرت بیتاب ہو کر نعش اصغر پر گر پڑے اور بار بار بوسے لیتے تھے اور دہن
اصغر کی بو سونگھتے تھے ویبکی وینادی یا ولدی اوجعونی وبعدك یقتلونی اور رو رو کے
فرماتے تھے اے فرزند میرے اصغر ظالمون نے تیرے قتل سے دل میرا دکھایا اور قریب ہے کہ بعد تیرے

مجھے بھی قتل کرین جب اہل حرم نے یہہ بیتابی حضرت کی دیکھی تو حضرت کو نعش اصغر سے چھڑایا پھر حضرت نعش
قاسم پر کھڑی ہوکی فرمانے لگی یَا ابْنَ أَخِي اِنَّ ابْنَتَ عَمِّكَ فَاطِمَةَ تَقْرَئُكَ السَّلَامُ وَتَخُصُّكَ
بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ ای برادر ای قاسم تمہاری بہن نے تمہین بہت بہت سلام لکھا ہے ثُمَّ قَامَ
الْحُسَيْنُ وَاَخَذَ الطِّفْلَ مِنْهُمْ وَحَمَلَهُ عَلٰى يَدَيْهِ لِيَضَعَهُ بَيْنَ الْقَتْلٰى پہر حضرت اوٹھے اور نعش
اصغر کو گود سے اہل حرم کے لیکر قتلگاہ مین رکہنی لیچلی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلبیت نعش اصغر کو
پیار کرتی ہوئے خیمہ مین اوٹھا لائی تھے فَعَادَتِ الْبَنَاتُ عَلَيْهِ وَقُلْنَ يَا اَبَانَا دَعْهُ لِنُقَبِّلَهُ نِيَابَةً عَنْ
فَاطِمَةَ اوسوقت بیٹیان حضرت کی دوڑین اور عرض کرنے لگین ای بابا اکبر ٹہرو کہ ہم سب بنیابت
فاطمہ صغرا اصغر کو پیار کرلین کہ فاطمہ نے لکھا ہے فَتَرَكَهُنَّ حَتّٰى قَضَيْنَ پس حضرت ٹہر گئی
یہان تک کہ سکینہ و رقیہ نعش اصغر کو رو رو کی پیار کرتی تھین اور کہتی تھین ہای بہائی تو اس
ظلم سے یہان پیاسا شہید ہوا اور وہان فاطمہ صغرا اب تک تیری اشتیاق ملاقات مین منتظر ہے
یہہ سنکر حضرت نعش کو بدشوار چھڑا کر قتلگاہ مین لیگئے اور سب نعشون مین لٹادیا پس جا ہے
تامل ہی کہ فاطمہ کا تو یہہ اشتیاق تھا کہ خط جو میرا گیا ہے تو اب چچا ضرور ضرور میری لینی کو آتی ہونگے
اور جب میان سے قاصد یہہ جواب لیکر پہونچا ہوگا کہ ای فاطمہ چچا کے تیری شادی کا سے گئی اکبر
مارے گئے اصغر کی نیزہ لگا بابا تیرا تشنہ لب ذبح ہوا بھائی بیمار تیرا طوق و زنجیر مین گرفتار ہوکے پہوپیو کے
ساتہہ شام کو گیا تو کیا حال ہوا ہوگا غرض یہہ جامہ صبر حضرات اور ائمہ ہدا اور اون کی ذریت علیہم التحیۃ
والثنا ہی کے واسطی خیاط ازل نے قطع کیا تہا ورنہ ہر بشر کب متحمل ایسے صبر کا ہوسکتا ہے روایت

بست وسوم در فضائل اہلبیت و آمدن امام حسین بعرصہ قیامت و احوال شہادت
عبد اللہ ابن حسن و خاتمہ بر شہادت امام حسین رَوَى صَاحِبُ زَهْرِ الْكَمَالِ قَالَ
لَمَّا خَرَجَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ اِحْتَلَّ بِبَلْدَةٍ مِنْ بُلْدَانِ الْهِنْدِ تُسَمّٰى سَرَانْدِيْبَ وَبَقِيَ يَبْكِيْ
عَلٰى مُصِيْبَتِهٖ مُدَّةً طَوِيْلَةً روایت کی ہی صاحب زہر الکمال نے جب نکلی حضرت آدم جنت
سے اور گرے ایک شہر مین شہر ہای ہند سے کہ نام اوسکا سراندیب ہی تو روئی اپنے

مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہے کہ رخسار سے گل کر دندان مبارک نظر آنے لگے فاوحی لہ
الملک الجلیل بارسال جبرئیل وکشف لہ عن بصرہ حتی راٰہ ساق العرش پس حکم کیا خداوند جلیل
نے اور بھیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر آدم سے جبرئیل نے اوٹھادی تا آنکہ ساق عرش الٰہی
نظر آنے لگا فراٰی النور ساطعا والنجوم لوامعا فتلالٔاھا پس دیکھا آدم نے ایک نور روشن ہے پس
نزدیک ہوا اوسے فاذا ھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من
ولدہ حصنی من دخلہ کان امنا پس اوس نور میں اسم مقدس جناب رسولخدا اور علی مرتضی اور
فاطمہ زہرا اور حسنین اور باقی اماموں علیہم السلام کی لکھی دیکھے اور یہہ مرقوم تہا کہ یہہ قلعہ ہیں میرے
جو شخص کہ اسمیں داخل ہوا وہ محفوظ ہے فقال یا اخی جبرئیل ھل خلق اللہ خلقا اشرف منی پس
کہا آدم نے اے اخی جبرئیل آیا خدا نے کوئی ایسا بھی پیدا کیا ہے کہ وہ افضل ہو مجھسے قال
نعم ھؤلاء قال متی خلقوا جبرئیل بولے بلی خدا نے ان کو تم سے افضل پیدا کیا ہے آدم بولے
یہہ کب خلق کئی گئی ہیں جبرئیل نے کہا قبل خلق السموات والارض وقبلک بالفی عام یہہ پیدا ہوئے
قبل پیدایش آسمان وزمین کے اور قبل تمہاری دو ہزار برس ولولاھم ما خلقک اللہ تعالی وھم من
ولدک اگر نہوتی یہہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہیں اور ہیں یہہ تمہاری فرزندوں سے حضرت آدم
نے عرض کی اللھم یا من فضلت ھذا الولد علی والدہ اغفر لی خطیئتی فغفر لہ خداوندا ای
شخص کہ فضیلت دی تو نے ان فرزندوں کو انکے باپ پر بخش گناہ میرے پس بخشی خدا نے گناہ آدم کے
کیا خوب کہتا ہے شاعر شعر فلولاھم لم یخلق اللہ آدم + فلا کان زید فی الانام + ولا عمرو
ولا سطحت ارض ولا رفعت سماء + ولا طلعت شمس ولا شرق بدر اگر نہوتے پنجتن اور
عترت اون کی تو نہ خلق کرتا خدا آدم کو اور نہ ہوتا زید دنیا میں اور نہ عمرو یعنی کوئی شخص دنیا میں نہوتا اور
نہ بچھائی جاتی زمین اور نہ بلند کیا جاتا آسمان اور نہ طالع ہوتا شمس اور نہ روشن ہوتا چاند فی الحقیقت کہ ذات
مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہے مگر وائے ہی اون ظالموں پر کہ اون کافروں نے ایسی خاصان خدا کو
آرام نہ دیا عن عبد اللہ بکر انہ قال قلت لابی عبد اللہ یا ابن رسول اللہ لو نبش قبر الحسین بن علی

هَلْ كَانَ يُصَابُ فِي قَبْرِهِ شَيْئٌ عبد اللہ بن ابی بکر سے منقول ہے کہ کہا اوس نے کہ عرض کیے میں نے
خدمت امام جعفر صادقؑ میں کہ ای فرزند رسولخدا اگر کھولیں قبر امام حسینؑ کو تو قبر میں نعش حضرت کو پائیں
حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ کیا سوال عظیم کیا تو نے اب اسی غور سے سن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيهِ
وَاَخِيهِ فِي مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ بتحقیق کہ امام حسین مع اپنے پدر بزرگوار اور عالی مقدار کی منزل جناب رسولخدا میں
ہیں اور کبھی جانب راست عرش متعلق ہوئی درگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں یَارَبِّ اَنْجِزْلِي مَا وَعَدْتَنِي ای
بار خداوندا کرا دے پیر جو مجسے وعدہ کیا ہے اور دیکھتے ہیں اپنی زواروں کی طرف اور جانتے ہیں نام اون کے
اور اون کی آباکی وَاِنَّهُ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهُ اور دیکھتے ہیں اپنی رونیوالوں کو اور اون
لئی استغفار کرتی ہیں کہ یا خدا یہ تیری حسین مظلوم کو روتی ہیں اُنھیں بخشدی وَيَسْئَلُ اَبَاهُ الْاِسْتِغْفَارَ
لَهُ اور اپنی جد و پدر سے عرض کرتی ہیں کہ آپ بہی میرے رونیوالون کی لئے استغفار کیجئے کیسی میری
مصیبت پر روتی ہیں اور فرماتی ہیں اَيُّهَا الْبَاكِي لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ
ای رونیوالو میری غم میں اگر جانو تم اون صوابوں کو جو خدا نی تمہاری لئے معین کیے ہیں تو خوشی اور
شادی تمہاری زیادہ ہو تمہاری رونی سے پس حضرات دیکھیے سرافرازی اپنی آقا کی کہ فرزندوں کو
بہوکا پیاسا ذبح کروادیا اور آپ بہی بہوکی پیاسے ذبح ہوئی فقط تمہاری نجات کی لئی اور ابتک غم والم
اپنی فرزندوں کا بہولی ہوئی ہیں اور عزاسون مین جی لگا ہی اور تا روز قیامت یون ہی حال رہیگا پس روز
قیامت کو جب تمام مخلوقات خوف کبریا سے سر جہکائی ہوگی اور کوئی شفاعت خواہ نظر نہ آویگا بلکہ انبیا
نفسی نفسی پکارنے لگے اور ملائکہ خوف سے آنکھیں نہ اوٹہا ئینگے تو پہر اور مخلوقات کا کیا ٹہکانا ہے سب عجب ہراس
میں گرفتار ہون گی کہ ناگاہ امام حسینؑ عین انتظار میں تشریف لائینگی سر زخموں سے چور چور سر اقدس
ہاتہوں پر رکہی ہوئے زیر عرش الٰہی آکر فرمائینگے رَبِّ شَفِّعْنِي فِيمَنْ بَكٰى عَلٰى مُصِيبَتِي ای پروردگار میرے
میری شفاعت قبول کر اون کے حق میں جو مجہپر روئی ہیں پس پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین سر
اپنا تن پر رکہہ عرض کرینگے الٰہی نہ ملاؤنگا سر اپنا تن سے جب تک میرے رونیوالون کو نہ بخشیگا پس بخاطر
حسین تمام شیعان گنہگار کو خداوند غفار بخشیگا اور سر امام کی کریگا وہ حضرت شاد شاد سبکو لیکر

داخل جنت ہون گی اب مقام سے بیٹھی اور خاک اوڑ ا یکاہی کہ وہ فرمایا در میں عالم صحرای کربلا مین بعد شہادت
علی اکبر فرمایا کرتا تھا اور کوئی نہ سنتا تھا فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمْ يَرَ اَحَدًا وَ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ
فَلَمْ يَرَ اَحَدًا پس اوسوقت جناب امام حسین کبھی دست راست دیکھتے تھے تو سوا لعشہای فرزندان و عزیزان
کے کوئی نظر نہ آتا تھا اور کبھی دست چپ نظر فرماتے تھے تو بجز انبار کشتون کے کوئی عزیز و رفیق نظر نہ آتا
تھا فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ وَكَانَ مَرِيضًا لَا يَقْدِرُ اَنْ يُقِلَّ سَيْفَهُ پس بیکس امام
کے بیمار کربلا امام زین العابدین نے دیکھی ہر چند شدت مرض سے طاقت تلوار اوٹھانیکی نہ تھے مگر بیتاب
ہو کر نکلے وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ تُنَادِي خَلْفَهُ يَا بُنَيَّ اِرْجِعْ اور ام کلثوم پکارتی تھین کہ ای فرزند ای نشان
برادر میدان کو نجا بیمار کربلا بولے يَا عَمَّتَاهُ ذَرِيْنِيْ اُقَاتِلْ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای پہوپہی
چہوڑ دے مجھے کہ مین سامنے امام مظلوم فرزند رسول خدا کی جہاد کرون پس جناب امام حسین میدان سے
پکاری کہ ای ام کلثوم ہرگز نہ چہوڑنا اسکو تا نسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے زمین خالی نہ ہو جاے بعد از ان
حضرت نے آواز استغاثہ بلند کی اور فرمایا هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ آیا کوئی ایسا ہے
کہ ضرر ان اہل شقاوت کا حرم رسول خدا سے دفع کرے آیا کوئی خدا پرست ایسا ہی کہ اس بیکسی مین ہماری
نصرت کرے پس کوئی اون لعینون مین سے جواب ندیتا تھا بلکہ تیر و پتھر مارتے تھے حَتّٰى جُرِحَ فِيْ بَدَنِهٖ
ثَلٰثُ مِائَةٍ وَنَيِّفًا وَعِشْرُوْنَ جُرْحًا بِالرُّمْحِ وَالسُّيُوْفِ وَالنَّبْلِ تا انکہ بدن شریف پر تین سو
بیس زخم لگے اور نیزہ و شمشیر و تیر کی زخم زیادہ سے تھے وَقِيْلَ اَلْفٌ وَتِسْعُمِائَةٍ جَرَاحَةٍ اور بعضون نے
لکہا ہے کہ ایکہزار نوسو زخم حضرت کی جسم شریف پر لگی تھے وَكَانَتِ السِّهَامُ فِيْ دِرْعِهٖ كَالشَّوْكِ فِيْ
جِلْدِ الْقُنْفُذِ وَكَانَتْ كُلُّهَا فِيْ مُقَدَّمِهٖ اور تیر جسم امام پر ایسی لگی تھے کہ جیسی ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتی ہین
اور سب تیر سامنے ہی سے تھے پشت مبارک پر کوئی تیر نہ تھا افسوس صد افسوس کہ جو جسم رسولخدا کی جسم سے روئیدہ
ہوتا تھا وہ یون زخمون سے چور ہوا اور وہ فرزند رسول کہ جسکی طفیل فرشتون کو شفا ملی ہو وہ بیکس و تنہا ہو کر بہوکا
پیاسا شہید ہوا فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ اِذْ رَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْاَصْبَحِيُّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ فِيْ لَبَّتِهٖ فَخَرَّ صَرِيْعًا عَلَى
الْاَرْضِ پس اسی حال مین سے تھے کہ ایک تیر خولی نے ایسا سینہ مبارک پر مارا کہ زمین پر گر پڑے پس حضرت تیر کو نکال کر

حلومین خون لیکر سر و ریش انور پر ملتی تہے راوی کہتا ہی اوسوقت عبد اللہ بن الحسن در خیمہ سے یہہ حال دیکہتا تہا
فَخَرَجَ وَھُوَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اُفَارِقُ عَمِّیْ یہہ حال دیکہکی وہ شاہزادہ سوی میدان دوڑا اور روتا
اور کہتا تہا واللہ مین اپنی چچا سے جدا ہونگا پس جناب زینب نی اونہین روکا کہ پہیر لیجاوین خیمہ کو اور وہ
صاحبزادہ حد بلوغ کو بہی نہ پہنچا تہا اور حضرت بہی میدان سے پکاری ای بہن نہ چہوڑنا اسی ناگاہ وہ معصوم
ہات سی پہوپہی کی چہوٹ کی دوڑا اور جناب زینب ہر چند پکارتی تہین ای نشان برادر پہر آ قَالَ لَا اُفَارِقُ
عَمِّیْ عبد اللہ نی کہا ای پہوپہی نہ چہوڑونگا مین تنہا ایسی وقت مصیبت مین اپنی چچا مظلوم کو تا آنکہ پہنچا وہ شاہزادہ
خدمت امام مظلوم مین فَاَقْبَلَ حُرْمَلَۃُ ابْنُ کَاھِلِ اللَّعِیْنُ اِلَی الْحُسَیْنِ لِیَضْرِبَہٗ بِالسَّیْفِ اوسوقت آیا حرملہ ملعون
قریب حضرت کی اور چاہا اوس ملعون نے کہ حضرت کو تلوار لگاوے اوس صاحبزادی نے کہا ای ہوتجہہ پسر
خبیثہ آیا میری چچا مظلوم تین روز کے پیاسکو ماریگا فَغَضَبَ اللَّعِیْنُ وَضَرَبَ الصَّبِیَّ بِالسَّیْفِ فَاَلْقَاھَا
بِیَمِیْنِہٖ فَقَطَّعَھَا وہ لعین بیرحم غصی ہوا اور ایک تلوار اس زور سے لگائی کہ دہنا ہاتہہ اوس امام زادیکا کٹ
کے گر پڑا فَصَاحَ یَا عَمَّاہُ اَدْرِکْنِیْ ای چچا خبر لو کہ مجہے اس ظالم نے مارا فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ وَضَمَّہٗ اِلٰی
صَدْرِہٖ حضرت نی اوسی روکی سینہ زخمی سے لگایا اور فرمایا یَا ابْنَ اَخِیْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِکَ ای
فرزند برادر صبر کر اس بلا پر جو نازل ہوئی تجہپر اور پیار کرتی تہے اور دلاسا دیتی تہے اِذْ رَمَاہُ اللَّعِیْنُ
بِسَھْمٍ فَذَبَحَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ کہ ناگاہ ایک تیر اوس شقی نے گلوی معصوم پر ایسا لگایا کہ وہ مظلوم اپنی چچا کی گود مین
ذبح ہوگئی گر پڑا اور شہید ہوا حضرت نعش اوس کے مثل نعش اصغر کے سینہ سی لگاکے رونی لگی حضرات یہہ ستم
تو کسی پر نہین ہوا ابتدای زمانہ سے سوا حضرت امام حسین کے کہ کیسی کیسی پیارون کو آنکہون کے سامنی مرا دیکہا
اور یہہ داغ اخیر تہا فَصَاحَتْ زَیْنَبُ یَا ابْنَ اَخِیْ لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِیْ جناب زینب درخیمہ پر یہہ حال
دیکہکی پکارین ہای ای فرزند اخی ای نشان حسن کاش مجہے موت آتی وَلَیْتَ السَّمَاءَ اِنْطَبَقَتْ عَلَی الْاَرْضِ
کاش آسمان زمین پر گرتا کہ یہہ تیر مصیبتین پڑین عبد العزیز دہلوی نے لکہا ہے فَنَادَی الشِّمْرُ لِاَصْحَابِہٖ
وَیْلَکُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ پس پکارا شمر اپنی رفیقون کو پکارا اوای ہو تپر کیا انتظار ہی قتل مین اوس
شخص کے جلد قتل کردو پہر تو سب ٹوٹ پڑے کسی نے تلوار ماری اور کسی نے نیزہ مارا اور کسی نے تیر مارا

وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَاَدْرَكَهُ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ اور شمر ملعون نے ایک تلوار رخ انور پر ماری
اور سنان ابن انس شقی نے آکی ایک نیزہ اوسے حال مین مارا اور آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سے
جدا کرے مگر ہاتہہ اوس کے کانپنے لگی فَنَزَلَ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ اَخُوهُ فَقَطَعَ رَاْسَهُ پس اوترا گھوڑی سے
سہل ابن زیاد بھائی اوسکا اوس نے سر حضرت کا تن اقدس سے جدا کرکے خولی کو دیا وَاَمَرَ الشِّمْرُ
نَفَرًا فِي كَبُوا خُيُولًا وَاَوْطَوا الْحُسَيْنَ اوسوقت شمر نے حکم کیا کہ گھوڑون پر سوار ہو اب نعش حسین کو
نیچے پامال کرو اور بجار دلون کے نکالو پس چند ملعون گھوڑون پر سوار ہوئے اور وہ بے ادبی کے
کہ تعجب ہے آسمان زمین پر کیون نہ گر پڑا اور قیامت کیون برپا نہوئی کہ فرزند زہرا اور یہہ مصیبت وجفا
پس یہہ حال دیکھہ کے اہلحرم پچھاڑین کھاتے تھے مگر کیا صبر تھا کہ دعای بد نہ کی اون لعینون کے لیے

روایت بست وچہارم خرایج در معجزہ جناب امام حسینؑ ومعجزہ دیگر بہمہ مصائب حضرت کی اور آنا فقیر کا پانی لیکی پہر احوال شہادت اور بیٹھنا گھوڑیکا اور زینبؑ کا

نکلنا خیمہ سے کتاب خرایج الجرایح مین ابو خالد کابلی سے اور اوس نے یحیی بن ام الطویل سے
روایت کی ہے کہ اوس نے کہا ہم خدمت امام حسین مین بیٹہے تھے اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ يَبْكِي ناگاہ ایک
جوان روتا ہوا خدمت حضرت مین آیا اور عرض کی اوس نے کہ یا حضرت مان میری مرگئی ہے اور کچھہ وصیت
نہین کی اور مال چھوڑ گئی ہے فَقَالَ الْحُسَيْنُ قُومُوا حَتّٰى نَصِيرَ اِلٰى هٰذِهِ الْحُرَّةِ پس حضرت نے
فرمایا کہ اوٹہو کہ چلین اس مومنہ آزاد کی گھر تک جب پہنچی دروازے پر تو آستان در پر کھڑی ہوگئی دست
مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین اوٹہا کے دعا کی کہ خداوندا دوبارا حکم فرما کہ روح اس مومنہ کے جسم مین
اس کے داخل ہوتا جو وصیت اسے کرنے ہو کرلے فَاَحْيَا اللّٰهُ بِبَرَكَةِ الْحُسَيْنِ پس نے الفور حضرت کی برکت
دعا سے زندہ ہوئے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہکر اوٹہہ بیٹھے اور حضرت کی طرف دیکھکے بولے اُدْخُلِ
الْبَيْتَ يَا مَوْلَايَ گھر مین تشریف لاؤ ای مولا میرے اور جو ارشاد ہو وہ مین کرون حضرت نے فرمایا
جو تجھے وصیت کرنی ہو وہ کر فَقَالَتْ ثُلُثُ الْمَالِ لَكَ مَا شِئْتَ وَالثُّلُثَانِ لِاِبْنِي هٰذَا پس عرض کے
اوس نے ثلث مال مین میرے تو آپ کو اختیار ہے جو چاہین آپ وہ کرین اور دو ثلث مال میرا میری اس بیٹے کا

اِن عَلِمتَ اَنَّہُ مِن مَوَالِیکَ مگر جو آپ جانیں کہ یہہ دست سے حضرت کا وَاِن کَانَ مُخَالِفاً فَخُذ مَالَہُ اِلَیکَ اور اگر
یہہ مخالف ہو حضرت کا تو وہ مال نیچے حضرت کا ہے جسے چاہیں اوسے دیں فَلَا حَقَّ لِلمُخَالِفِینَ فِی
اَموَالِ المُومِنِینَ اسواسطے کہ مال مومنین میں مخالفین کا حق نہیں ہے پہر عرض کے کہ یا حضرت آپ مجہپر نماز
پڑہیے اور اپنی دست سے میری تجہیز و تکفین کیجیے گا ثُمَّ صَارَتِ المَرأَۃُ مَیِّتَۃً کَمَا کَانَت بعد ازان
وہ عورت مردہ ہوگئے جیسے تہے وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَیہِ السَّلَامُ اِنَّہُ قَالَ جَاءَ اَہلُ الکُوفَۃِ اِلٰی
عَلِیٍّ فَشَکَوا اِمسَاکَ المَطَرِ کتاب عیون المعجزات جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ایکبار اہل کوفہ
حضرت امیر المومنین کے خدمت میں آئی اور کمی باران کی شکایت کی اور عرض کے یا مولا دعا کیجیے کہ باران رحمت
نازل ہو فَقَالَ لِلحُسَینِ قُم وَاستَسقِ پس حضرت نے جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سے فرمایا
اوٹھہ ای فرزند اور ان لوگون کے لئے طلب باران پروردگار زمین و آسمان سے کر فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰہَ
وَصَلّٰی جناب امام حسین اونٹے سے اوٹہی اور نماز پڑہے اور ایک خطبہ مشتمل حمد و ثنای لیسطے اور درود رسالت
پناہی پڑہا اور یہہ دعا مانگی اَللّٰہُمَّ مُعطِیَ الخَیرَاتِ وَمُنزِلَ البَرَکَاتِ اَرسِلِ السَّمَاءَ عَلَینَا مِدرَارًا ای خداوند عطا کرنیوالے
نیکیون کے ای نازل کرنیوالے برکتون کے نازل کر ہمپر باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہمکو باران بسیار سے
کر ف اگرندہ ہو تمام شہرون کو اور روان شوندہ ہو روی زمین پر تَنفُسُ بِہِ الضَّعفَ عَن عِبَادِکَ
وَتُحیِی بِہِ الاَرضَ المَیِّتَۃَ عَن بِلَادِ اے ابیا باران کہ زایل کرے تو بسبب اوس کے ضعف اور ناتوانی
اپنی بندون سے اور زندہ کرے تو اوس کے برکت سے زمین مردہ کو فَمَا فَرَغَ مِن دُعَائِہٖ حَتّٰی غَاثَ
اللّٰہُ غَیثاً بَغتَۃً ہنوز امام علیہ السلام دعا سے فارغ نہوئے تہے کہ ایک پارہ ابر نمودار ہو کر برسنا شروع ہوا
وَاَقبَلَ اَعرَابِیٌّ مِن بَعضِ نَوَاحِی الکُوفَۃِ فَقَالَ تَرَکتُ الاَودِیَۃَ وَالاٰجَامَ یَمُوجُ بَعضُہَا فِی بَعضٍ
ایک اعرابی بعض نواحی کوفہ سے آیا اور خبر دی کہ دیکہا میں نے کہ تمام جہیلین اور تالاب پانی سے معمور موجین مارتے
ہیں حضرات یہہ قدر و منزلت حسین کی پروردگار کے روبرو سے تہے کہ ایک آن میں بخاطر حسین مردیکو زندہ کیا اور
زمین تفتیدہ پر پانی پیرروان کیا یہ احسانات خلق خدا پر سے تہے حسین بن علی کے بالتخصیص اہل کوفہ پر سو عوض اون
احسانون کے کوفیون نے اوس برگزیدہ خدا اور محسن خلق سے یہہ کیا کہ جب بموجب طلب اون کے وہ سالک راہ رضا

وارد زمین کربلا ہوا تو اہل کوفہ ہی نے کمر نامردی قتل امام پر باندہی ہے اور پانی اوس جناب پر بند کیا اور انکی
اولاد کی سوا کسی پر بند نہ تھا کہ آپ پیتی تھے اور بہاتی تھے اور اطفال خرد سال حسین پاس بے بے چین ہو کر
العطش العطش کا شور مچاتے تھے اور پانی نہ پاتی تھے گرد خیمہ خندق مین اگ جلتی تھی اور دہوپ کی
شدت تھی اور باوجود ان تکلیفون کے کوفیان غدار اوس سید ابرار پر تیرون کا مینہ برساتی تھے اور سنان
کلمات سخت و درشت سے دل کو حضرت کی جدا مجروح کرتے تھے چنانچہ روایت صحیح مین وارد ہوا ہے
فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ تَمِيْمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُوَيْرِيَّةَ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ اَبْشِرْ بِالنَّارِ
ایک لعین قبیلہ بنی تمیم سے عبداللہ بن جویریہ نام حضرت کی سامنے آیا اور پکارا باآواز بلند کہ یا حسین
حضرت نے فرمایا کہ کیا مطلب ہے تیرا وہ لعین بولا بشارت ہو تجھے ای حسین آتش دوزخ کی فَقَالَ
كَلَّا اِنِّيْ اَقْدَمُ عَلٰى رَبٍّ غَفُوْرٍ وَشَفِيْعٍ وَمُطَاعٍ وَاَنَا مِنْ خَيْرٍ اِلٰى خَيْرٍ مَنْ اَنْتَ حضرت نے فرمایا
کہ ایسا نہیں ہے جو تو گمان کرتا ہے بلکہ مین جاتا ہون خدا وند امرزندہ کے حضور اور پیغمبر شفاعت کنندہ
کے خدمت مین اور مین ایک حالت نیک سے طرف ایک حالت نیک کے سفر کرون گا تو کون ہی کہ فرزند
رسول کے حق مین بی ادبی کرتا ہے وہ لعین بولا کہ مین ابن جویریہ ہون حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر فرمایا
اَللّٰهُمَّ جُرَّهُ اِلَى النَّارِ خداوندا اس لعین کو آتش جہنم مین داخل کر تا اپنی اس کلام بد کی سزا پاوے فَغَضِبَ
اللَّعِيْنُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ وہ کافر حضرت کی اس بات سے غصے ہوا اور حضرت پر حملہ کیا فَاضْطَرَبَ بِهٖ فَرَسُهٗ
فِيْ جَدْوَلٍ وَتَعَلَّقَ رِجْلُهٗ بِالرِّكَابِ وَوَقَعَ رَاسُهٗ فِي الْاَرْضِ وَنَفَرَ الْفَرَسُ حکم خدا سے گہوڑا اوسکا
چمکا اور پاؤن گہوڑیکا ایک گڑھے مین جا پڑا اور گہوڑا گرا اور پاؤن اوس شقی کا رکاب مین اولجھا اور سر
زمین پر لگا اور گہوڑا دوڑتا تھا اور سر اوس ناپاک کا پتھرون اور درختون پر ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے
ہو گیا اور پاؤن اور پنڈلیون کا گوشت کانٹون وغیرہ سے نچکر اوڑ گیا غرض باین حال تباہ اور روسیاہ
داخل نار ہوا فَلَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ وَانْتَصَفَ النَّهَارُ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ ثُمَامَةَ الصَّائِدِيُّ
قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ هٰؤُلَاءِ اقْتَرَبُوْا مِنْكَ جب جنگ و لشکر مخالف کا
زیادہ ہوا ابو ثمامہ نے عرض کی یا اباعبداللہ میری جان آپ پر سے فدا ہو یہ لعین بہت قریب آگئی ہین

وَاحِبُّ اَنْ اَلْقَی اللہَ وَقَدْ صَلَّیْتُ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اور مین مشتاق ہون کہ خدا سے ملاقات کرون درحالیکہ
نماز ظہر بجماعت آپکی ساتھہ ادا کرچکا ہون کہ یہ نماز آخری ہے حضرت نے سر اپنا سوی آسمان اوٹہا کر فرمایا
ذَکَرْتَ الصَّلٰوۃَ جَعَلَکَ اللہُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ اے ابو ثمامہ اسوقت جو تونے نماز یاد دلائے خدا تجھے روز قیامت
مین ساتھہ نماز گزارون کے محشور کرے ہان یہ اوّل وقت ظہر ہے ثُمَّ قَالَ سَلُوْہُمْ اَنْ یَکُفُّوْا عَنَّا حَتّٰی نُصَلِّیَ
کہو ان منافقون سے کہ اتنی مہلت ہمین دو کہ نماز ظہر اپنے امام کی ساتھہ ادا کرلین بموجب ارشاد حضرت
کے ظالمون سے کہا کہ فرزند رسول خدا نماز پڑہنے کی مہلت مانگتا ہے فَقَالَ الْحُصَیْنُ بْنُ نُمَیْرٍ اِنَّہَا
لَا تُقْبَلُ حصین بن نمیر لعین نے جواب دیا کہ تمہارے نماز قبول نہین کہ تم حق سے منحرف ہوکر امام وقت
کی بیعت سے سنکر ہو پس حبیب بن مظاہر بولے کہ اے لعین نماز فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول
وَ تُقْبَلُ مِنْکَ یَا خَمَّارُ اور قبول ہو نماز تجھ ایسے شراب خوار کی پس حصین لعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے
اوسپر حملہ کرکے ایسی تلوار اوسکی گہوڑی کے سنہہ پر ماری کہ گہوڑا چراغ پا ہوا اور حصین ناپاک گر پڑا اور
ملعونان لشکر دوڑ پڑے اور اوسے اوٹہا لیگئے فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِزُہَیْرِ بْنِ الْقَیْنِ وَسَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللہِ تَقَدَّمَا اَمَامِیْ حَتّٰی اُصَلِّیَ پس حضرت نے زہیر بن قین اور سعد بن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم
میرے آگے کہڑے ہو کہ مین نماز پڑہ لون پس وہ دونون بزرگ سامنے کہڑے ہوئے حَتّٰی صَلّٰی بِہِمْ صَلٰوۃَ
الْخَوْفِ یہان تک کہ فرزند رسول خدا نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی پس سعید کثرت زخمون سے زمین پر
گر پڑے اور بولے خداوندا لعنت کر اس قوم پر مثل عاد وثمود کی بعد ازان عرصہ قلیل مین سب اصحاب سید جلیل
ریاض جنت کی طرف راہی ہوئے تو حضرت تنہا میدان مین کہڑے تھے فَیَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَلَمْ یَرَ
اَحَدًا اَبْکَاہُ بُکَاءً شَدِیْدًا پس حضرت کبہی داہنی طرف دیکہتے تھے اور کبہی بائین جانب جب کوئی یاور سوا دشمنون
کے نظر نآتا تہا تو تنہا اپنے شہدا دیکہکر دہاڑین مار کر روتے تھے وَالدَّمُ مِنْ جِسْمِہِ الشَّرِیْفِ
مَسْفُوْحٌ وَیَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنْ شِدَّۃِ الْعَطَشِ وَقَالَ اور خون جسم شریف سے بہ رہا تہا اور شدت تشنگی
سے زبان مبارک چباتے تھے اور کہتے تھے اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ یَوْمِ الْمَحْشَرِ مین ہون بیٹا
ساقی حوض کوثر کا مین ہون بیٹا شفیع روز محشر کا اَقْتُلُ عَطْشَانًا غَرِیْبًا وَحِیْدًا اَہَلْ فِیْکُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون مین

پیاسا ہُن تنہا مسافر کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہے کہ مجھکو اس تشنگی مین پانی پلا وے اِذْ سَمِعَ وَمِسْکِیْنٌ
کَانَ فِي عَسْکَرِ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ فَمَلَأَ الرَّکْوَۃَ وَجَآءَ عِنْدَ الْحُسَیْنِ قَالَ ناگاہ آواز ایک درویش نے کہ لشکر عمر مین تھا
سُنی پس دو چھاگل کو پانی سے بھر کر حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کے یا ابن رَسُوْلِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّي اِشْرِبْ هٰذَا الْمَآءَ الفرزند رسول خدا ماں باپ میرے فدا ہون آپ پر سے یہ پانی حاضر ہے
اسے پیو فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَآءً شَدِیْدًا حضرت اوس پانی کو دیکھ کے شدت سے روئی وَقَالَ کَیْفَ اَشْرَبُ
وَقَدْ قُتِلَ اَنْصَارُنَا وَاَقْرِبَاؤُنَا حَتَّی الطِّفْلُ ظَمْآءً اور فرمایا ای شیخ کیونکر پانی پیون مین حال آنکہ
عزیز و انصار سب پیاسے قتل ہو گئے یہان تک کہ میرا بچا بھی پیاسا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھسی
پیا جائے یہہ فرما کر اوسے خیمہ کی طرف لائی تا قدرت خدا اوسے دکھا دین اور وہان ایک گڑھا
بصورت کنوین کے کھودا اور اوسمین پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کے محتاج نہین ہین لیکن حجت ان
ظالمون پر تمام کرتے ہین تا روز قیامت انکو کوئی عذر باقی نہ رہے اور ای شیخ تو لشکر عمر سعد سے نکل جا کہ
جو آواز استغاثہ میری سنکی اعانت نہ کریگا خدا اوسے سرنگون داخل جہنم کریگا فَقَالَ اَلْوَدَاعُ الْوَدَاعُ
یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ یَا سُکَیْنَۃُ یَا رُقَیَّۃُ پہر حضرت اہلبیت سے رخصت ہونی لگی اور فرمایا ای زینب و ام کلثوم
و سکینہ و رقیہ تمہین خدا کو سونپا ہون اِذْ دَمَوا السِّهَامَ وَقَالُوْا اُخْرُجْ یَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِيٍّ حضرت تو اہلبیت
سے رخصت ہوتی تھے کہ ناگاہ اون کافرون نے تیر خیمہ حضرت پر مارے کہ کئی تیر قناتون سے پار ہو گئے
اور وہ بی ادب دشمن خدا پکاری ای حسین ابن علی خیمہ سے باہر نکلو یا بیعت کر و یا سر دو فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَآءً
شَدِیْدًا یہہ سنکی حضرت نہایت روئے اور لاحول پڑہا اور میدان مین آئے وَقَالَ اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا
اَمَا مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُنَا وَیَسْقِیْنَا جُرْعَۃً مِنَ الْمَآءِ اور یون آواز استغاثہ بلند کی آیا کوئی فریادرس ہے
کہ ہماری فریاد کو پہونچے ایسا کوئی رحم دل ہے کہ ہم پر رحم کھائے اور ایک جرعہ آب پلائی کہ کمال تشنگی
اسوقت طاری ہے فَبَیْنَمَا کَذٰلِكَ اِذْ دَمَوا السِّهَامَ عَلَیْهِ اس اثنا مین حضرت پر اون لعینون نے تیر مارنے
شروع کئی حَتّٰی صَارَ جِلْدُ الْحُسَیْنِ کَالْقُنْفُذِ یہان تک عوض پانی کی تیر مارے کہ وہ جسم حسین کہ خون
رسول خدا سے پلا تھا مانند جسم ساہی کی ہو گیا اور اسقدر خون بہا اور زخم لگے کہ لڑنیکی طاقت نہ رہی اور حضرت

ٹہر گئے فَبَیْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ اِذْ اَتَاهُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ کہ ناگاہ ایک پتہر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جبین رسولخدا
جو منی سے تہے اس زور سے لگا کہ پیشانی مجروح ہو گئی اور خون بہنے لگا فَاَخَذَ الثَّوْبَ لِیَمْسَحَ الدَّمَ عَنْ
جَبْهَتِهٖ حضرت نے چاہا کہ کپڑے سے خون پیشانی کا پوچہین فَاَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ
عَلٰی قَلْبِهٖ پس ایک تیر زہر آلود سہ پہلو آیا اور قلب حضرت پر لگا حضرت نے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
فرمایا اور سر سوے آسمان اوٹھا کے عرض کی خداوندا تو جانتا ہے کہ یہہ لعین ایسے شخص کو قتل کرتے ہین
کہ روی زمین پر سوا اوس کے کوئی نواسا رسول خدا کا نہین ہے ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ وَرَآءِ
ظَهْرِهٖ وہ تیر ایسا کاری لگا تہا کہ دل کو توڑ کے پشت مبارک سے باہر نکل گیا تہا حضرت نے جانب پشت سے
وہ تیر نکالا پس شمر لعین نے پکارا راوی ہو تیر جلد حسین کو قتل کرو فَطَعَنَهٗ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ كَادَ
اَنْ يَقَعَ یہ سنکے سنان ابن انس نے آگے بڑہ کے ایسا ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا کہ قریب تہا کہ حضرت
گہوڑے سے زمین پر گرین قَالَ فَقَالَ اَیُّهَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حضرت
نے فرمایا اے اسپ باوفا آیا تو جانتا ہے کہ مین کون ہون اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
ای گہوڑے مین ہون بیٹا فاطمہؑ کا اور مین ہون فرزند علی کا فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ
گہوڑے نے حال حضرت پر رو دیا اور ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پہیلا دیے تا صدمہ جسم شریف کو نہ پہونچے
اور حضرت زمین پر گر کے غش ہو گئے اوسوقت الحرم مین صدای گریہ وزاری بلند ہوئی اوسوقت زینب خاتون
بیتابانہ چاک گریبان و گریان و نالان سراسیمہ مضطرب الحال بال کہولے ہوئے نکلین فَصَاحَتْ وَاَخَاهُ
وَاِمَامَاهُ وَاحُسَیْنَاهُ اور ہای بہائی میرے ہای امام میرے ہای حسین کے نعرے مارتی تہین
لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِیْ کاشکے زینب کو موت آتی اور یہہ حال اپنے بہائی کا نہ دیکہتی لَیْتَ السَّمَآءَ انْطَبَقَتْ
عَلَى الْاَرْضِ کاشکے آسمان زمین پر گر پڑتے وَلَیْتَ الْجِبَالَ تَدَكْدَكَتْ عَلَى السَّهْلِ کاش پہاڑ ٹکڑے
ہو جاتے زمین پر کہ میرا بہائی فرزند رسول خدا اس بیکسی سے شہید ہوتا ہے وَیْلَكَ یَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ
یُقْتَلُ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَنْظُرُ وای تجہہ پر ای عمر سعد کیا ہو گئی حمیت تیری کہ فرزند رسولخدا
شہید ہوتا ہے اور دیکہتا ہے تو فَفَتَحَ الْحُسَیْنُ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ اِلَیْهِ پس جناب امام حسین نے غش سے

آنکهین کهولین زینبؑ غمدیده کی طرف دیکها جاتا حضرت کی کچهه فرماتے ہین ایک تیر حلق حضرت مین ایسا پیوست تها بولا
نگیا اور وه تیر پیچهے گلوی حضرت سے نه نکلا حضرت نے اشاره سے فرمایا ای بہن زینبؑ خیمه مین جاؤ اور میری
جیبتی جی خیمه سے نه نکلو فَرَجَعَتْ اِلَی الْخَیْمَةِ پس جناب زینبؑ بموجب ارشاد حضرت کی خیمه کو چلین اِذَا ارْتَفَعَتِ
الْاَصْوَاتُ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ قَدْ ذُبِحَ الْحُسَیْنُ ابھی جناب زینبؑ خیمه کو نه پهونچی تهین که آواز بلند ہوئی که حسین
فرزند رسول خدا قتل ہوا حسینؑ فرزند زہرا ذبح ہو گیا جناب زینبؑ نے جو مڑ کے دیکها آه سر جناب
امام مظلوم کا نیزه پر نظر آیا فَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا پس جناب زینبؑ بیقرار ہو کی روئین اور منهه پر طمانچے
مارنے لگین وَاَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ اور آسمان سے خون برسنے لگا اور مٹی سرخ گرنی لگے
وَکُسِفَتِ الشَّمْسُ کَسْفَةً بَدَتِ الْکَوَاکِبُ اور آفتاب کو گهن لگا ایسا گهن که ستاری ظاهر ہوئے لوگون نے
گمان کیا که قیامت قایم ہوئے روایت بست و پنجم مین پانا گٹهون کا پشت امام پر بعد شہادت
پهر مناجات حضرت موسی پهر خون برسنا آسمان سے پهر احوال شہادت امام حسینؑ کا
فِی الْمَنَاقِبِ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وُجِدَ عَلٰی ظَهْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ یَوْمَ الطَّفِّ اَثَرٌ
ابن شہرآشوب نے کتاب مناقب مین شعیب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے که جب جناب امام حسینؑ
روز عاشوره شہید ہوئے اور نعش مبارک بی گور و کفن خاک و خون مین غلطان ریگ گرم پر پڑی رہے
تو تمام زخم نیزه و شمشیر حضرت کی سر سے تا بناف سامنی ہی وار لگے تهے اور کوئی زخم پشت مبارک پر نه تها
که حضرت نے وقت جنگ پشت سوی دشمنان نه کی تهے مگر چند گٹهے پشت اقدس پر لوگون نے دیکهی فَسَأَلُوا
زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ پس پوچها لوگون نے زین العابدین سے که یا حضرت آپکی پدر بزرگوار کی پشت پر
گٹهے کیسی تهے فَقَالَ هٰذَا مِمَّا کَانَ یَنْقُلُ الْجِرَابَ عَلٰی ظَهْرِهٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ
حضرت روکر بولے آه یه وه گٹهی میری باپ کی پیٹهه پر ہے تهے که ہمیشه وه جناب انبار روٹیون اور غلّے کا بانده کر مخفی
راتون کو اپنی پیٹهه پر اوٹها کر بیوه زنون اور یتیمون اور مسکینون کے گهر پہونچاتی تهے حضرات جای تامل و غور
ہے که ایسی محسن عالم کے فرزند کو فتیان غدار نے آب و دانه سے محروم رکها اور اوسکی بچے تشنه لب ذبح کی
اور اوسکی یتیمون کو عوض آب طعام تمانچے مارے وَفِیْ مُنَاجَاتِ مُوْسٰی وَقَدْ قَالَ یَا رَبِّ لِمَ فَضَّلْتَ اُمَّةَ

محمدٍ علی سائر الامم حدیث مین وارد ہے کہ ایکروز حضرت موسی نے اثنای مناجات مین عرض کیے کہ ای خالق عالم
کیا سبب ہے کہ امت خاتم انبیا کو تونی سب امتون پر فضیلت دی ہے قال اللہ تعالی لعشر خصال جناب باری
عزاسمہ نے ارشاد کیا دس خصلتون کے باعث ہمنی اونہین فضیلت دی کہ وہ ادن مین ہون گی قال موسی وما
تلک التی یعملونھا حتی امر بنی اسرائیل یعملونھا حضرت موسی نے عرض کیے کہ خداوندا وہ کون کون خصلتین
ہین اگر مجھے ارشاد ہو تو مین بھی بنی اسرائیل کو حکم کرون اوسکی عمل کا قال اللہ تعالی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج
والجہاد والجمعۃ والجماعۃ والقرآن والعلم والعاشورا خدای تعالی نے فرمایا کہ ادن دس خصلتون سے
پہلے نماز دوسری زکوۃ تیسرے روزہ چوتھے حج پانچوین جہاد چھٹے جمعہ یعنی نماز جمعہ پڑہا کرین گے
ساتوین نماز جماعت مین حاضر ہوا کرین گے آٹھوین تلاوت قران مجید کرین گے نوین علم فقہ اور حدیث سیکھین گے
اور دسوین عاشورا ہے قال موسی یا رب وما العاشورا موسی نے کہا بار خدایا سب مین سمجہا مگر عاشورا
کیا ہے قال البکاء والتباکی علی سبط محمد ن المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والمرثیۃ والعزآء
لمصیبۃ خداوند عالم نی فرمایا ای موسی عاشوری سے مراد رونا اور رولانا ماتم فرزند خاتم انبیا مین
اور مرثیہ کہنا ایام عاشورا مین اور پڑہنا اوسکی مصیبت مین اور مجلس عزا برپا کرنا اوس مظلوم کی یا موسی
ما من عبدٍ من عبیدی فی ذلک الزمان بکی او تباکی او تعزی علی ولد المصطفی الا کانت لہ
الجنۃ ثوابًا ای موسی جو بندہ مومن میرے بندون سی ایام عاشورا مین فرزند رسول کے غم مین آپ روے
یا کسی کو رولاوے یا صورت رونے والون کی بناے یا مجلس تعزیت برپا کری بہشت اوس کے لئے واجب ہے
ومن انفق من مالہ فی محبتہ طعامًا کان او غیر ذلک الا بارکت لہ فی الدنیا الدرھم بسبعین
درھمًا اے موسی جو بندہ روز عاشورا اپنے مال مین سے کچہ سلوک کریگا کسی مومن سے خواہ کہانا کھلاوے
یا اور سلوک کرے ایک درہم کو اوسکی ستر درہم کی برکت دون گا دنیا مین وکان فی الجنۃ وغفرت لہ
ذنوبہ اور جنت مین جگہ دون گا اور بخشون گا گناہ اوس کے صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کیجیے کہ
جس روز کی گریہ وزاری کی یہ تاکید ہے اوس روز منافقان امت نے عید مقرر کی ہے چنانچہ کعبہ مین ابتک عید
ہوتی ہے اور دشمنان دین اوس روز کو روز برکت جانتی ہین کہ جس روز جہان سے سنگ و کلوخ اوٹہاتے تھے

اوسکی نیچے خون تازہ جوش مارتا پاتی تھے یعنی روز عاشوری کو وَ قَالَ صَادِقٌ وَلَمْ تَبْكِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَى الْحُسَيْنِ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا اور جناب صادق فرماتی ہین کہ جب سی آسمان خلق ہوا کسی پر نہین رویا مگر حسین ابن علی اور یحیی ابن زکریا پر اور منقول ہے کہ روز شہادت جناب امام حسین سے تنی سرخ آسمان سے گرتی تھے وَقَالَ قُرْطَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَوْمًا نِصْفَ النَّهَارِ عَلَى شَمْلَةٍ بَيْضَاءَ قرط بن عبد اللہ کہتا ہے کہ ہمین مطلق شہادت امام حسین کی خبر نہ تھی اور ہمین معلوم نہ تہا کہ فرزند رسولخدا اسن بلا گرفتار ہے ناگاہ ایکدن آسمان سے بوندیان برسنے لگین اور کپڑے سفید باہر پڑی تھے فَنَظَرْتُ فَاِذَا هِيَ دَمٌ جب کپڑون پر پڑین اور ہمنے دیکھا تو وہ خون ہے کہ آسمان سی برستا ہی وَذَهَبَتْ بِالْاِبِلِ اِلَى الْوَادِي لِيَشْرَبَ فَاِذَا هُوَ دَمٌ اور اونٹ ہمارے جنگل مین گئی پانی پینے کو پس ہمین پانی پینے کو نہ پایا سوای خون کے ہم نہایت حیران و متعجب تھے ناگاہ خبر پہونچی کہ اوسی وقت فرزند رسولخدا ہوکا پیاسا شہید ہوا پس کیونکر یہ حال نہ ہوتا زمین و آسمان کا ماتم سید الشہدا مین کہ وہ جناب تین دن کے بہوکی اور پیاسے دہوپ مین کھڑی تھے اور خندق مین آگ روشن تھے اور دشمنان خدا عوض رحم کے کلمات سخت سے دل حضرت کو مجروح کرتی تھے چنانچہ ابن جویریہ لعین سامنی آکی پکارا یَا حُسَيْنُ وَاَصْحَابَ الْحُسَيْنِ اَبْشِرُوا بِالنَّارِ فَقَدْ تَعَجَّلْتُمُوهَا فِي الدُّنْيَا ای حسین اور ای اصحاب حسین بشارت تمہین آتش جہنم کی تمنی جلدی کی دنیا ہی مین آگ کی حضرت نی پوچھا یہ کون ہے کہا کسی نے ابن جویریہ ہے حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ عَذَابَ النَّارِ فِي الدُّنْيَا خدایا اسے دنیا مین عذاب آتش چکھا تا جانی مزا اس بے ادبی کا فَغَضِبَ بِهِ فَرَسُهُ وَاَلْقَاهُ فِي تِلْكَ النَّارِ فَاحْتَرَقَ پس گہوڑا اوسکا بگڑا اور بہاگا اور اوسے آگ مین گہوڑے نی ڈال دیا کہ وہ شقی اوسمین جلگیا پہر تمیم بن الحصین ملعون تنہا لشکر سے نکلا اور پکارا اے حسین اور اصحاب حسین اَمَا تَرَوْنَ اِلَى مَاءِ الْفُرَاتِ يَتَمَوَّجُ كَاَنَّهُ بُطُونُ الْحَيَّاتِ آیا نہین دیکہتی تم طرف آب فرات کی کہ کیا لہرین مارتا ہے مثل شکم مار کے وَاللهِ لَا اَذُقْتُكُمْ مِنْهُ قَطْرَةً حَتَّى تَذُوقُوا الْمَوْتَ جُرَعًا واللہ تم نہ پینی پاوگی اوس سے ایک قطرہ تا آنکہ تم نہین پیاسے بہوکی مرجاؤ حضرت نی پوچھا یہ کون ہے عرض کیے اصحاب نے کہ یہ تمیم بن حصین ہے حضرت نی یہ سنکی فرمایا

هذا وابوه من اهل النار یہہ اور اسکا باپ اہل جہنم سي سے اللهم اقتل هذا عطشا في هذا اليوم
خداوندا اس شقي کو آج قتل کر پیاسا قال فلحقه العطش حتى سقط عن فرسه ووطئة الخيل بسنابكها
فمات پس راوي کہتا ہے کہ دعا حضرت کي تمام نہوئي تہي کہ اوسي پیاس سے شدت ہوئي تا آنکہ وہ شقي
ماري پیاس کے گہوڑے سے گرا اور گہوڑي سے نے اوس دشمن خدا کو ٹاپون سے روندڈالا پس وہ جہنم کو راہي ہوا
پہر حضرت پکارے اي شبث ربعي اي حجاج بن الحر اي قيس بن الاشعث اي زيد بن الحرث الم تكتبوا الي ان
قد اينعت الثمار واخضرت الجنات فاقدم علينا الك جند على مجند اي بيوفاؤ اور اي بدعہدو
آيا تمنے نہين لکہا تہا مجہے کہ درخت بار ور ہين باغ سبز ہوئي آپ آئي کہ لشکر کثیر آپ کي مدد کو موجود ہے
کسي نے جواب نديا مگر قيس ابن اشعث بولا ما تدري ما تقول ولكن انزل على حكم بني عمك کہ ہم نہين
جانتے کہ تم کيا کہتي ہو مگر اب سے بيعت کروا پني ابن عم يزيد ابن معاويہ کي تو بچتي ہو حضرت نے فرمايا
لا والله لا اعطيكم بيدي اعطاء الذليل ولا اقر لكم اقرار العبيد قسم ہے خدا کي کہ حسين فرزند
رسول خدا کبہي ہات واسطے بيعت کي اس ذلت و خواري سے نديگا اور نہ اقرار کريگا مثل اقرار کرنے
غلامون کے محمد بن اشعث بن قيس لعين لشکر سے نکل کے پکارا يا حسين بن فاطمة اية حرمة لك من
رسول الله ليست لغيرك اي حسين پسر فاطمہ کون سي خدمت ہي تمہارے لئي رسول خدا سے کہ وہ تمہارے
غير کے لئي نہين ہے حضرت ني ايه ان الله اصطفى آدم کو تمام پڑہا اور پہر حضرت نے فرمايا يہہ کون ہے
اصحاب نے نام اوس شقي کا بتايا تو حضرت ني دست مبارک اوٹہا کي دعا کي اللهم ذلل محمد بن الاشعث
ذلا في هذا اليوم ما رام ابدا خداوندا اس شقي کو ايسي ذلت دکہا آج کہ کبہي نديکہي ہو پس اوسيوقت
ايک عارضہ لاحق ہوا اور لشکر سے پاخانے گيا فسلط الله عليه عقرب فلدغته فمات بادي العورة
پس خدا نے بچہو کو اوسپر مسلط کيا پس اوس بچہوني اوسے ڈنک مارا کہ وہ شقي ننگا بول و غائط مين لوٹتے کے
داخل جہنم ہوا يہہ سب معجزات فرزند رسول کے ديکہہ کے عمر سعد لعين نے ايک تير چلہ کمان مين جوڑ کي سوي
لشکر جناب امام حسين مارا اور پکارا اشهدوا اني اول رام اي اہل کوفہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقي نے پہلي تير لشکر
امام حسين پر مارا ہے فرموه كلهم پس پہر تو تمام لشکر شقاوت اثر کي تير لشکر امام پر چلي کہ کوئي لشکر سرور سے

باقی نرہا کہ وہ زخمی نہوا ہو وَقِيلَ قُتِلَ فِي هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُونَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ ایک روایت مین ہے
کہ اوسی حملہ مین پچاس مرد امام مظلوم کے شہید ہوئے پس وہ چند یاور حضرت کے تھوڑی عرصے مین
باری باری آقا پر نثار ہوگئے اور وہ جناب یکہ وتنہا زغہ اشقیا مین گھر رہ گئے اور چارون طرف سے نیزہ و تیر اوس
امام دلگیر پر چلتی تھے رُوِيَ فِي بِحَارِ الْأَنْوَارِ لَمَّا جُرِحَ أَعْلَى الْحُسَيْنِ لِكَثْرَةِ الْجِرَاحَاتِ جَمَعَ الْمَلَاعِينُ حَوْلَهُ
بحار مین منقول ہے کہ جب زخمہای بیشمار سے جسم فرزند رسول کو افگار کیا پس بہت سی شقی گرد حضرت کی جمع ہوئے
وَضَرَبَ عَلَيْهِ الرُّمْحَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ پس ایک نیزہ حضرت کو انس بن مالک لعین نے مارا وَأَيْضًا ضَرَبَ
الرُّمْحَ عَلَى جَنْبِهِ الشَّرِيفِ صَالِحُ بْنُ وَهْبٍ فَأُلْقِيَ مِنَ الْفَرَسِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ اور پھر ایک نیزہ اس
زور سے صالح ابن وہب شقی نے پہلوی اقدس پر مارا کہ حضرت گھوڑی سے پہلوی راست کی بہل گر پڑے
وَقَامَ بَعْدَهُ عَلَى رِجْلَيْهِ اور حضرت پھر جلد تلوار پکڑ کر کھڑے ہوئے فَضَرَبَ الْمَلْعُونُ السَّيْفَ عَلَى
عَضُدِهِ پس ایک شقی نے ایک تلوار بازوی حضرت پر ماری فَقَتَلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى دَخَلَ
فِي النَّارِ پس حضرت نے بھی ایک تلوار اوس شقی کو ماری کہ واصل جہنم ہوا وَضَرَبَ رَجُلٌ آخَرُ عَلَى الْكَتِفِ حَتَّى
خَرَّ عَلَى الْأَرْضِ اور ایک بیحیا نے ایک تلوار شانے پر حضرت کی ایسی ماری کہ حضرت زمین پر گر پڑے
فَجَمَعُوا حَوْلَهُ وَضَرَبَ الْمَلْعُونُ الرُّمْحَ عَلَى الْحُلْقُومِ وَنَزَعَ مِنْهُ وَضَرَبَ عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى هَوَى
إِلَى الْأَرْضِ پس جمع ہوگئی بہت ملعون گرد حضرت کی ایک بی رحم نے نیزہ حلقوم نازنین بوسہ گاہ رسول پر مارا اور پھر
نکال کے وہان سے سینہ اقدس پر اس زور سے مارا کہ حضرت زمین پر گر پڑے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ عَلَى السَّاقِ
اور حضرت پاؤن پر پاؤن رگڑنے لگے وَلَمْ يَقْرَبُوا هٰذَا الْوَقْتَ عِنْدَهُ بِسَبَبِ مَهَابَتِهِ اوس بہی کوئی
قریب حضرت کی ہیبت سے نہ آتا تھا پس شمر لعین پکارا فوج کو لِمَا وَقَفْتُمْ مِنَ الْحُسَيْنِ أُمَّهَاتُكُمْ يَجْلِسْنَ فِي
عَزَائِكُمْ کیون جدا ہوئے تم حسین سے مائین تمہاری غم مین بیٹھین وَبَادَرَ بِنَفْسِهِ الْخَبِيثُ
عَلَى قَتْلِهِ یہہ کہکر وہ شقی متوجہ قتل حضرت کا ہوا فَالْآنَ كَيْفَ أَقُولُ مَا صَنَعَ الْمَلْعُونُ بِالْحُسَيْنِ
پس آہ کیونکر کہون اور کس زبان سے بیان کرون جو بی ادبی کی اوس ملعون نے ہمارے سید مظلوم سے
إِنَّهُ ضَرَبَ الرَّجُلُ النَّجِسُ عَلَيْهِ حَتَّى أُلْقِيَ عَلَى وَجْهِهِ کہ پاجی نجس سے اپنی اوس شقی نے ایک ٹہوکر حضرت کو

ماری کہ حضرت کو موںہہ کہل اولٹ دیا وَاُخْتُہُ الزَّیْنَبُ لَمَّا تَرَی الْحَالَ عَلٰی ھٰذَا الْمِنْوَالِ اور بہن حضرت کے
زینب خاتون دختر زہرا نے یہہ حال جو دیکہا سَرَعَتْ اِلَیْہِ وَتَقُوْلُ بیتاب ہو کی سید ان کو دوڑین اور کہتی
تہین وَاحُسَیْنَاہُ وَاَخِیَاہُ ہای حسین میرے ہای بہائی میرے یہہ کیا حال ہوا تمہارا اور عمر سعد اوسوقت
قریب حضرت کی کہڑا تھا اوس سے مخاطب ہوکی بولین یَا عُمَرُ تَنْظُرُ اِنَّ شِمْرًا یَقْتُلُ اَخِیْ بِاِسَاءَۃِ الْاَدَبِ
ای عمر سعد دیکہتا ہے تو کہ میرے بہائی کو بی ادبی سے قتل کرتا ہے پس عمر سعد نے رو دیا اور موںہہ
زینب کی طرف سے پہیر لیا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِہِ الشَّرِیْفِ وَقَطَعَ رَاسَہُ بِاِثْنَیْ عَشَرَ ضَرْبَۃً
اور کس موںہہ سے کہون کہ شمر لعین کہان پاؤن رکہے بیٹہا تہا سینۂ اقدس پر پاؤن رکہی تہا اور
بارہ ضرب سے سر اقدس کو جدا کیا اور سم سب کو بی آقا کیا روایت بست و ششم روایت

ریان بن شبیب ثواب بکا مین پہر نازل ہونا فرشتی کا واسطے خبر شہادت جناب
امام حسین کی اور نازل ہونا ملائکہ کا رسول خدا پر تعزیت امام حسین کی سے لئے پہر
مصائب حسین اور آنا سید احنف کا اور شہید ہونا امام حسین کا

ریان ابن شبیب سے منقول ہے کہ کہا اوس نے کہ پہلی تاریخ محرم کو گیا مین جناب امام رضا علیہ السلام
کے پاس قَالَ یَا ابْنَ الشَّبِیْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ ھُوَ الشَّہْرُ الَّذِیْ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الظُّلْمَ
وَالْقِتَالَ لِحُرْمَتِہِ جناب امام رضا نے فرمایا ای پسر شبیب بتحقیق کہ محرم وہ مہینا تہا کہ کافر حرام
جانتی تہے اسمین قتال اور ظلم کو بسبب حرمت کے فَمَا عَرَفَتْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ حُرْمَۃَ شَہْرِھَا وَلَا حُرْمَۃَ
نَبِیِّھَا پس نہ پہچانا اس امت نے حرمت اس مہینے کی اور نہ پہچانی حرمت اپنی نبی کے لَقَدْ قَتَلُوْا فِیْ
ھٰذَا الشَّہْرِ ذُرِّیَّتَہُ کافر تک قتال برا جانتے تہے مگر اس امت نے قتل کیا اس مہینے مین عترت نبی اور
اولاد رسول خدا کو وَسَلَبُوْا نِسَائَہُ وَانْتَہَبُوْا ثِقْلَہُ اور سر برہنہ کیا مستورات پیغمبر کو اور لوٹ
لیا اسباب الحرم کا پس نہ بخشے خدا انہین کیھے کہ ظلم کیا انہون نے ای پسر شبیب اگر تو رونیوالا ہو
کسی چیز کو تو رو حسین ابن علی پر فَاِنَّہُ ذُبِحَ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ کہ حسین اسطرح ذبح کیے گئے ہین کہ جسطرح
ذبح کیا جاتا ہے گوسفند اور ستره اہلبیت حضرت کی کہ شبیہ و نظیر اپنا نرکہتی تہے زمین مین اور نازل ہو

جار ہزار فرشتے نصرت کو فَوَجَدُوْہُ قَدْ قُتِلَ فَهُمْ عِنْدَ قَبْرِهٖ شُعْثٌ غُبْرٌ جناب امام حسین ؑ
اوسوقت شہید ہوچکی تھے پس وہ فرشتے با چہرہاي غمگین گرد وغبار آلودہ قبر جناب امام کے مجاور ہین
جب تک قائم آل محمد ظہور کرین اور جب جناب صاحب الامر ظاہر ہون گے تو وہ حضرت کی انصار مین ہون گے
اور پکارین گے یالثارات الحسین کہان ہین بدلا لینی والے خون سید الشہدا کی ای پسر شبیب
روایت کی میرے آبای طاہرین نے جناب امام زین العابدین سے لَمَّا قُتِلَ جَدِّي الْحُسَيْنُ اَمْطَرَتِ
السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ کہ جسوقت جناب امام حسین ؑ شہید ہوئے تو آسمان نے لہو کا مینہہ برسایا
اور خاک سرخ رنگ زمین پر گرایے ای پسر شبیب اگر روئے تو حسین پر حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُكَ عَلٰى
خَدَّيْكَ پس جاری ہون آنسو تیرے دونون رخسارون پر غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِيْرًا
كَانَ اَوْ كَبِيْرًا تو بخشے گا خدا سب گناہ تیرے خواہ صغیر ہون گی خواہ کبیرائی پسر شبیب اگر تو چاہے
کہ جنت مین درجات بلند ہو وین فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس محزون ہو ہمارے حزن کی لیے اور
خوش ہو ہمارے خوشی کے واسطے عَلَيْكَ بِوَلَايَتِنَا اور تجہپر واجب ہی دوستی اور ولایت ہماری
فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ حَجَرًا لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس اگر کوئی شخص دوست رکہی کا پتہر کو تو حشر
اوسکا خدا اوس پتہر کے ساتہہ کریگا روز قیامت کو اور ابن ابی عون سے منقول ہے کہ جب پیدا ہوئے
امام حسین تو اوترا ایک فرشتہ فردوس اعلی کا طرف دریاے اعظم کے اور اوس نے اطراف زمین و
آسمان مین ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ اِلْبَسُوْا اَسْبَابَ الْاَحْزَانِ وَالتَّفَجُّعِ وَالْاَشْجَانِ ای بندگان خدا پہن لو
کپڑے حزن وغم کے اور لباس اندوہ و ماتم کے فَاِنَّ فَرْخَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَذْبُوْحٌ مَظْلُوْمٌ
مَقْهُوْرٌ پس بتحقیق کہ فرزند محمد کا ذبح کیا جاے و قہر کیا جایگا بعد ازان آیا رسول خدا کی پاس ایک مٹی
لیے ہوئے اور کہنے لگا یَا حَبِيْبَ اللّٰهِ يُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِكَ ای حبیب خدا
قتل کیا جائیگی اس زمین پر ایک قوم تمہاری اہلبیت مین سے تَقْتُلُهُمْ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مِنْ اُمَّتِكَ قتل کریگا اونہین
ایک گروہ باغی تمہاری امت مین سے ظَالِمَةٌ مُتَعَدِّيَةٌ فَاسِقَةٌ وہ گروہ باغی ظلم کرنے والی فسق کرنیوالی
تعدی کرنیوالی ہون گے يَقْتُلُوْنَ فَرْخَكَ الْحُسَيْنَ بْنَ بِنْتِكَ الطَّاهِرَةِ قتل کرین گے تمہاری فرزند

حسین کو جو بیٹا تمہارا ہے دختر طاہرہ کا ہی وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهٗ اور یہہ خاک ہی کربلا کی پس ایک مشت خاک کربلا دی
اور کہا کہ اسے احتیاط سی رکھیو حتّیٰ تَرَاهَا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ كَالدَّمِ جب دیکہنا کہ یہہ متغیر
ہوگئی اور سرخ ہو کر مثل لہو کی ہوگئی فَاعْلَمْ اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانیو کہ فرزند تمہارا حسین
شہید ہوگیا اور کچہ اوس خاک مین سے وہ فرشتہ لیکر آسمان پر اوڑ گیا حضرت اوسے بار بار سونگہتی تہی
اور روتے تہی اور فرماتی تہے قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ يَا حُسَيْنُ لعنت کرے خدا تیری قاتل کو ای حسین اور
داخل کرے اوسی جہنم مین اور برکت ندی اوسی خدا پہر وہ خاک حضرت نی ام سلمہ کو دیے وَاَخْبَرَهَا بِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ بِطَفِّ كَرْبَلَا اور خبر دی ام سلمہ کو قتل حسین سے زمین کربلا پر اور فرمایا يَا اُمَّ سَلَمَةَ خُذِي
هٰذِهِ التُّرْبَةَ اِلَيْكِ وَتَعَاهَدِيهَا بَعْدَ وَفَاتِي ای ام سلمہ لو اس خاک کو اور احتیاط سے رکہو بعد
میرے وفات کی فَاِذَا رَاَيْتِهَا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ دَمًا پس جب دیکہنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا
تغیر ہوا ہے اور سرخ ہوکر خون تازہ ہوگئی ہے فَاعْلَمِي اَنَّ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَفِّ كَرْبَلَا پس
جانیو کہ فرزند میرا حسین قتل کیا گیا میدان کربلا مین ام سلمہ نے اوسی احتیاط سی رکہا پس جب امام حسینؑ
برس دن کے ہوئے نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلَكٍ اِلَى النَّبِيِّ تو آئے خدمت جناب پیغمبر مین بارہ ہزار
فرشتی اس شکل سے کہ صورتین اون کی پراگندہ سرخ چہری آنکہون سے آنسو جاری تہون نے اپنی پر بدیدہ تر
حضور پیغمبر مین پہیلا دیئے اور کہنے لگی ای حبیب خدا تیری فرزند حسین پر نازل ہوگی وہ بلا کہ جو نازل ہوئی تہی قابیل
کے ہاتہ سے ہابیل پر پس ہم پُرسا دیتے ہین تمہین تمہاری فرزند کا راوی کہتا ہی کہ پہر کوئی فرشتہ باقی
نرہا آسمان پر مگر یہہ کہ نازل ہوا رسول خدا پر اور پرسا دیا رسول خدا کو اون کی فرزند حسینؑ کا اور مراتب حسینؑ
بیان کرتی تہے جو عوض شہادت مین اون حضرت کو روز حشر ملین گے اور اجر و ثواب زائران حسین اور ر
گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کرتی تہے اور پرسا دیکی روتی تہے وَالنَّبِيُّ
مَعَهُمْ يَبْكِي اور رسول خدا بہی اون کی ساتہہ روتی تہے اور دعای بدحق مین قاتلان حسین کے فرماتی تہے
پس یہہ تو حال ابتداء امام معصوم تہا اور احوال انجام امام مظلوم یہہ ہے کہ جب دشت غربت مین وہ امام اتقیا
مہمان کوفیان پر دغا ہوا اور تعظیم و تواضع ایک طرف خیمے تک حضرت کی دریای فرات سے اوٹہا دیئے

ساتوین سے پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار با تمیز سب اون کی باری باری تشنہ لب گرسنہ شکم
روز عاشورہ سامنے اون کی تکڑی تکڑی کی حتی قتلوا فی حجرہ ابنہ الرضیع بالتسہم یہان تک کہ قتل کیا گود مین
امام کی فرزند شیرخوار اون کا تیر سے مواعظ حسینہ مین بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے
فلما لم یبق من اقرباء الحسین فی ظف کربلا جب کوی باقی نرہا اقربا و جناب امام حسین سے میدان کربلا
مین وھو علیہ السلام ینظر یمیناً و شمالاً و یقول واعطشاہ واقلۃ ناصراہ تو حضرت چپ و راست
پر نگاہ حسرت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے افسوس تشنگی اور ہای کمی انصار کی و یلوک لسانہ من العطش و
یطلب الماء اور یہہ حال تھا شدت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتے تھے اور اون پر جمیون سے پانی
مانگتے تھے کون تہا کہ فرزند رسول کو پانی دیتا سواتیر و شمشیر لگانے کی کوی جواب ہی ندیتا تہا ناگاہ جانب
قبلہ سے ایک گرد نمودار ہوئے اور اوسمین سے ایک شخص تیار لگای کفن پہنے نمودار ہوا اور حضرت کی
قریب آکی بولا السلام علیک یابن رسول اللہ و علی جدک وابیک وامک واخیک سلام تمیر
ایفرزند رسولخدا اور آپ کی جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نی بکمال نوازش و الطاف فرمایا وعلیک السلام
یا شہید تو کون ہے جو اس صحرای پر آفت مین اور عالم تنہائی مین مجھسے غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے
سلامتی تو ہم سے اسوقت بہت دور ہے اور رسول خدا کا کوی شخص شفیق نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو
شہیدان سابق مین ہی سے ہے یہان کسواسطے آیا ہی اور نام تیرا کیا ہے اوس نے عرض کی جعلت فداک
یابن رسول اللہ انی احنف من اصحاب جدک قربان ہون مین تیر ایفرزند رسول خدا نام میرا
سید احنف ہی اور مین تمہارے جد امجد کی اصحاب مین سے ہون رأیت یوماً رسول اللہ یبکی کہ ایک
روز دیکہا مینے کہ پیغمبر خدا روتی ہین اور آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہین فقلت بابی انت وامی
یارسول اللہ مالک تبکی پس عرض کی مینی پدر و مادر میرے فدا ہون تمپر سے یارسول اللہ کیون روتے ہو
قال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ولدی الحسین آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجھے کہ امت میرے قتل کریگی میری فرزند حسین کو اور لائی مجھے خاک اوس جگہہ کی دی ہے کہ وہ
سرخ رنگ ہی پس جو کوی اوس روز حال بیکسی مین اور تشنگی مین میرے فرزند مظلوم حسین کا ساتھہ دیگا اور

جان اوس پر نثار کریگا جعل اللہ لہ ثواب سبعین شہیداً تو حقتعالیٰ اوسی ثواب ستر شہیدون کا عطا
فرمائیگا یہہ حدیث میرے خیال مین تھے کہ جناب رسول خدا جدنا مدار آپ کی جہاد کو تشریف لیگئے تھے
وہان بہت اصحاب نے جان اپنی حضرت پر نثار کی یہان تک کہ نوبت غلام کی پہونچے اور زخم اوٹھا کر زمین پر
گھوڑسے گرا تو جناب رسولخدا نے شفقت و نوازش سے سر غلام کا اوٹھا کی اپنی زانوی مبارک پر رکھا
اور فرمایا کہ ای احنف جو تیری دل مین آرزو ہو بیان کر عرض کی سنی یارسول اللہ یہ آرزو ہی کہ آپ نی فرمایا تھا کہ جو
حسین کا ساتھہ کربلا مین دیگا تو خدا مرتبہ ستر شہیدون کا اوسے عطا کریگا ای حضرت درگاہ الٰہی مین میری واسطے
یہہ دعا کیجے کہ تا ہنگام معرکہ کربلا مین قبر مین امانت رہون جس دن آپ کا نواسا بیکس غریب نرغہ اہل جفا مین گرفتار
ہو دوبارہ قدرت خالق سے زندہ ہو کر آپ کی فرزند دلبند پر اپنی جان نثار کرون یہ سنکی حضرت نے
میرے حق مین دعا کی حضرت کی دعا کی برکت سے آج تک قبر کی اندر خواب خوش مین تہا اذ نادانی ملکٌ قُم
یا احنف انجز ما وعدت ان ابن رسول اللہ وحیداً غریباً بین الاعداء فی طف کربلا ناگاہ
ایک فرشتہ نی مجھے آواز دی اوٹھہ ای احنف آج روز وعدہ وفائی کا ہے آج فرزند رسول خدا بیکس و تنہا
نرغہ اہل جفا مین گرفتار ہے یہ سنکی مین مضطرب الحال خدمت مین حاضر ہوا ہون تا اپنی آرزو کو پہونچون حضرت
نے باچشم اشکبار اوس بزرگوار کو اذن جہاد دیا فجاء للقتال فقاتل فقتل پس آیا وہ بزرگ میدان حرب
مین بہت سے لعینون کو واصل جہنم کر کی سید احنف رکاب سعادت امام مین شہید ہوی خیال کیجے کہ مُردی
آرزو سے جان نثاری کرین اور وہ لعین کہ جو امت رسول خدا مین کہلاتی تھے ذرا رحم نکہا وین چنانچہ راوی
کہتا ہے کہ تہا مین کہ جناب امام حسین شدت ضعف سے سر مبارک قربوس زین پر جہکائی بیٹھے اورکبہی
اسمان کی طرف نظر کرکے فرماتی تھے اللھم اشھد علیٰ ھؤلاءِ القوم یقتلون ابن بنت نبیّک
خداوندا گواہ رہ تو اس قوم پر کہ قتل کرتے ہین تیرے پیغمبر کی بیٹی کو احکم بیننا وبین ھذا القوم بالحق
وانت خیر الحاکمین حکم کر تو درمیان میرے اور اس قوم کی ساتھہ حق کی اور تو بہترین حکم کنندگان ہی اور کبہی
اوس قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرماتی تھے یا قوم انا ابن محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسا قتل عطشاناً ای قوم مین فرزند تمہارے نبی محمد مصطفیٰ کا ہون اور قریب ہے کہ پیاسا قتل ہو جاؤن

وَرُوِيَ لَمَّا اَشْتَدَّ الْعَطَشُ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَآءَ اِلَى الْفُرَاتِ وَاَرَادَ اَنْ يَشْرَبَ الْمَآءَ اور ایک روایت
مین ہے کہ جب شدت تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا اور کسی نے اون جناب کو پانی نہ دیا تو وہ حضرت نہر فرات
کیطرف تشریف لائے اور ارادہ کیا کہ پانی پئین فَضَرَبَ اللَّعِيْنُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ عَلَى فَمِهٖ ایک لعین نے
ایک تیر جلہ کان مین جوڑ کر دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سے بہر گیا فَجَآءَ السِّنَانُ بْنُ الْاَنَسِ
لَعَنَهُ اللّٰهُ وَضَرَبَ الرُّمْحَ عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى خَرَجَ عَنْ ظَهْرِهٖ پس سنان ابن انس ملعون آیا زور سے کا فر
نے سینۂ اقدس پر نیزہ مارا کہ پشت مبارک سے توڑ کر باہر نکل گیا فَجَذَبَ اللَّعِيْنُ رُمْحَهٗ فَوَقَعَ الْحُسَيْنُ
مَكْبُوْبًا عَلَى الْاَرْضِ مَحْفُوْدٌ فِيْ دَمِهٖ پس جب لعین نے نیزہ کہینچا تو حضرت مونہہ کی بہل گہوڑے سے زمین پر گرپڑی
اور اپنے لہو مین لوٹنے لگے وَيَضْرِبُوْنَ عَلَيْهِ السُّيُوْفَ حضرت تو لوٹتے تھے اور ظالم حضرت پر تلوارین
مارتے تھے وَكَانَ فَرَسُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَبْكِيْ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِصْبِرْ وَلَا تَبْكِ اور گہوڑا حضرت کا
حال پر اوس جناب کے سرہانی کہڑا روتا تہا پس حضرت نی ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ ای گہوڑے تو نہ رو
اور صبر کر ثُمَّ جَلَسَ پہر حضرت اوٹہہ بیٹھے فَجَآءَ الْكِنْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ
عَنْ رَاْسِهٖ پس مالک ابن بشیر الکندی سے ملعون آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ سر اقدس
سے اوتار لیگیا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ روایت بست وہفتم خواب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر احوال سید علوی اور پہر بیان لڑنا اون کا احوال
جناب امام حسین علیہ السلام عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ع اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَتْهُ نَفْسَةٌ وَ
هُوَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فرمایا جناب امیر المومنین ع نے کہ ایک روز جناب رسولخدا منبر پر تشریف رکہتے
تھے کہ حضرت کو غنودگی عارض ہوئے فَرَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ اَنَّ رِجَالًا يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ نَزْوَ
الْقِرَدَةِ يَرُدُّوْنَ النَّاسَ عَلٰى اَعْقَابِهِمُ الْقَهْقَرٰى پس خواب مین دیکہا حضرت نے کہ بہت
سے شخص منبر رسول خدا پر جاتی آتی ہین مثل بندرون کے اور پہیرتی ہین آدمیون کو دین سے
سوی کفر جو جون کی خواب سے تو نہایت غمناک ہوتے تھے پس آئے جبرئیل یہہ آیت لی کے
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُهُمْ

فما یزیدهم الا طغیانا کبیرا یعنی بنی امیه نهین گردانا اس خواب کو که دیکها یا سمنی تهین مگر آزمایش و امتحان
سے واسطی آدمیون کے اور شجره ملعونه قرآن مین یعنی بنی امیه ڈراتی هین هم اونهین پس نه زیاده هوگا اونکا
مگر سرکشی عظیم قال یا جبرئیل اعلی عهدی قال لا ولکن تدور رحی الاسلام من مهاجرك
فتلبث بذلك عشرا حضرت نے فرمایا اے جبرئیل بنی امیه کو تسلط میرے زمانی مین هوگا وه بولے
نهین مگر پهریگی چکی اسلام کی هجرت سے آپکی دس برس ثم یدور رحی الاسلام علی راس خمسة
وثلاثین من مهاجرك فتلبث بذلك خمسا بعد ازان چلیگی چکی اسلام کی انتهای پینتیس برس هجرت
سے آپ کی تا پانچ برس پهر تهم جاویگی اور پهریگی رحا بے ضلالت تا آنکه ٹهر جاوے اپنی قطب پر
اوسوقت نازل کیا خدا نے انا انزلناه فی لیلة القدر اور فرمایا شب قدر بهتر ہے اون هزار
مهینون سے که بادشاهت کرین گے اون هزار مهینون مین بنی امیه یعنی عبادت ایک شب قدر کی اون کی
هزار مهینے کی بادشاهت سے بهتر ہے پس وه دس برس جو رحاء اسلام پهرے وه ایام جناب رسالت
ماب صلی الله علیه وآله وسلم کے تهے اور وه پانچ برس جو پینتیس برس سے رحاء اسلام چلی وه ایام خلافت
ظاهری جناب امیر کی تهے اور بیچ ایام وه ایام ضلالت کے تهے که جسمین قرآن جلائی گئی دروازه
اهلبیت رسول خدا جلایا گیا توڑا گیا پهلو بے بضعه رسول خدا مجروح هوا باغ فدک چهینا گیا جناب مشکل کشا کے
گلوی مبارک مین رسی باندهی گئی پس گویا پنج شجر ملعونه کے وه شقی تهے جنهون نے یهه ستم آل رسول پر کیے
اور وه جب ایام آئے که جسمین شجره ملعونه هرا هوا تو نونهال شبر خدا خشک هونی لگی اور بوستان فاطمه زهرا
قلم هونی لگا اور حدیقه رسول خدا چهٹنی لگا پس اون هزار مهینون مین جو جور و ستم هوئی هین وه سب پر ظاهر هین
مگر جب آیا زمانه عباسیه کا اون ملعونون نے جانا که ظلم و جفا مین سبقت لیجاوین بنی امیه پس نه تهی امام حسین
که اونهین وه ظالم شهید کرتی مگر حکم کیا که اون کی قبر کهود کی مٹا دو تا نام حسین ابن علی کا مٹ جاوے
اور زایرون کے قتل کا حکم دیا کبهی پانی کاٹ کی لاتے تهے اور کبهی بیلچے لگاتے تهے یه ظلم هوا قبر امام حسین کی
مگر قبر شریف بلند هوتی تهی جون جون وه لعین سعی کرتی تهی جب اوس پر قادر نهوی تو حکم کیا بغداد
مین قبور قریش کو کهود کی هڈیان قریشیون کی جلا دین اور شاعرون کو حکم کیا که العیاذ بالله هجو کهو علی و فاطمه کی

مقرر ابن سکرہ ملعون نے بجہکی خدا اون پر عذاب زیادہ کرے اور ہزار شیعہ اور سادات کو شہید کیا اور
عمارتون مین جیتا چن دیا روایت کی ہی شعبی نے کہ علمای اہلسنت سے ہے کہ بلایا مجھے حجاج بن یوسف نے
عید الضحی کو وقال بما یتقرب الناس مثل هذا الیوم اور بولا وہ لعین ای شعبی کس چیز سے لوگ تقرب
ڈہونڈتی ہین خدا سے آج کی روز فقلت بالاضحیة والصدقة وافعال البر والتقوی کہا مینے
آج رضای خدا کی سے لیئے قربانی کرتے ہین تصدق دیتی ہین افعال تقوی اور پرہیزگاری کی کرتی ہین وہ شقی
یہ سنکی بولا ای شعبی جان تو کہ آج ارادہ کیا ہے مینی کہ قربانی کرون ایک سید حسینی کی ابھی یہہ کہتا تہا
کہ ایک آواز میرے کان مین زنجیرون کی آئی مینی خوف سے اودہر دیکہا واذا قد مثل بین
یدیه رجل علوی وفی عنقه سلسلة حدید وفی رجلیه قید من حدید ناگاہ دیکہا مینے
کہ حجاج لعین کے سامنے ایک سید علوی کو لاکی کہڑا کیا ایک زنجیر آہنی اون بزرگ کی گلے مین اور پاؤن مین
بیڑیان پڑی تہین حجاج بولا آیا نہین ہے تو فلانا علوی فلانے سید کا بیٹا وہ بولی ہان مین وہی
ہون فقال له انت القائل ان الحسن والحسین ذریة رسول الله پس حجاج بولا آیا تو قائل ہے
کہ حسن اور حسین ذریت رسول خدا سے ہین قال انهما ولدا رسول الله وان هما دخلا فی ظهره وخرجا
من صلبه علی رغم انفك یا حجاج کہا کہ وہ دونون فرزند رسول خدا ہین اور نور مقدس اون کے داخل ہوئے
پشت رسولخدا مین اور پیدا ہوئے صلب رسولخدا سے یہہ کہتا ہون تجہے ذلیل کرنیکو اور تیری ناک خاک
مذلت پر رگڑنیکو اسے حجاج اس بات سے وہ ملعون تکیہ لگائے بیٹہا تہا سیدہا ہو بیٹہا اور غصے سے
گردن کی رگین پہول آئین اور بولا واسے ہو تجہپر اگر دلیل لائے میری لیئے اس بات پر قرآن سے تو خیر ورنہ
قتل کرونگا تجہے اور اگر لایا دلیل قرآن سے تو پہر عطا جو چاہیئے ہون تجہے دونگا اور تجہے
قید سے چہوڑ دونگا پس شعبی کہتا ہے کہ اگرچہ مین حافظ تہا ہر چند مینی غور کے کوئی آیت میرے
خیال مین نہ آئے محزون ہوا مین اور دل مین کہا مینے کہ یہہ علوی قتل ہوا کہ ان بزرگ نے بسم الله الرحمن
الرحیم کہا حجاج ملعون نے قطع کلام کیا اور کہا بشاید چاہتا ہے تو کہ آیہ مباہلہ سے مجہپر حجت لائے تو
وہ قول خدا ہے قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کہہ ای رسول خدا نصاری سے آؤ بلائین ہم اپنی فرزندونکو

اور تم اپنی فرزندون کو حالانکہ یہہ آیت صاف ہی کہ حسنین فرزند رسول خدا ہین مگر اوس شقی نے
کہا مین اس آیہ کو نہ لاؤن گا فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَاللّٰہِ ھِیَ حُجَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ مُعْتَمَدَۃٌ وَلٰکِنِّیْ اٰتِیْکَ بِغَیْرِھَا تَحْتَ
اِبْتِدَاءِ یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہ علوی بولے واللہ یہہ آیت حجت مؤکد ومعتمد ہے مگر مین سوا اس کے
اور آیت لاؤن گا پہر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سی اونہون نے بفصاحت فرمائی یہہ آیت پڑہی وَوَھَبْنَا
لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ کُلًّا ھَدَیْنَا وَنُوْحًا ھَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ
وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پس بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب اور ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت
کی ہمنے قبل اس سے اور ذریت نوح یا ابراہیم سے ہدایت کی ہمنے داؤد وسلیمان اور ایوب ویوسف
وموسی وہارون کو اور یون جزا دیتی ہین ہم نیکوکارون کو اور ہدایت کیا ہمنی ذریت نوح وابراہیم سے
زکریا ویحیی کو اور الیاس کو کہ یہہ سب صالحین سے ہے اور نام حضرت عیسی کا کہ بعد حضرت یحیی کے اس
آیت مین تہا اوسے چہوڑ دیا پس حجاج لعین بولا کہ ای علوی نام حضرت عیسی کا کیون نلیا فَقَالَ نَعَمْ
قَدْ صَدَقْتَ یَا حَجَّاجُ وہ سید بولی سچ کہا تونے الحجاج ہمنے نام عیسی کا نہین لیا فَبِاَیِّ شَیْءٍ دَخَلَ
عِیْسٰی فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ وَاِبْرَاھِیْمَ پس اے حجاج عیسی کس جہت سے داخل ہوئے صلب نوح وابراہیم
مین کہ وہ بے پدر پیدا ہوئے قَالَ مِنْ حَیْثُ اُمِّہٖ حجاج بولا عیسی داخل ہوئے صلب نوح وابراہیم
مین ان کی طرف سے پس سید علوی بولے کَذٰلِکَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ دَخَلَا فِیْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْ
اُمِّھِمَا ای حجاج اسیطرح حسن وحسین داخل صلب رسول خدا ہوئے ماکی جانب سے فَبَقِیَ الْحَجَّاجُ کَاَنَّہٗ اُلْقِمَ
حَجَرًا پس حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکی منہ مین پتہر دیدیا پس بولا حجاج کیا دلیل ہے امامت حسنین پر
سید بولی ثابت ہی امامت گواہی رسول خدا سے کہ فرمایا حق مین دونون بزرگوارون کے
وَلَدَایَ ھٰذَانِ یَعْنِی الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِمَامَانِ قَامَا اَوْ قَعَدَا یعنی یہہ دونون فرزند میرے
یعنی حسنین دونون امام ہین خواہ جہاد کرین خواہ بیٹہہ رہین بسبب نہ پانے انصار کے اور یہہ
بہی فرمایا حضرت نے ابی ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ اِمَامٌ اَخُوْ اِمَامٍ اِبْنُ اِمَامٍ اَبُو الْاَئِمَّۃِ

التسعة تاسعهم قائمهم یہہ فرزند میرا حسین امام سے بہائی امام کا ہے پیر امام کا ہے پانچ اماموں کا سے کہ نوان اونکا قائم ہی حجاج یہ سنکی بولا ای علوی یہ کیا تہا سن شریف حسین کا قال ثمان وخمسون سنة سیدی کہا سن شریف اٹہاون برس کا تہا پہر بولا فی ای یوم قتل ای علوی حسین کس دن مارے گیے قال یوم العاشر من العاشورا بین الظہر والعصر فی یوم الجمعة سیدی فرمایا شہید ہوئے وہ جناب دسوین تاریخ محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کسنی شہید کیا حسین کو سید بولی کہ بہیجا لشکر ابن زیاد نی حکم یزید سے واسطی قتل حضرت کی جب مقابل ہوئی دونون لشکر واسطی جنگ کی روز عاشورا فوضع عمر بن سعد سہما فی کبد قوسه ثم رمی نحو الحسین پس عمر سعد نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کے لشکر امام حسین پر مارا اور بولا اے اصحاب سے گواہ رہنا کہ پہلی تیر اوس لعین نے لشکر حسین پر مارا پس سب ملعونون نے تیر حضرت کی لشکر پر مارے کہ کوئی اصحاب حضرت سی باقی نرہا کہ زخمی نہوا ہو وقیل قتل فی ہذہ الحملة خمسون رجلا من اصحابه اور یہہ بہی منقول ہے کہ اوسی حملی مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہو گئی پس حضرت نی فرمایا مہیا موت ہو خدا تمپر رحمت کرے کہ یہہ تمہاری لئی پیغام موت ہین پس لڑتی رہی تا دو پہر پس اگر ایک بہی یار حضرت کا شہید ہوتا تہا تو معلوم ہو جاتا تہا کہ ایک اصحاب مین سے کم ہوا اور اگر دس شخص بہی لشکر عمر کے ماری جاتی تہے تو بہی نہ معلوم ہوتا تہا فقتلوا جمیع اعوانه وانصاره حتی الطفل الرضیع پس شہید ہوئی یاور بہی سب یاور و مددگار حضرت کی تا آنکہ اے حجاج علی اصغر فرزند شیر خوار حسین بہی شہید ہوا فبقی الحسین فریدًا یستغیث فلا یغاث پس بعد علی اصغر امام مظلوم تنہا رہ گئی اور برای اتمام حجت فریاد کرتی تہی اور کوئی فریاد کو نہ پہنچتا تہا ویطلب جرعة من الماء لیطفی بہا حر الظماء اذ رماه ابو الحتوف بسہم له ثلث شعب فوقع فی جبہته اور ای حجاج جناب امام حسین اون ظالمون سے ایک جام مانگتی تہی تا پیاس اپنی بجہائین کہ ناگاہ ابو الحتوف کافر نے ایک تیر سہ پہلو مارا اور وہ تیر پیشانی نورانی پر فرزند رسول خدا کے لگا کہ پیشانی مجروح ہو گئی حضرت سے نے تیر نکالا اور خون چہرہ اقدس اور ریش انور پر ملتی تہے اور فرماتی تہے اللہم انک تری ما فعلوا یا ابن بنت نبیک خدایا دیکہتا ہے تو جو سلوک کیا ان ظالمون نے تیرے پیغمبر کی نواسی سے اذ جاء السنان لعنه الله فطعنه برمحه

ناگاہ اي حجاج اس حال مين سنان ابن انس بن رحم ملعون سے ایک تیر زہرآلود حضرت کي حلقوم مبارک پر مارا فسقط
عن ظهر الجواد الی الارض یحوض في دمه صدمے سي اوس تیر کي پشت زین سے بروي زمین تشریف لائے
اور خون مین دست و پا مارنے لگی اور لوٹنے لگی فجاء ه الشمر فاحتز راسه پس آیا شمر حیا اور نے
اوس پیاسي کا سر خنجر سي جدا کیا ورفعه فوق قناة اور اوس نیزه پر چڑہایا فتزلزلت الارض
وتلاطمت البحار وصار ماء الفرات دما عبیطا پس اوسوقت اي حجاج زمین ہلنی لگی اور دریا جوش مین آئے
اور آب فرات مثل خون تازہ کي ہوگیا اور منادي نے آسمان سے ندا کي قتل واللہ الامام بن الامام من
اجله قطرت السماء دما شہید ہوا قسم ہي خدا کي امام پسر امام برادر امام پس اوسوقت آسمان سے
خون برسنے لگا حجاج بولا اي علوي اگر تو یہہ دلائل بیان نکرتا قرآن سے ہرآئینہ مین تجھے قتل کرتا لی یہہ عبا
خدا تجھے برکت ندیے اسمین وہ عبا سید نے لي اور فرمایا هذا من عطاء اللہ لا من عطائك
اي حجاج یہہ تو عطیۂ خدا سے کچھ تیرے عنایت نہین روایت لب و دشتم جو سنا رسول خدا کا زبان
امام حسینؑ پہر اونٹ بنا حضرت کا واسطے امام حسینؑ کي پہر حال امام حسینؑ کے آنیکا
نعش علي اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو پہر حال شہادت کتب معتبرہ مین بعض اصحاب برگزیدہ
رسول خدا سے روایت کي ہے کہ کہا اونہون نے رایت رسول اللہ یمص لعاب الحسین
کما یمص الرجل السکر دیکہا مینے رسول خدا کو کہ اسطرح زبان و دندان امام حسینؑ چوستے تھے
حسطرح کوئي شکر کو چوسے وهو یقول حسین مني وانا من الحسین احب اللہ من احب حسینا
اور فرماتي تھے حسین مجہسے ہي اور مین حسین سے ہون دوست رکہتا ہے خدا اوسے جو دوست
رکھے حسین کو وابغض اللہ من ابغض حسینا لعن اللہ قاتله اور دشمن رکہتا ہے خدا دشمن کو اوسکے
لعنت کرے خدا قاتل حسین کو روي في کشف المحجوب عن عمر ابن الخطاب انه قال کتاب
کشف المحجوب مین عمر بن الخطاب علیه اللعن والعذاب سے روایت کي ہي کہ اوس نے کہا ایک روز مین
خدمت رسول خدا مین حاضر ہوا فرایت الحسین قد رکب علی ظهر جده پس دیکہا مینے کہ امام حسینؑ
اسپنے نانا کي پیٹہ پر سوار ہین وکان مغزل في فم رسول اللہ قد اخذ احد طرفه باسنانه

وَاَعْطَفَطُوْنَهُ الاُخْرٰی بِیَدِ الْحُسَیْنِ اور دیکہا مینے کہ رسول خدا کی دہن مبارک مین ایک ڈورا ہے کہ ایک سرا
اوسکا دندان شریف سی پکڑے ہین اور دوسرا سرا امام حسین کے ہات مین ہے وَکَانَ الْحُسَیْنُ یَسُوْقُہٗ
کَمَا یُسَاقُ الْاِبِلُ اور حسین اسطرح سے رسول خدا کو ہکاتی ہین جسطرح لوگ اونٹ کو ہکاتی ہین فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
رُکْبَتَہٗ عَلَی الْاَرْضِ لِاَجَلِہٖ وَمَشٰی حضرت بپاس خاطر حسین زانو اپنی زمین پر رکہتی ہین اور چلتے ہین جدہر فرزند
زہرا اشارہ کرتا ہے فَقُلْتُ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ پس کہا مینے خوب شتر تمہارا ہے ای ابی عبد اللہ
فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نِعْمَ الرَّاکِبُ ہُوَ یَا عُمَرُ پس رسول خدا نے فرمایا یہ کہہ نہ کہہ حسین بہترین سوار ہے
اور بعض راویون سے نے یہہ زیادہ کہا ہے ثُمَّ قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ اِنَّ الْاِبِلَ تَصِیْحُ وَاَنْتَ لَا
تَصِیْحُ یہہ عرض کیے جناب امام حسین نے ای نانا اونٹ تو راہ چلنی مین بولتی ہین آپ میری کیسی اونٹ ہین
کہ بولتی نہین فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذٰلِکَ فَقَالَ الْعَفُّ الْعَفُّ پس جب یہہ سنا رسول خدا نے
اور دریافت فرمایا کہ خوشی میری فرزند کی یہہ ہے کہ مین ہی بولون تو دو مرتبہ زبان مبارک سی فرمایا
العفّ العفّ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ پس نے الفور جبرئیل
نازل ہوئے اور عرض کیے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداتعالی نے تمہین سلام بہجاہی وَیَقُوْلُ لَکَ لَوْ تَقُوْلُ ثَالِثًا
فَتَحْمُلُ نَارَ الْجَحِیْمِ اور فرمایا ہی کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بخاطر حسین تو بالکل آتش جہنم کو افسردہ
کرین گے حضرت ہزار افسوس یہہ پاس رسول خدا کو تہا کہ کسطرح حسین رنجیدہ ہو کیا حال ہوتا رسول خدا کا جو دیکہتے
روز عاشورہ اپنی فرزند کو کہ کبہی نعش انصار کو دیکہکر روتی ہے تہے اور کبہی نعش ہای اقربا پر جان کہوتی
تہے روایت صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ سب صدمون مین حضرت کی ہوش وحواس بجا تہے مگر صدمہ فراق
علی اکبر مین حواس منتشر ہوگئی اور اسطرحسی روئے کہ دشمنون کو رولایا اور ایسی کلمات یاس فرمائی کہ جن کے
بیان سے دل ٹکری ہوتا ہے حضرات داغ فرزند ایسا ہی صدمہ جان گزا ہے اور فرزند بہے
وہ فرزند کہ ہمشکل نبی اٹہارہ برس کا تین روز کا پیاسا سامنے باپ کے مارا جاوے اور لاشا اوسکا
خاک وخون مین پڑا ہووے اوس باپ کا کیا حال ہوگا اب سنیئے آمد امام مظلوم نعش فرزند پر روی
اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ وَعَلَیْہِ جُبَّۃُ خَزٍّ وَکِسَاءٌ وَعِمَامَۃٌ

موؤدّت کا چنانچہ راوی کہتا ہی کہ جناب علی اکبر میدان کربلا مین شہید ہوئی تو جناب امام حسین نالان گریان نعش مشکل پر آئی
اوسوقت ایک عبا رکہنہ حضرت کے دوش مبارک پر تہی اور عمامہ گلابی سر اقدس پر تہا فقال مخاطبًا لہ یا بنی قد استرحت
من کرب الدنیا وہمہا وما اسرع اللحوق بک اور فرمایا ای میرے پارہ جگر ای علی اکبر تو نی تو سنان
ستم سینے پر کہا کی شہادت پائی اور غم دنیای فانی سے تمہین راحت ملی اور اب تیری لئی سراسر عیش و راحت ہے
اور میرے شہادت مین بہی کچہہ عرصہ نہین ہے عنقریب بالتشنہ شکم گرسنہ قتل ہوکر تجہہ سے ملاقات
کرتا ہون وہذا ابوک قد بقی فریدًا لا ناصر لہ ولا معین اور یہہ باپ ترا ای علی اکبر تن تنہا بیکس و
یار تیری نعش پر کہڑا روتا ہے ای فرزند اگر تم جیتی ہوتے تو مین کاہیکو ایسا بیکس ہوجاتا ثم وثب
علی قدمیہ واتی الخیمۃ لوداع اہلہ پہر حضرت اوسی صورت گریان و نالان خیمہ کی طرف تشریف لائے
واسطے وداع اہلبیت کے ثم اقبل علی ام کلثوم وقال لہا اوصیک یا اختہ بنفسک خیرًا وانی بارز
الی ہؤلاء الکفار بعد ازان اپنی بہن ام کلثوم سی فرمایا کہ ای بہن سب ہمارے جان نثار مرچکی اب ہماری باری
آئی ہے خدا تمہارا حافظ و ناصر ہے مین ان کفار سے لڑنی جاتا ہون اور تمہین وصیت کرتا ہون کہ میرے
ماتم مین صبر کرنا پہر فرمایا کہ اے بہن صبح سے ہمنی اپنی فرزند رنجور و علیل زین العابدین کے
حال سے اطلاع نہین پائی ہے کہ اوسکی کیا صورت ہی اگر اوسے کچہہ اسوقت افاقہ ہو تو ہمارے پاس لاؤ کہ مین
اوسے دیکہہ لون اور وہ مجہے دیکہہ لے کہ پہر ملاقات میسر نہوگی ام کلثوم روکی بولین ای بہائی
زین العابدین تو ایسا بیہوش بستر بیماری پر پڑا ہے کہ توقع اوسکی زندگی کی نہین ہے حضرت نی فرمایا
کہ ای بہن وہ فضل الٰہی سے صحت پائیگا اور اوسے تو بعد میرے رنج اسیری کی سہنی ہین اور چالیس برس
ماتم مین میرے اوسی رونا ہے ثم کتب کتابًا وادی الی ابنتہ فاطمۃ وقال لہا یا بنیۃ اذا افاق
اخیک العلیل فسلمہا الیہ پہر حضرت نی ایک نامہ لکہکر اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا اور فرمایا کہ جسوقت بہائی
تمہارا ہوش مین آئے تو یہہ وصیت نامہ اوسے دینا کہ اسمین امانت بزرگون کی ہے راوی کہتا ہے
کہ اخر مین اوس نامے کی یہہ وصیت لکہی تہے کہ ای فرزند جب تم قید سے چہٹکی مدینہ جانا تو ہمارے
دوستون کو ہمارے جانب سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ حسین نے تم سبہون کے لیے

پیاسا گلا کٹایا اور تا دم مرگ تم سے غافل نہین رہے شرط دوستی اور وفاداری یہی ہے کہ جب
تم آب سرد پیو اوسوقت ہمارے بیکسی اور تشنگی کو یاد کرکے رونا حضرات یہہ وصیت آخری امام مظلوم
تشنہ لب کی تمہاری واسطے ہی ہے کہ وہ حضرت تمہارے نجات کی لیئے پیاسے شہید ہوئی اور یہہ سب مصائب
ورنج گوارا کیے فَاَقْبَلَتْ سُکَیْنَۃُ وَهِیَ صَارِخَۃٌ وَکَانَ یُحِبُّهَا حُبًّا شَدِیْدًا پس سکینہ روتی اور پیٹتی ہوئے
آئین اور جناب امام حسین سکینہ کو نہایت پیار کرتی تھے فَضَمَّهَا اِلٰی صَدْرِهٖ وَمَسَحَ دُمُوْعَهَا بِکُمِّهٖ
وَقَالَ پس سکینہ کو روتا دیکھکی حضرت کو تاب نرہی اور سکینہ کو چہاتی سے لگایا اور شفقت سی آستین مبارک
سے اپنی آنسو پونچھے اور مصائب سکینہ یاد کرکے یہ اشعار پڑہے **شعر** سَیَطُوْلُ بَعْدِیْ
یَا سُکَیْنَۃُ فَاعْلَمِیْ ✤ مِنْکِ الْبُکَاءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِیَۃٌ بہت طول کھینچیگا ماتم مین میرے رونا تیرا ای سکینہ
اور عنقریب چلا آتا ہے وقت تیری رونیکا کہ ہماری شہادت مین کچھہ عرصہ نہین ہے جب ہم شہید ہون گے
جبتا جی جالیگا رو لیجیو **شعر** لَا تُحْرِقِیْ قَلْبِیْ بِدَمْعِکِ حَسْرَۃً ✤ مَا دَامَ مِنِّی الرُّوْحُ فِیْ جُثْمَانِیَۃٍ ای
پارہ جگر میرے ای سکینہ ابہی تو تیرا باپ جیتا ہی اسیے اسقدر کیون روتی ہے ایجان پدر میرے
دل کو نہ جلا تیرے رونی سے دل حسین کا ٹکڑے ہوتا ہے اور نرو جب تک مین جیتا ہون **شعر**
فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰی بِالَّتِیْ ✤ تَاْتِیْنَهَا یَا خَیْرَ النِّسْوَانِیَۃِ جبتک قتل کیا جاؤن گا اور سر میرا تن سے
قلم ہوجائیگا اوسوقت تو ہم تمکو منع کرنے نہ آئین گے اوسوقت تم جی بہر رو لینا جسوقت یہہ ظالم اسیر
کرکے مقتل مین لائین گے اور نعش پارہ پارہ ہمارے آلودہ خاک وخون مین تمکو نظر پڑے گی بلکہ سب سے
زیادہ محق اور سزاوار اوسکی تو ہے کہ اپنے باپ کی نعش پر روئے حضرات جناب امام حسین تو بیٹی کو یہ سمجہاتے
تھے مگر افسوس کہ سکینہ کو ظالمون نے نعش پدر پر بہی رونی نہ دیا چنانچہ راوی کہتا ہے کہ جب سکینہ
نے دیکھی نعش امام حسین تو دوڑ کے لپٹ گئی نعش حضرت سے اور مارے محبت کی گلوی بریدہ پر منہہ
ملتی تھے اور روتی تھے اور کبہی لب سے لیتی تھے اور بین کرتی تھے وَالشِّمْرُ لَهَا یَسُوْطُ بِضَرْبٍ
وَیَمْنَعُ اور شمر لعین تازیانے بی بی کو ڈراتا تھا اور رونی سے منع کرتا تھا حَتّٰی اَضْرَبَ بَعْضُهُمُ السَّوْط
وَجُوْدُ دَهَا عَنۃٌ یہان تک کہ کسی بیرحم نے اوس یتیم کو ایک تازیانہ مارا اور نعش پدر سے چہڑا لیا

الغرض راوي کہتا ہي کہ جب جناب امام حسين نے سکينہ کو يون سمجہايا فاعتنقت سکينة وقالت يا ابتاہ الي اين
الي اين اور ايک روايت مين ہي کہ سکينہ روکے اپني پدر بزرگوار سے ليٹ گئين اور پوچہتي تھين کہ اي بابا
يہہ تو بتاو کہ تم کہان جاتي ہو فبکي الحسين بکاءً شديداً وقال الي المکان الذي لا يعود منه احدٌ
پس جناب امام حسين بيتابي سکينہ ديکہہ کي بہت روئي اور فرمايا کہ اي سکينہ وہان جاتا ہون جہان
جاکر کوئي نہ پہرا فبکت ولطمت علي وجهها حتي غشي عليها يہہ سنکي سکينہ اس قدر روئي اور پيٹي
اور موہنہ پر طمانچي مارے کہ بيہوش ہو گئي اور غش کہا کر زمين پر گر پڑي اور جب تک سکينہ کو ہوش نہ آيا
حضرت سرہاني کہڑے رہي اور کمال رقت حضرت پر طاري تہي اور اہل حرم گرد حضرت کي کہڑي روتے تھے
فلما افاقت قالت ومن بعدك پس جب غش سے افاقہ ہوا تو رو کر بولي اي بابا تمہارے بعد کون ہماري
دلداري کريگا اور کون مجہے دلاسا ديگا ومن يسقينا الماء يا ابتاه فقد تشقق كبدنا من شدة الظماء اي
بابا تم مرنے جاتي ہو ہمين پاني کون پلائيگا پس تحقيق جگر ميرا شدت تشنگي سي ٹکري ہوا جاتا ہے پس حضرت خيمي سے
نکلي والدموع تجري من عينيه حتي بل جيبه حضرت کي آنکہون سے سيل آنسو روان تھے کہ
تمام گريبان آنسوؤن سے تر ہو گيا تہا والدم جارٍ عن جسمه الشريف اور خون جسم شريف سے
جاري تہا فنعت سکينة صوتها بالبکاء والنحيب پس سکينہ نے جو حضرت کو جاتے ديکہا
پہر آواز گريہ وزاري سے بلند کي فرجع اليها وضمها الي صدره وقبل ما بين عينيها ومسح دموعها
بکمّه پہر حضرت نے آواز سکينہ سني الفت پدري سے بيتاب ہو کر پہر آئے اور اپني پارہ جگر کو
چہاتي سے لگايا اور پيار کيا اور آنسو سکينہ کے آستين مبارک سے پونچہے پہر ميدان مين آئے
پس جب اون سرور امامت کو اون باغيان امت نے تنہا پايا تو چارون طرف سے اوس جناب پر نرغہ کيا کوئي
تو تير اوس امام کبير پر لگاتا تھا اور کوئي نيزہ مارتا تھا اور بعضي ملعون پتہر مارتي تھے تا آنکہ جب نہايت مجروح
ہو گئي تو بحار مين منقول ہے کہ اوس وقت شمر پکارا کہ جلدي کرو قتل حسين پس فضرب الحصين سهما علي فم
الحسين پس حصين بن نمير نے ايک تلوار حضرت کو ماري وطعن السنان بن انس بالرمح علي صدره
اور سنان بن انس نے ايک نيزہ سينہ اقدس پر مارا اور صالح بن وہب يحيا نے تبر زہر آلود پہلوي حضرت پر

مارا کہ رخسارہ راست کی بہل زمین پر گر پڑے اور بہر درست ہو کر بیٹھی اور تیر کو حلق سے نکالا اور بحار مین حمید بن
مسلم سے روایت ہی کہ جناب زینب دختر خاتون قیامت خیمہ سے سر و پا برہنہ نکل آئین اور زیارت جناب
صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دختران رسول خدا و عترت شبر خدا خیمہ سے نکل پڑین جب
زین اسپ او نہین خالی نظر پڑا مگر کس شکل سے نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوهِ
سَافِرَاتٍ بِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ یعنی بال تو اہلبیت حسین کے بکھری ہوئے
رخساروں پر مونہہ پر طمانچے مارتی ہوئین آواز گریہ بلند بعد عزت کے خوار و ذلیل ہوئین مگر کس مونہہ سے
کہوں کہ دختران نبی نے اپنے برادر مظلوم کو کس حال سے دیکہا کہ جناب صاحب الامر زیارت مین فرماتے
ہین وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ مُولِغٌ سَيْفَهُ عَلَى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ
بِمُهَنَّدِهِ یعنی جب اہل حرم مقتل مین پہنچے اوسوقت یہہ حال تھا کہ شمر لعین تلوار کھینچے ہوئے
ذبح کرنیکو امام پر ایسا تھا کہ بیٹھا تھا اور کس مونہہ سے نام لوں اوس بے ادبی کا کہ دست نحس کہاں رکھے تھا
اور تیغ ہندی سے اپنی ذبح کر رہا تھا اور سب اہلحرم یہہ بے ادبی اوس شقی کی دیکہہ کے سر پیٹتی تھی
حالانکہ حکم ہے کہ جانور کو سامنے جانور کے ذبح کرو دران حالیکہ وہ جانور دیکہتا ہو یہان دختران
رسول کے سامنے امت رسول خدا نے اون کے بہائی کو اس ستم سے ذبح کیا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ
وَاَصْحَابَهٗ روایت نہم ثواب گریہ اور نکلنا تین لڑکوں کا خیمہ سے بعد شہادت
امام علیہ السلام رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ اِذَا اَهَلَّ هِلَالُ عَاشُورَا اشْتَدَّ حُزْنُهُ وَعَظُمَ بُكَاؤُهُ
عَلَى مُصَابِ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب صادق علیہ السلام جب ماہ محرم کا دیکہتے تھے
شدت سے غم والم حضرت پر طاری ہوتا تھا اور اپنے جد نامدار امام حسین کے مصائب یاد کر کے روتے۔
وَالنَّاسُ يَاتُونَ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَيُعَزُّونَهُ بِالْحُسَيْنِ وَيَبْكُونَ مَعَهُ وَيَنُوحُونَ عَلَى مُصَابِهِ اور
آدمی ہر طرف سے حضرت کی خدمت مین آتے تھے اور پرسا دیتے تھے اور حضرت کی ساتھہ روتے تھے پس حضرت
جب رونے سے فارغ ہوتے تھے تو فرماتے تھے ای گروہ مردم جانو تم اِنَّ الْحُسَيْنَ حَيٌّ عِنْدَ
رَبِّهِ يُرْزَقُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ کہ جناب امام حسین زندہ ہین نزدیک خدا کی نعمات بہشت سے

خدا روزی دیتا ہے اونھین جہان سے جانتا ہے وَهُوَ دَائِماً يَنظُرُ اِلٰى مَوضِعِ عَسكَرِهِ وَ
مَن حَلَّ فِيهِ مِنَ الشُّهَدَاۤءِ اور وہ حضرت ہمیشہ دیکھتے ہین طرف اپنی لشکر گاہ اور نزول گاہ اور محل دفن کے
اور محل دفن باقی شہدا کے کہ جو رفاقت مین حضرت کی شہید ہوئی ہین وَيَنظُرُ اِلٰى زُوَّارِهِ وَالبَاكِينَ
عَلَيهِ وَالمُقِيمِينَ عَلَيهِ العَزَاۤءَ اور دیکھتے ہین اپنے زایرون کی طرف اور رونیوالون کی طرف اور بانی
مجلس کے جانب اور وہ حضرت ہر ایک زائر اور رونیوالے اور بانی مجلس کی نام سے اور اون کے
باپ کی نام سے آگاہ ہین اور اون کی درجات و منازل جو بہشت مین ہین اونھین سے بھی جانتے ہین
وَاِنَّهُ لَيَرَى مَن يَبكِيهِ فَيَستَغفِرُ لَهُ اور جسے وہ جناب روتا دیکھتے ہین اوس کے لیے استغفار
کرتے ہین یعنی عرض کرتی ہین کہ خداوندا یہ تیرے حسین مظلوم بیکس کے مصیبت پر روتا ہے
اسی بخش دے وَيَسئَلُ جَدَّهُ وَاَبَاهُ وَاُمَّهُ وَاَخَاهُ اَن يَستَغفِرُوا لِلبَاكِينَ عَلَى مُصَابِهِ
وَالمُقِيمِينَ العَزَاۤءَ اور حضرت آپ دعا کرکے اپنی جد بزرگوار اور پدر عالیمقدار اور مادر خوش کردار
اور برادر عالی وقار سے عرض کرتے ہین کہ آپ بھی میرے دوستون کی لیے کہ میرے غم مین
روتی ہین اور مجلس عزا برپا کرتے ہین دعا کیجیے کہ خدا اون کی گناہون کو بخشے اور فرماتے ہین لَو
يَعلَمُ زَائِرِي وَالبَاكِي عَلَيَّ مَا لَهُ مِنَ الاَجرِ عِندَ اللهِ لَكَانَ فَرحُهُ اَكثَرَ مِن جَزَعِهِ کہ اگر جانے
زائر میرا اور رونیوالا میرا جو خدا نے اجر و ثواب مقرر کیا ہے شادی اور سرور اون کا زیادہ
ہوا اون کی غم سے اور اپنی اہل عیال کیطرف شاد و خورم پہرے وَمَا يَقُومُ مِن مَجلِسِهِ اِلَّا
وَمَا عَلَيهِ ذَنبٌ اور ایک ثواب یہ ہے کہ جب عزادار مجلس ماتم سے اوٹہتا ہے تو کوئی گناہ اوسپر
باقی نہین رہتا فَصَارَ كَيَومٍ وَلَدَتهُ اُمُّهُ پس ایسا پاک و پاکیزہ مجلس غم سے اوٹہتا ہے کہ گویا
ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے پس حضرات سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنے آقا کی کہ کیا کیا
سعی اپنے غلامون کی بخشش کے لیے اوٹہاتے ہین کہ کوئی دوست اپنے دوست کی لیے یہ صدمات و رنج
گوارا نہ کریگا اور کسی نبی نے اپنی امت کی لیے یہ رنج گوارا نہ کیے جو امام حسین نے اپنی نانا کی امت کی لیے
اوٹہائے کہ تا قیامت بیان ہوسکیگے اور ناتمام رہین گے اور حضرات ایک ملاوس جناب کا خیال نہین ہے لگا

اور دعای مغفرت مین مشغول ہین پس وہی احوال اوس جناب کا سنکی اور خیال کیجیے کہ وہ حضرت تمہارے
جانب دیکہتی ہین رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا لَمْ یَبْقَ مِنْ اَقْرِبَاءِ الْحُسَیْنِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا فَنَظَرَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَلَمْ
یَرَ اَحَدًا بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب تمام اصحاب و عزیز جناب امام حسین علیہ السلام کے
میدان کربلا مین درجہ شہادت سی فایز ہوئی پس کبہی وہ جناب دست راست مڑکی دیکہتی تھے اور کبہی دست چپ
اوسوقت کوئی دکہائی نہ دیتا تہا سوا لاشون کے حضرت بی اختیار اون کی جدائی پر روتی تھے اور خون جسم
شریف سی جاری تہے وَیَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنْ شِدَّۃِ الْعَطَشِ اور زبان شدت تشنگی سی چباتی تھے اور
فرماتی تھے اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ یَوْمِ الْمَحْشَرِ مین ہون بیٹا صاحب حوض کوثر کا مین ہون
بیٹا شافع روز محشر کا اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِیْبًا وَّحِیْدًا ھَلْ فِیْکُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون تنہا مسافر پیاسا
کیا تم مین کوئی مسلمان نہین اور کبہی فرماتی تھے اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا ھَـٰٓا
صَدَرَ مِنِّیْ ذَنْبًا آیا کوئی پناہ دینی والا کہ ہمین پناہ دی آیا ہے کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہونچے
ای گروہ غدار کیون میرے قتل کے درپی ہوا کیا مجہسے کوئی گناہ صادر ہوا ہے کہ اوس گناہ کی عوض مین مجھے
قتل کرتے ہو اور مسلسل آنسو حضرت کی جاری تھے اور جواب مین اوس کے وہ گروہ نفاق اوس امام آفاق پر
تیرون کا مینہہ برساتی تھے اور حضرت جب اون پر حملہ کرتی تھے تو وہ لعین سامنی سے بہاگ جاتی تہی حضرت اپنی
جا پر پہر آتی تھے اور کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ فرماتی تھے راوی کہتا ہے وَاللہِ مَا رَاَیْتُ مَکْثُوْرًا
قَطُّ اَرْبَطَ جَاشًا مِنْہُ قسم ہے خدا کی مینے کبہی ایسا زخمی فوج کثیر مین گہرا ہوا با حواس لا ور مثل حسین کے
نہین دیکہا اس حال مین تھے جب حضرت اون لعینون پر حملہ کرتی تھے مثل گلہ گوسفند کی سامنی سے بہاگ جاتی تھے
فَوَقَفَ یَسْتَرِیْحُ سَاعَۃً وَّقَدْ ضَعُفَ عَنِ الْقِتَالِ حضرت کی جب جسم شریف سے خون بہت بہا اور تشنگی کے
شدت حد سے زیادہ ہوئی اور لڑنیکی طاقت نرہے تو ایکساعت ٹہر گئی اِذَا اَتَاہُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰی جَبْہَتِہٖ
ناگاہ کسی لعین سنگ دل نے ایک پتہر مارا وہ پیشانی اقدس پر لگا کہ جبین مبارک مجروح ہوگئی اور خون اوس سے
جاری ہوا حضرت پی جاہا کہ کپڑے سے خون پیشانی کا پوچہین فَاَتَاہُ سَہْمٌ مَّسْمُوْمٌ لَّہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ
عَلٰی قَلْبِہٖ کہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلود آپکے دل اقدس پر لگا کہ پیکان اوسکی پشت مبارک تو ڑکی نکل گئے کہ سامنی سے

وہ تیر نہ نکلا ثُمَّ اَخَذَ السَّھْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ وَرَاۤءِ ظَهْرِهٖ پھر اوس تیر کو پکڑ کی جانب پشت سی نکالا پس خون اوس
سل پرنالکی روان ہوا راوی کہتا ہے فَتَقَدَّمَ لَيَشْرَبَ فَيَ السَّھْمُ فَوَقَعَ فِي فَمِهٖ پس حضرت آلی جانب دریا
کہ پانی پیئین ایک شقی نے تیر دہن مبارک پر مارا فَنَادَي الشِّمْرُ وَيْحَكُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا وای ہو تمپر جلد حسین کو قتل
کرو ایسا نہو کہ حسین پانی پی لے فَطَعَنَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ يَقَعَ یہہ سنکر سنان ابن انس
لعین نے اپنا زور سے ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ گہوڑے سے زمین پر گرین فَقَالَ اَيُّهَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ
مَنْ اَنَا پس حضرت نے گہوڑے سے فرمایا ای گہوڑے آیا تو پہچانتا ہی کہ مین کون ہون اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَاۤءِ وَاَنَا ابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى ای گہوڑی مین بیٹا ہون فاطمہ زہرا کا ای گہوڑے مین ہون بیٹا علی مرتضی کا
اوسوقت گہوڑا حال حضرت پر رونی لگا فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ عَلَي الْاَرْضِ پس ہات اور پاؤن پہیلا کی وہ
گہوڑا زمین پر بیٹہہ گیا ثُمَّ وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَلَي الْاَرْضِ وَغُشِيَ عَلَيْهِ پہر وہ راکب دوش رسول خدا پشت زین سے
بر روی زمین تشریف لائے اور بیہوش ہوگئے ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ غرض ہوش میں آئے تو چاہا کہ کہڑے ہون
اوٹہا نہ گیا فَاَرَادُوْا اَنْ يَحْتَزُّوْا رَاْسَهٗ پس قوم جفا کار نے ارادہ کیا کہ سر اقدس کو جدا کرین قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ
فَخَرَجَ نَحْوَ الْحُسَيْنِ ثَلٰثُ صِبْيَانٍ اِثْنَانِ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ الزَّكِيِّ وَوَاحِدٌ مِنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ بْنِ
ابيطالب عبد الحمید کہتا ہے کہ اوسوقت تین لڑکی روتی ہوئے خیمے سے باہر نکلی دو بیٹی امام حسن کے
تہے اور ایک پوتا جعفر طیار کا تہا اور روروکی یہہ کہتی تہے وَاللّٰهِ لَا نُفَارِقُ الْحُسَيْنَ هٰذِهِ السَّاعَةَ
قسم ہے خدا کی ہم ایسے وقت مین اپنی آقا حسین سے جدا نہون گے فَخَرَجَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ بَاكِيَةً
حَزِيْنَةً فَلَحِقَتْهُمْ پس جناب زینب دختر علی ابن ابیطالب پیچہے دوڑے اور اون سے لپٹ گئی ہر چند قوم
غدار تیر مارتی تہے وہ ان لڑکون کو نچہوڑتی تہے اور وہ صاحبزادی نہ مانتے تہی اور بی اختیار
روتی تہے حَتّٰى اَلْقَوْا مِنْ يَدِهَا وَقَالُوْا يَا عَمَّاهُ كَيْفَ تَرَكْنَا الْحُسَيْنَ وَلَا نَاصِرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ
یہان تک کہ ہات سے جناب زینب کے وہ چہٹ گئے اور یہہ کہتی چلے کہ ای پہوپہی کیونکر چہوڑدین
ہم اپنے آقا حسین کو ایسی وقت مین کہ بی مونس و بیکس میدان کارزار مین زمین پر بیٹہی ہین پس جب وہ قریب
امام حسین آئے تو حضرت نی غش سے آنکہین کہولین وَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَبَكٰى وَثُمَّ قَالَ اٰهٍ اٰهٍ اور حضرت

اون کی طرف دیکھکی رونی لگے اور پہر فرمایا آہ آہ اور پہر حضرت بیہوش ہو گئے فجاءَ ابن کعب اِلی
الحسین بالسیف کہ ناگاہ ابن کعب لعین تلوار لیئے آیا کہ حضرت کو شہید کریے جب چاہا اوس شقی نی کہ تلوار
مارے فمنعه الحسن المثنی حسن مثنی نے پہلی تو اوسے منع کیا کہ ای شخص میرے چچا مظلوم فرزند
رسول خدا کو نہ مار واخذ سیفه من یده وضرب علی راسه جب نہ مانا اوس نے تو حسن مثنی نے تلوار
اوس کے ہاتھ سے چھین لی اور اوس کے سر نحس پر ماری فهرب اللعین الی عسکره پس وہ لعین اپنے لشکر کو بہاگ گیا
فیضرب الحسن عن یمینه وشماله بالسیف ویقاتل حتی صرع پس حسن مثنی داہنی اور بائین تلوارین مارتے
تھے اور ظالمونکو قریب حضرت سے دفع کرتے تھے اور لڑتے تھے یہان تک کہ بہت زخمی ہوکی گرے
گمان کیا لوگون نے کہ رحلت کرگئے واما ولد جعفر ابن ابی طالب فوقف فی المیدان متحیرا یلتفت یمینا
وشمالا ولیکن پوتا جعفر طیار کا میدان مین مضطرب وحیران کہڑا تہا کبہی داہنے طرف دیکہتا تہا اور کبہی بائین
جانب دیکہتا تہا اور جب حضرت کو غشی مین دیکہتا تھا تو زار زار روتا تھا راوی کہتا ہے جب سے یہہ
لڑکے میدان مین آئے تھے اوسوقت سے عورتین ڈیوڑھی پر کھڑی رورہین تہین اور مان اوس لڑکی
کی اوسے رونا دیکہکی پکارتی تھے ای پیارہ جگر میرے مان تیری تجہپر فدا ہو پہر پس وہ لڑکا مان کے
آواز سنکی روتا ہوا خیمہ کو چلا فضرب ایاس ابن خالد سیفا علی راسه فخر علی الارض ناگاہ ایاس
ابن خالد لعین نے آن کی ایسی تلوار اوسکی پیشانی پر ماری کہ موتہہ کی بہل زمین پر گر پڑا قال فجاءت امه
اعتنقت جسد ابنه راوی کہتا ہے دیکہا مینے کہ مان اوس لڑکے کی دوڑکر اوس سے
لپٹ گئی اور رونے لگی ففتح عینه فقال ارجعی یا اماه پس مان کے آواز سنکر غش سے آنکہین کہولین
اور با آواز ضعیف بولا ای امان خیمہ مین جاؤ اوس صاحب غیرت کی مان لپٹنی سی خیمہ کو چلی فضربه رجل
فقضی پس ایک شقی نے ایک تلوار ماری کہ اوس صاحبزادی نے راہ جنت کی لی فبکت النساء
بکاء اشدیدا یہہ حال مصیبت دیکہکر دختران رسول خدا بہت بیقرار ہوئین اور ڈاڑہین مارکی رونے
لگین واما امه فوضعت یدیها علی بطنها وتقول اور لیکن مان اوس کے پہر آئے اور ہات اوسکے
پیٹ پر رکہکی یون بین کرنے لگی وا ابنیه لیتنی کنت لک الفداء اے پارہ جگر میری ہائی فرزند

میرے افسوس تو مارا گیا اور مجھے موت نہ آئی کاش کہ یہہان تیری تجہیز فدا ہوتی اور تیری لاش پر خون آنکھون سے
دیکھتی یہہ کہکی یہان تک روئی کہ بیہوش ہوگئی اور ادہر بہر فوج کا ہجوم امام تشنہ کام پر ہوا ناگاہ شمر لعین
قریب حضرت اوس اراد سے آیا کہ آسمان گر پڑین اور پہار ٹکڑے ہوجاوین اور وہ بی ادبی کی اوس شقی
کہ بیان نہین ہوسکتا اور زبان سے وہ لفظ نہین نکلتا کہ پاؤن نجس اپنا اوس شقی نے کہان رکہا تہا
کہ جہان رسول خدا انگلی کے سینے کو نا گوار جانتے تہے پس وہ بعد بے ہی جناب امام حسین نے غش سے آنکھین
کہول کے دیکہا اور فرمایا تو کون ہے اے شقی فقد ارتقیت و تقاعظیما علی محمد نہایت دشوار
ہے رسولخدا پر جو تو نے بی ادبی کی ہے فقال هو الشمر پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہے حضرت نے فرمایا
ویلک من انا وای تجہہ اے شمر مین کون ہون وہ شقی بولا انت الحسین ابن علی و فاطمة و جدک
محمد المصطفی تم حسین پسر علی و فاطمہ ہو اور نانا تمہارے محمد مصطفی ہین حضرت بولے وائے ہو
تجہپر ایسا تو تو مجھے جانتا ہے فلم تقتلنی پس کیون مجھے قتل کرتا ہے تو وہ کافر بولا ان لم اقتلک
فمن یاخذ الجائزة من یزید اے حسین اگر وہ شقی تمہین قتل نہ کریگا پس کون انعام یزید سے لیگا
امام مظلوم نے فرمایا ام احب الیک الجائزة من یزید او شفاعة جدی اے شمر تجہے انعام
یزید پسند ہے یا شفاعت میرے نانا کی وہ لعین بولا دانق من الجائزة احب الی منک و من جدک
اے حسین ایک دانگ انعام یزید کا اوس شقی کی نزدیک بہتر ہے تمسے اور تمہاری نانا سے یہہ کلام
اوس بیحیا کا سنکے اوس مظلوم تشنہ کام نے فرمایا خیر اگر مجہی قتل کرتا ہے فاسقنی شربة من
الماء تو اے شمر تہوڑا سا پانی مجھے پلا دے کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہوا جاتا ہے وہ شقی بولا واللہ لا اذقت
قطرة من الماء حتی تذوق الموت اے حسین ایک قطرہ پانی کا تمہین دینا روا نہین ہے قسم ہے خدا کی
وہ شقی ہرگز تمہین پانی نہ دیگا اور پیاسا قتل کریگا فیقول الماء الماء یفحص برجلیه التراب پس حضرت
بار بار پانی پانی فرماتے تہے اور پاؤن زمین پر رگڑتے تہے فنظر اللعین الی رجلیه فاذا بعین
جاریة ابیض من اللبن پس شمر لعین نے مڑکی قدم شریف کی طرف دیکہا کہ ایک چشمہ سفید تر دودھ سے
زیر قدم جاری ہے متعجب ہوکر بولا شمر کہ اے حسین تم اری پیاس کے پانی پانی کرتے تہے اور زیر پای تمہارے

پانی جاری ہے حضرت نے فرمایا اے ملعون میں اتمام حجت کرتا ہوں نہیں تو اسے جو چاہوں وہ کردوں راوی کہتا ہے
یہہ معجزہ بھی دیکھکر اوس شقی نے کچھ خیال نکیا وحز راسہ ورمی بہ علی الارض کس زبان سے کہوں کہ اوس
لعین نے سر اقدس فرزند رسول خدا جدا کر کے زمین پر پھینک دیا فعند ذلک تساقطت النجوم وامطرت
السماء دما عبیطا ووقع الکسف جب یہہ ظلم اوس شقی نے کیا اوسوقت کئی ستارے آسمان سے گر پڑے
اور خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا اور زمین کانپنے لگی اور پرندے آشیانوں سے نکل بہاگے اور لا الہ
الا اللہ کہتے تھے یہہ سنکے اہلبیت میں شور گریہ بلند ہوا پہر سکینہ روکے جناب زینب سے بولی یا عمتی اذهبی
بحق اللہ الی الفسطاط فاخبری ذلک الحال اے پہوپہی واسطے خدا کے درخیمہ پر جاکے دیکھو کہ میرے
بابا پر کیا گذرے جیسے یہہ حال کہی جوہین جناب زینب در بر آمین بیاختہ سر پیٹ کی رونے لگین اور سکینہ
سے بولین یا بنت اخی قتلوا ابیک وعلوا راسہ علی الرمح اے دختر برادر اے سکینہ تو یتیم ہوگئی
تیرے بابا کو قتل کیا اور سر کو نیزے پر چڑہایا ہے پس سکینہ اسقدر روئے اور پیٹی کہ بیہوش ہوگئی اہلبیت میں
کہرام ہوگیا کہ زمین لرزنے لگی **روایت ۳ سے ام فضائل شیعہ پہر تفسیر کہیعص سے**
خواب عرب اور احوال شہادت امام حسین علیہ السلام عن الصادق ع قال رحم اللہ شیعتنا
انہم اوذوا فینا ولم نوذ فیہم جناب امام جعفر صادق نے فرمایا خدا رحم کرے ہمارے شیعوں پر
کہ وہ آزار اوٹہاتے ہیں دشمنوں سے ہماری دوستی میں اور ہمیں اپنے شیعوں سے مطلق کسی نوع کی
ایذا انہیں نہیں پہونچتی شیعتنا منا قد خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا بنور ولایتنا شیعہ
ہمارے ہم سے ہیں اور بتحقیق کہ اصل خلقت ہمارے شیعوں کی اوس خاک پاک سے ہے کہ بچ رہی تھی ہماری خلقت سے
اور خمیر اون کی خاک کا ہمارے نور ولایت سے ہوا ہے رضوا بنا ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ ہمارے شیعہ
راضی اور خوشنود ہیں ہم سے اور اپنا امام و پیشوا ہمیں جانتے ہیں اور ہم بہی بدل راضی و خوشنود ہیں اونسے
یصیبہم مصائبنا وتبکیہم اوصابنا ویحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا غمگین کرتی ہے اونہیں مصیبت
ہماری اور رولاتا ہے اونہیں رنج ہمارا مغموم ہوتے ہیں وہ جب ہمیں غمگین پاتے ہیں وہ خوش ہوتے ہیں
وہ جب خوش ہمیں پاتے ہیں ونحن ایضا نتالم لتالمہم ونطلع علی احوالہم ہمیں بہی رنج ہوتا ہے

ابھی شیعون کی رنج سے اور ہر لحظہ ہم ان کی احوال سے مطلع ہین فَہُمْ مَعَنَا لَا یُفَارِقُونَا وَلَا نُفَارِقُہُمْ شیعہ
ہمارے ہم سے تعلق رکھتے ہین نہ وہ ہم سے جدا ہون گے اور نہ ہم اون سے جدا ہون گے لِاَنَّ مَرْجِعَ
الْعَبْدِ اِلَی سَیِّدِہٖ وَمَعُوْلَہٗ عَلٰی مَوْلَاہُ اسواسطے کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کی ہوتی ہے اور رجوع
عبد کی اپنی مولا کی جانب ہوتی ہے یَہْجُرُوْنَ مَنْ عَادَانَا وَیَجْہَرُوْنَ بِمَدْحِ مَنْ وَالَانَا کنارہ کشی کرتے
ہین شیعہ ہمارے اون لعینون سے جو ہمین دشمن رکھتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین مدح اوسکی پر جو ہمین دوست
رکھتے ہین اَللّٰہُمَّ اَحْیِ شِیْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِیْنَا اِلَیْنَا خدایا زندہ رکھ ہماری شیعون کو کہ وہ ہم سے ہین
اور نسبت اون کی ہماری جانب ہی فَمَنْ ذَکَرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی اَوْ تَبَاکٰی اِسْتَحْیَ اللّٰہُ اَنْ یُعَذِّبَہٗ بِالنَّارِ پس
جو مومن کہ ہماری مصیبتون کو یاد کرکے روئے یا کسی کو رولائے خدای عزوجل کو شرم آتی ہی کہ اوسے آتش
جہنم سے عذاب کرے سعد بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز مین داخل ہوا خدمت جناب امام حسن عسکریؑ
مین فَسَاَلْتُہٗ عَنْ تَاوِیْلِ کٓہٰیٰعٓصٓ فَاَشَارَ اِلَی الْقَائِمِ پس سوال کیا مینے تاویل کہیعص سے حضرت نے اشارہ کیا
طرف جناب صاحب الامر علیہ السلام کے وہ حضرت بہت کم سن تھے اور سامنے کھیل رہے تھے وَقَالَ سَلْہُ عَنْ تَاوِیْلِہٖ
اور فرمایا کہ سوال کر میری فرزند سے پس مین قریب گیا اور سوال کیا مینے معنی کہیعص سے قَالَ ہٰذِہٖ
الْحُرُوْفُ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلَیْہَا عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ثُمَّ قَصَّہَا عَلٰی مُحَمَّدٍ جناب صاحب الامر نے
فرمایا کہ یہ حروف مقطعات اخبار غیب سے ہین کہ خدایتعالی نے زکریا کو خبر دی تھے اور بعد ازان
رسول خدا کو اس سے مطلع کیا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ حضرت زکریا نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اسمائے
پنجتن مجھے تعلیم کر غرض اون کی قبول ہوئی اور اسماء پنجتن اونھین خدا نے تعلیم کئے فَکَانَ زَکَرِیَّا اِذَا
ذَکَرَ مُحَمَّدًا وَعَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ سُرِّیَ عَنْہُ ہَمُّہٗ وَانْجَلٰی کَرْبُہٗ پس جب ذکر نام جناب محمد مصطفےٰ
اور علی اور فاطمہ اور حسن کا زبان پر لاتے تھے نہایت خوشحال ہوتے تھے اور غم والم اون کا برطرف ہوجاتا
تھا وَاِذَا ذَکَرَ الْحُسَیْنَ خَنَقَتْہُ الْعَبْرَۃُ وَوَقَعَتِ الْحَیْرَۃُ اور جسوقت نام خامس آل عبا شہید کربلا
لیتے تھے گریہ اون پر غلبہ کرتا تھا کہ ضبط نہو سکتا تھا زکریا حیرت مین آتے تھے کہ یہہ کیا ماجرا ہے غرض
ایکدن جناب باری مین عرض کے کہ خدایا جب چار نام اسماء آل عبا سے لیتا ہون مین غم واندوہ میرا

زایل ہوتا ہے اور بہت مسرور و شاد ہوتا ہون وَاِذَا ذَکَرْتُ الْحُسَیْنَ تَدْمَعُ عَیْنِیْ اور جب مین نام لیتا ہون
حسین کا بی اختیار اشک میری انکھون سے روان ہوتے ہین اوسوقت خدا تعالی نے زکریا کو مصائب
سید الشہدا سے اگاہ کیا اور فرمایا کٓھٰیٰعٓصٓ فَالْکَافُ اِسْمُ کَرْبَلَاء پس کاف سے مراد کربلا
ہے وَالْھَاءُ ھِلَاکُ الْعِتْرَۃِ الطَّاھِرَۃِ اور ہا سے مراد ہلاکت عترت طاہرہ ہے وَالْیَاءُ یَزِیْدُ وَ
ھُوَ ظَالِمُ الْحُسَیْنِ اور یا سے یزید ملعون مراد ہے کہ قاتل امام حسینؑ ہے وَالْعَیْنُ عَطْشُہٗ وَ
الصَّادُ صَبْرُہٗ اور مراد عین سے تشنگی حسین شہید ہی اور صاد سے مراد صبر حضرت کا ہے کہ ایسے
ایسے مصائب جان گزا پر صبر کرین گے پس جب سنا زکریا نے یہہ حال غربت و بیکسی تین دن تک مسجد سے
باہر نہ آیے اور اصحاب کو منع کیا کہ کوئی میرے پاس نہ آیے اور مشغول گریہ و زاری رہے وَکَانَ
یَرْثِیْہِ اور امام حسینؑ کے مرثیہ مین یہہ کلمات زبان پر جاری کئی اِلٰھِیْ اَتُفَجِّعُ خَیْرَ خَلْقِکَ بِوَلَدِہٖ خداوندا
آیا دل بہترین مخلوقات یعنی محمد مصطفیٰؐ کا مصیبت مین اوس کے فرزند کی درد مین لاے گا اِلٰھِیْ
اَتُنْزِلُ بَلَاءَ ھٰذِہِ الرَّزِیَّۃِ بِفِنَائِہٖ خداوندا آیا بلا ایسے مصیبت کی اون حضرت کی پیرامون خاطر راہ
دیگی بسبب شہادت حسینؑ کے اَتُلْبِسُ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ ثِیَابَ ھٰذِہِ الْمُصِیْبَۃِ خداوندا آیا علی و فاطمہ کو جامہ اسی
مصیبت کا پہنائی گا پہر عرض کیے خدایا مجھے ایک فرزند عطا فرما کہ دیکھنے سے اوس کے میرے
انکھین روشن ہون پہر مجھکو اوسکی محبت کا فریفتہ کر ثُمَّ اَفْجِعْنِیْ بِہٖ کَمَا تُفَجِّعُ مُحَمَّدًا حَبِیْبَکَ بِوَلَدِہٖ بعد
ازان پہہ مجھے اوسکی مصیبت مین گریان کر اور دل میرا درد مین لا جیسا کہ دل محمد مصطفیٰ کا دردناک ہوگا
اون کی فرزند کے ماتم مین فَرَزَقَہُ اللّٰہُ یَحْیٰی وَفَجَعَہٗ بِہٖ پس حق تعالی نے اونھین کرامت فرمایا
ایک فرزند کہ نام اون کا یحیی تھا اور وہ بہی پیغمبر تھے اور شہید کئی گئے مثل جناب امام حسین کے
یعنی جسطرح سے سر انور اون حضرت کا یزید پلید شراب خوار کے لیے کاٹ کر لیگئی اوسیطرح
سر اقدس حضرت یحیی کا ایک رن زناکار کی لیے کاٹ کر لیگیے وَکَانَ حَمْلُ یَحْیٰی سِتَّۃَ اَشْھُرٍ وَحَمْلُ الْحُسَیْنِ
کَذٰلِکَ اور تہی مدت حمل حضرت یحیی شکم مادر مین چہہ مہینے اور مدت حمل جناب امام حسینؑ بہی شکم جناب سیدہ مین
اسیقدر رہتی اور جناب سید الساجدین فرماتی تہی کہ میری پدر مظلوم سفر کربلا مین ذکر یحیی اور شہادت یحیی

یاد کرتی تھے کہ پستی اور خواری دنیا سے خدا کی نزدیک یہی کافی ہی کہ سر حضرت یحیی کاٹ کر ایک زن زناکار کے
واسطی ہدیہ بھیجا تھا اور سر میرا بھی ایک ولد الزنا کے بطریق ہدیہ لیجاوین کے رُوِيَ بِاِسْنَادِ الصَّحِيْحِ لَمَّا
مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَغُصِبَ حَقُّ عَلِيٍّ وَبَايَعَ النَّاسُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ روایت کی ہے سند ہای صحیح سے
کہ جب جناب رسالتؐ نی اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کی انتقال فرمایا تو منافقان امت نے دست
ظلم وستم خانۂ اہلبیت پر دراز کیا یہان تک کہ حق کو جناب امیر کے غصب کیا اور بعضون نے بیعت ابی بکر سے
کی فَكَانَ يَوْمًا جَالِسًا عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَعِظُ النَّاسَ پس ایک روز ابوبکر منبر رسول خدا پر بیٹھا وعظ کہتا تھا
اِذْ جَاءَهُ الْاَعْرَابِيُّ وَقَالَ يَا ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْتَ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهُ قَالَ نَعَمْ ناگاہ ایک اعرابی
آیا اور بولا ای ابن ابو قحافہ تو ہی وصی اور خلیفہ رسول خدا کا وہ بولا کہ ہان مین ہون خلیفہ رسول خدا قَالَ اِنْ صَدَقْتَ
فَاَخْبِرْنِيْ مَا رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْهُ اعرابی بولا اگر سچ کہتا ہے تو کہ خلیفہ رسول ہے تو مینی ایک خواب
دیکھا ہے پس بیان کر کہ کیا دیکھا ہے مینی پھر تعبیر اوسکی بیان کر قَالَ اَمَا تَقُوْلُ يَا اَعْرَابِيُّ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ
اِلَّا اللّٰهُ ابوبکر بولا کیا کہتا ہے تو ای اعرابی نہین جانتا غیب کو مگر خدای عز وجل اِذْهَبْ عِنْدَ عُمَرَ
فَجَاءَ عِنْدَهُ وَسَئَلَهُ فَقَالَ لَهَا قَالَ صَاحِبُهُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِ عَنِ الْمَسْجِدِ نکل جا تو نزد عمر اور سوال کر
اوس سے پس قریب آیا عمر کے اور سوال کیا پس یہی جواب دیا جو ابوبکر نے کہا تھا اور حکم کیا کہ اسی مسجد سے
نکال دو کہ ہم سے یہہ امور غیب کا سائل ہوتا ہے وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ حَاضِرًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ يَدَهُ وَ
قَالَ اِذْهَبْ مَعِيْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اوس وقت حضرت ابو ذر غفاری حاضر تھے اونہون نے
ہاتھ اعرابی کا پکڑ کر فرمایا ای اعرابی چل میرے ساتھ جناب ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ تیرا جواب دین گے
فَجَاءَ مَعَهُ عِنْدَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ پس آیا وہ ساتھ ابوذر کے خدمت جناب امیر
مین اور سلام کیا حضرت کو اور عرض کیے کیا حضرت آپ کیون خانہ نشین ہین قَالَ مَا وَجَدْتُ نَاصِرًا وَلَا
مُعِيْنًا فَعَمِلْتُ عَلٰى مَا اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ جناب ولایت مآب نے فرمایا کہ مینی ناصر مددگار نہ پایا
پس عمل کیا مینی وصیت رسول خدا پر ثُمَّ قَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا اَعْرَابِيُّ پھر فرمایا حضرت نے کہ تیری
کیا حاجت ہی ای اعرابی قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَجِيْبَةً اُرِيْدُ اَنْ تُبَيِّنَ لِيْ مَا رَاَيْتُ

ثُمَّ حَدَّثَهَا اوس نے عرض کی یا امیر المومنین مینے ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہی چاہتا ہون مین کہ آپ اوسے
بیان کیجیے کہ کیا دیکھا ہے مینے پھر تعبیر کہی اوس کے فَبَعَثَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی سَلْمَانَ لِطَلَبِ الْحُسَیْنِ پس
حضرت نے حضرت سلمان کو بھیجا کہ جا کر میرے نور چشم حسین فرزند رسول الثقلین کو بلا لاو فَاِذَا جَاءَ الْحُسَیْنُ
قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اَعْرَابِیُّ فَاسْئَلْ مَاشِئْتَ مِنْ اِبْنِیْ هٰذَا پس جناب امام حسین تشریف لائے
تو جناب امیر نے فرمایا کہ ای اعرابی جو چاہ تو میری اس فرزند سے بوجہہ حضرات جناب امیر نے غاصبونکو
اور بیھی ذلیل کیا کہ مسند خلافت پر بیٹھی ہین اور عاجز ہین اور فرزند ہمارے علم غیب کی ماہر اور
اعجاز پر ثابت رہین فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَارَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْ پس اعرابی نے
عرض کیے ای فرزند رسول خدا خبر دو مجھے کہ مینے کیا خواب دیکھا ہے پھر تعبیر دو قَالَ یَا اَعْرَابِیُّ
رَاَیْتَ فِیْ مَنَامِكَ اَنَّ نُجُوْمًا مُتَلَطِّخًا بِالدَّمِ کُسِرَتْ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعِ وَجَاءَتْ عَلَی الْاَرْضِ
وَغَابَتْ فِیْهَا قَرِیْبًا مِنْ شَطِّ الْفُرَاتِ فرمایا جناب امام حسین نے ای اعرابی تو نے خواب مین دیکھا ہی کہ
کتنی ایک ستارے خون آلودہ آسمان ہفتم سے ٹوٹ کر زمین پر آئی اور قریب کنارہ فرات زمین مین
غائب ہوگئی ہین قَالَ صَدَقْتَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ هٰکَذَا رَاَیْتُ نَعَمْ عرض کیے اوس نے فدا ہون مین
آپ پر سے ای فرزند رسول خدا واللہ یہی دیکھا ہے مینے پس اب آپ تعبیر اوس کے بیان فرمائی
قَالَ دَعْنِیْ عَنْ تَاوِیْلِهَا حضرت نے فرمایا ای اعرابی تعبیر سے اسکی درگذر اگر بیان کرون مین تو تجھے
طاقت اسکی سننے کی نہوگی اوس نے عرض کیے ای فرزند رسول خدا اس قدر مسافت کھینچکر آیا ہون مین
محض واسطے اس خواب کے تعبیر کے فَقَالَ اَلَا یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ النُّجُوْمَ الْمُتَلَطِّخَ بِالدَّمِ اَنَا وَاَقْرِبَائِیْ
وَاَصْحَابِیْ پس جناب امام مظلوم نے فرمایا آگاہ ہو ای اعرابی وہ ستارہ ہای خون آلودہ مین
ہون اور میرے بھائی اور بھتیجے اور فرزند و عزیز و اصحاب ہین اور کیفیت اسکی یہہ ہی کہ مین مطلب
کو فیان بیحیا وارد صحرائے کربلا ہونگا اعدائے دین بھلی تو مجھپر پانی بند کرین گی تین دن تک صدائے
واعطشاہ واعطشاہ میری اہلبیت کی فلک معظم تک جائیگی اور ننھے ننھے بچے میرے پیاسے مانند ماہی بی آب کے
تڑپین گے اور کوئی اون پر رحم نہ کہائیگا پس تیسری روز کہ وہ دسوین محرم کی ہوگی صفین واسطے جنگ کے

جھپر کرینگے میری اصحاب واحباب کو بالب تشنہ اور شکم گرسنہ شہید کرینگے بعد ازان میرے عزیزون کی
باری آئی کی بہائیون کو میرے تلوارون سے ٹکڑی کرینگے فرزندون کو میری نیزی اور تیرسی مارینگے
وَبَعْدَهُمْ لَا يَكُونُ لِي نَاصِرٌ وَلَا مُعِينٌ ای اعرابی بعد ان سے شہادت کی مین یکہ وتنہا رہجاؤن گا تو ایک ہزار
نوسو پچاس زخم میرے تن پر لگا کر گہوڑی سے گرائینگے سجدہ پروردگار مین خنجر ستم سی فیض یاب شہادت
ہونگا وَيُحْرِقُونَ خِيَامِي بِالنَّارِ ای اعرابی جلائینگے ظالم خیمی میری آگ سی وَيَنْهَبُونَ أَمْوَالِي اور لوٹ
لینگے مال میرا وَيَسُوقُونَ أَهْلَ بَيْتِي مِنْ كَرْبَلَا إِلَى الشَّامِ مَكْشُوفَاتِ الرُّؤُوسِ عَلَى جِمَالٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ
وَلَا سِتْرٍ ای بہائی اہلبیت کو میری اسیر کرکی بلوای عام مین سر برہنہ شتران برہنہ پر سوار کرکی کربلا سے شام تک
لیجائینگے وَيَتْرُكُونَنِي عَلَى الْأَرْضِ بِلَا غُسْلٍ وَلَا كَفَنٍ اور میرے لاش کو اسیطرح بکفن ودفن
حرارت آفتاب مین ریگ گرم پر چہوڑ جائینگے جب یہہ ماجرا اعرابی نے سنا تو روتے روتے بیہوش ہوگیا
غرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نے خبر دی تہی اور سب عزیز نیچے حضرت کی شہید ہوئی یہان تک
کہ علی اصغر بچے حضرت کی گود مین شہید ہوا حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فَمَضَى إِلَى الْفُرَاتِ لِيَشْرَبَ الْمَاءَ پس
اوسوقت چلنے کا حضرت نی فرات کی طرف ارادہ کیا کہ پانی پیئین فَضَرَبَ اللَّعِينُ بِسَهْمٍ عَلَى فَمِهِ پس ایک لعین
نے تیر حضرت کی دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سی آلودہ ہوگیا فَجَاءَ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ وَضَرَبَ الرُّمْحَ
عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ ظَهْرِهِ پس آیا سنان ابن انس لعین اور اسنے زور سے نیزہ سینہ اقدس
لگایا کہ پشت مبارک سے باہر نکل آیا فَجَذَبَ اللَّعِينُ رُمْحَهُ فَسَقَطَ الْحُسَيْنُ مَكْبُوبًا عَلَى الْأَرْضِ تَخُورُ
فِي دَمِهِ وَيَضْرِبُونَ عَلَيْهِ السُّيُوفَ جب اوس لعین نے نیزہ کہینچا تو حضرت مونہہ کی بہل زمین پر گرکے خون مین
لوٹنے لگے اور وہ لعین تلوارین حضرت پر مارتے تہے وَكَانَ فَرَسُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَبْكِي فَأَشَارَ
بِيَدِهِ اِصْبِرْ اور گہوڑا حضرت کا حال حضرت دیکھہ کی روتا تہا حضرت نی ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ ٹہر
اور صبر کر ثُمَّ جَلَسَ فَجَاءَ الْكِنْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَأَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ
پہر حضرت اوٹہہ بیٹہے مالک ابن بشر الکندی آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ شریف اوتار
لیگیا اور چہوڑا اوس جناب کو خون مین غلطان اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ

روایت سی ویلم روایت صحیح مسلم وَمَا بَكَتْ عَلَيْهِ السَّمَاءُ یہہ روایت بن سعید
یہہ شیر دینار رسول خدا کا امام حسین کو یہہ مصائب اوٹھانے کی اور گھوڑا اوس کا
پایمال کرنے مین اور مارنا کندیے ملعون کا شمشیر سر اقدس پر صحیح مسلم مین تفسیر وَمَا بَكَتْ
عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ مین لکھا ہے وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَيْهِ کہ جب شہید ہوئے جناب
امام حسینؑ آسمان روئے اون کی مصیبت پر وَبُكَاؤُهَا حُمْرَتُهَا اور رونا اوسکا یہہ ہے کہ سرخی شفق
نمایان ہوئی اور ابن جوزی کہتا ہے کہ علامت ہماری غضب کی یہہ ہے کہ جب غصہ ہوتی ہین تو منہہ سرخ
ہوجاتا ہے اور خدای عالم جسم سی منزہ ہے فَاظْهَرَ تَاثِيْرَ غَضَبِهِ عَلىٰ مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ بِحُمْرَةِ الْاُفُقِ
اِظْهَارًا لِّلتَّعْظِيْمِ الْجِنَايَةِ پس ظاہر کیا خدا نے اثر غضب اپنا قاتلان حسینؑ پر ساتھہ سرخی افق کے اور معلوم
کرنے اس بات کی کہ اون ظالمون سے بڑا گناہ سرزد ہوا ہے اور حافظ ابو نعیم نے کتاب دلائل النبی
مین لکھا ہے اور یہہ عالم سنیون کا ہے قَالَتْ نَضْرَةُ الْاَزْدِيَّةُ کہ نضرہ ازدیہ نے کہا کہ جب شہید ہوئے
جناب امام حسینؑ تو آسمان سے خون برستا تھا وَجُبَابُنَا وَجُوَادُنَا صَارَتْ دَمًا اور کوئین اور کوزے
سب مین پانی خون ہوگیا تہا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب امالی مین بسند معتبر ریان ابن شبیب سے روایت
کی ہے کہ پہلی تاریخ محرم کی تھے مین خدمت جناب امام رضا مین حاضر ہوا قَالَ يَابْنَ الشَّبِيْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ
هُوَ الشَّهْرُ الَّذِيْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِي الْقِتَالِ ای پسر شبیب محرم وہ مہینا تھا کہ کافر لوگ
اسمین قتال کو حرام جانتی تھے فَمَا عَرَفَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَلَا حُرْمَةَ نَبِيِّهَا مگر افسوس
امت جفا کار نے نہ پاس حرمت اس مہینے کا کیا اور نہ پاس حرمت اپنے پیغمبر کا کیا لَقَدْ قَتَلُوْا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ
ذُرِّيَّتَهٗ اور آہ آہ قتل کیا امت رسول خدا نے اس مہینے مین ذریت رسول خدا کو وَسَبَوْا نِسَاءَهٗ اور اسیر
کیا الحرم رسول خدا کو فَانْتَهَبُوْا ثِقْلَهٗ اور لوٹ لیا مال و اسباب اون کا پس خدا نہ بخشی ان لعینون کو ای پسر شبیب
اِنْ كُنْتَ بَاكِيًا فَابْكِ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اگر تو روتا ہے تو رو حسین ابن علیؑ پر فَاِنَّهٗ ذُبِحَ كَمَا يُذْبَحُ
الْكَبْشُ کہ حسین غریب ذبح کئی گئی ہین جسطرح سے ذبح کیا جاتا ہے گوسفند اور ساتہہ اہلبیت اون کے
رفاقت مین اون کے ذبح ہوئی ہین لَيْسَ لَهُمْ نَظِيْرٌ فِي الْاَرْضِ کہ اون کا نظیر روی زمین مین نہ تھا

وَلَقَدْ بَكَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُوْنَ لِقَتْلِهٖ ایسی مصیبت ہوی ہے فرزند رسول خدا پر کہ روئین ہین ساتون آسمان
اور زمین قتل حسین پر اور چار ہزار فرشتے نصرت حسین کے لیے نازل ہوئے فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ پایا اونہون
حضرت کو مقتول خاک و خون مین غلطان اور وہ فرشتے حضرت کی قبر کے پاس ہین اس شکل سے شُعْثٌ
غُبْرٌ اِلٰی اَنْ یَقُوْمَ الْقَائِمُ افسردہ اور باچہرہای خاک آلودہ تا ظہور قایم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جب
وہ ظاہر ہون گی تو اون کے انصار مین سے ہون گی اور وقت جنگ یہ شعار ہوگا اون کا یَالَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ
ای طلب کرنے والو خون حسین کے ای پسر شبیب میرے پدر بزرگوار نے اپنی آباء طاہرین سے روایت
کی ہے اَنَّهٗ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ جب شہید ہوی جناب امام حسین آسمان
سے خون برستا تہا اور مٹی سرخ برستی تہی ای پسر شبیب اگر روی تو حسین پر تا آنکہ آنسو رخسارون پر
تیری روان ہون غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِیْرًا كَانَ اَوْ كَبِیْرًا بخش دیگا خدا گناہ تیرے
صغیر ہون خواہ کبیر ہون قَلِیْلًا كَانَ اَوْ كَثِیْرًا کم ہون یا بہت ہون ای پسر شبیب زیادہ اس سے مسرور
کرون تجہے اگر چاہے تو کہ جب ملاقات خدا سے کری تو کوی گناہ تجہہ پر نہو فَزُرِ الْحُسَیْنَ پس زیارت کر
قبر جناب امام حسین کی اور اگر تو چاہتا ہے کہ غرفہ عالیہ بہشت مین ساکن ہو رسول خدا اور اون کی آل کے ساتہہ
فَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ پس لعنت کر قاتلون پر حسین کے ای پسر شبیب اور خوش کرون تجہے اگر چاہے تو
کہ تیری لیے ثواب ہو مثل ثواب شہداء کربلا کی جو رفاقت حسین مین اپنے خون مین نہائی ہین فَقُلْ
مَتٰی ذَكَرْتَهٗ پس کہہ جس وقت مصیبت حسین تجہے یاد آوی یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا
ای کاش ہوتا مین ساتہہ اون کی تو جان اپنی نثار کرکے رستگاری عظیم حاصل کرتا ای پسر شبیب اگر چاہے
تو اَنْ تَكُوْنَ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجِنَانِ یہہ کہ تو ہمارے ساتہہ درجات عالیہ بہشت مین ہو فَاحْزَنْ
لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس غمگین ہو جب ہمین غمگین پاؤ اور خوش ہو جب ہمین خوش پاؤ وَعَلَیْكَ بِوَلَایَتِنَا
اور لازم و واجب ہی تجہہ محبت و ولایت ہمارے فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا تَوَلّٰی حَجَرًا لَحَشَرَهُ اللّٰهُ
مَعَهٗ اس لیے اگر کوی شخص پتہر کو دوست رکہی گا تو اوسکا حشر اوسی پتہر کے ساتہہ ہوگا
وَاَیْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یَضَعْ مِنْ تِلْكَ

فَاطِمَةَ شَیْئًا وَلَا دَضِعَ مِنْ اُنْثٰی اللَّبَنَا اور یہہ جناب امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ اون
حضرت نے فرمایا کہ جناب امام حسین نے نہین پیا شیر جناب فاطمہ زہرا کا اور نہ دود کسی عورت کا
وَلٰکِنَّهٗ کَانَ یُوْتٰی بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ولیکن معمول تہا کہ لیجاتے اونہین اونکی نانا رسولخدا کے
پاس جناب رسولخدا اونہین پیار کرتے تہی فَیَضَعُ اِبْهَامَهٗ فِیْ فَمِهٖ پس انگہوٹہا اپنا دہن شریف امام حسین
مین دیتے تھے فَیَمُصُّ مِنْهَا اللَّبَنَا یَکْفِیْهِ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ حضرت امام حسین انگہوٹھے کو چوستے
تھے تو اوس سے ایک چشمہ شیر جاری ہوتا تھا اور ایسے سیر ہوتے تھے کہ دو دن یا تین دن احتیاج
شیر نہوتی تھی فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَیْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَدَمُهٗ مِنْ دَمِهٖ وَعَظْمُهٗ مِنْ عَظْمِهٖ وَشَعْرُهٗ
مِنْ شَعْرِهٖ پس روئیدہ ہوا گوشت جناب امام حسین کا گوشت رسول خدا سے اور بال حسین کے مو سے
رسول خدا سے پس حضرات افسوس افسوس ایک دن وہ تہا کہ وہی خون حسین رنگ گرم کربلا پر بہاتا تھا اور
وہ حسین اوسی خون مین لوٹتے تھے وَیَفْحَصُ بِرِجْلَیْهِ التُّرَابَ اور ایڑیاں زمین پر رگڑتے تھے
افسوس کہان گلوی حسین اور کہان خنجر اور کہان سینہ حسین اور کہان شمر بد اختر اور کہان جسم
حسین اور کہان تیر و تبر ہزاروں نامرد گہیرے ہوئے تھے اور اوس جناب کو پانی نہ دیتے تھے اور
قتل کرتے تھے وَیَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اُمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور سمجہتے تھے وہ لعین آپکو امت رسول خدا مین جانتے
کُلُّهُمْ یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ بِدَمِهٖ ہر ایک قتل کو اوس جناب کی خوشنودی خدا اور سبب تقرب کبریا جانتا تھا
اور حضرت اون لعینون کو وعظ و نصیحت کرتے تھے وہ شقی کچہہ رحم نکہاتے تھے حضرت نے چند اشعار
جسمین نصیحت و حقیقت امیر ہے کہ وہ یہہ ہین **شعر** قَتَلَ الْقَوْمُ عَلِیًّا وَابْنَهٗ + حَسَنَ الْخَیْرِ کَرِیْم
الْاَبَوَیْنِ افسوس پہلے قتل کیا لعینون نے علی ابن ابیطالب کو پہر فرزند اون کے حسن مجتبی کو
شہید کیا کہ نیکیاں اون کی زمانہ مین مشہور ہین اور عالی نسب تھے والدین کی طرف سے اب تنہا
باقی حسین کے قتل پر مستعد ہوئے ہین **شعر** لَمْ یَخَافُوا اللّٰهَ فِیْ سَفْکِ دَمِیْ + لِعُبَیْدِ اللّٰهِ نَسْلِ
الْکَافِرَیْنِ نہ ڈرے ستمگار خدا سے میری خونریزی بخاطر عبید اللہ ابن زیاد کی کہ وہ فرزند ہے
دو کافرون کا **شعر** وَابْنُ سَعْدٍ قَدْ رَمَانِیْ عَنْوَةً + بِجُنُوْدٍ کَوُکُوْبِ الْهَاطِلَیْنِ افسوس عمر سعد نے

پہلی مجہیز ترمارے اور پہر تمام لشکر نے اوسکی مجہیز تر مارے کہ جیسی میہہ برستا ہی شعر من لہ
حد کجدّی فی الوری ✤ او کشیخی فانا ابن العالمین اے ظالمون یہہ نہ سمجہو کہ کون ہے زمانے
مین کہ جسکا نانا ہو مثل میرے نانا کی اور بابا ہو اوسکا مثل میرے بابا کی پس مین فرزند ہون دو عالمونکا
شعر فاطمۃ الزہراء امی وابی ✤ قاصم الکفر ببدر وحنین ای بی بصیر تو مان میرے فاطمہ ہے
جسکے گہر کے فرشتے خدمتگار تھے اور بابا میری وہ ہین کہ جنہون نے قتل کافر کیئے بدر وحنین مین
شعر فابی شمس وامی قمر ✤ فانا الکوکب وابن القمرین ✤ پس بابا میرے خورشید دین اور ماں
میری ماہ منیر مین پس مین ستارہ ہون دو چاندون کا یہہ پڑہتی جاتی تھے اور جو لعین مقابل شاہ آسمان
زمین کے آتا تھا یک ضرب ذوالفقار راہی دار البوار ہوتا تھا اور حضرت فرماتی تھے شعر
الموت خیر من رکوب العار ✤ والعار اولی من دخول النار موت بہتر ہے اس ذلت سے کہ
مین امام ابن امام بیعت کرون شراب خوار کی اور اختیار عار انسان کی لیئے اوس وقت بہتر ہوتا ہے
کہ اوسکی اختیار سے خوف دخول جہنم ہوا اور تیس ہزار لعین اکہلے ہو کے حضرت پر حملہ کرتی تہے
اور جب ذوالفقار علم کر کے حملہ کرتی تھے تو وہ شقی سامنے سے مثل ملخ کے منتشر ہو جاتی تہے
قال ابن شہر اشوب ومحمد ابن ابیطالب لم یزل یقاتل حتی قتل من القوم مایزید علی عشرۃ
الاف فارس ابن شہر آشوب اور محمد ابن ابیطالب نے ذکر کیا ہے کہ وہ جناب یونہین لڑتی تہے
تا انکہ حضرت کی زیادہ دس ہزار شقی سے داخل نار کیئے فقال عمر بن سعد لقومہ پس عمر سعد نے پکارا
اپنی فوج کو الویل لکم اتدرون لمن تقاتلون وای ہو تمپر جانتی ہو تم کہ کس سے لڑتی ہو ھذا ابن
الانزع البطین ھذا ابن قتال العرب آری یہہ فرزند اوس شکم کا ہے جسکا سینہ اسرار الہی
نے بہرا تہا اور یہہ فرزند قتال عرب اور شجاع بی بدل کا ہے فحملوا علیہ من کل جانب
پس حملہ کرو اسپر چارون طرف سے تا اسپر ظفریاب ہو وکانت الرماۃ اربعۃ الاف فرموہ
بالسہام یہہ سنکی پہر تو چار ہزار تیر انداز کی تیر جسم مبارک پر برسنے لگے وحالوا بینہ وبین رحلہ
اور وہ شقی حائل ہو گئی حضرت کی اور خیمہ گاہ مین اور چاہا کچہہ لعینون نے کہ دختران زہرا کو

سلینے حضرت کی لوٹ لیں فقال لہم ویحکم انی لکم دینٌ ولا تخافون المعاد پس حضرت نے یہہ جو ارادہ
اشقیا کا دیکہا پکارے یہہ کیا بیحیائی ہے آخر تم نسے زن و فرزند رکہتے ہو یہہ کیا ارادہ ہے
فناداہ شمر ما تقول یا ابن فاطمۃ شمر بولا کیا کہتے ہو اے پسر فاطمہ قال اقول انا الذی اقاتلکم
وتقاتلونی حضرت نے فرمایا مین یہہ کہتا ہون مین تمسے لڑتا ہون اور تم مجہسے لڑتے ہو والنساء لیس
علیہن جناحٌ عورتون بیچاریون کا کیا قصور ہے فامنعوا اقوامکم عن التعرض من حرمی ما دمت
حیًّا پس منع کرو اپنی قوم کو کہ اہل حرم سے متعرض میرے جیتے جی نہون کہ بعد میرے تو جو تم اون سے
سلوک کروگے وہ معلوم ہے فقال شمر الیک عن حرم الرجل فاقصدوہ فی نفسہ پہر پکارا شمر اے
اہل کوفہ حسین کے جیتے یہہ ارادہ نکرو فلعمری ہو کفو کریم بخدا اسوگند کہ شجاعت وغیرت مین نظیر
حسین کا نہین ہے کہ اسوقت مین سے اہلبیت کا خیال ہے یہہ سنکے سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑے
وھو فی ذلک یطلب شربۃً من الماء اور وہ جناب اوس حال مین پانی مانگتے تھے اور فرماتے تھے
کہ آخر تو مجہے قتل کر چکے ہو تہوڑا پانی اسوقت پلادو فکلما احمل بنفسہ علی الفرات حملوا علیہ
باجمعہم حتی نحوہ عنہ پس جب حضرت گہوڑا اوٹہاتے تھے سوی فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ ور
ہوتے تھے اور حضرت کو باز رکہتے تھے پہر حضرت نے حملہ کیا ابو اعور اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی
لئے کہڑا تہا محافظت آب کی لیے حضرت نے اون سبکو مار کی ہٹا دیا اور گہوڑا فرات مین ڈال دیا
فلما بلغ اولغ الفرس لیشرب وقال انت عطشان وانا عطشان واللہ لا اذوق الماء حتی یشرب
پس جب دریا مین پہنچے تو گہوڑے کے باگ چہوڑ دی فرمایا اے گہوڑے تو بہی پیاسا ہے مین بہی پیاسا ہون
واللہ گہوڑے جب تک تو نہ پانی پیئگا حسین بہی نہ پیئگا جب گہوڑے نے یہہ کلام حضرت کا سنا
شال راسہ ولم یشرب کانہ فہم کلامہ تو اس بے زبان نے سر ہلایا گویا سمجہا کلام حضرت کو اور عرض
کے یا ابن رسول اللہ یہہ نہوگا کہ فرزند ساقی کوثر تو پیاسا ہو اور مین پانی پیون حضرات مقام تامل ہے
اور جگہ خاک اوڑانے کی ہے کہ حیوان بیزبان تو یہہ پاس حرمت رسولخدا کریے اور کلمہ گو رسول خدا کے
پانی پیتے اور کہاتے تھے اور جسم فرزند رسول خدا بعوض آب تیرون کا مینہہ برساتے تھے غرض فقال

اَلْحُسَیْنُ اِشْرَبْ فَاَنَا اَشْرَبُ حضرت نے فرمایا اے باوفا پی تو کہ مین بہی پیتا ہون فَمَدَّ الْحُسَیْنُ
یَدَہٗ فَغَرَفَ مِنَ الْمَآءِ پس دست مبارک بڑہا کے پانی چلو مین لیا اور چاہا کہ پئین فَقَالَ فَارِسٌ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
پس ایک شقی دشمن پکارا اے اباعبداللہ تَتَلَذَّذُ بِالْمَآءِ یَدَہٗ وَقَدْ هُتِکَ حَرَمُکَ تم تو پانی پیتے ہو
اور وہان اہلبیت تمہارے لٹ گئے فَنَفَضَ الْمَآءَ مِنْ یَدِہٖ وَحَمَلَ عَلَی الْقَوْمِ فَکَشَفَهُمْ فَاِذَا الْخَیْمَةُ
سَالِمَةٌ پس حضرت نے پانی ہات سے پہینک دی اون لعینون پر حملہ کیا دیکہا تو خیمہ سلامت ہے حضرت نے
حملہ کیا اون پر کَاللَّیْثِ الْمُغْضَبِ مثل شیر غضبناک کے پس جو سامنے آتا تہا حضرت ایک تلوار مین اوسے
فِی النَّارِ کرتے تہے اِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ یَا حُسَیْنُ اَتُقَاتِلُ اَمْ تُقْتَلُ کہ ناگاہ ہاتف غیب نے آواز دے
اے حسین قتل ہی کئے جاؤ گے یا جام شہادت سے سیراب ہوگے لاقات خدا سے حاصل کرو گے یہہ سنکے
حضرت نے تلوار روکی اِذَا اَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو
زہرآلودہ حضرت کے سینہ اقدس پر لگا اور ابوالحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو پیشانی پر مارا کہ بوسہ گاہ
رسولخدا مجروح ہوگئی پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو وَیْحَکُمْ عَجِّلُوْہُ واے ہو تمپر جلدی کرو قتل حسین مین
فَطَعَنَہٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَکَادَ اَنْ یَقَعَ یہہ سنکے سنان ابن انس لعین نے ایسا ایک نیزہ زور سے
سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ وہ زینت عرش خدا گہوڑے سے گر پڑے مگر سنبہلے ہی تہے کہ خولی لعین نے
ایک تیر زہرآلود حضرت کے گلوے مبارک پر مارا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَی الْاَرْضِ تَحَوَّزُ فِیْ دَمِہٖ
پس وہ راکب دوش رسولخدا گہوڑے سے گر گئے زمین پر اپنے خون مین لوٹنے لگا پہر چاہا حضرت نے اوٹہہ کہڑا
ہون مگر طاقت نہ پائے فَجَآءَ مَالِکُ الْبَشَرِیُّ پس اوسوقت مالک بن بشیر ملعون تلوار کہینچے ہوئے قریب حضرت کے
آیا کس زبان سے کہون کہ کیا ستم کیا اوس شقی نے فَضَرَبَہٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَلَیْہِ بُرْنُسٌ
مِنْ خَزٍّ فَشَجَّہٗ آہ اوس شقی نے ایسی ایک تلوار زور سے ماری کہ کلاہ خز حضرت کے سر پر تہی مع کلاہ
سر حضرت کا شق ہوگیا وَسَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِہٖ اور خون چہرہ نورانی پر بہنے لگا حضرت نے غش سے
آنکہین کہولین فرمایا اے ملعون مجہہ ایسے مظلوم پر تلوار لگائی اور تجہے رحم نہ آیا لَا اَکَلْتَ بِهَا وَلَا
شَرِبْتَ وَحَشَرَکَ اللّٰہُ مَعَ الظَّالِمِیْنَ تجہے اس ہات سے کہانا اور پینا نصیب نہو اور محشور کرے

خدا تجھے ظالمون مین اور وہ ٹوپی اوتار کی حضرت بی اوسکی سامنے پہینک دی فاخذه الکندی وانطلق
الی منزله پس اوس نے وہ اوٹہالی اور چلا گیا جب گھر گیا تو اپنی زوجہ سے بولا کہ لے یہ وهو قالت لمن
هذه البرنس وہ اوس ٹوپی کو دیکھ کے بولی کہ کس باخدا کی ٹوپی ہے کہ تو لوٹ کی لایا ہے قال
هذا برنس الحسین وہ بولا یہہ ٹوپی حسین ابن علی کی ہے وہ رونے لگی اور بولی وای ہو تجھ پر ای شقی
تو فرزند رسول خدا کو قتل کر کے ٹوپی لوٹ کی لایا ہے آج سے نہ مین تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس اوس
شقی نے خفا ہو کی ایک طمانچہ مارا قدرت خدا سے ہات اوسکا در پر پڑا اور مجروح ہو گیا ہر چند علاج کیا نہ اچھا ہوا تا انکہ
خشک ہو گیا اور وہ لعین فقیر و محتاج یہان تک کہ واصل جہنم ہوا روایت سی و دوم روایت نزول
ہل اتی بیچ مناقب جناب امیر علیہ السلام بیچ احوال شہادت حضرت امام حسین بیچ روایت
ہلال ابن نافع کتاب خرائج الجرائح مین روایت کی ہے ان الحسن والحسین مرضا فنذر علی
وفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام صیام ثلثة ایام ایک بار جناب حسنین بیمار ہوئے پس نذر کی
جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین علیہم السلام نے تین روزے فلما عافاهما الله وکان فی ذلک الزمان
قحط فاخذ علی علیه السلام من یهودی ثلث جزات صوفا لتغزلها فاطمة بثلثة
اصواع شعیرا پس جب خدا نے شفا دی اور اوس زمانے مین قحط تہا جناب امیر علیہ السلام نے ایک یہودی
سے تہوڑا سا صوف لیا تا فاطمہ دختر رسول خدا اوسے کاتین عوض مین تین صاع جو کے فصاموا وغزلت
فاطمة جزءة ثم طحنت صاع شعیر وخبزته پس سب صاحبون نے روزہ رکہا اور جناب فاطمہ شفیعہ
روز جزا نے پہلی تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازان ایک صاع جو موافق مزدوری کے پیسی اور اوسے پکایا
فلما کان عند الافطار اتی مسکین پس وقت افطار ہوا اور چاہا اون خاصگان خدا نے کہ کہانا کہائین کہ
ناگاہ ایک مسکین نے آکے سوال کیا فاعطوه طعامهم ولم یذوقوا الا الماء پس جناب امیر نے اور سب صاحبون
نے کہانا اپنا اوٹہا کی مسکین کو حوالہ کیا اور کچھ نہ چکہا سوا پانی کے ثم غزلت جزءة اخری من الصوف
ثم طحنت صاعا وخبزته فلما کان عند الافطار اتی یتیم فاعطوه جب دوسرا دن ہوا جناب
سیدہ نے حصہ صوف کا کاتا پہر ایک صاع جو اوسکی اجرت کی پیسے اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا

اور چاہا کہ افطار کرین ایک یتیم آیا اور پکارا ای اہلبیت رسولخدا مین یتیم ہون مجھے کہانا کھلاؤ جناب حیدر کرار نے
اور جناب سیدہ نے اپنی نان جو اوٹہا دی اوس یتیم کو یہان تک کہ جناب حسنین نے باوجود خوردسالگی کے
اپنی بہی روٹیان اوٹہا دین وَلَمْ يَذُوقُوا اِلَّا الْمَاءَ اور اوس دوسرے دن بہی کچھہ نہ چکہا سوا پانی کے
فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ عَزَلَتْ جُزْءَةَ الْبَاقِيَةِ ثُمَّ طَحَنَتِ الصَّاعَ وَخَبَزَتْهُ وَاَتَى اَسِيْرٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ
فَاَعْطَوْهُ جب تیسری صبح ہوئی تو پہر اہلبیت عصمت وطہارت نے روزہ رکہا اور جناب سیدہ نے وہ باقی صوف کاتا
اور پہر جو پیسی اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا ایک اسیر پکارا ای اہلبیت رسول خدا مین اسیر کیا ہوا ہون ہمارے
خبر نہین لیتے ہو جناب امیر المومنین اور جناب سیدہ نے تو کہانا اپنا اوٹہا دیا پہر دیکہیے جرأت فرزندان شیر خدا
کے کہ سن شریف اون دونون گل بوستان رسالت کا چہہ برس سے زیادہ نہوگا اوس تیسرے روزے مین اونہون نے
بہی اپنی نان جو اسیر کو اوٹہا دے وَلَمْ يَذُوقُوا اِلَّا الْمَاءَ اور پہر سب نے فاقہ کیا اور سوا پانی کے کچھہ نہ چکہا
وَكَانَتْ مَضَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ وَالْحَجَرُ عَلٰى بَطْنِهِ وَقَدْ عَلِمَ بِحَالِهِمْ اور جناب رسولخدا کو یہ
چوتہا فاقہ تہا اور مارے بہوک کے وہ جناب شکم اقدس پر پتہر باندہے تہے اور حال سے اہلبیت کی آگاہ تہے
وَدَخَلَ حَدِيْقَةَ الْمِقْدَادِ وَلَمْ يَبْقَ عَلٰى نَخْلَاتِهَا ثَمَرَةٌ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وہ حضرت اوسی حال سے
داخل ہوئے باغ مین مقداد کی اور فصل خرما تمام ہوگئی تہے اور ایک خرما اون درختون مین باقی نہ تہا
اور جناب امیر المومنین حضرت کی ساتہہ تہے فَقَالَ يَا اَبَا الْحَسَنِ خُذِ السَّلَّةَ فَانْطَلِقْ اِلَى النَّخْلَةِ وَاَشَارَ
اِلٰى وَاحِدَةٍ پس حضرت نے فرمایا ای ابو الحسن شیر اوٹہا لو اور جاؤ اوس خرمے کی جانب اور اشارہ کیا
ایک درخت کی طرف فَقُلْ لَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَاَلْتُكِ بِاللّٰهِ لِمَ مَا اَطْعَمْتِنَا مِنْ تَمْرِكِ ای علی کہو درخت سے
کہ کہا ہے رسول خدا نے سوال کرتا ہون مین تجہے بحق خدا کہ کیون نہین کہلاتا ہمین اپنی میوے سے قَالَ عَلِيٌّ
وَلَقَدْ تَطَاطَاَتْ بِحَمْلٍ مَا نَظَرَ النَّاظِرُوْنَ اِلٰى مِثْلِهَا جناب امیر المومنین فرماتی ہین کہ جب سر اوٹہایا
مینے بار درخت کی جانب تو اس قدر میوہ اوس درخت مین تہا کہ کبہی کسی نے مثل اوس کے نہ دیکہا ہوگا وَالْتَقَطْتُ
مِنْ اَطَايِبِهَا وَحَمَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ فَاَطْعَمَ الْمِقْدَادَ وَجَمِيْعَ عِيَالِهِ وَحَمَلَ اِلَى الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ مَا كَفَاهُمْ اچہے اچہے خرمے چنکے اوٹہا لایا مین جناب رسول خدا پاس

پس حضرت نے کھایئے اور مینے کھائی اور مقداد کو مع عیال کھلایئے اور حسنین اور جناب فاطمہ کی لیئے موافق اون کے اوٹھالئی فَلَمَّا بَلَغَ الْمَنْزِلَ اِذَا فَاطِمَةُ يَاْخُذُهَا الصُّدَاعُ پس جب گھر پر پہنچے تو جناب فاطمہ دردسر سے کہ تین دن سے کچھہ نکہایا تہا بیچین تھین فَقَالَ اَبْشِرِي وَاصْبِرِي فَلَن تَنَالِي مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بِالصَّبْرِ پس جناب رسول خدا نے فرمایا ای فاطمہ خوش ہو اور صبر کر دل پس کیسی نہوگی اوس چیز کو جو پیش خدا ہے مگر ساتھہ صبر کے فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ بِهَلْ اَتَى پس مین جبرئیل نازل ہوئے ساتھہ ہل اتی کے اور بعد تحفہ سلام کے پڑہا رسول خدا کے آگی اور کہا کہ یہہ خدا ے جل ثنا نے تمہارے اہلبیت کے شان مین بہیجا ہے غرض یہہ حال تہا جمیع اہلبیت رسالت کا کہ آپ فاقے پر فاقے کرتے تہے اور ہمو کو سیر کرتے تہے اور سائل کو محروم نہ پہیرتے تہے چنانچہ جناب امیر خود شب کو بہوکی رہتے تہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ مین پیٹ بہر کے کہانا کہاؤن اور کوئی حجاز مین بہوکا ہو حافظ ابونعیم اور فخر رازی نے کہ دونون عالم سنیون کی ہین لکہا ہے کہ جناب امیر روز جمعہ بالاے منبر بکمال فصاحت و بلاغت خطبہ پڑہتے تہے وَفِي بَدَنِهِ لِبَاسٌ مُرَقَّعٌ اور بدن مین حضرت کی لباس کہنہ تہا کہ اوسمین جابجا پیوند تہے پس ابن عباس کو خیال ہوا کہ ایسا لباس کہنہ تو حضرت کی مناسب حال نہین ہے اور حضرت کو علم امامت سے معلوم ہوا پکار ے یَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَقَعْتُ مُرَقَّعِي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا ای ابن عباس مینے اسقدر جامی مین پیوند لگوائے کہ مجھے خیاط سے شرم آنی لگی اور خیاط نے کہا ای علی اب تو اسے دور کرو کہ یہہ جامہ اگر صبا الاغ کو دو تو وہ سے نہ لی مگر لیکی پالان الاغ بنائیے پہر فرمایا مَا لِعَلِيٍّ وَزِينَةِ الدُّنْيَا ای ابن عباس کیا کام ہے علی کو زینت دنیا سے كَيْفَ اَرْضَى بِلَذَّةٍ يَفْنَى وَنِعْمَةٍ لَا يَبْقَى کیونکر راضی ہو علی ساتھہ لذت فانی کے اور نعمات بی بقا کے وَكَيْفَ اَشْبَعُ وَحَوْلَ الْحِجَازِ بُطُونٌ غَرْثَى وَاَكْبَادٌ حَرَّى ای ابن عباس کیونکر مین کہانا کہاؤن حال آنکہ گرد حجاز کے اکثر شکم طعام سے خالی ہین اور دل اون کی شدت گرسنگی سے بریان ہین وَكَيْفَ اَرْضَى بِاَنْ اُسَمَّى اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا اُشَارِكُهُمْ فِي خُشُونَةِ الْعَيْشِ وَشَدَائِدِ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى الخ کیونکر راضی ہون مین کہ نام میرا امیر المومنین ہو اور سب مجھے اپنا امیر و پیشوا جانین اور مین سختیون مین اون کا ساتھہ نہ دون غرض کہان تک بیان ہو کہ یہی حال تہا ہمیشہ حضرت کا یہان تک کہ وہ حضرت ابن ملجم لعین سے بہی بر وقت احسان

بیش آیئے کہ جس نے اوس حضرت کو شہید کیا اوسکی بہی سعی کی اور اوسے کھانا کھلواتی تھے اور پانی
پلواتی تھے تا آنکہ قریب انتقال جو حضرت کو دودہ پینی کو دیا تو تہوڑا اسکی باقی ابن ملجم کو پلوایا کیا مروت
ورحم تہا اوس جناب مین مگر افسوس حضرات اس رحم کا عوض اس گروہ دون نے یہ کیا کہ اوسکے فرزند
بیجرم وخطا پیاسی تڑپ تڑپ کی مویئے اور اونہین اہل کوفہ نے پانی ندیا اوس نہر سے کہ جس سے
سگ وخوک تک سیراب ہوتی تھے اور وہ فرزند حیدر کرار جو جگر گوشہ رسول مختار تھا شدت تشنگی
سے بیتاب تھا وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان مارے پیاس کے
چباتا تھا اور یون پانی مانگتا تھا اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ يَوْمِ الْحَشْرِ ای ظالمون
مین فرزند ساقی کوثر ہون اور مین فرزند شافع روز محشر ہون اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيْبًا وَحِيْدًا
هَلْ فِيْكُمْ مُسْلِمٌ اور قتل کیا جاتا ہون مین بہوکا پیاسا غریب الوطن اکیلا آیا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین
ہے ہزار افسوس اوس کے جواب مین ایک ظالم پکارا یا حُسَيْنُ لَوْ كَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ كُلُّهُ مَاءً مَا
اَعْطَيْنَاكَ قَطْرَةً ای حسین اگر تمام روے زمین پانی ہوجاوے تو بہی تمہین ایک قطرہ پانی کا ندین
کیون حضرات حسین ابن علی نے کیا اون لعینون کا قصور کیا تھا جو ایسے جواب دیتی تھے وَهُوَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَيَقُوْلُ اور وہ جناب مایوس ہوکی دست راست وچپ دیکہتی تھے جب ا
نعشہای اقربا کی کوئی نظر نہ آتا تھا تو ایک آہ سرد بہر کی فرماتی تھے وَاعَطْشَاهُ وَاقِلَّةَ
نَاصِرَاهُ افسوس پیاس حسین کی اور وای کمی مددگارون کے فَنَادَى الشِّمْرُ وَيْحَكُمْ عَجِّلُوْهُ پس شمر پکارا
وای ہو تم پر کیا باتین کرتی ہے سنتی ہو جلد اسے قتل کرو پس یہ سنتی ہی سب شقی دوڑے قتل کرنیکو
فَطَعَنَهُ سِنَانُ بْنُ الْاَنَسِ بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ يَقَعَ سنان ابن انس بیدین نے ایسا نیزہ پارہ جگر رسول خدا
مارا قریب تہا کہ وہ جناب گہوڑے سے گر پڑین لیکن چاہا تھا کہ سنبہلین اِذْ رَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْ
لَاصْبَحِيُّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ فِيْ لَبَّتِهِ فَاَلْقَاهُ صَرِيْعًا عَلَى الْاَرْضِ کہ ناگاہ خولی بیرحم نے ایسا ایک تیر سینہ اقدس پر
مارا کہ اوس کے صدمے سے گہوڑے سے زمین پر گرے حضرت نے بمشکل تیر کو سینہ اقدس سے
نکالا اور خون اوسکا لیکی سر مطہر اور ریش انور پر ملتی تھے ابن شہر آشوب نے ہلال ابن نافع سے

روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مین عمر سعد کے پاس کھڑا تھا کہ ایک لعین پکارا اَبْشِرْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ ھٰذَا شِمْرٌ قَدْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ بشارت ہو تجھے اور مبارک ہو اے عمر سعد کہ شمر نے حسین کو قتل کیا یہہ سنکے لشکر سے نکلا مین کہ دیکھون سچ ہے یہہ خبر یا دروغ جب جا کے دیکھا تو قتل تو نہین ہوے مگر بابتن پارہ پارہ رو بقبلہ خم ہین اور ایک رمق جان باقی ہے فَوَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ قَطُّ قَتِیْلًا مُضَمَّخًا بِدَمِہٖ اَحْسَنَ مِنْہُ وَلَا اَنْوَرَ وَجْھًا واللہ مینے خاک و خون مین ڈوبا حسین تر و نورانی تر مثل حسین ابن علی نہین دیکھا کہ اس الم مین سے چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کے روشن تھا مین حیرت مین کھڑا دیکھتا تھا کہ ایسی مظلوم و غریب نور خدا کو بھلا کون شہید کریگا فَاسْتَسْقٰی فِیْ تِلْکَ الْحَالَتِ مَآءً آہ ناگاہ حضرت نے اوسوقت بھی پانی مانگا اور فرمایا اے بیرحمو اب تو پانی دو کہ مین اب تو قابل جنگ نہین رہا ہون اور قریب مرگ پہنچا ہون خیال کیجیے کہ فرزند ساقی کوثر یون پانی مانگتا ہے جسکی بابا نے قاتل کو بھی کاسہ شیر عنایت کیا اور اوسی کو کوئی ذرا سا پانی نہین پلاتا فَسَمِعْتُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَآءَ حَتّٰی تَرِدَ الْحَامِیَۃَ آہ آہ ایک شقی نے جواب مین پکارا اے حسین ایک قطرہ پانی نہ پاؤگے جب تک کہ تم آب گرم دوزخ نہ پیوگے کہ تم امیر شام کی گناہگار ہو فَقَالَ اَنَا اَرِدُ الْحَامِیَۃَ وَاَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِھَا حضرت نے فرمایا اے شقی مجھسا شخص فرزند رسول خدا داخل جہنم ہوگا اور آب گرم اوسکا پئے گا گمان تیرا غلط ہے اے لعین بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَسْکُنُ مَعَہٗ فِیْ دَارِہٖ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ بلکہ مین اپنے نانا رسول خدا شفیع روز جزا کی خدمت مین جاؤنگا اور بہشت مین جہان انبیا اور اوصیا کا مقام ہے حضور مین بادشاہ صاحب اقتدار کی اور آب کوثر و تسنیم سے سیر ہونگا وَاَشْکُوْ اِلَیْہِ مَا رَکِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ بِیْ اور شکایت تمہارے جور و ستم کی رسول خدا سے کرونگا جو جو تمنے مجھپر ظلم کیے ہین فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِھِمْ حَتّٰی کَاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ مِّنَ الرَّحْمَۃِ یہہ سنکے سب لعین حضرت پر غصے ہوے گویا خدا نے ان کے دل مین رحم خلق سے نہ کیا تھا اور حضرت پر ٹوٹ پڑے اور اوس مظلوم پر وار لگانے لگے فَاجْتَزَّ رَاْسَہٗ پس اوسی الم مین کسی نے سر اقدس حضرت کا کاٹ لیا اور وہ لعین نہایت خوش ہوے اور سر راکب دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑھایا اور زبان نجس سے سب لشکر نے مارے خوشی کے اللہ اکبر کہا وَضَرَبُوْا الدُّھُلَ وَالطَّبْلَ

اور ڈہول ونقارے سے بجانی لگے ناگاہ آواز مابین آسمان وزمین بلند ہوئے قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ افسوس
فرزند رسول خدا بےجرم وگناہ قتل کیا گیا اور ایک منادی آسمان سے پکارا قُتِلَ وَاللّٰہِ الْاِمَامُ ابْنُ
الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ قتل کیا گیا قسم ہے خدا کی بیٹا امام کا بھائی امام کا فَمِنْ اَجْلِہٖ قَطَرَتِ السَّمَاءُ
دَمًا پس آسمان سے خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا زمین کانپنے لگی وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا
وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا اور دریا جوش وخروش مین آیا اور آب فرات مثل خون تازہ ہوگیا اور ایک
آندہی سیاہ چلی کہ سب دنیا سیاہ ہوگئی اور بجلی چمکتی تھے اور صاعقہ غضب الہی نے گہیر لیا تھا اوسوقت بی اختیار
وہ اشقیا رونی لگے اور اپنی اوپر لعنت کرنی لگے اور کہتی تھے قسم بخدا ہمنی اپنی ہاتہہ سے اپنی نفسوں کو
ہلاک کیا کہ ایسے شخص کو شہید کیا اگر ہوتا قدم بیمار کربلا درمیان مین تو فی الحقیقت وہ سب کافر عذاب الہی مین
گرفتار ہوتے لیکن حضرت کی قدم سے بچ گئی یہہ دنیا روایت سی وسوم دست بریدن گوشت فروش
اور ملانا جناب امیر کا پھر کرتہ آنا واسطے جناب امیر کی اور خلعت عید واسطی حسنین کے
پھر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین علیہ السلام کا اور شہید ہونا حضرت کا یہہ حال اسباب
لٹنی کا اور گہوڑے دوڑانی کا فِی الْخَرَائِجِ اِنَّ قَصَّابًا یَبِیْعُ اللَّحْمَ مِنْ جَارِیَۃِ اِنْسَانٍ وَ
كَانَ یَحِیْفُ عَلَیْہَا کتاب خرائج الجرائح مین منقول ہے ایک قصاب تھا گوشت فروش ایک کنیز
سے کسی کے اوس نے درشتی کی اور گوشت برا دیا تھا فَبَکَتْ وَخَرَجَتْ فَرَاَتْ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَشَکَتْہُ اِلَیْہِ پس روتے ہوئی وہ چلی راہ مین دیکھا اوس نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو تو وہ
کنیز عرض کرنی لگی ای فریادرس عالم مجہہ قصاب نے ستم کیا پس دیکہئے غریب نوازی اپنی آقا کی فَمَضٰی
مَعَہَا نَحْوَہٗ وَدَعَاہُ اِلَی الْاِنْصَافِ فِیْ حَقِّہَا پس سنتی ہی حضرت اوس کنیز کی خاطر سے آئی اوس
قصاب کی پاس اور فرمانی لگی ای شخص انصاف کر حق مین اس کے اور وعظ ونصیحت کرنی لگی وَیَقُوْلُ لَہٗ
یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ الضَّعِیْفُ عِنْدَکَ بِمَنْزِلَۃِ الْقَوِیِّ فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ اور فرمایا اوسے
ای شخص یہہ چاہئے تجھے کہ ضعیف بہی تیرے آگی بمنزلہ قوی کی ہووے اور بندگان خدا پر ظلم وستم
نکرو وَلَمْ یَکُنِ الْقَصَّابُ یَعْرِفُ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اور وہ شخص حضرت کو نہ پہچانتا تھا فَرَفَعَ یَدَہٗ

وَقَالَ اُخْرُجْ اِنَّمَا الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ بِشَیْءٍ پس قصاب نے حضرت پر ہاتھہ اوٹھایا اور
کہا جا میری گھر سے ای شخص قربان حلم امیر المومنین کے کہ یونہین پھیرے باوجود طاقت خیبر شکنی کے
حضرت نی اوسے کچھہ نکہا فَقِیْلَ لِلْقَصَّابِ هٰذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پس کسی نے اوس قصاب سے کہا ای شخص
یہہ کیا غضب کیا اور کس پر ہاتھہ اوٹھایا یہہ تو علی ابن ابی طالب تھے فَقَطَعَ یَدَهٗ وَخَرَجَ بِهَا اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
مُعْتَذِرًا پس اوس دیندار نے نہایت اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتھہ اپنا چھری سے کاٹ کی خدمت
حضرت مین آیا اور عذر کرنے لگا کہ یا مولی برای خدا معاف کیجی یا امیر المومنین آپکو نہ پہچانا تھا فَدَعَا لَهٗ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فَصَلَحَتْ یَدُهٗ حضرت نی فرمایا کیون تو نی اپنا ہاتھہ کاٹا ای بندہ خدا پہر اوس کے لیے
دعای خیر کی اور کٹا ہاتھہ زخم سے ملا دیا اعجاز حضرت سے ہاتھہ اوسکا فی الفور اچھا ہو گیا حضرات
افسوس ہزار افسوس جیسے ایک ادنی کا ہاتھہ کٹنا گوارا نہو اوس کے فرزند کی ہاتھہ مرنی پر بجرم وخطا
کاٹے جائین اور اسی کتاب مین ابی جعفر طوسی سے اور اونہون نے ابی محمد سے اوس نے اپنی باپ سے
ابی حسن عسکری سے اون حضرت نے اپنی آباء طاہرین سے روایت کی ہے کہ قنبر نے کہا کُنْتُ مَعَ عَلِیٍّ
مَوْلَایَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَنَزَعَ قَمِیْصَهٗ وَنَزَلَ اِلَی الْمَاءِ کہ تھا مین ساتھہ مولی اپنی علی
ابن ابی طالب کے دریای فرات پر حضرت نے کرتہ اوتارا دریا مین اوتر کے نہانے لگی فَجَاءَتْ مَوْجَةٌ
فَاَخَذَتِ الْقَمِیْصَ پس ایک موج آئی اور کرتہ حضرت کا دریا مین بہہ گیا متحیر ہوئے فَاِذَا بِهَاتِفٍ یَهْتِفُ یَا
اَبَا الْحَسَنِ اُنْظُرْ یَمِیْنَكَ وَخُذْ مَا تَرٰی ناگاہ ایک ہاتف پکارا ای ابو الحسن حیران نہو واپنی طرف دیکہو اور
جو ہوئی لو فَاِذَا مِنْدِیْلٌ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَفِیْهَا قَمِیْصٌ مَطْوِیٌّ فَاَخَذَهٗ وَلَبِسَهٗ پس ایک رومال سربستہ دیکھا
کہ اوسمین ایک کرتہ بندہا تھا حضرت نے اوسے پہنا تو اوسکی جیب سے ایک رقعہ نکلا اوسمین یہہ لکھا تھا هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یہ کرتہ ہدیہ ہے خدای عزیز وحکیم کی جانب سے
علی ابن ابیطالب کے لیے هٰذَا قَمِیْصُ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ کَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ یہہ کرتا ہارون
پسر عمران کا ہے اسیطرح ہے وارث کرتے ہین ہم قوم آخر کو سنا حضرات نے یہہ مرتبہ تو ہیں خدا جناب امیر کا تہا
اور اسیطرح اون کے فرزندون کے لیے بہی حلہ جنت آئی ہین جیسا کہ ابو عبداللہ نیشاپوری سے

کتاب امالی میں جناب امام رضا سے روایت کی ہے عَرِیَ الحسنُ والحسینُ وادرکهما العید کہ ایک
عید قریب آئی اور حسنین بے بضاعتی فاطمہ زہرا سے عریان تھے اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تھا
فقالا لامّهما قد تزیّنوا صبیان المدینة الا نحن فما لکِ لا تزیّنینا دونوں صاحبزادوں نے جناب سیدہ
سے عرض کی کہ ای اماں اطفال مدینہ نے تو طرح طرح کی زینت کی ہے مگر ہم نے کپڑے بھی نہیں بدلے
پس کیوں ہمیں ہمارے کپڑے بدلتیں جناب سیدہ نے بنابر مصلحت فرمایا کہ ای نور چشمو میرے لباس
تمہارا درزی کی یہاں سے وہ لاوی تو میں تمہیں پہناؤں جب شب عید ہوئی پھر حسنین نے عرض کی فبکت
ورحمتهما وقالت لهما ما قالت فی الاولی فردّدا علیها پس جناب فاطمہ اپنے ناداری پر بہت روئیں
اور حال حسنین پر نہایت رحم کھایا اور پھر فرمایا کہ لباس تمہارا درزی سے لاوی تو میں تمہیں پہناؤں
اور حسنین فرماتی تھے ای اماں ہم نہیں جانتے ہمیں کپڑے پہناؤ تا آنکہ ضد کرتی کرتے
سوگئے مگر جناب سیدہ نہایت مضطرب تھیں کہ کہاں سے لاؤں کپڑے ان کی لئے فلمّا اخذ الظلام
قرع الباب قارع پس جب شب تاریک ہوئی کسی نے دروازے کی زنجیر ہلائی فقالت فاطمة من هذا
پس جناب فاطمہ بولیں تو کون ہے قالت یا فاطمة بنت رسول الله انا الخیاط جئت بالثیاب
وہ بولا ای دختر رسول خدا میں درزی ہوں تمہارے حسن حسین کے کپڑے لایا ہوں پھر سنکی
جناب سیدہ شاد شاد اوٹھیں اور قریب در تشریف لائیں ففتحت الباب فناولها مندیلاً
مشدوداً وانصرف پس حضرت فاطمہ نے دروازہ کھولا تو اوس نے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا
حضرت نے اوسے کھولا فاذا فیه قمیصان ودراعتان وسراویلان ورداءان وعمامتان
وخفّان اسودان پس اوس میں دو کرتے دو پارچہ ریشمی اور دو پاجامہ اور دو عمامہ اور دو موزے
سیاہ تھے جناب سیدہ اس قدر خوش ہوئیں کہ دونوں لڑکے حسنین کو جگا دیا اور فرمایا لو آئے
پیارو میرے درزی کپڑے تمہارے لایا اور پھر کپڑے پہنائی اور انہیں آراستہ کیا ودخل
رسول الله وهما مزیّنان فحملهما وقبّلهما پس داخل ہوئی رسول خدا تو دیکھا اپنے فرزندوں کو
آراستہ تو اپنی کاندھے پر اوٹھایا اور بوسے لئے پھر پوچھا ای فاطمہ درزی کو دیکھا تمنے

جناب سیدہ نی فرمایا ہان دیکھا قَالَ یَا بُنَیَّۃ مَا ھُوَ خَیَّاطٌ اِنَّمَا ھُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ
حضرت نے فرمایا ای بیٹی وہ درزی نہ تہا بلکہ وہ رضوان خزینہ دار بہشت تھا جناب سیدہ
نے عرض کی اسکو کنی خبر کی حضرت نی فرمایا مجھے خبر کرکے وہ آسمان پر گیا حضرات جای تامل مقام
گریہ ہے کہ جناب سیدہ لباس عید کی تاخیر سے روتی تہین وہ معصومہ کہان تہین جب وے حسین بعد
شہادت اصغر باچشم اشکبار باجسم مجروح وافگار اپنی خواہر ستم رسیدہ سے جامہ کہنہ مانگتی تھے اور
فرماتی تھے یَا اُخْتَاہُ ائْتِیْنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ ای بہن زینب اسے
غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ لیا پہٹاہوا لادو کہ کسی کو اوسکی رغبت ہو اس قوم ستمگار سے اَجْعَلُہٗ تَحْتَ ثِیَابِیْ
لِئَلَّا اُجَرَّدَ بَعْدَ قَتْلِیْ ای بہن اوسے زیر لباس پہنون گا تا بعد قتل جب لوگ میرا اسباب لوٹین تو میری
لاش کو برہنہ نہ کرین کیا حال ہوتا جناب فاطمہ کا اگر یہہ وقت دیکھتین فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَآءِ بِالْبُکَآءِ
وَالنَّحِیْبِ یہہ بات سنکی تمام اہلبیت رونے لگے اور آواز گریہ وزاری سے بلند ہوئے جناب امام مظلوم
نے فرمایا ای اہلبیت رسالت اسقدر بیقراری نکرو اور صبر کرو اور ہر حال مین رِضًا بِقَضَاءِ اللّٰہِ
وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ کہتے رہو ثُمَّ اُوْتِیَ لَہٗ بِثَوْبٍ فَخَرَّقَہٗ وَمَزَّقَہٗ مِنْ اَطْرَافِہٖ وَجَعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِہٖ
پہر ایک جامہ کہنہ اوس جناب کے لئے لائے حضرت نی اوس جامہ کہنہ کو ادہیڑا اور اطراف سے اوسے
مسکایا اور سب لباس جسم اقدس سے اوتارا اور اوسے سب کے نیچے پہنا وَکَانَ لَہٗ سَرَاوِیْلُ بَعْدَ ثَدْیِہٖ
فَخَرَّقَہَا اَیْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْہُ اور ایک پایجامہ پای مبارک مین نیا تھا اوسے بہی چاک چاک اور
ٹکری ٹکرے کیا کہ شاید اسے کوی پہٹا سمجہہ کے نلی مگر افسوس مقام سرپیٹنی کا ہے کہ بعد شہادت
وہ لباس کہنہ بہی بدن شریف مین باقی نرہا اوسے ہی ظالم اوتار لیگئے چنانچہ جب شمر لعین عزت
اسلام کو کہو چکا یعنی سر اقدس امام علیہ السلام کا بدن سے جدا کر چکا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ
الْحُسَیْنِ پہر تو وہ لعین لوٹ مین اسباب کے مشغول ہوئے اَخَذَ قَطِیْفَۃً لَہٗ کَانَتْ مِنْ خَزٍّ
قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ چادر خز حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیگیا اوس لعین نی بہی حضرت کو
خط بہیجا تھا اور بلایا تھا کہ ہم تمہارے نصرت کرینگے اور اسود بن حنظلہ نی تلوار لیلی

وَاَخَذَ نَعْلَيْهِ اَلْاَسْوَدُ ابْنُ خَالِدٍ اور نعلین مبارک اسود بن خالد اوتار لیگیا وَاَخَذَ دِرْعَهُ مَالِكُ
ابْنُ بَشْرِ الْكِنْدِيِّ اور زرہ جسم اقدس سے مالک ابن بشر الکندی نے اوتار لیے وَاَخَذَ عِمَامَتَهُ اَخْنَسُ
ابْنُ مُرْتَدٍ وَقِيلَ مَالِكٌ فِي حَيَاتِهِ اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرتد نے سر سے اوتار لیا اور بعض
روایت مین ہے کہ مالک ابن بشر لعین نے عمامہ پیش شہادت سر سے اوتار لیا تھا اوس کے بیان کے
دل کو تاب نہین ہے کہ جب آقا ہمارے بضرب نیزہ و سنان ابن انس کے زمین پر گرے تو خون مین تڑپتے
تھے اور تلوارین چارسمت سے پڑتی تھین اوس حال مین حضرت نے قصد اوٹھنے کا کیا فَجَاءَ اَلْمَالِكُ فَضَرَبَ
اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاسِهِ پس مالک ابن بشر ملعون نے اوس رخسار انور پر ایک طمانچہ مارا اور عمامہ
اقدس سے اوتار لیگیا کوئی ظلم اون ملعونون نے باقی نرکھا کہ جو فرزند رسول خدا پر نکیا ہو وَ
اَخَذَ قَمِيصَهُ اِسْحَاقُ لَعَنَهُ اللهُ اور وہ پیراہن کہنہ حضرت کا کہ اور نیچے تیر و شمشیر سے ٹکرے ہو گیا تھا
اسحاق لعین نے اوتار لیا منقول ہے کہ اوس شقی نے ایک سو کئی نشان تیر و نیزہ و شمشیر کے اوس
کرتے مین پائے فَاَخَذَ سَرَاوِيلَهُ ابْنُ كَعْبٍ اور وہ پائجامہ کہنہ ابن کعب ملعون لے گیا وَتَرَكَهُ
عُرْيَانًا بِالْعَرَاءِ مُجَرَّدًا عَلَى الرَّمْضَاءِ اور چھوڑ دیا ملعون نے اوس جسم بیسر کو عریان جلتی ریت پر
اور یہہ ستم لعین بلا مین مبتلا ہوئے مگر کوئی ظلم اوٹھا نہ رکھا کہ جو بارہ جگر زہرا پر نکیا ہو جنانچہ جب
نعش اقدس برہنہ ہو گئی تو اوسوقت آیا بجیل ابن سلیم اوس شقی نے کچھہ نپایا مگر ایک انگوٹھے باقی تھے
انگشت مبارک مین اوسے اوس شقی نے ماری جلدی کے اونگلی کاٹ کی اوتار لی اسپر بھی رحم نہ آیا
لعینون کو ثُمَّ نَادَى عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ فِي اَصْحَابِهِ مَنْ يَنْتَدِبُ الْحُسَيْنَ فَيُوَطِّي الْخَيْلَ ظَهْرَهُ پہر
عمر سعد پکارا اپنی اصحاب کو کہ سب آرزو مین اوس شقی کے قتل حسین مین برآئین مگر گھوڑے
دوڑانا باقی رہا ہے کون ہی تم مین سے کہ ابن زیاد کو خوش کرے اب نعش لی سر حسین پر گھوڑے
دوڑاے پس نکلی لشکر سے دس ملعون اسحاق ابن جوایریہ اور اخنس ابن مرتد اور حکیم ابن طفیل اور
عمر ابن صبیح صیدادی اور رجا ابن منقذ اور سالم ابن خیثمہ اور صالح بن وہب اور واخط ابن ناعم
اور ہانی ابن ثبیت اور اسید ابن مالک سے روایت ہی کہ جب جناب زینب نے یہہ حال سنا صاحت

وَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا بی اختیار وہ صبا آوازی مار کی رونی لگین اور منہہ مدینہ کی طرف کرکی چلاتی تھین ای
نانا رسول خدا دیکھو حال حسین کا اوسی پس پس ظلم و سختی سے پیاسا قتل کیا ہے ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ
یُوْطُوا الْخَیْلَ عَلٰی جُثَّتِهٖ اس ظلم وستم پر اب جاہتی ہین کہ اوس کے نعش پر گہوڑے دوڑاوین کہیے
اون ظالمون سے خطاب کرکی فرماتی تہے کہ ای ظالمو تم مین ایسا کوئی شخص نہین کہ میرے بہائی کو
بچاوے کون سنتا تہا فریاد اوس مظلومہ کی فَانْتَدَبُوْا فَدَاسُوا الْحُسَیْنَ بِحَوَافِرِ خُیُوْلِهِمْ پس
اون دسون اشقیانے گہوڑے دوڑائے نعش حضرت پر اور جسم حضرت کو پامال سم اسپان کیا
حَتّٰی رَضَّوْا ظَهْرَهٗ وَصَدْرَهٗ یہان تک کہ استخوان پشت وسینہ سب ریزہ ریزہ ہوگئے کہان تہین فاطمہ زہرا
کہ وہ تو تاخیر پوشاک عید سے پریشان تہین اور روتی تہین پس کیا حال ہوتا اون معصومہ کا دیکہتین اوس وقت
اپنی حسین کو کہ بی سر جلتی ریت پر عریان پڑا تہا اور گہوڑے اوس جسم پر دوڑتی تہے پس راوی
کہتا ہے کہ جب وہ شقی ابن زیاد پاس آکے کہڑے ہوئے کوفین تو اوس نے پوچہا کہ تم لوگ کون ہو
وہ شقی بولی ہم وہ شقی ہین جنہون نے جسم حسین پر گہوڑے دوڑائے ہین حَتّٰی طَحَنَّا جَنَاجِنَ
صَدْرِهٖ تا آنکہ پیس کئے استخوان وسینہ حسین کے اوس شقی نے کچہہ تہوڑا سا انعام دلایا عمرو بن زاہد
مورخ کہتا ہے کہ مینے اون دسون کے حسب ونسب کی تلاش کی تو وہ سب حرامزادی تہے جب
مختار نے خروج کیا فَشَدَّ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ بِسِکَکِ الْحَدِیْدِ وَاَوْطَاَ الْخُیُوْلَ ظُهُوْرَهُمْ حَتّٰی هَلَکُوْا
پس مختار نے باندہی دست و پا اون کی اور اولٹا لٹا کے لوہی کی کیلین اون کے دست و پا مین ٹہکوائین اور
اون پر گہوڑے دوڑائے تا آنکہ واصل جہنم ہوئی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ روایت
سی وچہارم نزول ملائکہ روز عاشورہ اور آنسو موتی بنکے آنا روز حشر کو پہر گہوڑا
بیٹہنا امام حسین کے لئی سامنے رسول خدا کے بہر احوال شہادت اور آنا گہوڑی کا
خیمے پر عَنِ الصَّادِقِ ع اَنَّهٗ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنَزَّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ قَارُوْرَةٌ مِنَ الْبَلُّوْرِ الْاَبْیَضِ حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادق ع
سے منقول ہے کہ جب روز عاشورہ ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتی ہین ہر ہر فرشتہ کے

پاس ایک شیشہ بلور سفید کا ہوتا ہے فَیَدُوْرُوْنَ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ وَّمَجْلِسٍ یَبْکُوْنَ فِیْہِ عَلَی الْحُسَیْنِ پس وہ
فرشتے ہر ایک گھر اور ہر ایک مجلس مین پھرتے ہین جہان مومنین مصیبت فرزند فاطمہ پر روتے
ہین فَیَجْمَعُوْنَ دُمُوْعَہُمْ فِیْ تِلْکَ الْقَوَارِیْرِ پس جمع کرتے ہین آنسو اون کے اون شیشون مین
فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ فَتَلْھَبُ نَارُ جَہَنَّمَ فَیَضْرِبُوْنَ مِنْ تِلْکَ الدُّمُوْعِ بِقَطْرَۃٍ عَلَی النَّارِ پس جب روز
قیامت ہوگا تو آتش جہنم شعلہ ور ہوگی پس وہ فرشتے اون آنسوون مین سے ایک قطرہ اوس آگ مین ڈالین گے
فَتَھْرَبُ النَّارُ عَنِ الْبَاکِیْ عَلَی الْحُسَیْنِ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ اَلْفَ فَرْسَخٍ پس ساٹھہ ہزار فرسخ آتش جہنم
گریہ کنندگان حسین مظلوم سے بہاگ جائیگی اور کلینی نے بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے
روایت کی ہے اون حضرت نے فرمایا روز قیامت کو جب خلایق اولین و آخرین عرصہ محشر مین جمع ہونگے
تو پہلے حساب امت رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سے کیا جائیگا فَکَانَ الرِّجَالُ مِنْ اُمَّتِہٖ
لَیْسَ فِیْ صُحُفِہِمْ خَیْرٌ پس بہت سے شخص امت رسول خدا سے ایسی ہونگے کہ نامہ عمل اون کے حسنات
سے خالی ہونگے فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ مَا نَاْمُرُ لِھٰؤُلَآءِ پس ملائکہ جناب الہی مین عرض کرینگے
یا احکم الحاکمین جو حکم ان گنہگارون کے حق مین ہو وہ ہم بجا لاوین پس حکم خداوندعالم ہوگا لیجاو
انھین طرف آتش دوزخ کے جب ملائکہ انکو لیچلینگے سوے جہنم تو پہر خطاب ارحم الراحمین
ملائکہ کو ہوگا کہ پہیر لاؤ اون کو کہ مجھے ان پر رحم آتا ہے اسواسطے کہ یہہ میرے حبیب کے فرزند سے
محبت رکہتے تھے دنیا مین پس وہ موتے انکے جو صدف رحمت مین ہمارے امانت ہین وہ انکو دو اور لیجاو
پیش آدم اور انبیاء مرسلین اور کہو کہ پہچانو ان موتیون کو اور قیمت ان کے مقرر کرو کہ ہم ان سے
خریدا ہین پس وہ فرشتے اون کو لئے ہوئے آئینگے حضرت آدم پاس اور حکم خالق جہان بیان کرینگے
حضرت آدم کہینگے کہ خداوند نہین پہچانتا مین ان موتیون کو اور نہین کہہ سکتا قیمت ان کی کہ عجب
یہہ گوہر ہے بہا ہین پہر جالینگے حضرت نوح و حضرت ابراہیم کے پاس پس اسیطرح ہر ایک نبی ارشاد فرمائیگا
یہہ سنکے ملائکہ جناب الہی مین عرض کرینگے کہ پروردگار عالم عجب موتی ہین یہہ کہ کوئی بہی ان کے قیمت نہین
نہین کہہ سکتا فَقَالَ یَا مَلٰٓئِکَتِیْ اِئْتُوْنِیْ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ پس فرمائیگا پروردگار عالم اب لاؤ تم

ہمارے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور علے مرتضے اور فاطمہ زہرا کو اوسوقت آوینگے رسول خدا
اور علی مرتضے سر ہای مقدس پر تاج شفاعت رکھی ہوئی کہ پانچ گوشے اوس تاج کی ہونگے اور ہر گوشہ
مین ایک یاقوت سرخ بہشت سے نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حلہ ہای بہشت پہنے ہوئے
اور جناب فاطمہ ناقہ جنت پر سوار اور رکھی ہزار فرشتے جلودار حضور پروردگار مین حاضر ہونگے کہ نور جمال سے
اون کے تمام صحرای قیامت روشن ہوجایگا اور اوتر کے کھڑے ہونگے فقال اللہ لہم ادخلوا
هٰذِهِ الّٰتِي پس ارشاد کریگا پروردگار عالم کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور اسے علی و فاطمہ آیا تم ان موتیونکو
پہچانتے ہو پس انہین پہچانو اور ان کے قیمت کہو کہ مین خریدار ہون انکا پس وہ بزرگوار اون موتیون کو
دیکھینگے تو بے اختیار ایسا روئینگے کہ اون کے رونے سے تمام اہل محشر رونے لگینگے اور عرض کرینگے
ای پروردگار عالم یہہ تو وہ آنسو ہین کہ انہون نے ہمارے پارہ جگر حسین کے مصیبت مین بہائے ہین
اور تونے اپنی صدف رحمت مین انہین امانت رکھا تہا ای رحیم قیمت ان کی یہہ ہے ان تغفر لہم ذنوبہم
وتسکنہم فی الجنۃ معنا بخش دی گناہ ان کے اور جگہ دے انکو نزدیک ہمارے جنت مین خداوند عالم فرمائیگا
کہ شفاعت ان کے قبول کیے مینے لیکن حسین نے اپنی وعدہ پر وفائی مین سے اوسکی رونیوالون کو اوس کے
سامنے بخشونگا اور اوس کے حوالی کرونگا کہ وہ اپنی ساتہہ اپنے رونیوالون کو جنت مین لیجائے
کہ ناگاہ اوسوقت جناب سید الشہداء مع شہداء کربلا میدان حشر مین آوینگے اور بعضی روایتون
مین ہے کہ اوسی شکل سے باتن صدپارہ سر اقدس ہاتہہ پر لیئے آکی زیر عرش عرض کرینگے رب
اَشفعنی فی من بکا علی مصیبتی اسے پروردگار میرے بخش میری خاطر سے اوسے جو رویا ہو
میرے مصیبت سنکی پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین برگزیدہ میرے مینی تیرے رونیوالونکو
بخشا اور مختار ان کا تجہے کیا اب اپنی ساتہہ بہشت مین لیجا جناب امام حسین بہت شاد وفرحان اپنے
غلامون کو لیکی داخل جنت ہونگے خوشا حال اون کا جو روئینگے حال حضرت خامس آل عبا پر حضرات روؤ اوس
جناب پر کہ روئی ہین اون پر رسول خدا قبل از شہادت اوس مظلوم کے نقل ان رسول اللہ فرس
جاء بین یدی الحسین فینظر الیہ ملیا چنانچہ منقول ہے کہ ایک گہوڑا جناب رسول خدا کی سواری کا تہا

جس وقت وہ سامنے جناب امام حسین کے آتا تھا تو حضرت بنظر شفقت غور سے دیکھتی تھے وَعَيْنَاهُ
تَمْلَيَانِ بِالدُّمُوْعِ اور آنکھون مین امام حسین کے آنسو بھر آتے تھے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ اَتَرْكَبُ
عَلَيْهِ ایک دن جناب رسالت مآب نے فرمایا اے پارہ جگر میرے اے حسین تو کیون اسقدر غور سے
اسکو دیکھتا ہے اسے نور دیدہ میرے تو اسکو پیار کرتا ہے آیا تیرا جی چاہتا ہے اسپر سوار ہونیکو
قَالَ نَعَمْ جناب امام حسین نے عرض کی اے نانا مین اس گھوڑیکو تمہارے سے نہایت پیار کرتا ہون
اور جی چاہتا ہے میرا سوار ہونیکو اور سن شریف اون حضرت کا چھہ برس کا تھا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْفَرَسَ
پس جناب رسول خدا نے فرمایا لاؤ اوس گھوڑیکو ثُمَّ جَاءَ وَجَلَسَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ
یہہ سنکی وہ گھوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹھہ گیا اور ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پھیلا دیے
گویا وہ بھی مشتاق تھا کہ دلبر زہرا میری پیٹھ پر سوار ہو فَرَكِبَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ پس جناب امام حسین
سوار ہوئے اور وہ گھوڑا ایلکی رسائی سے کھڑا ہو گیا سب اصحاب نہایت خوش ہوئے ثُمَّ بَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ
بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى بَلَّتْ لِحْيَتَهُ بِالدُّمُوْعِ سب تو خوش ہوئی مگر جناب رسول خدا کچھہ یاد کرکے بیساختہ
رونے لگے اور اس شدت سے روئی کہ تمام ریش مقدس آنسوؤن سے تر ہو گئی فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ
اصحاب یہہ حال دیکھکے حیران ہوکے پوچھنے لگی یا رسول اللہ اسوقت سبب آپ کی رونیکا کیا ہے کہ یہہ
مقام خوشی اور شادی کا ہے کہ آپ کا پارہ جگر پہلے پہل گھوڑے پر سوار ہوا فَقَالَ اِنِّيْ بَكَيْتُ لِلْحُسَيْنِ حضرت روکے
بولی آہ مین روتا ہون حال پر اپنے حسین مظلوم غریب کی كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِبْنِيَ الْحُسَيْنِ بَعْدَ مَا اَصَابَ
عَلٰى جَسَدِهٖ جِرَاحَاتٌ كَثِيْرَةٌ كَادَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ هٰذَا الْفَرَسُ آہ آہ گویا
دیکھتا ہون مین کہ بعد قتل عزیز و انصار کے یہہ فرزند میرا حسین تن تنہا تین دن کا پیاسا ظالمون مین گھرا
فریاد کرتا ہے اور ہر طرف سے تیر و نیزے چلتی ہین اور تلوارین اس کے جسم نازنین پر پڑتی ہین تا آنکہ
یہہ چور چور ہوکر چاہتا ہے کہ زمین پر گر پڑے پس اوسوقت یہہ گھوڑا اسطرح بیٹھہ گیا ہے جیسا اسوقت دیکھا تمنے
اور نور نظر میرا زمین پر گرکے بیہوش ہو گیا ہے فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَكَى الْحَاضِرُوْنَ بُكَاءً شَدِيْدًا یہہ
حال سنکی تمام حضار مجلس بیقرار ہو گئی رونے لگے راوی کہتا ہے کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکی خیال مین

سے تھے کہ ناگاہ ایک شقی نے ابن زہیر سے
رسول خدا ہوتی تھے اور جناب امام حسینؑ زخمی گھوڑی پر جو سوار تھے
نیزہ مارا کہ قریب تھا کہ گھوڑی سے گرین پر سنبھل گئے مگر گھوڑی نے جو یہہ حال دیکھا بہت رویا اور
مثل سوار سے اوّل رسائی سے ہاتھ اور پاؤں زمین پر پھیلا کی بیٹھہ گیا اور وہ حضرت خانہ زین سے زمین پر
آئے ذکر ابو مخنف وغیرہ فبقی الحسین مکبوبا علی الارض الرمضاء ثلثة ساعات
ابو مخنف وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت گھوڑے سے زمین پر گرے تو تین ساعت منہہ کے بل گرے
ہای زمین گرم پر پڑے رہی از بسکہ سر اقدس پر زخم بیشمار لگی تھے تو سر زمین سے اوٹھا نہ سکتے تھے
بلکہ کبھی بیہوش ہو جاتے تھے اور جب ہوش میں آتی تھے تو آواز ضعیف و نحیف سے فرماتی تھے ویل لکم
قتلتم انصارنا واقربائنا علی الظماء فاردتم ان تقتلونی وای ہو تم پر قتل کیا تمنے میری انصار ولی
اور عزیزون کو پیاسا اب ارادہ میرے قتل کا کرتے ہو لیکن اے ظالمون مین بہت پیاسا ہون تھوڑا سا
پانی پلا دو پہر قتل کرنا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حال امام مظلوم کا یہہ تھا کہ دونو ہونٹ خشک
ہو گئے تھے اور بار بار زبان مبارک کو چباتی تھے اور فرماتی تھے افسوس مین نہایت پیاسا ہون
آیا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ مجھے اس شدت تشنگی مین پانی پلائے نہین جانتے تم کہ پانی پیاسی کو نہین
فقال رجل من عسکر عمر بن سعد یا حسین هیهات هیهات والله لا ذقت منه قطرة حتی
تذوق الموت ایک شقی سنگدل جواب مین اوس مظلوم کی لشکر عمر سعد سے بولا ای حسین بہت دور ہے
کہ ہم تمہین پانی دین قسم ہے خدا کی کہ ایک قطرہ ندین تا انکہ یونہین تم پیاسے مرجاؤ فنادی عمر بن
سعد فی اصحابه عجلوه واقتلوه یہہ حال دیکھکی عمر سعد لعین اپنے اصحاب کو پکارا اے ہو تم سب
جلد سے فرزند زہرا کے قتل مین فابتدء بقتله سبعون رجلا کل منهم ینادر علی جز
راسه حکم سے اوس شقی کی واسطے قتل فرزند رسول خدا کے ستر نامرد دوڑے اور ہر ایک چاہتا
تھا کہ پہلے سر اقدس کو وہی شقی کاٹ لی آخر اوس پاسے کو شہید کیا راوی کہتا ہے کہ جب وہ لعین
وہان سے ہٹی تو وہ گھوڑا اون حضرت کا دوڑتا پہرتا تھا عمر سعد بولا پکڑلاؤ اس گھوڑے کو کہ یہہ گھوڑا رسول خدا
کے سوار کا ہے جب وہ شقی اوسے پکڑنی کو اٹھے فجعل یکدم برجلیه ویکدم بفمه

پس وہ گہوڑا کسی کو ٹاپ سے مارتا تھا اور کسی کو منہہ سے مارتا تھا تا آنکہ اوس نے ایک جماعت کثیر کو
واصل جہنم کیا عمر بولا جدا ہوا اس سے دیکہنی دو مجھے کہ یہہ گہوڑا کیا کرتا ہے فَلَمَّا آمِنَ جَعَلَ
يَتَخَطَّى الْقَتْلَى يَطْلُبُ الْحُسَيْنَ جب گہوڑی نے امن پائی ایک ایک لاش کو دیکہتا تھا طلب نعش
امام حسین میں جو ہین پایا اوس نے حضرت کو فَجَعَلَ يَشُمُّ رَائِحَتَهُ وَيُقَبِّلُهُ بِفَمِهِ پس کبھی تو پیار سے
بوی حضرت سونگتا تھا اور کبھی بوسی لیتا تھا وَيُمَرِّغُ نَاصِيَتَهُ عَلَيْهِ اور پیشانی کف پا پر ملتا تھا
وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَصْهَلُ وَيَبْكِي بُكَاءَ الثَّكْلَى اور نعرے مارتا تھا اور روتا تھا مثل اوس عورت کے
کہ جسکا بچہ مرتا ہے اور وہ روتی ہے یہہ حال دیکہہ کے تعجب کرتی تھے فَوَضَعَ نَاصِيَتَهُ فِي دَمِ الْحُسَيْنِ
ثُمَّ اَقْبَلَ يَرْكُضُ نَحْوَ خَيْمَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ يَصْهَلُ پہر خون سے پیشانی اپنے رنگین کر کے مانند فریادیوں کے
چلا سوے خیمہ اہلبیت کے تا دختران فاطمہ کو خبر کرے اور نعرے کرتا تھا راوی کہتا ہے کہ جب آواز اوسکی
زینب خاتون نے سنی تو سکینہ سے فرمایا هٰذَا فَرَسُ اَخِي فَلَذَا اَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِنَ الْمَاءِ ای
سکینہ یہہ گہوڑا تو میرے بھائی حسین کا بولتا ہے درخیمہ پر اے سکینہ شاید میرے بھائی حسین آتے ہین
یقین ہے کہ تیری لیئے پانی لاتے ہون پس جناب سکینہ یہہ بشارت سنکی خوشی خوشی درخیمہ پر آئین کہ
اپنے بابا کی زیارت کرین فَلَمَّا نَظَرَتْهَا فَاِذَا هِيَ عَارِيَةٌ مِنْ رَاكِبِهَا وَالسَّرْجُ خَالٍ مِنْهُ جب سکینہ خاتون
نے درخیمہ پر آکے دیکھا گہوڑے کے پیشانی خون سے بھری پیٹہہ خالی باگین کٹی کھڑا ہوا ہے یہہ صورت
گہوڑے کی دیکھکے عجب حال ہوا سکینہ کا مقنعہ سر سے پہینک دیا اور رو رو کی باواز بلند کہا یا عَمَّتَاہ
قُتِلَ وَاللّٰهِ اَبِي وا ابتدا اے پہوپہی بابا میرے حسین شہید ہوے آہ جناب زینب نے یہہ آواز سنکے
ایک چیخ مارے پہر تو سب بیبیان گریبان پہاڑ کے منہہ پر طمانچے مارتین درخیمہ پر آئین اور گرد گہوڑے کے
کھڑی روتی تھین اور ام کلثوم پیشانی پر اوسکے ہات رکھکے فریاد وا محمداہ وا علیاہ وا حسینا
کرتی تھین اور کہتے تھین یَا جَدَّاہُ هٰذَا الْحُسَيْنُ صَرِيعٌ كَرْبَلَا ای نانا رسول خدا یہہ
نواسا تمہارا ہے حسین جسے تم کاندہی پر چڑہاتے تھے ٹکڑی ٹکڑے زمین کربلا پر پڑا ہے اس
شکل سے بَجُزُوْزَ الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوْبَ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ کہ سر اوس پیارے کا تو پس گردن سے

جدا کیا ہے اور سر سے اوسکی عمامہ اور دوش مبارک سے ردا اوتارلی ہے ثم عثني علیھا
پھر اتنا روین جناب ام کلثوم کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین اور وہ گہوڑا روتا تھا اور پچھاڑین
کھاتا تھا ویضرب براسہ الارض حتی مات آخراسقدر اوس نے سر اپنا زمین پر دی دی مارا
کہ مرگیا جای گریہ ہے کہ جانور کو یہہ صدمہ ہوا اور عمر سعد لعین نے حکم کیا کہ جلاد خیمون کو مع اہلبیت حسین
پس ظالمون نے دوڑ کی اگ لگادے فعند ذلک خرجن النسآء مکشفات الرؤس منشرات
الشعور لاطمات الوجوہ باکیات العیون پس اوسوقت سب اہلبیت حضرت خیمہ سے باہر نکل آئی
کس شکل سے منہہ اون کے کہلی ہوئے بال بکھرائے ہوی روتے منہہ پر طمانچے مارتے بلوائے
عام مین کہ جنکی ماکا جنازہ شب کو اوٹھا تھا وفی حجرھن اطفال یبکون للخوف والاضطراب
اور گودیون مین ان کے ننہی ننہیے بچی شورش سے ملعونون کے اور اگ لگی دیکھکے ڈر ڈر کے روتی تھے

روایت ملا محمد باقر سے سنی و پنجم الکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ کا بیہہ بیان کرنا
فاطمہ صغرا کا احوال ظلم اشقیا جناب امام زین العابدین سے ملا محمد باقر نے کتاب بحار

مین فرمایا ہے کہ مینے بعض کتب علماء شیعہ مین لکھا دیکھا ہے کہ اونہون نے سید حسینی سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین مجاور تھا جناب امام رضا کے مشہد مقدس کا ایک جماعت
مومنین کے ساتھ فلما کان یوم العاشر من المحرم لیبتدء رجل من اصحابنا یقرء مقتل
الحسین جب روز دہم محرم کا ہوا ایک شخص نے ہماری جماعت مین سے احوال شہادت جناب
سید الشہدا کا پڑہنا شروع کیا فوردت روایۃ عن الباقر انہ قال جب وہ شخص اس
روایت تک پہنچا کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا من ذرفت عیناہ علی مصاب جدی
الحسین ولو مثل جناح البعوضۃ جس شخص کے انکہون سے آنسو برابر پر پشہ کے غم جناب امام حسین
مین باہر آئے غفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر حق تعالے اپنی رحمت سے اوس کے
گناہون کو بخشیگا اگرچہ کثرت اوس کے گناہون کی مانند کف دریا ہو وکان فی المجلس معنا جاھل
مرکب یدعی العلم ولا یعرفہ اور اوس مجلس مین ایک شخص جاہل محض کہ دعوی علم کا کرتا تھا

اور اپنے عقل ناقص پر اعتماد رکھتا تھا حاضر تھا فقال الذي هذا بصحيح والعقل لا يعتقده پس بولا
یہہ صحیح نہین ہے اور عقل مین نہین آتی یہہ بات کہ برابر پڑتی ہے السویہ یہہ نواب عظیم لیے فلکثر البحث بیننا
وبینه وافترقنا من ذلک المجلس وهو مصر في تکذیب الحدیث پس جب ایسے بیہودہ بات
کہی اوس نے ہم مین اور اوس مین دیر تک بحث رہے یہان تک کہ وہ مجلس متفرق ہوئی اور وہ کہتے
کہتا تھا کہ یہہ حدیث غلط ہے عرض رات کو وہ شخص سویا فرأی في منامه کأن القیامة قد قامت پس
خواب مین دیکھا اوس نے کہ گویا قیامت قایم ہوئی ہے وحشر الناس ونصب الموازین وامتد الصراط
ووضع الحساب ونشرت الکتب اور تمام خلایق اوس صحرا مین حاضر کی گئی ہے اور ترازوے
اعمال کھڑی ہے اور صراط کو روے جہنم پر کھینچا ہے اور دیوان عمل کھولا ہے واسعرت النیران
وزخرفت الجنان واشتد الحر اور آتش جہنم کو روشن کیا ہے اور بہشت کو آراستہ کیا ہے اور گرمی آفتاب کے
شدت زیادہ ہوئی ہے واذا هو قد عطش عطشا شدیدا وبقي یطلب الماء فلا یجده
اوسوقت تشنگی عظیم نے اوسپر غلبہ کیا ہر طرف طلب آب مین حیران وسرگردان پہرا لیکن نہ پایا
فالتفت یمینا وشمالا واذا بحوض عظیم الطول والعرض وہ شخص کہتا ہے کہ پس جب مینے دست
راست کیطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک حوض ہے نہایت وسیع و طول و عریض فقلت في نفسي
هذا هو الکوثر فدنوت منه مینے اپنی دل مین کہا کہ یہہ کوثر ہے پس قریب گیا مین اوس کے
واذا عند الحوض رجلان وامرأة انوارهم تشرق علی الخلائق اور کنارے حوض کے دو مرد
ایک عورت کو دیکھا کہ نور جمال سے اون کے تمام محشر روشن ہے وهم مع ذلک لابسون السواد
وباکون ومحزونون باوجود اس حسن وجمال کے وہ کپڑے سیاہ پہنے ہین اور بی اختیار
رو رہی ہین اور غمگین ہین اوسوقت ایک شخص سے پوچھا مینے کہ یہہ بزرگ کون ہین پس اوس نے
کہا تو انھین نہین جانتا هذا احمد المصطفی وهذا علي المرتضی وهذه فاطمة الزهراء
ایک ان مین محمد مصطفی ہین اور ایک علی مرتضی اور یہہ بی بی سیاہ پوش فاطمہ زہرا دختر رسول خدا ہین
فقلت ما لي اراهم لابسین السواد ومحزونین کہا مینے کہ پہر یہہ سیاہ کپڑے کیون پہنے ہین

اور غمگین کیون ہین جواب مین کہا اوس نے اَلَیسَ ھٰذا یَومُ عَاشُورَا یَومُ مَقتَلِ الحُسَینِ فَھُم مُحزَونُونَ لِاَجلِ ذٰلِکَ ای غافل آہ تجھے معلوم نہین ہے کہ آج روز عاشورا روز شہادت امام حسین ہے اس باعث سے یہہ خاصگان خدا غم مین اپنے فرزند کی سیاہ پوش ہین پس مین جناب سیدہ کے قریب گیا اور عرض کی مینے یَابِنتَ رَسُولِ اللّٰہِ اِنّی عَطشَانٌ ای دختر رسول خدا و شفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ مین شدت سے پیاسا ہون فَنَظَرَت اِلَیَّ شَزرًا وَقَالَت جناب فاطمہ نے غصے سے مجھے دیکھکر فرمایا اَنتَ الَّذِی تُنکِرُ فَضلَ البُکَاءِ عَلٰی مُصَابِ وَلَدِی الحُسَینِ مُھجَۃِ قَلبِی وَقُرَّۃِ عَینِی الشَّہِیدِ تو وہی شخص ہے جو انکار کرتا تھا میرے میوہ دل اور نور چشم حسین شہید پر رونے کے ثواب کا اب مجھسے امیدوار جام کوثر کا ہے پس وہ مثبت خواب سے چونک پڑا مین اور بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھے اون سے بیان کیا اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب سیدہ کا کہ اپنی فرزند کی ماتم مین سیاہ پوش ہین اور نالان و گریان ہین اور احادیث صحیحہ مین بھی وارد ہے کہ جناب فاطمہ اسطرح سے جنت مین نعرے مار کی روتی ہین کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کرکے رونے لگتے ہین پس جای انصاف ہے کہ کیونکر نہ رویئے وہ مان کہ جس کے فرزند پر یہہ ظلم و ستم ہوئی ہون آوارہ وطنی ایک طرف تین دن کے پیاس ایک سمت داغ اقربا ایک طرف اب سنئی احوال اوس شہید کا اور رو یئے اور جناب سیدہ کو اپنی سے خوش کیجیے روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسین قریب کربلا پہنچے تو عمر سعد پچاس ہزار سوار برای قتل شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اَلَیسَ فِیھِم شَامِیٌّ وَلَا حِجَازِیٌّ بَل جَمِیعُھُم مِن اَھلِ الکُوفَۃِ کوئی اون اشقیا مین شامی تھا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی بجیا تھے جنہون نے نامہای پر دغا جناب امام حسین کو لکھی تھے کہ یا حضرت جلد آیئے کہ فوج کثیر آپ کے مدد کو موجود ہے ثُمَّ جَاءَ الحُسَینُ مِن خَمسِینَ اَصحَابِہٖ وَثَمَانِیَۃٍ وَعَشرِینَ مِنھُم مِن اَھلِ بَیتِہٖ پہر جناب امام حسین پچاس اصحاب اور اٹھائیس عزیزون سمیت وارد صحرای کربلا ہوے مَن بَلَغَ الحُلُمَ وَمِنھُم مَن لَا یَبلُغُہٗ اونمین سے بعضے بلوغ کو پہنچے تھی اور بعضی حد بلوغ کو

نہ پہونچے تھے عمر سعد ملعون نے حضرت کو پانی پر اوترنے نہ دیا ناچار امام غریب نے خیمہ اوسجگہ کیا کہ جہان پانی نہ تھا پس رفقا اور عزیز امام حسین کے مسلح و مکمل رہتے تھے کہ مبادا قوم اشقیا خیمون پر نہ آ جاوے حَتّیٰ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ مَرِضَ مَرَضًا شَدِیْدًا یہان تک کہ امام زین العابدین گرانی زرہ وغیرہ سے اونھین دنون مین بیمار ہوئے اور ایسی بیماری سے عارض ہوئی کہ طاقت کھڑی ہونی کے زایل ہو گئی تھی غش مین پڑی رہتی تھے حَتّیٰ اَنَّ الْحُسَیْنَ لَمَّا قُتِلَ کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فَاِنَّمَا تا آنکہ جسوقت جناب امام مظلوم شہید ہوئے تو سید الساجدین غش مین پڑی ہوئی تھے فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی عِنْدَہٗ وَقَالَتْ یَا اَخِیْ وَاللّٰہِ قَتَلُوْا اَبَاکَ الْحُسَیْنَ فَمَا یَصْنَعُوْنَ بِنَا پس جناب فاطمہ صغرا روتی ہوئی آئین اور کہنی لگین ای بھائی کیا سوتے ہو اوٹھو قسم ہی خدا کی تمہارے بابا حسین کو ظالمون نے ہو کا پیاسا شہید کیا اب دیکھئی ہم سے کیا سلوک کرین گے فَفَتَحَ عَیْنَیْہِ وَبَکٰی پس حضرت نی غش سے آنکھین کہولدین اور بی اختیار آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہوئے پہر حضرت نی فرمایا کہ ای خواہر ماجرا اسکا بیان کرو کہ میرے پدر مظلوم کیونکر شہید ہوئے فاطمہ نے کہا کہ ای بھائی جب سے بابا حسین میدان کو گئی تھے مین گوشہ خیمہ مین تنہا قریب دروازی کی بیٹھی ہوئی روتی تھے کہ ناگاہ میری کان مین یہہ صدا آئی مَنْ لَّکَ بَعْدِیْ یَا زَیْنَبُ وَیَا سُکَیْنَۃُ وَیَا فَاطِمَۃُ افسوس ای زینب ای سکینہ ای فاطمہ صغرا ہم تو قتل ہوتے ہین بعد ہمارے تمہین کون دلاسا دیگا اور خاطرداری کریگا ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پہر صدا اسے اللہ اکبر میرے کان مین آ سئے اوسوقت تو ای بھائی جہان روشن میرے آنکھون مین تیرہ و تاریک ہو گیا اور بی اختیار باہر دروازہ خیمہ سے نکل گئے فَرَاَیْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ وَاَصْحَابَہٗ مُجَدَّلِیْنَ کَالْاَضَاحِیْ عَلَی الرِّمَالِ پس دیکھا مینے کہ بابا حسین مع اصحاب و عزیز سر کٹی ہوئے مانند گوسفندان مذبوح کے خاک و خون مین غلطان ریگ بیابان پر پڑی ہین وَالْخُیُوْلُ عَلٰی اَجْسَادِہِمْ تَجُوْلُ اور اعدا کی گہوڑے جسمون پر ان کے دوڑتے ہین وَاَنَا اَفَکَّرُ فِیْمَا یَقَعُ عَلَیْنَا اور مین اس سوچ مین تھے کہ دیکھی اب یہہ ظالم ہمین سے مانند ہمارے مردون کے قتل کرتے ہین یا اسیر کرتے ہین اِذَا رَجُلٌ عَلٰی ظَعْنِ جَوَادِہٖ یَسُوْقُ النِّسَاءَ بِکَعْبِ رُمْحِہٖ وَھُنَّ یَلُذْنَ بَعْضُھُنَّ بِبَعْضٍ وَیَتَسَاقَیْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِنَّ کہ ناگاہ ایک خونخوار گہوڑے پر سوار بات مین

نیزہ لئی پیدا ہوا اور وہ لعین نیزہ عورتون کی پیٹھون پر مارنے لگا پس عورتین اوسکی خوف سے بہاگنی لگین
اور ایک دوسری کی پناہ مانگتی تھے اور منہہ کی بہل گر گر پڑتی تھین اور یون فریاد و فغان کرتی تھین
وَاجَدَّاهُ وَاأَبَتَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا ہاي اي نانا رسول خدا اي بابا علي مرتضےٰ
افسوس کوی ہمارا مددگار نہین ہاي اي بھائي حسین آیا کوئی اس گروہ مین مسلمان نہین ہے کہ ہمین پناہ دے
کہ دختران فاطمہ زہرا لوٹی جاتی ہین اي بھائي مشاہدہ سے اس حال کے خایف و لرزان تھے کہ ناگاہ
نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑے مین اوسے دیکھکے بھاگی کہ شاید بھاگ کے بچ جاؤن وَاِذَا بِكَعْبِ
رُمْحِهِ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَقَطْتُ عَلَىٰ وَجْهِيْ وہ دوڑا اور نوک نیزہ اوس کے میرے پیٹ پر لگی پس منہہ
کے بہل مین گر پڑی اوس دشمن خدا نے میری کانون کو چیر کے گوشوارے اوتار لیئے اور میرے
منہہ پر خون بہتا تھا اور چادر بھی میرے لیکر چلا گیا اور مین بیہوش ہو گئی جب ہوش مین
آئی فَرَأَيْتُ اَنَّ عَمَّتِيْ تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ پس دیکھا مینے کہ پہوپھی میری زینب سرہانی میرے کھڑی
روتی ہین اور یون فرماتی ہین قُوْمِيْ وَنَمْضِيْ مَا اَعْلَمُ مَا جَرٰى عَلَى الْبَنَاتِ وَاَخِيْكِ الْعَلِيْلِ اي
فاطمہ غش مین کیا پڑی ہوي ہو اوٹھو دیکھین کہ دختران فاطمہ پر اور تیرے بیمار بھائی پر کیا گذری
فَقُمْتُ وَقُلْتُ يَا عَمَّتَاهُ هَلْ مِنْ خِرْقَةٍ اَسْتُرُ بِهَا رَاْسِيْ عَنْ اَعْيُنِ النُّظَّارِ پس کھڑی ہوئی مین اور بولی
اي پہوپھی کوی کپڑا ہے کہ سر اپنا ڈہانپون اور منہہ نامحرمون سے اپنا چہپاؤن فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ
عَمَّتُكِ مِثْلُكِ پس وہ بولین کہ اي بیٹی پہوپھی تیری مثل تیرے سر ننگی ہے فَرَاَيْتُ رَاْسَهَا مَكْشُوْفًا
وَمَتْنَهَا قَدِ اسْوَدَّتْ مِنَ الضَّرْبِ پس جب دیکھا مینے تو سر اونکا بھی کھلا ہے اور جسم مبارک
اون کا ضرب تازیانون سے نیلگون ہے پس مین یہہ حال دیکھکے بہت روئی ثُمَّ جَاءَ الْقَوْمُ وَ
مَعَهُمْ سُيُوْفٌ مَسْلُوْلَةٌ بعد ازان قوم جفا کار تلوارین ننگی لیئے ہوي درانہ ہمارے لوٹنی کو آئے
اوسوقت مین ان سے جدا ہو گئی اب معلوم نہین کہ میرے پہوپھی پر کیا گذرے فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ
رَجُلٌ اَزْرَقُ فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ فاطمہ صغرا فرماتی ہین کہ یہہ ماجرا کہہ رہی تھے کہ ایک شخص کبود چشم
تلوار کہینچی آیا پس مین اوسکی خوف سے چہپ گئی راوی کہتا ہے کہ وہ شخص بیمار کربلا کی پاس آیا وہ حضرت

ایک چمڑی پر لپٹی تھے فَجَذَبَ النَّطعَ مِنْ تَحْتِهِ پس اوس لعین نے وہ پوست بہی حضرت کی تلی سے کہینچ لیا
اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑے فَاَقبَلَ الْقَوْمُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ لِیَقْتُلُوْہُ ابو مخنف کہتا ہے
پس کچہہ لوگ تلوارین کہینچکی مستعد قتل امام زین العابدین پر ہوئے فاطمہ صغرا کہتی ہین کہ یہہ حال دیکہکر مین سر
پیٹنے لگی کہ پہوپہی زینب روتی ہوئی آئین فَقَالَتْ مَا اَکْفَاکُمْ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اور روکی بولین اے ظالمون
تمہین میرے بھائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کی قتل سے تو ہاتہہ اوٹھاؤ روایت سی و ششم
سوار شدن امام بر پشت رسولخدا اور روایت ام سلمہ و خاتمہ بر روایت آمدن جانور
بر دیوار جناب فاطمہ صغرا و خبر دادن شہادت جناب امام حسین رُوِیَ خَرَجَ النَّبِیُّ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَالْحُسَیْنُ مُتَعَلِّقٌ بِہٖ منقول ہے کہ ایک بار جناب رسولخدا مسجد مین نماز کو تشریف لائے
اور جناب امام حسینؑ گود مین تہے فَوَضَعَ النَّبِیُّ مُقَابِلَ جَنْبِہٖ وَصَلّٰی حضرت نے جناب امام حسینؑ کو
پہلو مین بٹہا لیا اور نماز پڑہنے لگی فَلَمَّا سَجَدَ طَالَ السُّجُوْدُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ مِنَ الْقَوْمِ جب سجدے مین
تشریف لیگئی تو نہایت طول دیا سجدیکو راوی کہتا ہے کہ مینے سر اوٹہایا کہ دیکہون سبب طول سجدیکا
کیا ہے فَاِذَا الْحُسَیْنُ عَلَی الْکَتْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دیکہا مینے کہ جناب امام حسینؑ رسول خدا کی پیٹہہ پر چڑہے
بیٹہے ہین جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے سجدیکو اسقدر
طول کیون دیا اور پیش ازین اسقدر آپ طول نہ دیتے تہے قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَا تَرْفَعْ رَاْسَکَ مَادَامَ اِبْنُکَ عَلٰی رَقَبَتِکَ حضرت نے یہہ سنکر ارشاد کیا کہ نازل
ہوئے مجہپر جبرئیل اوسوقت مین کہ مین سجدہ مین تہا اور فرزند میرا حسینؑ میرے پیٹہہ پر تہا پس کہا
جبرئیل نے کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد تحفہ درود و سلام فرماتا ہے کہ رسول ہمارے اگرچہ
حسینؑ کو تم بہت دوست رکہتی ہو مگر ہم تمہارے حسینؑ کو تم سے بہی زیادہ دوست رکہتی ہین ابتو
ہمارے اسی مین ہے کہ حسینؑ کو بیچین نکرنا اور سر کو ہرگز نہ اوٹھانا جب تک حسینؑ ہمارا تمہاری گردن
سے سبحان اللہ خیال کیجئے کیا مرتبہ امام حسینؑ کا تھا بیش چند اونغفار وَرُوِیَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ مَعِیْ فَبَیْنَمَا ھُوَ رَاقِدٌ عَلَی الْفِرَاشِ جَاعِلٌ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی

عَلَى الْيُسْرٰى وَهُوَ عَلٰى قَفَاهُ بیاض فخر میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ
ایک روز جناب رسول خدا میری گھر میں تھے اور وہ جناب چت لیٹے تھے اپنی فرش پر اور داہنی پاؤں کو
بائیں پاؤں پر رکھے تھے وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ اَتَا اِلَيْهِ کہ ناگاہ جناب امام حسین
تشریف لائے اور وہ جناب تین برس اور کئی مہینے کے تھے فَلَمَّا رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَرْحَبًا بِقُرَّةِ عَيْنِيْ مَرْحَبًا
بِثَمَرَةِ فُؤَادِيْ پس جو ہیں جناب رسولخدا نے اپنی لخت جگر کو آتے دیکھا فرمایا مرحبا ای خنکی چشم میرے
مرحبا ای میوہ دل میرے وَلَمْ يَزَلْ يَمْشِيْ حَتّٰى رَكِبَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَانْطَحٰى جناب رسالتماب تو یہ فرماتے تھے
اور جناب امام حسین چلے آتے تھے تا آنکہ پہنچے قریب حضرت کی اور آکے سینہ مبارک رسول خدا پر
سوار ہوئے فَخَشِيْتُ اَنَّ النَّبِيَّ تَعَبَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُنَحِّيَهٗ عَنْهُ پس خوف کیا میں نے اور خیال کیا کہ رسولخدا کو
امام حسین کے سینے پر بیٹھنے سے تعب ہو مگر حیا آئی مجھے کہ میں اوس پارہ جگر بتول کو سینہ اقدس
رسول خدا سے جدا کروں لیکن آخر میں نے پھر ارادہ کیا میں نے کہ جناب امام حسینؑ کو اوٹھالوں
فَقَالَ دَعِيْهِ يَا اُمَّ سَلَمَةَ مَتٰى اَرَادَ اَخَذْتُ اَنَا اٰخُذُ يَا عَلِيُّ اَنَّ مَنْ اٰذٰى مِنْهُ شَعْرَةً فَقَدْ اٰذَانِيْ
پس حضرت نے فرمایا ای ام سلمہ رہنے دو حسین کو اسیطرح جسوقت اسکا جی چاہے گا اوتر آویگا ای ام سلمہ
جس نے میری حسین کے ایک بال کو اذیت دی اوس نے مجھے اذیت دی مقام تامل ہے اور جگہ خاک
اوڑانے کی ہے کہ جس حسین کا جناب رسول خدا کو اپنی سینے پر سے اوٹھانے میں ملال ہوا کہ حسین
کی خلاف خوشی نہ ہو افسوس اوسی حسین کے سینہ اقدس پر جلاد مقام کرے اور رحم نہ کھاوے
اوسوقت کیا صدمہ گذرا ہوگا روح رسول خدا کو جب اوس لعین نے یہ بے ادبی کی ہوگی اور امام غریب تین دن کے
پیاس میں زیر خنجر تڑپے ہوں گے کیا حال ہوا ہوگا محبوب کبریا کا جب اوس نے حسین کے نعش پر گھوڑے
دوڑانے کا ارادہ کیا ہوگا غرض کہ ام سلمہ فرماتے ہیں پس میں حسین کو کھیلتے چھوڑ کے کسی کام کو گئی
جب پھر کے وہاں سے تو دیکھا حضرت بیساختہ روتے ہیں پس مجھے نہایت تعجب ہوا اور قریب
گئی میں اور عرض کی میں نے ای سید اور آقا میرے کیوں روتے ہو نور دیدہ آنکھیں آپ کی وَهُوَ
يَنْظُرُ لِشَيْءٍ بِيَدِهٖ وَيَبْكِيْ اور ہاتھ میں ایک چیز ہے کہ اوسے دیکھ دیکھ کے روتے ہیں قَالَ مَا تَنْظُرِيْنَ

قَالَتْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا بِيَدِهٖ تُرْبَةٌ حضرت بی فرمایا کہتی ہوای ام سلمہ ام سلمہ فرماتی ہین پس مینے دیکہا
تو ہات مین حضرت کی خاک ہے فَقُلْتُ مَا ہِیَ قَالَ فَاَتَانِیْ بِہَا اَخِیْ جِبْرَئِیْلُ السَّاعَۃَ وَ قَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ
ہٰذِہٖ تُرْبَۃُ کَرْبَلَاء وَہِیَ طِیْنَۃُ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ وَتُرْبَۃٌ یُدْفَنُ فِیْہَا پس مینے عرض کے ای حضرت یہہ
کیا ہے حضرت بی فرمایا یہہ مٹی جبرئیل لائے ہین اور کہا مجہسے جبرئیل نے کہ ای رسول خدا یہہ خاک
کربلا ہے یہہ طینت تمہاری فرزند حسین کی ہے اور یہہ مٹی ہے جسمین پیارا تمہارا دفن ہوگا پس ای ام سلمہ
لیجاؤ اس مٹی کو اور اسے شیشی مین بحفاظت رکہو وَاِذَا رَاَیْتِہَا صَارَتْ دَمًا عَبِیْطًا فَاعْلَمِیْ اَنَّ وَلَدِیَ
الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ اور ای ام سلمہ جب دیکہنا اس خاک کو کہ خون تازہ ہوگیا ہے یقین جاننا کہ فرزند
میرا حسین قتل ہوا وَسَیَصِیْرُ ذٰلِکَ مِنْ بَعْدِیْ وَبَعْدَ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ اور قریب ہی کہ ہوگا یہہ امر
بعد میرے اور علی اور فاطمہ وحسن کے یہہ سنکے مین رونی لگی اور وہ مٹی مینی بحفاظت شیشی مین رکہی
تا آنکہ جناب امام حسین نے سفر غربت دست اشقیا سے اختیار کیا اور دوسری روایت مین ام سلمہ سے
منقول ہے کہ جناب امام حسین سب کو ساتہہ اپنے سفر مین لیگئے تہے مگر ایک بیٹی حضرت کی نہایت بیمار
تہے فاطمہ صغرا نام اوسے مکان مین بسبب عارضہ کے چہوڑ گئے تہے مین اکثر اوس کے خبر کو جاتی تہے
اور دلاسا و تشفے دیتی تہے غرض جب حضرت تشریف لیگئے تو ہر روز مین اوس شیشی کو دیکہہ لیتی تہے
نَسِیْتُہَا کَذٰلِکَ فَاِذَا بِالْقَارُوْرَۃِ صَارَتْ دَمًا عَبِیْطًا فَعَلِمْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایک روز بعبادت
معبود دیکہا مینے اوس شیشی کو ناگاہ دیکہتی ہون کہ اوس شیشی مین خون تازہ بہرا ہوا ہے پس جانا
مینے کہ حسین میرا شہید ہوا مین روتی رہی اور مارے صدمے کے نہ کہانا کہایا مینے اور نہ پانی پیا
اور نہ مجہے نیند آئی پس بعد دیر کے غنودگی سے آگئی ناگاہ دیکہا مینے جناب رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے
تشریف لاتی ہین وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ تُرَابٌ اور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کی خاک پڑی ہے
فَصِرْتُ اَنْفُضُہٗ وَاَبْکِیْ وَاَقُوْلُ پس یہہ حال حضرت کا دیکہہ کے دوڑی خاک جہاڑتی تہے اور روتی تہی اور
کہتی تہے نَفْسِیْ لِنَفْسِکَ الْفِدَاءُ مِنْ مَتٰی حَمَلَتْ نَفْسُکَ ہٰکَذَا یَا رَسُوْلَ اللہِ مِنْ اَیْنَ لَکَ ہٰذَا التُّرَابُ یَا
رَسُوْلَ اللہِ نفس میرا آپ کے نفس پر قربان ہو یہہ کیا حال ہے ای رسول خدا یہہ مٹی آپ کے سر اقدس پر

کیسی بڑی ہے هٰذِهِ السَّاعَةَ فَرَغْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِي الْحُسَيْنِ ابن حضرت نے فرمایا ای امّ سلمہ میرے
حسین کو ظالموں نے بہو کا پیاسا شہید کیا ابھی مین اوس کے دفن سے فراغت کرکی آیا ہون حضرت امّ سلمہ
کہتے ہین مین خوفناک اوٹھی اور ضبط گریہ نکر سکے مین اور وَا حُسَيْنَاهُ وَا مُهْجَةَ قَلْبَاهُ کہکی روتی تھے
تا آواز میرے بلند ہوئے یہان تک کہ آواز گریہ میرے سنکی زنان مدینہ ہاشمیہ اور غیر ہاشمی جمع ہوئین
اور پوچھنے لگین کہ کیون روتی ہو مینے سارا ماجرا بیان کیا سنکی سب نے رونا شروع کیا فَصَارَ
ذٰلِكَ كَيَوْمٍ مَاتَ رَسُولُ اللهِ وہ دن گریہ وبکا سے مثل اوس دن کے ہو گیا تھا کہ جسدن رسول خدا نی دنیا سے
رحلت کی تھے وَجِئْنَا اِلٰى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ وَنَحْنُ مُكَشَّفَاتُ الرُّؤُسِ وَمُشَقَّقَاتُ الْجُيُوبِ اور چلی ہم
سب طرف قبر رسول خدا کے اس حال سے کہ سر ہماری کھلی تھے اور گریبان ہمارے پہٹی تھے فَصِحْنَ
يَا رَسُولَ اللهِ قُتِلَ وَلَدُكَ الْحُسَيْنُ اور ررو روکی کہا ہمنے ای حبیب کبریا ای رسول خدا تمہارا وہ پیارا نواسا
حسین کہ جسکا سینہ سے اوٹھانا گوارا تہا شہید ہوا قَالَتْ فَوَاللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَقَدْ حَسِسْنَا كَانَّ
الْقَبْرَ يَمُوجُ بِصَاحِبِهِ حَتّٰى تَحَرَّكَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْتِنَا امّ سلمہ کہتے ہین کہ قسم ہی اوس خدا کی جسکی سوا کوئی
معبود نہین ہے کہ جب ہمنے یہہ کہا کہ ای رسول خدا تمہارا نواسا حسین شہید ہوا تو دیکہا ہمنے کہ قبر شریف جناب
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صاحب قبر ہلتی تھے تاآنکہ زمین قبر سے کانپنے لگی پس سب خوفناک ہوئے
اور پھرے گریبان پہٹے اور بال کھلے روتی پیٹتی آئی اپنے گھر کو دوسری روایت مین ہے امّ سلمہ سے
کہ اوسوقت خواب دیکہکر گئی مین اپنی پیارے فاطمہ صغرا بیمار کو دیکہنے کہ دیکہون اوسکا کیا حال ہے فَرَاَيْتُ
وَهِيَ تَبْكِي وَتَقُوْلُ پس دیکہا مینے کہ وہ بیمار دلفگار بیتاب ہو ہو کر رورہی ہی اور کہتی ہے وَا اَبَتَاهُ بِفِرَاقِكَ
نَحَلَ جِسْمِي وَتَنَغَّصَتْ عَيْشِي وَتَكَدَّرَتْ دَهْرِي ہای بابا میرے تمہارے غم جدائی سے بدن فاطمہ صغرا
گہلگیا اور آرام وچین جاتارہا میرے انکہون مین دنیا تاریک ہو گئی ہے ابتو میری بلائی کی کوئی تدبیر کرو جو کہ
امّ سلمہ نے یہی خواب وحشت اثر دیکہکر گئی تہین تو یہہ حال فاطمہ صغرا کا دیکہتی ہے ضبط نہو سکا اور بیساختہ رونے
لگین یہان تک کہ عورات ہمسایہ سے سب جمع ہو گئین اور ہر ایک دلاسا اور تشفی فاطمہ صغرا کو دینی لگی کہ ای
فاطمہ نرو کہ خدا تیری باپ اور بہائیون کو تجہسے ملا دیگا مگر اوس بیقرار دلسوختہ کو قرار نہ آتا تھا اور

بیتاب ہو کر روتی تھے اِذَا جَاءَ الطَّائِرُ فَجَلَسَ عَلٰی جِدَارِهَا وَقَالَ اسی حال مین سب تھے کہ ایک جانور آیا
اور دیوار فاطمہ پر بیٹھا اور وہ جانور روتا تھا اور اوس کے پرون سے خون ٹپکتا تھا کہ وہ باواز دردناک بولا
یَا بِنْتَ الْحُسَیْنِ قَتَلُوْا اَبَاکِ وَذَبَحُوْا اِخْوَانَکِ وَاَقْرِبَائَکِ ای دختر حسین رہ اور سر پر خاک ڈال کہ تیری
باپ حسین کو ظالمون نے تین دن کا بھوکا پیاسا قتل کیا اور بھائیون کو اور سب اقرباؤن کو ذبح کر ڈالا یہہ
سنکر فاطمہ صغرا اسقدر روئی اور پیٹی کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور سب عورتین سنے تھے خوب پیٹین
اور روئین اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی دہم مین فضائل
شیعہ کی اور ذکر بہتر کی سیر کے روبکار روز عاشورا اور عداوت عبد القادر ملعون
اور بہیجنا اہلبیت کا لاش امام پر عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ
شِیْعَتَنَا اِنَّهُمْ اُوْذُوْا فِیْنَا وَلَمْ نُؤْذَ فِیْهِمْ حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ فرمایا حضرت نے خدا رحم کرے ہماری شیعون پر کہ وہ آزار اوٹھاتے ہین اعداء دین کے ہاتھ سے
ہماری دوستی مین اور ہمین ان شیعون سے مطلق رنج نہین پہنچا شِیْعَتُنَا مِنَّا قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ
طِیْنَتِنَا وَعُجِنُوْا بِنُوْرِ وِلَایَتِنَا شیعہ ہمارے ہم ہی مین اور بتحقیق اصل خلقت ہماری شیعون کے
اوس خاک سے ہے کہ جو بچ رہی تھے ہماری خلقت سے اور خمیر اون کے خاک کا ہماری نور ولایت سے
ہوا ہے رَضُوْا بِنَا اَئِمَّةً وَرَضِیْنَا بِهِمْ شِیْعَةً شیعہ ہمارے راضی اور خوشنود ہین ہم سے اور ہم
راضی اور خوشنود ہین اون سے یُصِیْبُهُمْ مُصَابُنَا وَتُبْکِیْهِمْ اَوْصَابُنَا غمگین کرتی ہے اونھین مصیبت
ہماری اور رولاتا ہے اونھین رنج ہمارا وَیُحْزِنُهُمْ حُزْنُنَا وَیَسُرُّهُمْ سُرُوْرُنَا مغموم ہوتے ہین شیعہ
ہمارے جب ہمین مغموم پاتے ہین اور خوش ہوتی ہین دوست ہمارے جب ہمین خوش پاتے ہین وَنَحْنُ
اَیْضًا نَتَأَلَّمُ لِتَأَلُّمِهِمْ وَنَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ اور ہمین تھے رنج ہوتا ہے جب کوئی ہمارے شیعون کو
رنج دیتا ہے اور ہر آن ہم اون کی احوال سے مطلع ہین پس وہ ہمارے ساتھ ہین ہم سے جدا نہین کی
لِاَنَّ مَرْجِعَ الْعَبْدِ اِلٰی سَیِّدِهِ وَمُعَوَّلَهُ عَلٰی مَوْلَاهُ اسواسطے کہ بازگشت غلام کیطرف آقا کی ہوتی ہے
اور رجوع عبد کے اپنی مولا کی جانب ہوتی ہے اور شیعہ ہمارے کنارہ کشی کرتی ہین ہمارے دشمنون سے

اور اماده ہوتے ہین مدح پر ہمارے دوستون کے اللّٰهمّ احي شيعتنا منّا ومصافينا الينا خدا وندا زندہ رکہہ ہماری شیعون کو کہ وہ ہم سے تعلق رکہتے ہین اور نسبت اون کی ہماری جانب سے ہے فمن ذكر مصابنا وبكى او تباكى استحي الله ان يعذّبه بالنار پس جو مومن ہمارے مصیبتون کو یاد کرے اور روے یا رولاوے خدا کو حیا آتی ہے کہ اوسے آتش جہنم سے عذاب کرے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا انّ المحرّم شهر كان اهل الجاهلية يحرّمون فيه القتال بدرستیکہ محرّم ایسا مہینا تھا کہ اہل جاہلیت قتال و جدال کو اس مہینے مین حرام جانتے تھے فاستحلّت فيه دماؤنا وهتكت فيه حرمتنا وسبي فيه ذرارينا مگر اس امّت جفا کار نے حلال جانا خونریزی کو ہمارے اور ہتک حرمت ہمارا کیا اور اہلبیت رسول کو اور فرزندان بتول کو اسیر کیا اور خیمون مین ہمارے آگ لگائے اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہمارے باب مین مطلق نہ کی انّ يوم الحسين اقرح جفوننا واسبل دموعنا واذلّ عزيزنا تحقیق کہ روز شہادت امام حسینؑ وہ روز ہے کہ جس روز روتی روتی آنکھین ہمارے مجروح ہوگئین اور آنسو ہمارے مصیبت امام مظلوم مین جاری ہین اور عزیزونکو ہمارے ذلیل کیا یا ارض كربلا اورثتنا الكرب والبلاء اے زمین کربلا تو موجب ہمارے اندوہ وبلا کی ہوئے پس اوپر حسینؑ کے روئین رونے والے لانّ البكاء عليه يحطّ الذنوب العظام کہ رونا اوس امام مظلوم و غریب پر محو کرتا ہے گناہان کبیرہ کو ثمّ قال كان ابي اذا دخل شهر المحرّم لا يرى ضاحكا پہر فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار امام موسی کاظمؑ جب ماہ محرّم دیکہتے تھے تمام ماہ گریہ و اندوہ مین رہتے تھے اور کوئی اونھین ہنستا نہ دیکہتا تھا اور ہر روز حزن و ملال زیادہ ہوتا تھا فاذا كان العاشر منه كان ذلك اليوم يوم مصيبته وحزنه وبكائه جب روز عاشورا ہوتا تھا تو اندوہ و ماتم حضرت پر اور دنون سے زیادہ تر ہوتا تھا اور وہ حضرت روروکے فرماتے تھے هو اليوم الذي قتل فيه جدّي الحسين آہ آج وہ دن ہے کہ جد مظلوم میرے امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین ہوکے پیاسے شہید ہوئے پہر فرمایا حضرت امام رضاؑ نے کہ جو روز عاشورہ امور دنیا مین سعی نکرے قضى الله حوائج الدنيا والاخرة تو خدا اوس کے حوائج دنیا و آخرت بر لاتا ہے ومن كان يوم عاشورا

یَوْمَ حُزْنِہٖ وَبُکَائِہٖ جَعَلَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَوْمَ فَرْحِہٖ جو شخص کہ روز عاشورا کو اوقات اپنی اندوہ ماتم
مین بسر کریگا روز قیامت کو خدا واسطے اوس کے روز شادی اور سرور کریگا اور بہشت مین ہمارے
پاس اوسکا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانیگا اور واسطے عیال کے ذخیرہ جمع کریگا
لَمْ یُبَارِکْ لَہٗ وَحُشِرَ مَعَ یَزِیْدَ نہ مبارک ہوگا واسطے اوس کے اور حشر ہوگا اوسکا ساتھ یزید کے
پس حضرات فی الحقیقت روز شہادت امام حسینؑ ایسا ہی روز ہے کہ تمام جن و انس ملائکہ ماتم فرزند رسول خدا
مین گریان ہوتے ہین یہانتک کہ ناقلان ثقہ و معتبرہ نے نقل کی ہے اِنَّ فِیْ بَعْضِ بِلَادِ الرُّوْمِ عَلٰی جَبَلٍ
صُوْرَۃُ الْاَسَدِ مِنَ الْحَجَرِ کہ بعض بلاد روم مین ایک پہاڑ پر ایک پتھر کا شیر بنا ہے فَاِذَا کَانَ
یَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ یَسِیْلُ مِنْ عَیْنَیْہِ سَیْلُ الْمَآءِ اِلَی اللَّیْلِ جب روز عاشورہ ہوتا ہے صبح سے
اوس شیر کی انکھون سے انسو مثل سیلاب کے روان ہوتی ہین شام تک پس لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہوتی ہین
اور گریہ و زاری کرتی ہین وَیَاخُذُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ تَبَرُّکًا مِنْہُ وَیَسْقُوْنَ مَرْضَاہُ
اور لیتی ہین وہ پانی اور پلاتی ہین بیمارون کو پس پتھر تک تو اوس مظلوم کے غم مین روئے وای ہے
اون لعینون پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانتی ہین اور سرور و شادی کرتے ہین
اور خدا اور رسول خدا کو غضبناک کرتے ہین فقط اطاعت عبد القادر جیلانی سے چنانچہ عید عاشورا
اہل مکہ نے شہادت جناب امام حسینؑ سے موقوف کی تھی جب زمانہ عبد القادر جیلانی لعین کا ہوا جسے
اہل باطل مشہر پیر دستگیر کہتے ہین تو اوس نے کہا وفات ابو بکر علیہ اللعن سے عید دوشنبہ موقوف
نہوئی پھر قتل امام حسینؑ سے عید عاشورا کیون موقوف ہوئے اور لکہا ہے غنیۃ الطالبین مین
حسینؑ نے کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر فَقُتِلَ الْحُسَیْنُ بِسَیْفِ جَدِّہٖ پس قتل ہوئے
امام مظلوم معاذ اللہ شمشیر رسول خداؐ سے یعنی اون کے گمان باطل مین یزید خلیفہ رسول تھا
حسین ابن علی خلیفہ رسول کی ہاتہ سے مارے گئے پس پھر دشمنان آل رسول نے عید کرنا شروع کیا
چنانچہ مکہ مین لوگ اب تک سرور و شادی کرتے مین اور سرخ پوش ہوتے ہین حالانکہ رسول خدا اور
علی مرتضے اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگون نے خواب مین سیاہ پوش و گریان و نالان دیکھا اور

حدیث مین نبھے وارد ہوا ہے کہ جناب سیدہ اپنی فرزند کو یاد کر کے جنت مین ایسا نعرہ مار کے روتے
ہین کہ تمام ملائکہ عبادت خدا موقوف کر کے رونے لگتے ہین گریہ جناب فاطمہ سے پس حضرات روز عاشورا
وہ روز تھا کہ آسمان سے خون برستا تھا خیال کیجئے کیونکر خون نہ برستا لانَّهٗ قُتِلَ فِيهِ ابْنُ
بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ جَائِعًا عَطْشَانًا کہ قتل کیا گیا اوس دن مین فرزند رسول خدا کا بہو کا پیاسا وَهُوَ
طَرِيحٌ بِالطُّفُوفِ عَلَى الرَّمْضَاءِ مُخَضَّبَ الْاَوْدَاجِ دَمًا اور وہ جناب بازجہا سے بیشمار زمین گرم پر
پڑے تھے اور اون کے حلق کے رگون سے خون جاری تھا وَرَاْسُهٗ مُشْتَهِرٌ اِلَى يَزِيْدَ اور سر
اوس عالیجناب کا نیزے پر چڑھا کر شہر بشہر پہرتا ہوا یزید فاسق شراب خوار کے لیے بطریق ہدیہ گیا وَ
تَارَةً حُمِلَ عَلَى الْقَنَاةِ وَتَارَةً وُضِعَ فِي التَّنُّوْرِ ہزار افسوس وہ سر اقدس کہ جو رسول خدا اور فاطمہ زہرا
کے سینہ اطہر پر رہتا تھا کبھی تو نیزہ طویل پر چڑہایا گیا اور کبھی تنور مین رکھا گیا وَتَارَةً عُلِقَ فِي الْاَشْجَارِ
وَتَارَةً وُضِعَ تَحْتَ السَّرِيْرِ کبھی وہ سر انور درخت مین لٹکایا گیا اور کبھی وہ زیر تخت رکھا گیا وَاَرَادُوْا اَنْ
يُوْطِئُوا الْخَيْلَ عَلٰى جِسْمِهٖ اور جسم شریف حضرت پر اون کافرون نے ارادہ کیا کہ گھوڑے دوڑائین
وَحُرِّقَتْ خِيَامُهٗ وَسُبِيَ ذَرَارِيْهِ اور خیمے حضرت کی جلائی گئے اور اہل حرم لوٹی گئے اور قید ہوئے
وَحُرِّمُوْا اَذَانَ اَيْتَامِهٖ اور زخمی کی گئے کان یتیمون حسین کے اور عوض دلاسا و تسکین عارض پر اون غریبون
کے تلپچے مارے اور کسیطرح کوئی رحم نکہاتا تھا چنانچہ کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ جب اہلبیت حسین مقتل شہدا
مین آئے اور دیکھا کہ نعشین فرزندان فاطمہ کے خاک و خون مین پڑے ہین اور کوئی متوجہ اون کے دفن کا
نہین ہوتا اون کے بیکسی پر ہر ایک بی بی فریاد و شیون کرنے لگی فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ جَسَدَ الْحُسَيْنِ
بِلَا رَاْسٍ مُلَطَّخًا بِدِمَائِهٖ دَمُهٗ مَسْفُوْحٌ اَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ اَعْلَى الْبَعِيْرِ آہ جب زینب بیکس نے
اپنی بھائی مظلوم کی نعش دیکھی کہ بی سر خاک و خون مین غلطان اور رگون سے خون جاری ہے
بیتاب ہو کر آپ کو اونٹ سی گرا دیا اور نعش حسین سے لپٹ گئی وَصَاحَتْ وَامُحَمَّدَاہُ صَلّٰى عَلَيْكَ
مَلِيْكُ السَّمَاءِ وَهٰذَا اِبْنُكَ الْحُسَيْنُ وَمِيْلًا عَلَى الثَّرٰى قَطِيْعُ الرَّاْسِ مُكَسَّرُ الْاَعْضَاءِ اور فریاد
کرنے لگی ہائے ای نانا رسول خدا جنازی پر تو تمہارے فرشتگان آسمان نے نماز پڑھی اور پیارا فرزند

تمہارا ایسے حسین کہ خاک و خون مین بسر پڑا ہی اور اعضا اوس کے سبب گہوڑا دوڑانی کی پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو گیی ہین اور غسل دیا گیا ہے اپنی لہو سے کہ اوسکی رگون سے جاری ہی اور کفن اوسکا ریگ بیابان سے ہی اور کوئی نماز اوسپر نہین پڑہتا ہے اور کوئی متوجہ اوس کے دفن کا نہین ہوتا ہے گویا اوسکو کوئی تمہاری اولاد سے نہین جانتا ہے ثُمَّ جَعَلَتْ تُمَرِّغُ خَدَّهَا عَلَىٰ جِسْمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءَ الثَّكْلَىٰ بعد ازان اپنے رخسار کو اوس جسم بی سر پر ملتی تہے اور اس بیقراری سی روتی تہی جسطرح عورت اپنی بچی کی لیئے روتی ہے وَالنِّسَاءُ عَلَى الْجِمَالِ فِي صُرَاخٍ وَعَوِيلٍ وَبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ اور سب اہل حرم اونٹون پر چیخین مارتی تہے اور سر و سینہ کوٹ کر روتی تہے فَبَكَتْ بِبُكَاءِهَا الْعَسْكَرُ أَجْمَعِينَ حَتَّىٰ رَأَوُا الْخَيْلَ جَرَىٰ دَمْعُهَا عَلَىٰ أَخْدُودِهَا بس اون بیکسون کے رونی پر تمام لشکر مخالف روتا تہا یہانتک گہوڑے روتی تہے اور آنسو اون کی رخسارون پر روان تہی وَانْكَبَّتْ سُكَيْنَةُ عَلَىٰ جَسَدِ الْحُسَيْنِ وَبَكَتْ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَبَانَ رَاسَكَ اس اثنا مین سکینہ بی اپکو باپ کے نعش پر گرا دیا اور بیقرار ہو کر روئی اور یہ بین کیے کہ ای باباکس بے رحم نی تمہاری سر کو تن سے جدا کیا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلَىٰ صَدْرِكَ فَدَمُهُ جَارٍ عَنْهُ ہای ہے بابا یہہ کس ظالم نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ خون اوس سے جاری ہی يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ كَفَّكَ الْيُسْرَىٰ ہاے ای باباکس بدبخت نی کف دست چپ تمہارا کاٹ ڈالا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَيْتَمَنِي عَلَىٰ صِغَرِ سِنِّي ای بابا جان کس شقی نی مجہے اس چہوٹی سن مین یتیم و بی پدر کیا فَبَيْنَمَا كَذَٰلِكَ إِذَا اجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ ایسے سکینہ خاتون نعش پدر سے لپٹی ہوئی بین کر رہی تہی کہ یکایک بہت سے منافق بیدین جمع ہوئی اوس یتیم کی گرد اور جہڑ کنے لگی اور تازیانون سے ڈراتی تہے اور وہ معصومہ نہ چہوڑتی تہے حَتَّىٰ ضَرَبَ بَعْضُهُمُ السَّوْطَ وَجَرُّوهَا عَنْهُ آہ آہ یہان تک کہ کسی ملعون نے وہ ظلم کیا کہ عرش الٰہی کو ہلا دیا کہ اوس کے بیان کا ہرگز زبان کو یارا نہین مگر رونی کو کفایت کرتا ہی اتنا ہی اشارہ کہ وہ بی رحمیان مین کہ وہ دختر یتیم تڑپ گئی اور بلبلا گئی اور اوس نادان کو اور حضرت زینبؑ کو زبردستی گہسیٹکر شتر برہنہ پر سوار کیا اور وہ عاشق پدر نعش سر ورکو جہک جہک کر دیکہتی تہے اور چہوٹی چہوٹی ہاتہون سے سر کو پیٹتی تہے اور کہتی تہی کہ ای ای بابا

مجھے تمہارے نعش پر دل کہول کے رونے سے نہ دیا کیا کرون ناچار ہون وہ یہہ کہتی تہے کہ ملعونون نے
اونٹ جانب کوفہ روانہ کئے **روایت سی و ہشتم روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس**
بہ احوال شہادت امام حسین و بکا دختر امام حسین بر نعش آنحضرت عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ كُنْتُ وَلِيَتُهُ صفیہ دختر عبد المطلب سے روایت
کی ہے کہ اوس نے کہا جب جناب امام حسین پیدا ہوئے تو مینے اوس جگر گوشہ رسول خدا کو گود مین لیا
بعد تہوڑی دیر کے جناب رسول خدا تشریف لائے وَقَالَ يَا عَمَّةُ هَلُمِّي إِلَيَّ ابْنِي اور فرمایا ای عمہ
میری فرزند کو میرے گود مین دو فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا لَمْ نُنَظِّفْهُ مینے کہا یا رسول اللہ اسکے
فرزند کو آپ کے پاک نہین کیا یعنی غسل مولود تک نہین دیا فَقَالَ يَا عَمَّةُ أَنْتِ تُنَظِّفِينَهُ إِنَّ
اللهَ قَدْ نَظَّفَهُ وَطَهَّرَهُ جناب رسول خدا نے فرمایا سبحان اللہ اے عمہ تم اسے کیا پاک کروگی خدا ے
عز و جل نے اسے پاک و پاکیزہ خلق کیا ہے ثُمَّ أَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ وَوَضَعَ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ یہہ فرما کر حضرت نے
امام حسین کو میرے گود سے لی لیا اور پیشانی پر اوس نور چشم کے بوسے دی اور زبان مبارک اپنی
اوس کے موںہہ مین دی شیخ مفید نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ
أَمَرَ اللهُ جَبْرَئِيلَ أَنْ يَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ لِيُهَنِّئُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ بِمَوْلُودِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ کہ جسوقت جناب امام حسین پیدا ہوئے خدا تعالی نے
جبرئیل امین کو حکم دیا کہ ای جبرئیل ہزار فرشتگان مقرب سے ہماری لیکے زمین پر نازل ہو اور
مبارک بادی ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہمارے جانب سے حسین کے پیدا ہونیکی دو کہ سردار
نساء العالمین زہرا کے ہان پیدا ہوا ہے جبرئیل یہہ سنکر روانہ ہوی اثنا راہ مین گذر جبرئیل کا ایک
جزیرے مین ہوا فَرَأَى فِيهَا مَلَكًا يُقَالُ لَهُ فُطْرُسُ اوس جزیرہ مین ایک فرشتی کو دیکھا کہ نام
اوسکا فطرس تہا اور وہ تیسری آسمان کا فرشتہ تہا اور ستر ہزار فرشتے اوس کے تابع فرمان
تہے وَكَانَ قَدْ أَرْسَلَهُ اللهُ فِي أَمْرٍ مِنْ أُمُورِهِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ اور اوسے خدا نے کسی کام کو حکم کیا تہا
فطرس نے اوس کے بجا لانے مین دیر کی فَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَكَسَرَ جَنَاحَهُ پس وہین خدای تعالی نے

غضب مین آیا اور اوسکی پر توڑ کی اوس جزیرے مین ڈالدیا فَمَکَثَ یَعْبُدُ اللّٰهَ سَبْعِمَائَةِ عَامٍ پس اوس جزیرے مین سات سو برس عبادت خدا مین
مشغول تہا اور شیخ ابو جعفر طبرسی نے مصباح الانوار مین یون نقل کی ہی کہ جب غضب ہوا خدا تعالی اوسپر خَیَّرَہٗ بَیْنَ عَذَابِ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْیَا تو اوسی اختیار دیا خداوند عالم نے کہ چاہی عذاب دنیا اختیار کری اور چاہے عذاب آخرت
فطرس نے عذاب دنیا اختیار کیا فَکَسَرَ جَنَاحَهٗ وَاَلْقَاهُ فِیْ تِلْکَ الْجَزِیْرَۃِ مُعَلَّقًا بِاَشْفَارِ عَیْنَیْهِ سَبْعِمَائَةِ
عَامٍ پس حکم خدا سے پر اوس کے توڑے اور اوسے معلق مژہ ہای چشم پر لٹکا دیا اور دود بدبوا اوسکے
زیر قدم سے بلند تہا حَتّٰی وُلِدَ الْحُسَیْنُ فَقَالَ الْمَلَکُ یَا اَخِیْ اِلٰی اَیْنَ تُرِیْدُ تا اینکہ جناب امام حسین
پیدا ہوئے اور جبرئیل مبارکباد کو رسول خدا کی پاس آتے تہے فطرس نے پوچہا کہ ای لہنے جبرئیل تم کہان
جاتی ہو جبرئیل بولی کہ جناب امام حسین فرزند رسول خدا پیدا ہوا ہے مین جاتا ہون خدا کیطرف سے
مبارکباد دینے کو فَقَالَ الْمَلَکُ یَا جِبْرَئِیْلُ قَدْ مَکَثْتُ فِیْ هٰذِهِ الْجَزِیْرَۃِ سَبْعِمَائَةِ عَامٍ اُرِیْدُ اَنْ
تَحْمِلَنِیْ مَعَکَ لَعَلَّ مُحَمَّدًا یَدْعُوْلِیْ فِی الْعَافِیَۃِ فطرس نے کہا اے جبرئیل سات سو برس سے اس جزیرے
مین ایسے عذاب الیم مین گرفتار ہون اب مجہے تاب عذاب خدا نہین ہے تم مجہے ہمراہ اپنے لیچلو کہ شاید کہ
رسول خدا میرے واسطے دعا کرین کہ خدا میرے تقصیر سے درگذرے جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور
اوسے اپنی پرون پر اوٹہا کر رسول خدا کی پاس لائے فَهَنَّاهُ عَنِ اللّٰهِ وَاَخْبَرَہٗ بِحَالِ الْفُطْرُسِ پہلے تو
جبرئیل نے خدا کی جانب سے مبارکباد دی اور بعد ازان احوال فطرس بیان کیا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ قُلْ لَهٗ یَقُوْمُ
وَیَمْسَحُ بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ حضرت نے احوال فطرس سنکی فرمایا کہ ای جبرئیل کہو فطرس سے کہ بدن اپنا
میرے فرزند ارجمند حسین ابن علی کے بدن شریف سے مس کرے اور ملے کہ یہہ بڑے قدر و
منزلت خدا سے عزوجل کے آگی رکہتا ہے اوس کے بدن کی برکت سے خدا تقصیر فطرس سے درگذر کریگا
اور پر و بال عطا کریگا فَقَالَ الْمَلَکُ وَمَسَحَ جَنَاحَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعَ طَائِرًا اِلَی السَّمَاءِ بِبَرَکَۃِ الْحُسَیْنِ پس اوٹہا
فطرس اور جسم شریف امام حسین سے بدن اپنا مس کیا فی الفور برکت سے جسم امام حسین کے خدا تعالی
نے تمام پر و بال عنایت کیٔ اور شاد شاد آسمان سوم پر اپنی عبادت گاہ مین پرواز کر گیا اور مشغول عبادت
الٰہی ہوا وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ مِثْلِیْ وَاَنَا عَتِیْقُ الْحُسَیْنِ اور فطرس بفخر و ناز کہتا تہا کون ہی برابر و مانند میرے

کہ مین آزاد کردہ حسین فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ زہرا ہون حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسین تھا
کہ اوسپر روز عاشورا ہر چار طرف سے نیزہ اور تیر اور پتھر کے وار چلتے تھے اور تلوار و تیر سے لعین
اوسے زخمی کرتے تھے حضرات آیا سزاوار تھا قوم جفا کار کو کہ اوس جسم شریف پر تیغ و نیزہ اور
پتھر لگائین آیا سزاوار تھا ان ملعونون کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہ پر تیرون کا مینہ برسائین
چنانچہ زخمہا سے تیغ و نیزہ کا کچھہ حساب نہین وَكَانَتِ السِّهَامُ فِي دِرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِي جِلْدِ الْقُنْفُذِ
اور فقط ذرہ اقدس پر اسقدر تیر لگے تھے جیسے ساہی کی بدن پر کانٹے ہوتے ہین لیکن شجاعت حضرت کا
یہہ حال تہا کہ جب حضرت پر ہجوم کرکے وہ شریر آتے تھے تو حضرت اون پر مثل شیر کے حملہ کرتے تھے
تو وہ نامرد مثل گلہ گوسفند کے بہاگ جاتے تھے وَلَقَدْ كَانَ يَحْمِلُ فِيهِمْ وَقَدْ تَكَمَّلُوا ثَلٰثِيْنَ اَلْفًا فَيَنْهَزِمُوْنَ
كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ اور تیس ہزار اشقیا متفق ہوئے اوس جناب پر حملہ کرتے تھے اور جب وہ حضرت
حملہ کرتے تو مانند ملخ کے پراگندہ ہوجاتے تھے پھر حضرت اپنی مقام پر آتے تھے اور فرماتے تھے لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ پھر حضرت نے عمر سعد سے فرمایا کہ تین چیزین مین سے تجھے اختیار دیتا ہون تو اوسے
بولا قَالَ وَمَا هِيَ وہ بولا کیا ہے حضرت نے فرمایا تَتْرُكُنِي اَرْجِعُ اِلٰى حَرَمِ جَدِّي کہ اب تو مجھے
درگذر ہے مجھسے کہ مین رسول خدا کے روضہ پر پھر جاؤن وہ بولا یہہ مجھسے نہو گا حضرت نے فرمایا خیر اگر
یہہ نہیں ہوسکتا اِسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ نَشَفَتْ كَبِدِي مِنَ الظَّمَاءِ تو ایک جام
آب مجھے پلا کہ پیاس کے شدت سے جگر میرا کباب ہوا ہے وہ شقی بولا کہ یہہ بھی نہو گا کہ تمھین
پانی دون حضرت نے فرمایا کہ تو حکم کر کہ ایک ایک آدمی مجھسے لڑے اوس نے قبول کیا یہہ سنکی
شمر لعین بولا کہ ای امیر یون حسین سے تمام اہل ارض لڑین گے تو بر سر نہون گے یہی مناسب ہے
کہ چارون طرف سے حسین پر نرغہ کرین اور اوسے گہیر کر قتل کرین عمر سعد لعین بولا یہی بات خوب
ہے پھر تو چارون طرف سے حضرت پر تیر پڑنے لگے اور حضرت کبھی داہنے پر حملہ کرتے تھے اور کبھی
بائین جانب یہان تک کہ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيدُ عَشَرَةَ الْآفِ فَارِسٍ قتل کیے حضرت نے
زیادہ دس ہزار آدمی سے اور حضرت کی بھی جسم شریف پر اونیس سو پچاس زخم لگی تھے

إِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ أَتُقَاتِلُ أَمْ تُقْتَلُ ناگاہ ایک آواز ہاتف غیب کی آسمان سے آئی ای حسین ای فرزند
رسول الثقلین آیا تم قتل کرنے آئی ہو یا قتل ہونیکو بس یہہ آواز سنکی حضرت نے ہاتہہ رعد کا اور راون
سنگدلون نے فرصت پاکر قریب سے وار لگانے شروع کئی آخر حضرت براسے اتمام حجت فرماتے تہے
یَا قَوْمُ أَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى وَعَطْشَانُ ای بے رحمو مین فرزند رسول خدا ہون اور پیاسا ہون یا
قَوْمُ أَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰى وَعَطْشَانُ ای قوم مین پسر علی مرتضے ہون اور پیاسا ہون إِذْ رَمَاهُ أَبُو الْحُتُوفِ
بِسَهْمٍ لَهُ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِي جَبْهَتِهِ ناگاہ ابو الحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو حضرت کی پیشانی
اقدس پر مارا کہ جسکو رسول خدا بوسے دیتے تہے فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ جَبْهَتِهِ فَسَالَتِ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ وَ
لِحْيَتِهِ پس حضرت نے اوسے نکال ڈالا تو اوس سے پرنالے کے طرح خون روان ہوا کہ رخ انور وریش مقدس
تر ہو گئی فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَرٰى مَا فَعَلُوْا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا دیکہتا ہے تو جو سلوک کیا ان لوگون نے
تیرے نبی کے نواسے سے إِذْ جَاءَهُ سِنَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهُ بِرُمْحِهِ ناگاہ سنان بن انس لعین آیا
اور ایک نیزہ امام مظلوم کے مارا ثُمَّ رَمَاهُ خَوْلِي بِسَهْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِي لَبَّتِهِ پہر خولی لعین نے آکر ایک
تیر زہر آلود حضرت کے مارا کہ وہ حلق مبارک پر لگا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ إِلَى الْأَرْضِ تَخُوْضُ فِي دَمِهِ پس حضرت
گہوڑے سے گرکے زمین پر اپنے خون مین ترپنے لگی بحار مین منقول ہے فَنَادَى الشِّمْرُ مَا انْتِظَارُكُمْ عَجِّلُوْا
پس شمر پکارا جلد حسین کو قتل کرو کیا دیر لگائی ہے پس آیا درعہ بن شریک ملعون وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلَيْهِ
وَقَطَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى اور اوس کافر نے ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف دست حضرت کاٹ ڈالا اور ایک
تلوار اوس مظلوم کے دوش مبارک پر لگائی پہر وہ بیرحم حضرت سے جدا ہوا اور وہ اوس حالت مین او
تو ضعف سے منہہ کے بہل گر پڑے کہ ناگاہ سنان بن انس نے اوس حال مین ایک نیزہ مارا کہ وہ صدرنشین
امامت زمین پر گرا اور سنان نے خولی سے کہا کہ جلد سر حسین کاٹ لی خولی کی دست و پا کانپنے لگی تو سنان
بن انس نے اوس سے کہا ای نامرد تجہسے ایک حسین کا سر نہین کٹتا یہہ کہکر خود آگے بڑہا وَضَرَبَ
السَّيْفَ عَلٰى حَلْقِ الشَّرِيْفِ وَقَالَ اور ایک تلوار دور سے حلق خشک امام غریب پر لگائی اور کہتا تہا
إِنِّي أَذْبَحُكَ وَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّ جَدَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَبَاكَ وَأُمَّكَ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ اور وہ شقی

تمہین فتح کریگا اور خوب جانتا ہون کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور پدر و مادر تمہارے بہترین خلق
خدا ہین یہہ کہکر سر اوس پیاسے کا اوس لعین نے جدا کیا اسطرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا
اور اہل حرم کو لوٹ کر قتل گاہ کیطرف لائے اور فخر یہ خوش ہو ہو کر ہر ایک بے شرم اپنی اپنی شقاوت
بیان کرتا تھا فَهٰذَا يَقُولُ اَنَا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي وَ ذٰلِكَ يَقُولُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَاُلْقِيَ اِلَى الْاَرْضِ
پس ایک شقی بولا کہ یہہ وہی ہے جسنے حسین کو تلوار ماری تھی دوسرا بولا کہ اوس شقی نے سینہ
اقدس حسین پر نیزہ مارا کہ غش کھا کر خانہ زین سے منہہ کے بہل زمین پر گر پڑے وَهٰذَا يَقُولُ لَطَمْتُهُ
وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهُ اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے وقت اخیر حسین کو طمانچہ مارا اور عمامہ اوسکا
لے آیا اور کوئی کہتا تھا کہ مجھسے حسین نے بہت پانی مانگا اور اوس شقی نے ایک قطرہ آب نہ دیا پس جونہین
اہل حرم نعشہای شہدا کو ریگ گرم پر سر بریدہ اور خون جاری مثل گوسفندان قربانی پڑی دیکھا
سب نے لاشون سے لپٹ کر شور و غوغا بلند کیا ثُمَّ جَاءَتِ الْمَرْءَةُ وَفِي حِجْرِهَا صَبِيَّةٌ تَلْطِمُ رَاْسَهَا
وَتَقُولُ آہ آہ اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي مقتل ابو مخنف وغیرہ مین مذکور ہے اوسوقت ایک بی بی روتی ہوئے
اور گود مین ایک چہوٹی لڑکی لئے ہوئے نعش پسر فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہہ تہا
کہ ہوائیان منہہ پر اوڑتی تہین اور ننہی ننہی ہاتہون سے وہ یتیم سر کو پیٹتی تہے اور بے اختیار آہ
کر کے روتی تہے اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي کہکے فریاد کرتی تہے یعنی کہان ہین میرے بابا حسین اور کدہر
گئے بابا میرے حسین کہ میری یہ حالت دیکہین کہ مین روتی ہون اور دیر سے اونہین ڈہونڈہتی ہون
اور وہ نہین ملتے حَتّٰى اشْتَمَّتْ رِيحَ اَبِيهَا یہان تک کہ اوس یتیم نے اپنے باپ کی بو سونگہی اور نعش پہچان کر
اسقدر روئے اور بیقرار ہوئی کہ مان کی گود سے اپنے تئین گرا دیا فَاعْتَنَقَتْ جَسَدَ الْحُسَيْنِ
وَتَقُولُ پس وہ دوڑکر نعش امام سے لپٹ گئی اور یون بین کرتی تہے وَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي اَبَانَ رَاْسَكَ
فَلَمْ عَرَفْتُكَ ہای غریب بابا میرے کس ظالم نے سر تمہارا تن سے قلم کیا کہ ای بابا مینے تمکو پہچانا وا
اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلٰى صَدْرِكَ ای مظلوم بابا میرے کس ستمگار نے تمہارے سینہ پر نیزہ مارا
کہ ابتک خون اوس سے جاری ہے ثُمَّ اِنَّهَا لَطَمَتْ حَتّٰى خَرَّتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا پہر اوس یتیم حسین نے اسقدر

منہہ پیٹتا کہ آخر نعش حضرت پر بیہوش ہوکی گر پڑے وَضَجَّتِ الْقَوْمُ عَنْ صَوْتٍ وَاحِدٍ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ
حَتَّى جَرَتِ الدُّمُوعُ عَلَى حَوَافِرِ الْخُيُولِ راوی کہتاہے کہ اوس یتیم کی رونی اور غش ہوجانی سے تمام لشکر
مخالف یکبار رو اوٹھا اور صدای ہای ہای چار طرف سی بلند ہوئی یہان تک کہ گہوڑی اون کے بہی روتے تھے
اور آنسو اونکی بہہ کر سمون تک پہنچی تھے یہہ دیکھکر عمر سعد لعین پکارا کہ جلد کوچ کرو اور نعشون سے
چھڑاؤ حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہہ حکم ہے کہ یتیم کو آواز درشت سی نہ پکارو کہ دل اونکے
نازک ہوتی ہین اور اون کے سر پر ہاتہہ پہیرو کہ ثواب عظیم ہے آہ مگر اون کافرون نی حکم سی عمر سعد کے
اون یتیمون کو عوض دلاسا کی تازیانی اور طمانچے مارکی نعشون سے چھڑایا کہ وہ بلبلا گئین چنانچہ منقول
ہے کہ سکینہ نعش جناب امام سے لپٹی زخم کانون کے اور نیل رخسارون کی دکھاتی اور کہتی تہی کہ ہای
بابا بعد تمہارے میری کان زخمی کئے اور گوشوارے چہین لیئے اور مجھے طمانچے مارے ناگاہ شمر شقی
آن کے اوسے چھڑانی لگا اور وہ لاش پدر سے لپٹی تہی اور نہ چہوڑتی تہے کہ اوس شقی نے جہنجلاکی ایک
طمانچہ رخسار پر مارا اور ہاتہہ کہینچکر ایک تازیانہ مارا کہ وہ یتیم بلبلا گئی روایت ۲۹ سی و نہم ثواب گریہ اور تمہید
ذکر سلیمان پہر گریہ جنات نعش امام حسین پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہے شیخ مفید و
شیخ طوسی رح نی جناب امام جعفر صادق سے نَفَسُ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ یعنی جو شخص
محزون و غمگین ہو اون جور و ستم پر کہ جو اہلبیت پر ظالمون کی ہاتہہ سے گذری ہین جو سانس لیگا ثواب تسبیح خدا
اوسے عطا کریگا اور مغموم ہونا اوسکا عبادت ہے وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور راز ہمارے
چہپانا دشمنون سے ثواب جہاد در راہ خدا رکہتا ہے پہر فرمایا حضرت نے يَجِبُ أَنْ يُكْتَبَ هٰذَا الْحَدِيثُ
بِالذَّهَبِ لازم ہے کہ اس حدیث کو آب طلا سے لکھین وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَكَى وَأَبْكَى ثَلٰثِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ
اور دوسری حدیث مین ہے پہر اوس جناب نے فرمایا جو ذکر ہمارا کرکے رولاوے تیس آدمیون کو خدا اوسپر
جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَكَى وَأَبْكَى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے یا رولاوے دس آدمیون کو خدا
اوسپر جنت کو واجب کرتاہے وَمَنْ بَكَى وَأَبْكَى وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے یا رولائے ایک آدمی کو
خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو صورت گریہ کنندون کے بنائے

خدا اوسپر بھے جنت کو واجب کرتا ہے فَاِنْ مَنْ لَمْ یَحْزُنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا بس تحقیق کہ جو شخص ہمارے
مصیبت سینے اور دل اوسکا محزون ہو پس وہ ہمارے شیعون سے نہین ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا
ہے کہ حضرت سلیمان پیغمبر کو خدا تعالی نے ملک عظیم دیا تہا اور تمام جن و انس اور پرند اور چرند تابع اوسکے
کئے تھے کہ جسے وہ حکم دیتے وہ بجا لاتی تہی جو چیز کہتے تہی جنات طیار کرتی تہی اور ہوا کو تابع کیا تہا کہ صبح کو ایک مہینے کی راہ تک زمین لیجاتی تہی پس
ایکدن تخت سلیمان ہوا پر جاتا تہا ناگاہ صحرای کربلا پر پہنچا تین مرتبہ ہوا تخت کو گردش دی فَخَافَ اَنْ یَقَعَ
عَلَی الْاَرْضِ پس خوف ہوا کہ تخت زمین پر نہ گر پڑے غرض ہوا ٹھہر گئی اور تخت زمین پر آیا قَالَ سُلَیْمَانُ یَا رِیْحُ
مَا سَبَبُ اِضْطِرَابِكِ حضرت سلیمان نے فرمایا ای ہوا کیا سبب ہے تیری اضطراب کا بولی ہوا کیونکر
نہ بیچین و مضطرب ہون مین یُقْتَلُ فِیْ هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَابْنُ عَلِیِّ نِ الْکَرَّارِ قتل
کیا جائیگا بیچ اس زمین کے نواسا محمد مختار کا اور بیٹا علی کرار کا قَالَ مَنْ یَقْتُلُهٗ حضرت سلیمان بولے
اوس فرزند پیغمبر آخر الزمان کو کون حسین شہید کریگا قَالَتْ یَزِیْدُ مَلْعُوْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ
ہوا نے عرض کی کہ یزید اوسے شہید کریگا اور لعنت کرینگے اوسپر اہل آسمان و زمین پس لعنت کی سلیمان نے
یزید پر اور بہت نفرین کی اور جن و بشر و مرغ جو ہمراہ سلیمان تھے سب آمین کہتی تھے پھر تخت کو ہوا
لیکے آگے بڑھے پس اسیطرح سلیمان اپنے ملک بادشاہت مین مشغول تھے کہ ایکدن کہا حضرت سلیمان نے
کہ مین ایکدن ملک اپنا دیکھون اور آرام اوٹھاؤن فَصَعِدَ عَلَی الْقَصْرِ پس چڑھ گئے ایک قصر بلند پر اور
حکم کیا کہ کوئی میرے پاس نہ آئے کہ ایکدن مین آرام مین بسر کرون وَقَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصَا یَنْظُرُ اِلٰی
مُلْکِهٖ اور تکیہ دیکے عصا پر کھڑے ملک و بادشاہی پر اپنے نظر کرتے تھے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهٗ
قَالَ مَنْ اَنْتَ پس ایک شخص کو دیکھا حیران ہو کے پوچھا کہ تو کون ہے کہ بے اجازت میرے چلا آیا قَالَ اَنَا الَّذِیْ
لَا اَرْشِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْكَ بولا مین وہ شخص ہون کہ نہ رشوت لیتا ہون اور نہ بادشاہون سے
ڈرتا ہون اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَكَّلَ اللّٰهُ عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خداوند عالم نے
مجھے مقرر کیا ہے قبض ارواح پر پس سلیمان بولے کہ بجا لاؤ جو تمہین حکم ہوا ہے فَمَاتَ وَهُوَ قَائِمًا كَمَا كَانَ
پس مر گئے سلیمان مگر عصا ٹیکے کھڑے تہے سب جن کاروبار مین مشغول تھے اور جانتے تھے کہ سلیمان زندہ مین

کھڑی دیکھتی ہین پس جب دیمک نے عصا اون کا کھایا اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام گر پڑے تو جنات نے
جانا کہ سلیمان مر گئے اور ترک کیا سب کامون کو اور جن ہاتک شکر گزار ہین دیمک کے کہ اوس نے آگاہ کیا
موت سلیمان سے فَيَجْعَلُونَ الْمَاءَ وَالرِّزْقَ عِنْدَهَا تَحْتَ الْأَرْضِ پس رکھتے ہین پانی اور کھانا نزد
دیمک کی زیر زمین جناب امام جعفر صادق فرماتی ہین کہ اسی جہت سے جہان دیمک ہوتی ہے کیچڑ اور پانی
پایا جاتا ہے پس وہ جن رکھجاتے ہین غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ حضرت سلیمان کی یہہ عزت و توقیر تھی
لیکن معلوم ہوا کہ سب اطاعت اون کے خواہش دل سے نکرتی تھے بخلاف احوال جناب سید الشہدا علیہ السلام
کہ اوس جناب پر نثار ہونیکی جنات کیسی آرزو رکھتے تھے کہ اپنی جان اوس بادشاہ انس و جان پر فدا کرین
گر اوس فرزند حیدر کرار نے کسی کے مدد گوارا نہ کی اور جنات خاک اوڑایا کی اور نوحہ و شیون کیا کی
جابجا لوگون نے سنی آواز گریہ جنات سے جناب ام کلثوم سے منقول ہے کہ جب بھائی میرا شہید ہوا
اور گہوڑا در خیمہ پر آیا تو مین خیمہ مین سے صدای اسپ سنکر در خیمہ پر آئی تو دیکھا کہ زین خالی اور باگین
کٹی ہین کھڑا ہے یہہ حال دیکھکر مین نعرے مار کی روئی فَسَمِعْتُ هَاتِفًا أَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا أَرَى شَخْصَهُ
پس ایک جانب خیمہ سی آواز آئی کہ گوشہ اوسکا نظر نہ آتا تھا وہ یہہ کہتا تھا کہ ای مولا میرے ہم آئی
تھے کہ آپ کی نصرت کرین اور جان اپنی آپ پر فدا کرین لیکن ہزار افسوس ہے کہ ہم اس سعادت سے
محروم رہے فَنَادَيْتُهُ بِحَقِّ مَعْبُودِكَ مَنْ أَنْتَ پس مین پکاری اوسی واسطے خدا کی بتلا مجھے کہ تو
کون ہے فَقَالَ أَنَا مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْجِنِّ جِئْتُ أَنَا لِنُصْرَةِ الْحُسَيْنِ بولا وہ ای دختر شیر خدا مین
ہون ایک بادشاہ بادشاہان جن سے آیا تھا مین نصرت فرزند رسول خدا کو فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ
لیکن افسوس کہ ہمنے اونھین شہید پایا اور ہم محروم رہے کہ جان اپنی فدا کرتے ثُمَّ قَالَ وَا أَسَفَاهُ
يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ پہر آہ کا نعرہ مار کر کہنے لگا کہ ہزار افسوس ای ابا عبد اللہ تمہارے پیاسی شہید ہونے
اور قبیلہ بنی اسد مین سے ایک شخص نے روایت کی ہی کہ جب فرزند رسول ص اور جگر گوشہ بتول ع
مع لشکر دریای فرات پر شہید ہوا تو اسقدر عجائبات مشاہدہ کیے مینی اون نعشون سے کہ طاقت اوس کے
بیان کی نہین ہے یعنی اون مین سے یہہ ہین إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ تَمُرُّ عَلَى نَفَحَاتٍ كَنَفَحَاتِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ

جب ہوا چلتی تھے تو نعشہای اطہر سے بوی مشک و عنبر آتی تھے وَلَمْ اَزَلْ اَرَیٰ نُجُوْمًا تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الْاَرْضِ وَتَرْتَقِیْ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ اور ہمیشہ ستارے آسمان سے زمین پر قریب نعش حضرت کی نازل
ہوتی تھے اور پھر چلی جاتی تھے اور مین تنہا تھا کسی سی پوچھہ نسکتا تہا اور جب غروب آفتاب ہوتا تھا
تو ایک شیر جانب قبلہ سے آتا تھا اوس کے خوف سی مین گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوتی گھر سے
آتا تھا تو اوسے جانب قبلہ جاتی دیکہتا تھا فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اِنَّ هٰؤُلَآءِ خَوَارِجُ قَدْ خَرَجُوْا عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ
فَاَمَرَ بِقَتْلِهِمْ پس مین حیران ہوا اور کہتا تھا دل مین کہ انھین لوگ خارجی کہتے ہی کہ اہنون نے عبد اللہ بن زیاد
خروج کیا ہے تا آنکہ اوس نے اون کے قتل کا حکم کیا وَاَرَیٰ مِنْهُمْ مَا لَمْ اَرَاهُ مِنْ سَآئِرِ الْقَتْلٰی مگر یہہ کیسی
خارجی ہین کہ ایسے ایسے امور عجیب و غریب ان کے نعشون سے دیکہتا ہون کہ کبھی اور کشتون کے لاشون
سے نھین دیکھی پس واللہ آجکی رات یہین رہون گا دیکھون کہ یہہ شیر گوشت ان لاشون کا کہاتا ہے
یا نہین غرض جب غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور مین خوف سے اوسکی کانپنے لگا اور خیال ہوا مجھے
کہ اگر مراد اسکے کہانا گوشت بنی آدم کا ہے تو مجھے بہی ہلاک کریگا وَاَنَا فِیْ ذٰلِكَ مُتَفَكِّرٌ وَهُوَ يَتَخَطَّى الْقَتْلٰی
مین اس فکر مین تہا کہ وہ شیر قتل گاہ مین داخل ہوا اور نعشون کو سونگہتا تھا حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی جَسَدٍ
كَاَنَّهُ الشَّمْسُ اِذَا طَلَعَتْ یہان تک کہ وہ شیر ایک نعش کے سرہانی کھڑا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب تابان
زمین پر پڑے ہتی پس وہ شیر نعش کو بغل مین لیکر مُنہہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کہا مینے اللہ اکبر یہہ عجایبات
خالی اسرار سے نہین ہین وَاِذَا بِشُمُوْعٍ مُعَلَّقَةٍ وَمَلَاَتِ الْاَرْضَ ناگاہ بہت سے شمعین معلق روشن
دیکھین مینے کہ تمام زمین روشن ہوگئی وَاِذَا بِبُكَآءٍ وَنَحِيْبٍ وَلَطْمٍ ناگاہ ایک آواز رونے اور نوحہ کے
اور منہہ پیٹنے کے ملند ہوئی پس جب تامل سے سنا تو وہ آواز زمین کے نیچے سے آتی تھین اور ایک اون رونیوالون
سے یہہ کھکر روتی ہے وَاحُسَيْنَاهُ وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ ای حسین ای قرۃ العین کہ میرے رونگٹے کھڑے
ہوگئے پس قریب گیا مین اوس آواز کے وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَنْ تَكُوْنُوْنَ اور قسم
دی مینے خدا و رسول کے اور پوچھا کہ تم کون ہو فَقَالَتْ اَنَا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ اوس نے کہا ہم عورات
جن ہین پہر پوچھا مینے تم روتی کیون ہو اور کیا حال ہے تمہارا فَقُلْنَ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ اِلَی الصَّبَاحِ هٰذَا

عَزَّاؤُنَا عَلَی الْحُسَیْنِ الذَّبِیْحِ الْعَطْشَانِ پس کہا اون عورتون نے ای شخص ہر شب کو شام سے صبح تک ہم یونہی
روتی ہین حسین غریب بہوکے پیاسے پر کہ جسکا کوئی رونیوالا نہین ہے پس کہا مینے ہٰذَا الْحُسَیْنُ یَجْلِسُ
عِنْدَہٗ الْاَسَدُ یہہ نعش حسین ہے کہ جسکے پاس شیر بیٹھا ہے قُلْنَ نَعَمْ بولین ہان یہی حسین ہے نواسا
رسولخدا کا کہ جسے لعینون نے مثل گوسفند کے بہوکا پیاسا ذبح کیا اَتَعْرِفُ ہٰذَا الْاَسَدَ قُلْتُ لَا ای
شخص آیا تو اس شیر کو پہچانتا ہے مینے کہا نہین فَقُلْنَ ہٰذَا اَبُوْہُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
وہ بولین اے شخص یہہ شیر نہین ہے جو تجھے بصورت شیر دکھائی دیتا ہے یہہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب
ہے کہ اپنی فرزند غریب مصیبت زدہ کی نعش پر ہر شب کو روتے ہین فَرَجَعْتُ وَدُمُوْعِیْ تَجْرِیْ
عَلٰی خَدِّیْ وَلَطَمْتُ وَجْہِیْ پس یہہ سنکے بے اختیار روتا ہوا اور منہہ پر تمانچے مارتا ہوا گھر پھرا
کہ افسوس فرزند رسول خدا بیکس و تنہا مارا گیا اور نعش اوس کے یون پڑی ہے پس حضرات رونا جنابکا
بجا ہے کہ کب حضرت سلیمان پر یہہ مصیبت پڑی تہی مثل مصیبت حسینؑ ابن علیؑ کی چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئے
تو وہ عیش و آرام مین قصر عالی پر تھے اور فرزند رسول خدا تین دن کا بہوکا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خون مین
لوٹتا تھا اور تلوار پر تلوار اور نیزے پر نیزہ پڑتا تھا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئے تو وہ نظارہ ملک و
حشمت مین تھے آہ آہ اور فرزند علی مرتضیٰ کا وقت اخیر یہہ حال تہا کہ اوسکا بیان زبان پر نہین آتا
جو حال اون حضرت کا تہا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت مین فرماتی ہین یعنی جب ای جد بزرگوار
تم زخمی ہوکر ریگ گرم پر پڑے تھے تَطَؤُكَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِہَا وَتَعْلُوْا الطُّغَاتُ بِبَوَاتِرِہَا گہوڑے
تمہین ٹاپون سے روندتے تھے اور باغی تلوارین بلند کئے تھے قَدْ رَشَحَ جَبِیْنُكَ پیشانی انور پر تمہارے
پسینا موت کا آیا تھا وَاخْتَلَفَ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَیَمِیْنُكَ اور ہاتھہ پاؤن کبھی
کھینچتے تہی اور کبھی پہیلاتے تھے تُرِیْدُ طَرْفًا خَفِیًّا اِلٰی رَحْلِكَ وَبَیْتِكَ اور نگاہ حسرت جانب خیمہ
دیکھتی تھے ای جد بزرگوار گہوڑا تمہارا پیشانی خون سے بہری روتا ہوا دروازہ خیمہ پر آیا جو ہین اہلبیت نے
گہوڑیکا یہہ حال دیکہا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ عَلَی الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوْہِ
بِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ سب اہلبیت اور دختران فاطمہ خیمہ سے نکل آئین کس شکل سے بال سر کے کہلے ہوئے

تمانچے منھہ پر مارتی ہوئین واویلا کہتے ہوئین میدان مین نکل آئین زبان کویارا نھین اوس بیان کا جو اہلبیت
سینے بی ادبی کریتے شمر کو دیکھا کہ وہ شقی کس مقام پر تہا اور تلوار کو کہان رکہتا تھا اس زیارت
سے معلوم ہوتا ہے سر فرزند فاطمہ زہرا کا زینب وام کلثوم کے سامنے بدن سے جدا ہوا اور
نیزے پر چیڑہایا گیا روایت ختم ہوئی فضائل بکا اور احوال گرگ کہ اوس نی اقرار نبوت
اور امامت کا اور احوال مصائب اہلبیت بیان کیا اور انا جانورون کا نعش امام حسین پر
اور انا دشمنون کا واسطے پامال کرنی نعش کے۔ اور اگر بجانا شیر کا اور جانا دختر مسلم
قبر پدر پر قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ اَنَّ مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعَةً عَلَي الْحُسَيْنِ
اَوْ قَطَرَتْ قَطْرَةً بَوَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰي فِي الْجَنَّةِ یعنی روایت کی ہے احمد بن حنبل نی اپنی کتاب
مین تحقیق کہ جو محزون ہو حال حسین پر اور اوسکے چشم پر آب ہوا اور آنسو جاری ہون اگر ایک آنسو بہے
رخسارے پر اوسکے روان ہو تو خدا تعالی اوسے جنت مین جگہہ دیتا ہے فِي الْخَبَرِ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ذَاتَ يَوْمٍ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَصْحَابِ مِنْهُمْ عَلِيٌّ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا
بیٹھے تھے اور ایک جماعت اصحاب بہی حاضر تھے اور جناب امیر المومنین بہی بیٹھے تہی اِذَا جَاءَ
الرَّاعِيْ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ کہ ناگاہ ایک چرواہا کانپتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نی اصحاب کے
طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہہ مرد جو آتا ہے قصہ عجیب غریب رکہتا ہے فَلَمَّا جَاءَ عِنْدَهٗ قَالَ
اَخْبِرْ بِمَا فِيْ قَلْبِكَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ پس وہ چرواہا حضرت کی پاس آیا تو حضرت نے
اوس سے پوچہا کہ ای شخص خبر دی مجھے اوس چیز کی جو باعث تیرے خوف وبیم کی ہوئی ہے
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ عَجِيْبٌ اوس نے عرض کی یا حضرت امر قصہ میرا عجب ہے کہ مین اسوقت
بکریان چراتا تھا کہ ایک بہیڑیا آیا اوس نے حملہ ایک بکری پر کیا اور اوسے لیچلا مینی اوسے ایک
پتھر مارا اور بکری چھڑالی پہر وہ اور ایک بکری کو پکڑ کے لیچلا مینی اوسے بہی چھڑا لیا اسطرح
چار بکریان پکڑین اور مینی چھڑا چھڑا لین ثُمَّ قَالَ وَحَمَلَ عَلَي الشَّاةِ فَالْقَيْتُ الْحَجَرَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ
وَقَالَ جب پانچوین مرتبہ آیا اور بکری پر حملہ کیا پہر مینے ایک پتہر مارا پس وہ بہیڑیا دم کی بہل بیٹھہ گیا اور

قدرت خدا سے یون گویا ہوا کہ آیا تو شرم نہین رکہتا کہ مانع ہوتا ہے اوس روزی سے کہ خدا نے
واسطے ہماری بسر کی ہے مینی کہا ای بہیڑیے نہایت حال تیرا عجیب ہے کہ تو ایسے باتین کرتا ہے
فَقَالَ لَوْ شِئْتَ اُخْبِرُ بِاَمْرٍ اَعْجَبَ مِنْ هٰذَا یہہ سنکے اوس بہیڑیے نے کہا کہ اگر چاہے تو تو مین ایسے
چیز کی خبر دون کہ وہ اوس سے بہی عجیب و غریب ہی کہا مینے کہ اوسکو بیان کر فَقَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ بِالرِّسَالَةِ وَهُوَ اَخْبَرَ بِمَا سَیَاْتِیْ وَمَضٰی کہا اوس بہیڑیے نے
کہ حق سبحانہ تعالی نی جناب محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور وہ حضرت
مدینے مین خبر آیندہ و گذشتہ دیتے ہین اون کے پاس ہے شفا ہر درد کی پس اے بہیر کہ تو اب تلک اون
حضرت کی خدمت مین مشرف نہین ہوا اب تو جا اور ایمان لا اور اون کو پیغمبر آخر الزمان جان اور اونکی
اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین اوسے بجا لا جس سے منع کرین اوس سے باز رہ تا انجام تیرا بخیر ہو اور عذاب الہی
سے سالم رہے راعی کہتا ہے کہ اوسوقت مینی اوس سے کہا کہ تیری اس بات سے کمال مجھے شرم آتی
ہے کہ اب تجھے بکریون کی کھائی سے منع کرون بس تو مختار ہے جسقدر چاہے ان بکریون سے کہا
کہ اب مین منع نکرونگا پہر اوس بہیڑیے نے کہا کہ اے بندہ خدا شکر کر تو خدا کا کہ مجہکو خدا نے اون
لوگون مین سے کیا ہے کہ جو عبرت پکڑتی ہین اور تابع احکام الہی ہوتی ہین ای راعی بدترین مردم وہ لوگ
ہین کہ جانتے ہین فضایل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو اور دل مین انکار کرتے ہین اور اسیطرح اون کی بہائی
علی بن ابیطالب کی فضائل اور مرتبے دیکہتی ہین اور آگاہ ہین اون کے علم و زہد و شجاعت سے اور اعدای پیغمبر
سے اور اوسپر دلمین عداوت رکہتی ہین اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّهٗ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَهُوَ فِی النَّارِ خدا دوست
رکہتا ہے اوسے جو دوست رکہتا ہے علی کو اور جو بغض و عداوت کرے اوس سے وہ ابد الاباد
جہنم مین رہیگا اِنَّمَا اَیُّهَا الرَّاعِیْ فَهُوَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ای راعی علی قسیم جنت و نار ہے اور یہین دوستی
اون کی موجب دخول بہشت ہی اور دشمنی اون کی باعث خلود نار ہی چرواہا کہتا ہے کہ مینی کہا کہ اس فضیلت و مرتبے
اون سے کون عداوت کریگی یہ سنکے اوس بہیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ یہہ ہی کہ جب جناب رسول خدا کی رحلت ہوگی
تو وہ لوگ اون سے پہر جاوینگے اور اپنی اپنی کینہ ہای دیرینہ ظاہر کرینگے اور دست ظلم و ستم اون پر

دراز کرینگی اور حق اونکا چہین لینگی اور آخر کو قتل کرینگی اور سب سے زیادہ یہہ ہے یَقْتُلُوْنَ اِبْنَیْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا
کہ شہید کرینگی دونون بیٹونکو اونکی کہ ایک حسن اور دوسرا حسین ہے ثُمَّ یَسْبُوْنَ ذَرَارِیْهِمْ اور بعد شہادت امام حسین کے عورتونکو
اون کے اسیر کرینگی اور شہر بشہر اور دیار بدیار پہراوینگے وَیَمْنَعُوْنَهُنَّ مِنَ الْبُكَاءِ اور اونکو منع کرینگی رونی سے
وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ یَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ اور وہ قوم جفاکار باوجود اس ظلم شدید کی دعوی اسلام بہے کرینگی ثُمَّ بَكَا بُكَاءَ
الثَّكْلٰی یہہ کہکر وہ بہیڑیا اسطرح رویا کہ جیسے مان روتی ہی مرنے پر جوان بیٹے کے پہراور
بہت بہیڑیے جمع ہوئے اور کہا اونہون سے کہ ہم شکر کرتی ہین خدا کا کہ ہم کو خدا نے مقرر کیاہی کہ ہم اون کو
جہنم مین چیرین اور پہاڑین اور عذاب اون کا باعث ہمارے سرور کا ہوا اور رنج والم اون کا موجب ہماری خوشی کا ہو
پس مین اسوقت ای رسول خدا اون گوسفندون کو اون بہیڑیون مین چہوڑکر آیا ہون اور تصدیق آپکی نبوت اور
علی بن ابیطالب کی خلافت اور امامت کی جان ودل سے کرتا ہون فَبَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَظَرَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ
پس جناب رسول خدا کو احوال شہادت جناب امام حسین یاد آیا تو خوب روئے جب رونے سی حضرت کو افاقہ ہوا
اوس بہیڑیے کے ساتہہ وہان تشریف لائے دیکہتی ہی اون حضرت کو وہ بہیڑیے حضرت کی پاس آئے اور کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی سلام ہو تمپر ای پیغمبر خدا اور رحمت اور درود خدا تمپر ہو
ثُمَّ قَالُوْا اَنَا نُعَزُّوْنَكَ فِیْ وَصِیِّكَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَوَلَدَیْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پہر کہا کہ ہم
یا حضرت پرسا دیتی ہین تمہین تمہارے وصی علی ابن ابیطالب اور اون کے حسن اور حسین کا فَبَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
بُكَاءً شَدِیْدًا پس روئے جناب رسول خدا اور فرمایا خدا لعنت کری اوسپر جو میرے بہائی علی کو اور
میری فرزند حسن اور حسین کو شہید کرے پہر بہیڑیے منہہ اپنا زمین پر رگڑکی کہنی لگی وَاللّٰهِ اَنْتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ قسم ہے خدا کی کہ تم پیغمبر خدا ہو برحق حضرت نی فرمایا کہ ای بہیڑیو جسطرح تمنی میری نبوت کے
تصدیق کے اسیطرح علی کے امامت کی تصدیق کرو وہ بہیڑیے حضرت کی پاس آئے اور موہنہ اپنا زمین پر
رگڑکر بولے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْعَالَمِیْنَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ فَهُوَ نَجَا وَمَنْ
تَخَلَّفَ عَنْكَ فَهُوَ غَرَقَ سلام ہو تمپر اے وصی رسول خدا جس نے تمہاری پیروی کی اوس نے
نجات پائی جہنم سے اور جس نے تمہین چہوڑدیا وہ ہلاک ہوا فَطُوْبٰی لِمَنْ اَحَبَّكَ وَقِیْلَ لِمَنْ

اَلْغَضَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا یُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ اَبَدًا پس خوشا حال اوسکا جو تمسے محبت رکھے اور عذاب سے واسطے اوس کے جو تمسی عداوت کرے تحقیق جناب احدیت تمہاری دشمن کو کبھی آتش جہنم سے باہر نہ نکالیگا
ای علی اگر کوئی شخص تمام روے زمین کو راہ خدا مین تصدق کرے اور بقدر رائی تمسے بغض رکھے لازم خدا پر کہ اوسکو ہمیشہ عذاب الیم مین گرفتار رکھے یہہ حال دیکھکر سب متعجب ہوئے اور کہنی لگی کہ ہم نجانتی تھے کہ حیوان بھی علی سے اسقدر محبت رکھتی ہین اور مطیع و منقاد ہین سنا مرتبہ جناب امیر المومنین کا اور اون کے اولاد کا کہ جانور اون سے اسقدر محبت رکھتی ہین چنانچہ کتب معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب سید الشہدا شہید ہوئے وَاِذَا بِطَائِرٍ اَبْیَضَ قَدْ اَتیٰ وَتَمَسَّحَ بِدَمِہٖ وَطَارَ ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور خون امام مین لوٹا اور اوڑگیا اور خون اوس کے پرون سے ٹپکتا تہا پس اورکتنی ہی جانور شاخہا ے درخت پر سایہ مین محفوظ بیٹھی تھے ذکر آب و دانہ کرتی تھے پس یہہ جانور بولے یَا وَیْلَکُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَلَاهِیْ وَالْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَاءَ فِیْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقیٰ عَلیَ الرَّمْضَاءِ ای وای ہو تمپر کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتے ہو اور حسین فرزند علی و فاطمہ اس گرمی مین زمین کربلا کے ریگ تفتیدہ پر بغسل و کفن پڑا ہے پس سب جانور بیتاب ہوکی کربلا کی طرف اوڑ گیے فَرَاَوْا سَیِّدَنَا الْحُسَیْنَ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَاءَ مُلْقیٰ عَلیَ الرَّمْضَاءِ بِلَا رَاْسٍ وَلَا غُسْلٍ وَلَا کَفَنٍ پس دیکھا جناب امام حسین کو زمین کربلا پر بی سر و بی غسل کفن آغشتہ بخاک خون پڑے ہین تَوَاقَعْنَ عَلیٰ دَمِہٖ وَتَمَرَّغْنَ فِیْہِ جب یہہ حال حضرت کا دیکھا تو انکو نعش حضرت پر گرا دیا اور خون حضرت مین لوٹی اور اپنی زبان مین شیون کرتی تھے وَفِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ خَرَجَتِ الْوُحُوْشُ وَالذِّیَابُ وَالْاَسَادُ مِنْ مَسَاکِنِهَا یَبْکُوْنَ چنانچہ بعضے کتب مین مرقوم ہے کہ جب فرزند شیر خدا شہید ہوا تو جانوران وحشی اور بہیڑیے اور شیر اپنی مسکنون سے نکل آئے اور روتی تھے اور چلاتی پھرتی تھے وَمِنْهُمْ مَنْ یَدُوْرُوْنَ جُثَّۃَ الْحُسَیْنِ یُقَبِّلُوْنَہٗ بعضے ان مین سے نعش حضرت کی تصدق ہوتی تھے اور گرد پھرتی تھے اور نوحہ و زاری کرتی تھے اور جسم شریف کی بوسی لیتی تھے وَیَضْرِبُوْنَ الرُّءُوْسَ عَلیَ الْاَرْضِ وَتَارَۃً یَنْظُرُوْنَ اِلیَ السَّمَاءِ اور سر و نکو زمین پر دے مارتی تھے اور کبھی آسمان کیطرف

سر اوٹھا کی دیکھتی تھے اور نعرے مارتی تھے وَمِنْہُمْ مَنْ یَجِیْلُوْنَ عِنْدَ شَطِّ الْفُرَاتِ وَیَبْلُوْنَ
وَلَمْ یَسْقُوْنَ اور بعضے اون مین سے دریا کی طرف آتی تھے اور اوسے بنظر حسرت دیکھتی تھے
کہ فرزند ساقی کوثر اسپر پیاسا مارا گیا ہی اور روتی تھے اور پانی نہ پیتی تھے اور اسطرح ماتم جناب امام
مین مشغول تھے کہ ایک دوسرے کا معترض نہوتا تھا یعنی آہو شیر و گرگ سے نہ بہاگتی تھے اور شیر
اور بہیڑیے ہرنون کو نہ ستاتی تھے افسوس جانورون کا تو یہہ حال تہا اور آدمیون کا یہہ حال تھا
کہ کسیطرح رحم نہ کھاتی تھے اور ظلم سے باز نہ آتی تھے چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشی کرتا ہوا
پیش عمر سعد آیا اور بولی کہ ای امیر مبارک ہو یہہ فتح کہ دلبر زہرا کو پیاسا ذبح کیا سب آرزو مین ہماری
برآئین قتل حسین مین فَاَتَاشْتَفَیْنَا اَنْ اَوْطَیْنَا الْخُیُوْلَ عَلٰی جُثَّۃِ الْحُسَیْنِ پس اتنا چاہتے ہین کہ آرزو مین
ہماری برلا اور اذن دی کہ گہوڑے نعش حسین پر دوڑاوین کہ ہمارے دل ٹہنڈے ہون قَالَ ذٰلِکَ
لَکُمْ عمر سعد نے کہا کہ تمہین اختیار ہے کہ نعش پر گہوڑے دوڑاو جسم حسین کو پامال کرو علی و فاطمہ کو
بیچین کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ زَیْنَبُ ذٰلِکَ الْحَالَ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْہَہَا راوی کہتا ہے
جب یہہ خبر زینب خاتون نے سنی کہ وہ جسم جس سے ملائکہ اپنی بدن کو ملتی تھے آج روندا جاتا ہے
وہ حسین جسے رسول خدا کاندہی پر چڑہاتی تھے اور جبرئیل جہولا جہلاتی تھے وہ گہوڑون کے
ٹاپون سے پامال ہوگا ایک آہ کا مارا اور رونی لگین اور منہہ پر تماچے مارتی تھین کبہی روتی ہوئے جناب
امام زین العابدین پاس آتی تھین جب اونھین غش مین پاتین پہر روتی پیٹتین در خیمہ پر آتی تھین
وَتَارَۃً تَقُوْلُ وَاجَدَّاہُ وَامُحَمَّدَاہُ مَاتَرٰی حَالَ ابْنِکَ الْحُسَیْنِ اور کبہی منہہ مدینہ کی طرف کرکے
چلاتی تھین ہای ای نانا ای حبیب خدا محمد مصطفی آپ انھین دیکھتی تم حال اپنی فرزند حسین کا کہ تم تو کاندہی پر
چڑہاتی تھے چہاتی پر لٹاتی تھے ظالمون نے کیا حال کیا ہے قَتَلُوْہُ عَلَی السَّغَبِ وَالظَّمَاءِ کہ ملی کیا
ہے اسی بہوکا تین دن کا پیاسا ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ یُوْطُوا الْخَیْلَ عَلٰی جِسْمِہٖ اب چاہتی ہین کہ جسم نازک
کہ جلتی زمین پر دہوپ مین پڑا ہے زخمون سے چور گردن سے لہو بہتا ہے کہ گہوڑون سے پامال کرین
ثُمَّ تَقُوْلُ ہَلْ فِیْکُمْ رَاحِمٌ پہر لشکر مخالف کی طرف خطاب کرکے کہتی تھین ارے لوگو کیا تم مین کوئی

اَلَمۡ دَلۡ نُعَیۡن ہے کہ میرا بھائی روندا جاتا ہے اسی بجا دے یَابۡنَ سَعۡدٍ مَا کَفَاکَ قَتۡلُ اَخِیۡ وَابۡنَیۡہِ
ای عمر سعد کافی نہوا تجھے قتل کرنا میرے بھائی حسین کا اور اوسکی فرزندون کا اب یہہ ظلم کیا جاتا ہی
اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمین قتل کر لیکن میرے بھائی حسین کے نعش نہ روندوا اور اسپر گھوڑے نہ دوڑوا
آہ آہ کون سنتا تھا فریاد دختر زہرا کی اون کافرون نے گھوڑے بڑا ہی کو دوڑائین ایک شیر حائل ہوا ق
حَوَیَبۡکِیۡ وَیَدُوۡرُ حَوۡلَہٗ اور وہ روتا تھا اور گرد نعش کے دوڑتا تھا اور کبھی حضرت کی قدمون پر
آنکھین ملتا تھا اور کبھی آسمان کی طرف دیکھہ کے کہتا تھا یَا رَبِّ اُنۡظُرۡ اِلَی ابۡنِ بِنۡتِ نَبِیِّکَ قَتَلُوۡہُ عَطۡشَانًا
بِغَیۡرِ ذَنۡبٍ ای پروردگار دیکھہ ای حسین فرزند زہرا بنت محمد مصطفی کی طرف کہ بیگناہ اوسے تین روز کا
پیاسا قتل کیا ہے اب اوسکی نعش پر جا سکتے ہین کہ گھوڑے دوڑائین یہہ کہکر وہ شیر دوڑا اون لعینون کی
طرف اور تیرہ آدمی جہنم کو واصل کیے اور باقی بھاگ گئے اور آگے عمر سعد سے سارا ماجرا کہا قَالَ ہٰذِہٖ
فِتۡنَۃٌ لَا تُنَشِّرُوۡہَا عمر سعد نے کہا کہ یہہ فتنہ ہے ہرگز اسی کسی پر افشا نکرو اور کربلا سے کوچ کیا
بیٹیون اور بہوون کو جناب امیر اور فاطمہ کے سر برہنہ شتران بی کجاوہ و عماری پر سوار کیا اور ہاتھ
اون کے رسیون مین باندھ کی اون کے گلون مین باندھ دیے اور ایسا طوق بھارے امام بیمار کے
گلے مین ڈالا کہ گلوی مبارک زخمی ہو کے خون بہتا تھا اور ہاتھ دونون رسی سے گلے مین بندھی تھے
اور جو روتا تھا اوسے نیزون سے مارتے تھے اور رونے ندیتے تھے راوی کہتا ہے کہ جب اونٹ
اون بیکسون کے قریب قبر مسلم کے پہونچے اور اونکو معلوم ہوا کہ یہہ قبر ہراول حسین شہید مسلم غریب کی ہے
تو زیادہ صدای نوحہ و شیون اہلبیت بلند ہوئی قریب تہا کہ روتی روتی اونٹون پر سے گر پڑین فَرَاَیۡتُ
صَفِیَّۃَ تَبۡکِیۡ وَتَقُوۡلُ آہ آہ وَاَلۡقَتۡ نَفۡسَہَا مِنۡ اَعۡلَی الۡبَعِیۡرِ راوی کہتا ہے کہ دیکھا مینی اون مین
ایک لڑکی کو کہ بال اوسکی سر کے کھلی ہوئے اور جا بجا نشان نیلی اوسکی منہہ پر پڑی تھے جب اوس نے قبر مسلم کو دیکھا
بی اختیار اپکو اونٹ پر سے گرایا اور قبر کیطرف دوڑے حضرات وہ دختر مسلم تھی اور قبر سے یہہ کلام
کرنے لگی یَا اَبَتَاہُ بِاَیِّ عَیۡنٍ اَرٰی قَبۡرَکَ ای بابا میرے کن آنکھون سے دیکھون قبر تمہاری لَیۡتَنِیۡ
کُنۡتُ الۡیَوۡمَ عَمۡیَاءَ ای بابا کاش مین اندھی ہوتی کہ تمہاری قبر ندیکھتی یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوۡا اَخِیۡکَ الۡحُسَیۡنَ ظَامِیًا

اي بابا کچهه تمنے سنا قتل کيا العينون نے تمهاري بهائي حسين کو يا ساد ويسلبو ولم يذكروا على الله سنا
قِنَاعًا وَخِمَارًا جب همارے امام اور حمايت کرنے والے کو ذبح کيا تو پهر ستمگار خواه هين لوٹا که چادرين
اور مقنعه تک همارے چهين ليئے اور يهان تک همين قيد کر کے لائے هين يا اَبَتَاهُ لَطَمُوا عَلٰی
خُدُوْدِنَا اي بابا ظالمون نے همارے موهنه پر طمانچے ماري که ابتک رخساري ميرے نيلي هين اور اي بابا کئي
دن هوئے که همارے بهائي هم سے بچهڑ گئے هين ميني جاناتها که بابا کي قبر پر بيٹهے هونگے اب مين ناامّيد
هوئے معلوم نهين که حال اون کا کيا هوا ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِيْهَا وَصَاحَتْ وَبَكَتْ حَتّٰی غُشِيَ عَلَيْهَا
پهر قبر سي اپني باپ کي ليٹ کر روئے اسقدر که روتي روتے بيهوش هو گئي لوگون نے اوسيطرح اونٹ پر
سوار کيا اور قافله اسيرونکا ابن زياد کيطرف روانه هوا از روايت چهل و يکم روايت هرني کے
اور تاراج کرنا خيام کا اور لوٹنا اهلبيت کا اور تازيانه مارنا امام زين العابدين عليه السلام کو
عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جابر ابن يزيد جعفي نے روايت کي هے جناب
امام محمّد باقر سے قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ جَالِسًا مَعَ جَمَاعَةٍ که جناب امام زين العابدين
ايک جماعت اصحاب سے بيٹهے تهے اِذَا اَقْبَلَتْ ظَبْيَةٌ مِنَ الصَّحْرَاءِ حَتّٰی وَقَفَتْ قُدَّامَهُ ناگاه ايک هرني
جانب بيابان سے آئي تا آنکه سامنے حضرت کي کهڑي هوئے فَتَحَمْحَمَتْ وَضَرَبَتْ بِيَدَيْهَا پس وه هرني
کچهه بولي اور ہاتهه زمين پر مارتي تهے فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کيا حال هے اس هرني کا يهه تو آپ سے
چلي آئے که جيسے پلي هوئي تهے فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ ابْنًا لِيَزِيْدَ طَلَبَ مِنْ اَبِيْهِ خَشْفًا فَاَمَرَ بَعْضَ الصَّيَّادِيْنَ
اَنْ يَصِيْدَ لَهُ خَشْفًا پس حضرت نے فرمايا که ايک يزيد کا بيٹا هے اوس نے اپني باپ سي ايک بچه آهو
طلب کيا پس يزيد نے کچهه صيادون کو حکم کيا که کوئي بچه آهو شکار کر لاؤ فَصَادَ بِالْاَمْسِ خَشْفَ
هٰذِهِ الظَّبْيَةِ وَلَمْ يَكُنْ قَدْ اَرْضَعَتْهُ پس شکار کيا شام کو اس هرني کي بچے کو اور اس نے اوسے
دوده نه پلايا تها فَاِنَّهَا تَسْئَلُ اَنْ نَحْمِلَهُ اِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ عَلَيْهِ يهه سوال کرتي هے که مين اس بچے کو اس تک
لادون تا يهه دوده پلا دے اور پهر صياد تک پهنچا دون فَسَارَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِلَى الصَّيَّادِ
فَاَحْضَرَهُ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الظَّبْيَةَ تَزْعَمُ اَنَّكَ اَخَذْتَ خَشْفًا لَهَا وَاِنَّكَ لَمْ تَسْقِهِ لَبَنًا مُنْذُ

اَخَذَتہ پس دیکہیے رحم ولی حضرت کی کہ اوس ہرنی کی ساتہہ صیاد کی پاس آئی اور اوس سے طلب کیا اور
فرمایا کہ یہہ ہرنی گمان کرتی ہے کہ تو نی بچہ اسکا پکڑا ہے اور تو نے اوسی جبسے دودہ نہین پلایا وَ
قَدْ سَأَلَتْنِیْ اَنْ اَسْاَلَکَ اَنْ تَتَصَدَّقَ بِہٖ عَلَیْھَا اور اس ہرنی نے سوال کیا مجہسے کہ مین تجہسے کہون کہ اس
بچکو اس تک لا دے فَقَالَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلَسْتَ اَسْتَخْبِرُ عَلٰی ھٰذَا پس صیاد نے عرض کی ای فرزند
رسول خدا مین اسپر اعتماد نہین کرتا کہ یہہ جانور صحرائی ہے اسکا کیا اعتبار کہ اپنی بچکو لیکی چلی جاے فَقَالَ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَاْتِیْ بِہٖ اِلَیْھَا لِتُرْضِعَہٗ وَتَرُدَّہٗ اِلَیْکَ حضرت نے فرمایا مین تجہسے کہتا ہون کہ تو لا دے
تا یہہ اوسے دودہ پلاے اور مین لیسے تیری طرف پہیر دونگا یعنی مین ضامن ہون کہ یہہ لیکی بہاگ نجاےگی
فَفَعَلَ الصَّیَّادُ پس صیاد بچہ اوسکا لے آیا فَلَمَّا رَاَتْہُ حَمْحَمَتْ وَدُمُوْعُھَا تَجْرِیْ پس جبکہ ہرنی نے
اپنی بچکو دیکہا تو بولنی لگی اور رونے لگی اور آنسو اوسکی جاری ہوئے فَقَالَ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ لِلصَّیَّادِ
بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اِلَّا مَا وَھَبْتَہٗ لَھَا پس آوجہین حضرت نے بیقراری اوس ہرنی کی دیکہی اوس رحیم
ابن رحیم نے صیاد سے فرمایا تجہے قسم ہی میری حق کی کہ یہہ بچہ اسکو دیدال فَوَھَبَہٗ لَھَا فَانْطَلَقَتْ
مَعَ الْخِشْفِ وَھِیَ تَقُوْلُ پس صیاد نے بچہ اوسی کو دیدالا وہ ہرنی شاد شاد اپنی بچکو لیکر چلی
اور یہہ کہتی تہی اَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ الرَّحْمَۃِ وَاَنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ مِنْ اَھْلِ اللَّعْنَۃِ گواہی دیتی
ہون مین کہ تم اہلبیت سزاوار رحمت الٰہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہارے سزاوار لعنت وبیزاری ہین
مقام خاک اوڑانی کا ہے کہ افسوس ایسے رحیم کو ملعونون نے کیا رنج اور صدمے دیئے اون کے عزیز سارے
سامنے اوسکی ٹکڑی کیئے بہائیون کو اوس جناب کے ذبح کیا بابا کا اون کے سر نیزہ پر چڑہایا اصغر پیاسے تک کا
خون بہایا اون کے سامنے ایک ظالم نے طمانچہ سکینہ یتیم حسین کے رخساری پر مارا کیا کیا رنج ہوا ہوگا
اوس امام غریب کو جب یہہ رنج اون کے سامنی اون کے عزیزون کو پہنچے ہونگے عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ عَلِیِّ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بیاض مخزی مین جناب زینب سے منقول ہے کہ جب امام مظلوم شہید ہوئے فَاَتَانَا عُمَرُ
بْنُ سَعْدٍ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ تَلْطِمُ عَلٰی اَخِی الْحُسَیْنِ وَجُثَّتُہٗ عَلَی الْاَرْضِ بِلَا رَاْسٍ پس آیا ہمارے
قریب عمر سعد اور ہم سب اہلبیت کہڑی پیٹتی تہے حال حسین ابن علی پر اور نعش اوس جناب کے بے سر

زمین پر پڑی تھے وَنَحْنُ مُحِيطُونَ بِهٖ بَيْنَ الْاَعَادِيْ مُكَشَّفَاتِ الرُّؤُسِ مُبْذُولَةٌ وُجُوهُنَا
وَاَبْدَانُنَا اور ہم سب برہنہ کھڑی تھے درمیان دشمنون کے موںہہ ہمارے کہلے تھے وَاَمَرَ عَلَيْنَا
الْعَسْكَرَ بِالنَّهْبِ اس حال پر بہی ہمارے عمر سعد شقی نے رحم نکہایا اور حکم کیا لشکر کو کہ انہیں لوٹ لو
قَالَتْ زَيْنَبُ اَنَا وَاقِفَةٌ اِذَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنَيْنِ وَاَخَذَ كُلَّ مَا كَانَ عَلَيْنَا وَسَلَبَنِيْ
مَا كَانَ عَلَيَّ جناب زینب فرماتی ہین کہ مین کھڑی تھی کہ ناگاہ ایک شخص کبود چشم دراتہ گہس آیا اور
چہین لیا اسباب ہمارا اور لوٹ لیا زیور میرا فَنَظَرَ اِلٰى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَهُوَ مَطْرُوحٌ عَلٰى
نَطْعٍ مِنَ الْاَدِيْمِ وَهُوَ عَلِيْلٌ پہر دیکہا اوس شقی نے میرے بہتیجے امام زین العابدین کی طرف کہ وہ
بیمار مرض مین گرفتار ایک چمڑی پر پڑی تھے فَجَذَبَ النَّطْعَ مِنْ تَحْتِهٖ وَاَلْقَاهُ عَلَى التُّرَابِ پس اوس
شقی نے کچہہ بیمار پر رحم نکہایا اور وہ چمڑا تھے نیچی سے اون کی کہینچ لیا اور اوس بیمار کو زمین پر ڈال دیا
قَالَتْ وَاَتَى الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مُلْقًى عَلَى الْاَرْضِ وَاَرَادَ قَتْلَهٗ جناب زینب
فرماتی ہین آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کے طرف اور وہ جناب اوسیطرح زمین پر پڑی تھے کہ
اوٹہنی کے طاقت نہ تھے اوس شقی نے ارادہ قتل کا کیا اور کہا اسے کیون چہوڑ دیا ہے اسی سے تھے قتل کرو
پس کسی نے کہا کہ یہہ لڑکا کم سن ہے اسی نہ قتل کرو کہ یہہ بیمار بہی ہے ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ
اللّٰهُ فَقُمْنَا اِلَيْهِ وَنَحْنُ مُلْطِمٌ بِوَجْهِهٖ فَصَاحَ عَلٰى مَنْ مَعَهٗ اَحْرِقُوا النَّارَ حَوْلَ الْخَيْمَةِ پہر عمر سعد آیا
اوسی دیکہہ کے ہم سب کھڑی ہوگئی اور موںہہ پر طمانچے مارتی تھے اوس شقی نے حکم کیا اپنی رفیقون کو
لگادو آگ گرد خیمون کے فَقُلْتُ لَهٗ يَا وَيْلَكَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ مَا كَفَاكَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِيْ الْحُسَيْنِ وَ
قَطَعْتَ رَاْسَهٗ وَنَهَبْتَ نِسَاءَهٗ وَاَيْتَمْتَ اَطْفَالَهٗ وَهَتَكْتَ سِتْرَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَيْنَ
الْاَعْدَاءِ وَتُرِيْدُ تُحْرِقُنَا بِالنَّارِ پس کہا مینے وای تجہہ پر مان تیرے تیری ماتم مین بیٹھے نہین کفایت
کرتا تجہے وہ ظلم جو کیا تو نے میری بہائی پر اور کاٹا سر اوس بیکس کا اور لوٹ لیا الحرم کو اور
اوسکے یتیم کیا بچون کو اون کے اور بے پردہ کیا دختران رسول خدا کو درمیان دشمنون کے اب چاہتا ہے
تو ہمین آگ مین جلائے والے ہے تجہہ پر کیا جواب دیگا تو جب ہمارے بابا روز قیامت کو تجہے دشمنی کرینگے

فَوَلّٰی وَجْهَهُ وَلَمْ یَرُدَّ جَوَابًا پس اوس شقی نے موںہہ پہیر لیا اور جواب ندیا غرض منقول ہے کہ آگ خیمون مین
لگادی اور اہلبیت کو شتر ہاے بے ہودہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کے ہاتہہ مین رسی باندہے اور
کوفہ کو روانہ کیا ناگاہ نظر شہربانو کے اپنی فرزند علیل پر پڑی تو یہہ صورت نظر آئی
کہ ہاتہہ دونون رسی سے بندہے ہین اور رسی ایک شقی کے ہاتہہ مین ہے وہ کہینچتا ہے
اور وہ بیمار ضعف و نقاہت سے چل نہین سکتا شہربانو نے فرمایا ای نور دیدہ میرے
خدا امان کو تجہہ سے قربان کرے کہ سکینہ پیاس سے مرتی ہے سکینہ کی لیئے پانی کہین
سے پیدا کرو امام زین العابدین نے ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا کہ اے امان پانی
کہان سے لاؤن فَلَمَّا سَمِعَتْ سُکَیْنَةُ کَلَامَ اَخِیْهَا فَنَظَرَتْ اِلَیْهِ بَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا یس
آواز اپنی بہائی کے سکینہ نے سنی تو سر اوٹہا کر دیکہا یہہ حال اپنے بہائی کا بے اختیار
روئے اور بولے ای ظالمون یہہ ظلم تمنے اولاد رسول پر کیا کون سے دین مین یہہ روا ہے
کہ میری بہائی کے ہاتہہ باندہے ہین اور قوت اونمین راہ چلنے کے نہین ہے راوی کہتا ہے کہ ایک
ملعون برابر سکینہ کے نیزہ دکہا کے بولا چپ رہ اوسوقت خوف سے اوسکے وہ یتیم حسین بیدوار
کانپنے لگی اور سہم کی چپ ہوگئے یہہ دیکہہ کے وہ بیمار رنجور ناقہ سکینہ کے سمت دوڑے کہ
شاید میرے منت سے اوس یتیم پر رحم کرے ناگاہ ضعف و نقاہت سے پاؤن کانپے اور
زمین پر گر پڑے جس لعین کے ہاتہہ مین رسی تہے اوس شقی نے کہینچا آہ اور ایک تازیانہ پشت مبارک
خفا ہوکے اس زور سے مارا کہ درد سے تڑپ گئے اور پیراہن مبارک پارہ پارہ ہوگیا اور
بیہوش ہوگئے زمین پر گر کے تڑپنے لگی جب اہلبیت نے امام کو زمین پر تڑپتے دیکہا سب اہلحرم
نے آپکو اونٹون سے گرادیا اور فریاد و اویلا و امصیبتا کرنے لگے جب زینب دوڑکے
اپنی بیمار بہتیجے سے لپٹ گئین اور سر کو بغل مین لیکے موںہہ سوے مدینہ کرکے بولین وَا
جَدَّاهُ وَاعَلِیَّاهُ وَا فَاطِمَاهُ وَاحَسَنَاهُ ہم شاید تمہارے اہلبیت نہین کہ ہمین اس ذلت و خواری سے
لیئے جاتے ہین اور یہہ فرزند حسین کا ضرب تازیانہ سے زمین پر تڑپتا ہے

روایت چہل و دوم آنا جبرئیل کا واسطے جھولا جھلانے کی اور سوار ہونا امام حسین
کا پشت رسول خدا پر درمیان نماز اور بیتاب ہونا رسول خدا کا گریہ امام حسین
سے اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا میں اور گم ہونا امام حسین کا
جھولے سے اور آنا جناب فاطمہ کا جنت سے نعش امام حسین پر رونے
آن جبرئیل کثیراً ما ینزل فیجد الزہراء نائمۃ والحسین فی مہدہ یبکی منقول ہے
اکثر جبرئیل نازل ہوتے تھے اور دیکھتے تھے کہ جناب سیدہ مشقت کاروبار خانہ سے تھک کے
سو گئی ہیں اور امام حسین جھولے میں روتے ہیں فجعل یناغیہ فالتفت فلن تری احداً پس جبرئیل
جھولا جھلاتے تھے اور لوریاں دیتے تھے پس جناب سیدہ بیدار ہوتی تھیں تو آواز لوری دینے کی
آتی تھی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا فاخبرہا النبی انہ کان جبرئیل پس جناب سیدہ یہ ماجرا
رسول خدا سے عرض کرتی تھیں تو حضرت فرماتے تھے کہ ای فاطمہ وہ جبرئیل ہے کہ تیرے
فرزند حسین کا جھولا جھلاتا ہے اور لوریاں دیتا ہے حضرت جناب حسین کا یہ مرتبہ ہے کہ خداوند
عالم نے محبت اوس مہر امامت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہے بلکہ خود وہ خالق ارض و سما اوس
امام دو جہان کو پیار کرتا تھا کہ ارسال تحیہ آہوا اور خلعت عید سے اور رونے گریے ہونے گوہر سے ظاہر ہے
اور منقول ہے کہ رسول خدا مشغول نماز تھے درعین سجدۂ غفار دلبر حیدر کرار پشت رسول مختار پر سوار ہوا راوی
کہتا ہے کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو میں نے سر اوٹھایا فاذا الحسین علی کتف رسول اللہ پس میں نے دیکھا
میں نے کہ امام حسین پشت رسول خدا پر سوار ہیں پس بعد فراغ نماز اصحاب نے سبب طول سجدہ سے
سوال کیا قال نزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لاترفع راسک مادام ابنک علی
رقبتک حضرت نے فرمایا کہ فرزند میرا حسین میرے پیٹ پر تھا کہ نازل ہوئے جبرئیل اور کہا
ای رسول خدا پروردگار نے فرمایا ہے کہ اگرچہ تم حسین کو بہت پیار کرتے مگر ہم تم سے زیادہ دوست
رکھتے ہیں خوشی ہماری یہی ہے کہ جب تک حسین تمہاری گردن پر ہے تم سجدے سے سر نہ اوٹھانا پس اے اہل ایمان
مقام خاک اوڑانے کا ہے کہ جو گردن رسول خدا جائے سوار ہوا اوسکی گردن کو شمر لعین خنجر سے جدا کرے اوس کے

سر کو ظالم نیزہ پر چڑہا مین شہر بشہر پہرائین دروازون اور رستون مین لٹکائین اور دوچاہی ویرا
حسین ابن علی کے بڑی سبب تہے ایک تو جناب رسول خدا اور دوسری فاطمہ زہرا بس جناب رسول خدا کے
محبت کا تو یہہ حال تہا کہ ایام طفلی مین حسین کا رونا اون سے دیکہا نجاتا تہا چنانچہ کتب مخالفین مین
ابی سعادت سے منقول ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا خانہ عایشہ سے نکلی اور روانہ راہ ہوئے جب خانہ
جناب فاطمہ زہرا پر پہونچے آواز گریہ امام حسین حضرت کی سمع مبارک مین پہونچی حضرت بمجرد سننے
اس آواز کے بیتاب ہو کی خانہ جناب سیدہ مین داخل ہوئی اور فرمایا یا فاطمۃ سکّتیہ الم
تعلمی انّ بکائہ یوذینی ای فاطمہ خاموش کر حسین کو آیا نہین جانتی ہو تم کہ رونی سے
حسین کے مجہے اذیت ہوتی ہے پہر گود مین اوٹہا کے سینہ مبارک سے لگایا اور آنسو پوچہے
اور اس قدر رولاسا دیا کہ وہ مدد ی سے خاموش ہوئے اور اسیطرح سے کتاب نہایہ مین ام الفضل
دایہ امام حسین سے منقول ہے کہ آپ ایک روز میرے گہر مین رسول خدا اور بیٹہی اور فرمایا لا
میری فرزند کو بس مینے امام حسین کو حضرت کی گود مین بٹہا دیا فبال الحسین فی حجرہ ناگاہ امام نے
حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا مینے اسطرح سے جہنجلا کے گود سے اوٹہا لیا کہ امام حسین نے رو دیا فرآئیت
رسول اللہ قد استعبر وقال مہلا یا ام الفضل بس دیکہا مینے کہ رسول خدا کی آنکہون مین
آنسو بہر آئے اور فرمایا آہستہ اوٹہا آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہہ ایک قطرہ آب سے پاک
ہوجائیگا اور جو رنج میرے حسین کو پہنچے کا یہہ کیونکر برطرف ہوگا جای تامل ہے کیا حال ہوتا رسولخدا کا
جو امام حسین کو نعش علی اکبر پر روتا دیکہتے کہ وہ جناب روتی تہے اور فرماتی تہے یا بنیّ علی
الدنیا بعدک العفا ای فرزند میرے علی اکبر خاک ہی اس دنیا اور زندگانی دنیا پر بعد تیری اور کہبی
نعش عباس پر رو رو کی فرماتی تہے وا اخاہ وا عباساہ الآن انکسر ظہری ای بہائی میری ہای
عباس میرے تیری مرنی سے کمر میرے توٹ گئی اور دوسرے عاشق حسین شاہزادہ خافقین جناب فاطمہ زہرا
دختر رسول الثقلین تہین وہ معصومہ تو پرورش حسین مین دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجہین دن بہر چکی پیستی اور بار
بہر بکی مشقت اوٹہاتی تہین اسپر بہی اوس خامسہ خدا نور چشم رسول خدا نے غافل ہوتی تہین

اپني فاقہ سے شاد شاد شکر گذار رہتي تھين مگر فاقہ حسين سے بيقرار و اشکبار ہوتي تھين ايک
آن مفارقت حسين کے تاب نہ تھے رُوِيَ اَنَّہُ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلٰي رَسُوْلِ اللّٰہِ يَوْمًا بَاکِيَۃً چنانچہ منقول
ہے کہ ايک روز جناب فاطمہ خدمت رسول خدا مين بيقرار روتي ہوئے آئين قَالَ مَا يُبْکِيْكِ يَا فَاطِمَۃُ
قَالَتْ اَلْاٰنَ فُقِدَ الْحُسَيْنُ بِالْمَهْدِ جناب رسول خدا نے فرمايا کيون روتي ہي اي پارہ جگر ميري
فاطمہ عرض کے جناب سيدہ نے اي بابا کيونکر نہ روؤن کہ حسين ميرا جهولي مين سے گم ہوگيا فَاشْتَغَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ پس يہہ سنکي محبوب خدا بہي مضطرب ہوئے اور آنکهون مين آنسو بهر آئے کہ ناگاہ جبرئيل
امين نازل ہوئے اور بولے اي رسول خدا غمگين نہو کہ جب سے پيدا ہوئي ہے تھے حاملان عرش خدا مشتاق
زيارت تہے غرض کہ عرض کے ملائکہ نے درگاہ الہي مين کہ ہمين زيارت حسين سے کامياب کر پس بحکم
داور فرزند حيدر صفدر کو بالاے آسمان ليگيا تھا تا زيارت اوس نير برج امامت سے حاملان
عرش الہي سرافراز ہون اب وہ اپنے گہوارہ مين ہين کہے جناب معصومہ سے کہ جا کے اونهين
دودہ پلائين يہہ سنکي جناب سيدہ کي خاطر جمع ہوئے اور آکي اپنے نور نظر کو مثل جگر آغوش مين
ليا حضرات اب مقام غور ہے جس حسين کا آنکهون سے اوجهل ہونا ناگوار ہوا ويسے ظالمون نے تين دن کا
بہوکا پياسا مع عزيزان مثل گوسفند ذبح کيا اور ٹکرے ٹکرے خاک و خون مين غلطان بيگور و کفن جلتے
زمين پر ڈال ديا يہہ حال ديکہکے کيا حال ہوا ہوگا جناب فاطمہ کا چنانچہ بياض فخري مين منقول ہے اِنَّ فَاطِمَۃَ
الزَّهْرَاءَ مَا نَزَلَتْ اِلٰي اَرْضِ کَرْبَلَا وَ مَعَهَا جَبْرَئِيْلُ وَالْمَلَائِکَۃُ جناب فاطمہ زہرا بعد شہادت
سيد الشہدا زمين کربلا پر جلد پرين چهوٹے کے تشريف لائين تو جبرئيل امين با گروہ ملائکہ ساتھ اون
معصومہ کے تھے وَتُنَادِيْ مِنْ قَلْبٍ حَزِيْنٍ وَا وَلَدَاہُ وَا قُرَّۃَ عَيْنَاہُ وَا ثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ اور
حال جناب سيدہ کا خبر قتل حسين سے نہايت متغير تھا اور قلب محزون و دل دردناک سے فرياد
کرتي تھين اور فرماتي تھين ہاي اي فرزند ميرے ہاي اي قرۃ العين ميرے ہاي اي ميوہ
دل ميرے پس ايسے جناب سيدہ نوحہ و زاري کرتي تھين اِذْ وَقَعَ نَظَرُهَا عَلٰي طِفْلٍ فِي الْقِمَاطِ
مَذْبُوْحٌ وَعَلَى الْاَرْضِ مَطْرُوْحٌ ناگاہ نظر جناب سيدہ کي مقتلگاہ مين ايک لڑکي پر پڑي کہ ذبح کيا

ایک نہال بچے پر زمین میں پڑا تھا فَقَالَتْ یَا جَبْرَئِیْلُ مَنْ هٰذَا الطِّفْلُ الْمَذْبُوْحُ وَهُوَ فِیْ دِمَائِهٖ
پس وہ معصومہ بولیں ای جبرئیل یہہ بچہ کون ہے کہ وہ سب ہے نعشوں میں پڑا ہے اور اس بچکو بھے
ظالموں سے نے ذبح کیا ہے ایسے تو وہ اپنے نہال بچے میں تھا فَبَکٰی جَبْرَئِیْلُ مِنْ کَلَامِهَا وَقَالَ لَهَا
پس یہہ سنکی جبرئیل بیساختہ جناب سیدہ کی پوچھنے پر روئے اور بولی هٰذَا وَلَدُ وَلَدِكِ الْحُسَیْنِ
وَاُمُّهٗ شَاهِ زَنَانْ اسے فاطمہ زہراء یہہ بیٹا تمہارے فرزند حسین کا ہے اور ماں اسکی شاہ زنان
شہربانو ہے پس یہہ حال سنکی جناب فاطمہ نے ایک چیخ ماری وَاوَلَدَاهُ وَامُهْجَةَ فُؤَادَاهُ اے
ای فرزند میرے ای ای پارۂ دل میرے یَعِزُّ عَلٰی اُمِّكَ الْحَزِیْنَةِ الْمَظْلُوْمَةِ اَنْ تَرَاكَ فِی
التُّرَابِ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ بہت دشوار ہے مادر محزونہ ومظلومہ پر تیری کہ تجھے زمین پر خون میں
غلطان دیکھے وَعَزَّ عَلٰی جَدَّتِكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنْ تَرَاكَ فِیْ هٰذَا الْحَالِ اور ای فرزند میرے
بہت شاق تیری دادی فاطمہ زہرا پر ہے کہ تجھے اس حال سے دیکھے تیرے مذبوح خاک پر پڑا ہوا
پہر نوحہ وزاری کرتی تھیں اور فرماتی تھیں **شعر** تَمَنَّیْتُ اِنْ حَیْدَرٌ یَرَاكَ ✦ فَوْقَ
الثَّرٰی مَخْضُوْبٌ بِدِمَاكَ ✦ ای اصغر کاش نہ دیکھیں تجھے حیدر کرار اس حال سے کہ مٹی پر پڑا خون میں
غلطان ہے **شعر** مَاکَانَ هَانَ عَلَیْهِ فِرَاقَكَ ✦ تَمَنَّیْتُ اَنَا اَحْضُرُ وَاَنْصِبُ عَزَاكَ ✦
جو بلا تجھپر نازل ہوئی بہت سخت ہے علی ابن ابی طالب پر تمنا ہے مجھے ای فرزند میرے اصغر کہ
میں دنیا میں ہوتی تو تجھہ بیکس ظلم وستم رسیدہ کی مجلس عزا برپا کرتی حضرات کیا روح جناب سیدہ
کے تمہسے شاد ہوتی ہوگی کہ اوس جناب کی آرزو پوری کرتی ہوا اور اون کے فرزندون کے
مجلس عزا برپا کرتے ہو کہ جنکے نعش بیگور وکفن پڑتی رہے اور سوا جانوران صحرا یا جنات کی کوئی
رونیوالا نہ تھا اور رونیوالون کو اونکے طوق اور زنجیر کرکے شام لیگئے تھے مَا دَرَیْتَ اَنَّ السَّهْمَ وَافَاكَ
یَا صَغِیْرُ بِالنَّحْرِ یَا بُنَیَّ حَاشَاكَ جانا مینے ای پیارے کہ جو وہی تیرا قابل پیار اور بوسون کے تہا او سپر
تیر ستم مارا ای صغیر تجھے اس سن میں تحر کیا ای فرزند میرے یہہ کام یہود ونصاری سے بھی نہوتا جو ان
کلمہ گویون نے کیا کہ تجھہ ایسے تین دن کے پیاسے بچے کو ذبح کیا ثُمَّ صَاحَتْ حَوْلَهٗ سَاعَةً زَمَانِیَّةً وَهِیَ

تُنَادِي پہرتا دیر جناب سیدہ نعش اصغر پر رویا کین اور فرمایا کرتے تھین وَا وَلَدَاہُ هٰکَذَا اَصَدَ عَلَیْکُم
مِنْ بَعْدِنَا ای فرزند یہہ حال ہوا تمہارا بعد میرے پس بہے جناب معصومہ روتی تھین کہ نظر اون کے
قتلگاہ پر پڑیے فَاِذَا هِيَ تَرَاشَابًا مَخْضُوْبَ الْیَدَیْنِ بِالدِّمَاءِ مَطْرُوْحٌ عَلَی الرَّمْضَا پس ناگاہ دیکہا
ایک نوجوان کو کہ ہاتہہ اوس کے خون مین بھرے ہین اور وہ خاک پر پڑا ہی فَقَالَتْ یَا عَمّ مَنْ هٰذَا الشَّابُّ
الْمُتَخَنِّبُ بِدَمِهٖ پس جناب فاطمہ اوسی دیکہکی بیتاب ہوکی بولین ای چچا جبرئیل یہہ نوجوان کون ہی کہ جس کے ہاتہہ
عوض مہدی کے خون سی رنگین ہین پس حضرت جبرئیل یہہ سنکی رونے لگی اور بولے ای فاطمہ تم نہین اسکو
پہچانتین وہ بولین مین نہین پہچانتے یہہ کون ہے ای جبرئیل فَقَالَ هٰذَا ابْنُ الْحَسَنِ هٰذَا الْقَاسِمُ جبرئیل
بولے ای فاطمہ زہرا یہہ فرزند تمہارے پارہ جگر حسن کا ہے اسی کا نام قاسم ہے یہہ سنکی ایک
چیخ مارے اور یہہ بین کرتے تھین وَا وَلَدَاہُ وَا قَاسِمَاہُ وَا قَتِیْلَاہُ ای ای فرزند میری ہای
ای قاسم ہاکشتہ راہ خدا یَا وَلَدِي اَیْنَ اَبُوْكَ الْحَسَنُ الْمَسْمُوْمُ یَرَاكَ فِي هٰذِهٖ الْحَالَةِ ای فرزند میرے
قاسم کہان ہے بابا تیرا حسن مسموم کہ تجہے اس حال سے دیکہتا کہ تو یون ٹکری ٹکرے پڑا ہے یہہ فرماکی
دیر تک جناب سیدہ نعش قاسم پر رویا کین یہہ حال قاسم دیکہکی قَالَتْ یَا جَبْرَئِیْلُ اَیْنَ وَلَدِي الْحُسَیْنُ اَیْنَ
قُرَّۃُ عَیْنِي اَیْنَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِي جب ذرا افاقہ ہوا تو بولین اسے جبرئیل یہہ تو بتا میرا فرزند حسین کہان
ہے اَلَیْسَ قُتِلَ فِي هٰذَا الْمَکَانِ مَعَ اَهْلِ بَیْتِهٖ فَلَمْ اَرَاہُ یَا جَبْرَئِیْلُ بَیْنَ الْقَتْلٰی ای جبرئیل یہہ کیا میرا
پیارا نہین قتل ہوا اپنے اہلبیت کے ساتہہ کہ نہین اوسے نہین دیکہتی ان نعشون مین قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ کَلَامَهَا بَکَتْ
وَبَکَتِ الْمَلَائِکَۃُ راوی کہتا ہے کہ جب یہہ کلام جناب فاطمہ کا جبرئیل نے سنا بیساختہ روی اور سب فرشتی
رونے لگی فَاَتٰی بِهَا جَبْرَئِیْلُ عَلٰی جُثَّۃِ الْحُسَیْنِ پس جبرئیل روتی ہوئے جناب سیدہ مظلومہ کو جسم
بیسر حسین پر لائے کہ جہان رو بقبلہ خاک و خون مین غلطان وہ جناب پڑا تھا اور کہا اسے فاطمہ دیکہو
یہہ تمہارے حسین کے نعش ہے جسے ظالمون نے تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند کے ذبح کیا فَلَمَّا
نَظَرَتْهُ الزَّهْرَاءُ صَاحَتْ وَا وَلَدَاہُ وَا حُسَیْنَاہُ پس جب فاطمہ نے اپنی پیارے حسین کو دیکہا اس شکل
سے کہ ٹکرے ٹکرے گہوڑی کی ٹاپون سے پامال خاک و خون مین غلطان وہ ستارہ عرش خدا پڑا ہے

پس حضرات تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا جناب فاطمہ کا کہ اونہون نے چکی بیس بیس کے حسین کو بالا تھا ہوا ئے گرم سے بچاتی تھین اور امت نے اون کے باپکا یہہ حال کیا پس یہہ حال دیکھہ کے جناب سیدہ نے ایک چیخ ماریے ہای اے فرزند میرے ہاے حسین میرے یَا وَلَدِي مَنْ قَطَعَ رَاسَكَ الشَّرِيْفَ يَا وَلَدِي مَنْ رَضَّ صَدْرَكَ الْعَفِيْفَ ای پیارے میرے حسین کس نے تیری سر کو کاٹا ای فرزند کس نے تیرے سینہ پاکیزہ کو ریزہ ریزہ کیا اور روندا افسوس یہہ حال کیا اوس حسین کا کہ جسکے سینے پر فاطمہ زہرا کس کا بیٹھنا ناگوار جانتے تھے ثُمَّ اَنَّهَا دَمَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَبَكَتْ وَحَنَّتْ وَاَنَّتْ وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ یہہ کھکی جناب بطلوسہ نے آپکو اوس جسم پر گرا دیا اور بدن مجروح پر مونہہ ملنے لگین اور کبھی باواز بلند روتی تھین اور کبھی بین کرکے بیتابی سے روتی تھین اور کہتی تہین اَیْ حُسَيْنُ مَا ظَنُّهُمْ لَا يَعْرِفُوْنَ وَمِنَ الْفُرَاتِ الْقَوْمُ مَنَعُوْكَ ای حسین کیا سمجھے یہ ظالم کہ تجھے پہچانا اور ابفرات سے تجھے منع کیا فَدَرَيْتُ بَعْدِي يَدُ بَجُوْكَ وَبَعْدَ الذَّبْحِ عَلَى الْاَرْضِ يَرْمُوْكَ ہاے ای فرزند میرے جانا مینے کہ میرے بعد تجھے پیاسا ذبح کیا اور بعد ذبح کے نیچے تجھے بگور و کفن زمین پر ڈال دیا تَمَنَّيْتُ اَنْ جَدُّكَ وَاَبُوْكَ يَوْمَ طَفٍّ يَاحُسَيْنُ حَضَرُوْكَ کاشکے ای حسین جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہارے آجکی روز کہ تو زمین پر پڑا ہے حاضر ہوتا پہر پکارین اسے بابا رسول خدا قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بِاَرْضِ كَرْبَلَا وَحِيْدًا غَرِيْبًا قتل کیا تمہارے امت نے میرے حسین کو کربلا مین اکیلا ہاے افسوس تیرے حال پر ای فرزند میرے ابا عبداللہ ثُمَّ بَكَتْ حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ پہر اسقدر روئین کہ روتی روتے بیہوش ہوگئین نعش حسین پر جب غش سے افاقہ ہوا تو جبرئیل اونہین سمجہا کے آسمان پر لیچلی اوسوقت جناب فاطمہ بیتاب ہو ہو کے فرماتی تہین وَدَّعْتُكَ اللّٰهَ يَا قُرَّةَ عَيْنِي خدا کو سونپتی ہون تجھے ای نور چشم میرے حسین العزر روتی ہوئی جلد کو تشریف لیجلین اور تلاوت فرماتی تہین اس آیہ کو وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ روایت چہل وسوم جسمین کے کٹی ہات کو بدن سے ملانا اور حال ساربان اور آنا جناب رسول خدا کا نعش حسین پر مع علی و فاطمہ

وحسن مجتبیٰ فی الخرائج الجرائح عن عمار بن یزید عن الثمالی قال ان علیاً علیہ السلام کان
قاعداً فی مسجد الکوفۃ وحولہ اصحابہ کتاب خرائج الجرائح مین عمار ابن یزید سے روایت
کی ہے کہ ثمالی نے کہا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کوفہ مین کھڑے تھے اور اصحاب
حضرت گرد حضرت کے حاضر تھے قالوا لہ انا نعجب من هذہ الدنیا التی فی یدی هؤلاء القوم
ولیست عندکم عرض کے اصحاب نے خدمت جناب امیر مین کہ ہمین نہایت تعجب ہے اس دنیا سے کہ
ہات مین اس قوم کے ہے یعنی معاویہ وغیرہ کے اور نہین ہے یہہ دنیا آپ کے پاس فقال اترون انا
نرید الدنیا فلا نعطاها پس یہہ سنکی حضرت نے ارشاد کیا تم دیکہتی ہو کہ کیا مین دنیا کو چاہتا ہون اور وہ مجھے
نہین ملتی بلکہ یہہ گمان تمہارا غلط ہے ثم قبض قبضۃ من حصی المسجد فضمها فی کفہ یہہ فرما کے
ایک موتہی مین سنگریزہ مسجد کے اوٹھائے اور کفدست بند کر لیا ثم فتح کفہ عنها واذا هی جواهر
تلمع وتزهر پہر کفدست اوٹھا لیا تو وہ سنگریزہ جواہر ہوگئی تھے اور تابان و درخشان تھے فقال
ما هذہ پس ارشاد کیا کہ دیکہو یہہ کیا ہے فنظرنا فوجدناها اجود الجواهر پس دیکہا ہمنے تو وہ عمدہ
اور افضل جواہر ہے فقال لو اردنا الدنیا لکانت لنا ولکن لا نریدها پس فرمایا اصحاب سے
اگر ہم دنیا کے طالب ہوتے تو دنیا ہمارے ہی لئی ہوتی لیکن ہم چاہتی ہی نہین اور اوس کے طالب
نہین ہین ثم رمی الجواهر من کفہ فعادت کما کانت حصاۃ یہہ فرما کے پہنکدیا وہ جواہر
دست مبارک سے وہ سنگریزے جیسے تہی ویسی ہے ہوگئی اور اسی کتاب مین مرقوم ہے ان اسود
دخل علی علی علیہ السلام فقال یا امیر المؤمنین سرقت فطهرنی بتحقیق ایک حبشی داخل ہوا
خدمت جناب امیر مین اور عرض کے اوس نے یا امیر المومنین مینے چوری کی ہی مجھے پاک کیجی فقال
علیہ السلام لعلک سرقت من حرز وتجاوز الله عنہ پس حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے چوری
کی ہو غیر حرز کہ جس پر عقاب لازم نہین ہے اور خدا در گذر سے اوس سے فقال یا امیر المؤمنین
سرقت من حرز فطهرنی عرض کے اوس نے یا امیر المومنین چوری کی ہے مینی لائق عقاب پس
مجھے پاک کیجیے فقال لعلک سرقت غیر نصاب ونجا عنہ لاسہ حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے

چوری کی ہو غیر نصاب کہ جسپر ہات کاٹنا لازم نہین ہے اور سر اقدس کو حضرت نے حرکت دی دیکھیے
غلام نوازی اپنی آقا کی کس قدر اپنی غلام کو بچاتی ہین کہ شاید اسی قصور قابل ہات کاٹنے کی نہوا ہو
اور اپنی جہالت سے یہہ کہتا ہو تو ہات اس کے بچ جاین فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ سَرَقْتُ نِصَابًا اوس
وسیندار نے عرض کی یا مولا مینے نصاب سے چوری کی ہے فَلَمَّا اَقَرَّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَطَعَهٗ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْنَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فَذَهَبَ وَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الطَّرِیْقِ پس جب تین مرتبہ اقرار کیا اوس نے تو حضرت نے
ہات اوس کے قطع کیے پس وہ خانہ حضرت سے نکلا اور راہ مین یون تعریف حضرت کی کرتا تھا اور کہتا جاتا تھا
اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ
وَجَعَلَ یَمْدَحُهٗ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام امیر ہین مومنون کے اور امام ہین متقیون کے
اور قائد الغر المحجلین اور سردار دین ہین اور سردار وصیون کے اور اسیطرح دل سے مدح و ثنا
حضرت کرتا جاتا تھا فَسَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَقَدِ اسْتَقْبَلَاهُ فَدَخَلَا عَلٰی
اَمِیْرِ الْمُؤمِنِیْنَ فَقَالَا رَاَیْنَا اَسْوَدَ یَمْدَحُكَ فِی الطَّرِیْقِ پس سنا یہہ کلام اوس حبشی کا دو نور الکبد
دوش پیغمبر و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شبیر و جناب شبر نے وہ دونو شاہزادے
خدمت جناب امیر مین داخل ہوکے عرض کرنے لگی ای بابا اسیے ہمنے ایک حبشی کو دیکھا کہ ہاتہہ اوس کے
تو کٹی ہیں اور نہایت حضرت کی تعریف و ثنا راہ مین کرتا جاتا تھا فَبَعَثَ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْنَ مَنْ
اَعَادَهٗ اِلٰی عِنْدِهٖ فَقَالَ پس حضرت نے کسیکو بہیجا کہ اوسے حضرت پاس بلا لاے جب وہ حبشی سامنے
حضرت کے آیا تو حضرت نے فرمایا قَطَعْتُكَ وَاَنْتَ تَمْدَحُنِیْ اسے حبشی تعجب ہے کہ مینے
تو تیرے ہات کاٹے اور تو میری تعریف کرتا ہے فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ اِنَّكَ طَهَّرْتَنِیْ عرض
کی اوس نے ای امیر المومنین اسے آقا تمنے تو مجھے پاک کیا گناہ سے مین کیونکر آپ کی تعریف
نکرون وَاِنَّ حُبَّكَ قَدْ خَالَطَ لَحْمِیْ وَدَمِیْ فَلَوْ قَطَّعْتَنِیْ اِرْبًا لَمَا ذَهَبَ حُبُّكَ مِنْ قَلْبِیْ
اور یا حضرت محبت تمہاری میرے گوشت و خون مین مل گئی ہے ہاتہہ کیسی اگر مجھے ٹکرے ٹکرے
کیجیے تو بھی محبت آپ کی میرے دل سے نکلے فَدَعَا اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْنَ وَوَضَعَ الْمَقْطُوْعَ عَلٰی

موضعِهٖ فَصَحَّ وَصَلُحَ کَمَا کَانَ پس جب یہہ کلام سنا حضرت نی اوسکا اوس کے واسطے دعا کی اور ہاتہہ اوسکا اوس
معجز نمائی او ہاتہہ کے زخم سے ملا دیا فی الفور وہ صحیح ہوگیا جیسا تھا آہ آہ حضرات اب یہہ مقام سر پٹنی اور
خاک اوڑانی کا ہے کہ جسی ایک حبشی کا ہاتہہ کٹنا گوارا انھین ہوا ہزار افسوس اوسکی فرزند
کے ہات بعد مرنیکی بجرم کاٹے جائین آہ جب دونون ہاتہہ فرزند زہرا کے جمال لعین نے
کاٹ کے زمین پر پہینک دیئے اور پھر ازار بند لینی کا ارادہ کیا کہ حضرت کو برہنہ کردیے تو اوسوقت
آسمان کانپنی لگا اور زمین لرزنے لگی کیا قیامت کا وقت ہوگا کہ فرزند زہرا خاک و خون مین غلطان بیسر
پڑا ہوا اور اوس کے ہات کاٹ کی ظالم اوسے برہنہ کریگا ارادہ کریے وَاِذَا بِغَلْغَلَۃٍ عَظِیْمَۃٍ وَبُکَاءٍ
وَنَحِیْبٍ وَنِدَاءٍ ناگاہ شور عظیم رونے اور پیٹنی کا صحرا مین بلند ہوا وَقَائِلٌ یَقُوْلُ وَااِبْنَاہُ وَا
مَقْتُوْلَاہُ وَاذَبِیْحَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ اور ایک اون رونی والون سے یہہ کہتا تھا ہای بیٹی میرے
ہای شہید میرے ہای ذبیح میرے افسوس ای حسین میرے یَابُنَیَّ قَتَلُوْکَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ
مَنَعُوْکَ ہاے بیٹا تجھے قتل کیا اور وہ پانی کہ جس سے سگ و خوک تک سیراب ہوتی تہی تجھے
اور تیرے اہلبیت کو ندیا جمال لعین یہہ آواز سنکی ڈرا اور نعش ہاے شہدا مین چھپ رہا وَاِذَا بِثَلٰثِ
نَفَرٍ وَامْرَاَۃٍ حَوْلَہُمْ خَلَائِقُ وُقُوْفٌ قَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ بِصُوَرِ النَّاسِ وَاَجْنِحَۃِ الْمَلَائِکَۃِ
ناگاہ تین مرد اور ایک عورت باحال تباہ نعش حسین پر آئیے اور گرد اون کے خلایق بیشمار اور افواج
ملائکہ احاطہ کئے تہے حضرات وہ کون تہے ایک رسول خداؐ تہے جو حسین کا رونا دیکہہ سکتے تہے
اور دوسرے علی مرتضی ؑ تہے اور تیسرے حسن مجتبےٰ ؑ تہی اور وہ بی بی غمدیدہ محنت کشیدہ فاطمہ زہرا
تہین کہ جنہنے حسین کو فاقہ کرکے اور چکی پیسکی پالا تہا تصور کیجیے کہ کیا حال ہوگا رسول خدا کا اور
فاطمہ زہرا کا جب اس حال سے اپنی لخت جگر کو دیکھا ہوگا کہ بیسر دست بریدہ خاک و خون مین زمین پر
پڑا ہے ایک شخص حسین سے بولے یَا اِبْنَاہُ یَا مَقْتُوْلَاہُ یا حسین افسوس اے فرزند میرے
ای شہید راہ خدا ای حسین میرے فِدَاکَ جَدُّکَ وَاَبُوْکَ وَاُمُّکَ وَاَخُوْکَ قربان ہو
تجہپر نانا تیرے اور باپ تیرے اور مان تیرے اور بہائی تیرا وَاِذَا بِالْحُسَیْنِ قَدْ جَلَسَ وَرَاسُہٗ

علی بدنہ ناگاہ جناب امام حسین بقوت اعجاز اوٹھ بیٹھے اور تن پر سر اقدس موجود ہو گیا اور عرض کرنے
لگے یا جداہ یا رسول اللہ ویا ابتاہ ویا اماہ ویا اخاہ علیکم منی السلام ثم بکی اے
نانا رسول خدا اور اے بابا اے امان اور اے بہائی تمپر سلام حسین ہو یہہ فرماکی امام مظلوم اپنے
بیکسی وغریبی پر بہت روئے اور بولے یا جداہ قتلوا واللہ رجالنا وسلبوا واللہ نساءنا اے
نانا جان قتل کیا تمہارے امت نے واللہ ہمارے مردون کو اور لوٹا اون ظالمون نے اہلبیت کو ہمارے
یا جداہ ذبحوا اطفالنا ونہبوا اموالنا اے نانا ذبح کیا واللہ میرے بچون کو اور لوٹ لیا میرے
مال کو یا جداہ یعز واللہ علیک ان تری حالنا وما فعلوا الکفار بنا اے نانا بہت دشوار ہے
تمپر یہ دیکھو تم حال میرا کفار نے مجہپر ظلم وستم کیا واذاہم قد جلسوا حولہ یبکون علی مصابہ
اور سب برگزیدہ خدا گرد امام مظلوم کے بیٹھے احوال مصیبت سنکی بے اختیار روتی تھے وفاطمۃ تقول
یا اباہ یا رسول اللہ اما تری الی ما فعلت امتک بولدی اور جناب فاطمہ روکی فرماتی تہین
اے بابا رسول خدا دیکھا تمنے کیا سلوک کیا تمہارے امت نے میرے فرزند حسین سے اتاذن لی ان
اخذ من دم شیبتہ فاخضب بہ ناصیتی اے بابا اجازت دیتے ہو تم کہ مین خون ریش حسین لیکی اپنے
ماتھے پر ملون والقی اللہ عز وجل وانا مخضبۃ بدم ولدی الحسین اور پروردگار عالم سے
ملاقات کرون اسی حال سے کہ خون حسین میرے ماتھے پر لگا ہو فقال لہا خذی یا فاطمۃ حضرت بولے
اے فاطمہ خون حسین لے اور مل اپنے موہنہ پر وانا اخذ ایضا من دم ولدی الحسین اور مین بھی خون
حسین لیکے ملتا ہون پس جمال العین کہتا ہے فرأیتہم یاخذون من دم شیبتہ وتمسح بہ فاطمۃ
ناصیتہا کہ دیکھا اوس شقی نے کہ سب وہ خاصگان خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتی تھے اور جناب فاطمہ
تو اوسے اپنی پیشانی پر ملتے ہین والنبی وعلی والحسن یمسحون نحورہم وصدورہم و
ایدیہم اور رسول خدا اور علی مرتضی اور حسن مجتبی خون حسین گلون پر اور سینون پر اور ہاتہون پر ملتے تھے
اور سنا مینے کہ رسول خدا روکے فرماتے تھے فدیتک یا حسین یعز واللہ علی ان اریک مقطوع
الراس مرمل الجبین وانت طریح مقطوع الیدین فدا ہو تجہپر سے نانا تیرا اے حسین واللہ بہت

دشوار ہے مجھ یہہ کہ دیکھوں تجھے اس حال سے کہ سر تو تیرا جدا ہو اور پیشانی تیرے خون سے رنگین ہو
اور نعش تیری موہنہ کے بہل خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑے ہو اور ہات تیرے تن سے جدا ہوں
یا بُنَيَّ مَنْ قَطَعَ يَدَكَ الْيُمْنٰى وَثَنّٰى بِالْيُسْرٰى اے فرزند میرے یہہ بعد قتل کے تجہہ پر کس نے
ظلم کیا کہ تیرے دست راست کو کاٹا اور اسپر اکتفا نکی اور بایان ہاتہہ نے بہی تیرا کاٹ ڈالا پس جناب
امام حسین نے عرض کی اے نانا یہہ ظلم مجہہ پر ایک شتربان نے کیا ہے کہ وہ شقی میرے ساتھ
مدینے سے آیا تہا جب ازاربند کو میرے دیکہتا تہا تو آرزو کرتا تھا اوس کے لینے کی اور مینے ندیا اور
جانتا تہا مین کہ یہہ فعل قبیح اوس شقی سے سرزد ہوگا فَلَمَّا قُتِلْتُ خَرَجَ يَطْلُبُنِي مِنْ بَيْنِ الْقَتْلٰى
پس اے نانا جب ظالموں نے مجھے تین دن کا بہوکا پیاسا ذبح کیا اور سر کو میرے نیزے پر
چڑہا کے لیگئے اور جسم چاک چاک میرا خاک و خون مین غلطان پڑا رہا تو وہ شقی میرے تلاش کو نکلا
اور نعشہاے شہدا مین ڈہونڈنے لگا فَوَجَدَنِي جُثَّةً بِلَا رَاسٍ جب پایا میرے لاش کو بے سر
پڑا ہوا تو اوس شقی نے ارادہ میرے ازاربند نکالنے کا کیا وَكُنْتُ عَقَدْتُهَا عُقَدًا كَثِيْرَةً
اور مینے اے نانا بہت سے گرہین اوسمین دی تہین فَضَرَبَ اِلَى التِّكَّةِ يَدَهٗ فَحَلَّ عُقْدَةً مِنْهَا پس
اوس لعین نے ہاتہہ بڑہا کے ایک گرہ کہولے فَمَدَدْتُ الْيُمْنٰى فَقَبَضْتُهَا پس مینے دست راست بڑہا کی
ازاربند کو اپنے پکڑ لیا ہر چند اوس شقی نے زور کیا مگر ہاتہہ میرا ازاربند سے نہ اوٹھا جب اوس سے
جدا نہوا وہ لعین ہتیار تلاش کرنے لگا کہ ہات میرا کاٹ کے ازاربند سے جدا کرے فَوَجَدَ قِطْعَةَ
سَيْفٍ مَكْسُوْرَةٍ فَقَطَعَ بِهَا يَمِيْنِي اوس شقی نے ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سے میرے
داہنے ہات کو کاٹ کے زمین پر پہینکدیا فَقَبَضْتُ عَلَى التِّكَّةِ بِيَدِ الْيُسْرٰى فَقَطَعَهَا پس مینے جلد دست
چپ سے اوسے پکڑ لیا کہ اب نہ یہہ شقی باز رہے اوس نے اوسے بہی کاٹ کے زمین پر پہینکدیا اور
پہر ارادہ ازاربند نکالنے کا کیا کہ اے نانا جان آپ کے آمد ہونے کی ہمی نفسہ بَيْنَ الْقَتْلٰى
پس وہ نعشہاے شہدا مین چہپ گیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَ الْحُسَيْنِ بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا جب حضرت
نے یہہ حال جناب امام حسین سے سنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سے روئے اور اوس لعین کیطرف

آئی اور رو کر بولے یا جمّال مالک قطعت یدی ابن طالب ما قبّلھا جبرئیل و میکائیل و ملائکة
اللّٰه اجمعین اے جمال کیون تو نے میرے حسین کے وہ ہات کاٹے کہ جنہین ہمیشہ جبرئیل و میکائیل
اور سب ملائکہ خدا چومتے تھے اما کفاک ما صنعوا بہ الملاعین من الذل والھوان اے
لعین تجھے رحم نہ آیا کہ میرے پارہ جگر حسین پر کیا کیا ظلم و ستم ظالمون نے کئے اوسپر تو نے
یہ ظلم کیا سوّد اللّٰه وجھک یا جمّال فی الدنیا والاٰخرة وقطع اللّٰه یدیک ورجلیک خدا تیرے
موہنہ کو سیاہ کرے اے لعین دنیا و آخرت مین اور خدا تیرے ہات اور پاؤن کاٹے جیسا تو نے
میرے حسین کو بعد شہادت کے آزار دی آمین دعا حضرت مقبول ہوئے روایت چہل و چہارم
بشارت دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو عقد جناب امیر سے اور انکو سے تھے دینا جناب
امیر کا رکوع مین اور حال اوسے لگلے کاٹنے امام حسین کا بعد شہادت کے
واسطے انگہو سے تھے کی اور احوال ہات کاٹنے کا سوا حال جمال علیہ اللعنہ کے فی الخرائج
ان النبی صلی اللّٰه علیہ وسلم قال یا فاطمة لدیّ بشارة اتتنی من ربی فی اخی وابن
عمی کتاب خرائج مین منقول ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللّٰہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے فاطمہ میرے
پاس ایک خوشخبری ہے و بشارت آئی ہے جانب پروردگار سے بیچ حق برادر میرے علی ابن ابیطالب
کے و بشارت یہہ ہے ان اللّٰه تزوج علیًّا بفاطمة کہ تزویج کیا خدا نے علی کو ساتہہ فاطمہ کے وامر
رضوان خازن الجنة فھزّ شجرة طوبیٰ فحملت رقاعًا بعدد محبی اھل بیتی اور بعد ازان حکم
کیا رضوان کو کہ وہ خزینہ دار جنت ہے پس ہلایا رضوان نے درخت طوبی کو اور اوتہائے برگ
اوسکی موافق شمار اہلبیت میرے کے وانشاء ملائکة من تحتھا من نور ووقع الی کل ملک خطًّا
اور لکہا فرشتون نے نیچے ان پتون کے نور سے اور دیا ایک ایک فرشتہ سب فرشتون کو
فاذا استقرت القیامة باھلھا فلا تلقی تلک الملائکة محبًّا لنا الا دفعت الیہ صکًّا فیہ
براءة من النار جب قیامت قایم ہوگے اور سب خلق جمع ہوگی جو فرشتہ جس مومن سے
ملاقات کریگا ایک نامہ اوسکو دیگا اون نامون مین سے کہ اوس مین برات و بیزاری ہے

آتش جہنم سے لکھی ہی پس سب شیعہ جناب امیر آتش سے محفوظ رہین گے اعمش بن عفان سے منقول ہے
کہ ایکدن ہم ابن عباس کے پاس کنارہ چاہ زمزم بیٹھے تھے اور ذکر احادیث رسول خداؐ کرتے تھے
کہ ایک نقاب دار آیا اور وہ بیچ ہمارے پاس بیٹھ گیا جب ابن عباس ایک حدیث نقل کرتے تھے تو وہ
نقاب دار نے بھی ایک حدیث روایت کرتا تھا فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَنْتَ ابن عباس نے پوچھا کہ اے شخص
تو کون ہے پس اوس نے نقاب کو موہنہ پر سے اوٹھا لیا اور کہا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ
یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا اُعَرِّفُهُ جو مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہی اور جو مجھے نہین پہچانتا ہی بتلا دون کہ مین
جندب بن جنادہ کمترین بندہ بار ابوذر غفاری ہون سنا مینے رسول خدا سے اپنی کانون سے اگر جھوٹ
کہتا ہون تو بہرے ہو جاوین یہہ کان اور دیکھا ہے مینے انہین انکہون سے رسول خداؐ کو اگر دروغ کہتا
ہون تو اندھے ہو جاوین یہہ آنکھین کہ فرمایا رسول خدا نے عَلِیٌّ قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْکَفَرَةِ مَنْصُوْرٌ
مَنْ نَصَرَهُ وَمَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ علی پیشوا نیک کارون کا ہے اور کشندہ کافرون کا ہے
وہ شخص کہ جس نے علی کی مدد کی منصور ہے اور خوار ذلیل ہے وہ جس نے علی کو خوار و ذلیل کیا ایہا الناس
سنو کہ مین ایکدن رسول خداؐ کی پاس نماز ظہر پڑہتا تھا اِذَا جَاءَ السَّائِلُ فَسَئَلَ کہ ایک سائل آیا اور اہل مسجد
سے سوال کیا اور کسی نے اوسے کچھہ ندیا پس اوس سائل نے دونون ہاتہہ آسمان کے طرف اوٹھائے
اور بولا خداوندا گواہ رہنا کہ مینے مسجد رسول مین سوال کیا اور کسی نے کچھہ جواب ندیا اوسوقت جناب
امیر رکوع مین تھے پس ارشاد کیا اوس سائل کیطرف اپنی انگشت سے پس وہ سایل آیا انگوٹھے
اوس نے انگشت مبارک جناب امیر سے اوتار لیے اور روانہ ہوا پس جناب رسالتمآب مع جماعت
اصحاب نماز ظہر سے فارغ ہوئے اور یہہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر اپنا آسمان کی طرف اوٹھایا
اور یہ دعا کی خداوندا میرے بہائی موسے پیغمبر نے تجھسے سوال کیا تھا کہ کھول دی سینہ میرا اور
آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ وَزِیْرًا مِنْ اَھْلِیْ اور قایم مقام و نایب کر میری واسطے میری اہلبیت سے
میرے ہارون کو جو بھائی ہے سوال موسے کا تو نے قبول کیا اَللّٰھُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ
خداوندا مین محمدؐ ہون بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ اَمْرِیْ

بس کہول میرے ہی سینے کو اور آسان کر کام کو میرے وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَخِي
عَلِيًّا وَاشْدُدْ بِهٖ ظَهْرِي یعنے ای خالق اکبر گردان میرے واسطے وزیر اہل زمین سے میری بہائی
علے کو اور قوی کر اوس سے پشت میرے ابو ذر کہتے ہین قسم ہے خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا تمام
نہوا تہا کہ جبرئیل خدا ے جلیل کے جانب سے یہہ آیہ لائے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَالَّذِينَ
اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ نہین حاکم زنہار تمہارا مگر
خدا اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لائے ہین ایسے ہین وہ شخص کہ برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین
زکوۃ کو درحالیکہ وہ رکوع کرتے ہین غزالے کلمات یسیر مین کہتا ہے کہ وہ انگوٹہے انگشتر سلیمان
سے تہے اور وہ سائل جبرئیل تہا ہزار افسوس جس برگزیدہ خدا نے عالم نماز مین انگشت مبارک سے
انگوٹہے اوتار دی اوس کے فرزند کو جب شہید کیا تو اوس کے اسباب کو لوٹ لیے گئے
فَجَاءَ بَجْلُ بْنُ سُلَيْمٍ پس آیا بجل ابن سلیم ملعون اور وہ انگوٹہے دست مبارک سے اوتار نے لگا
جب نہ اوتر سکے فَقَطَعَ اِصْبَعَهُ الْحُسَيْنِ وَاَخَذَ خَاتَمَهٗ پس اوس شقی نے انگوٹہے کی لیے انگشت
مبارک کاٹ ڈالے اور انگوٹہے لیگیا اور ایک شقی نے ازار بند لینے کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو
برہنہ کر دے روایت جمال مشہور ہے لیکن روایت بحار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لعین اونہین مین
سے تہا کہ جنہون نے جناب امام حسین کو شہید کیا تہا چنانچہ بحار مین منقول ہے کہ لوگون نے
دیکہا ایک شخص کو بدست و پا نابینا کعبہ مین دعا کرتا ہے کہ خداوندا تو مجہے بخش مگر نہین گمان
ہے مجہے کہ تو کبہی بخشیگا اگرچہ جمیع اہل آسمان و زمین میرے شفاعت کرین لوگون نے
اوس سے پوچہا تو اوس نے کہا کُنْتُ فِيمَنْ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلَا یہہ شخص اونہین سے ہے
کہ جنہون نے قتل کیا حسین کو کربلا مین فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَاَيْتُ عَلَيْهِ سَرَاوِيلَ وَتِكَّةً حَسَنَةً
بَعْدَ مَا سَلَبَهُ النَّاسُ پس جو وقت کہ قتل کیا گیا حسین تو دیکہا مینے کہ ایک پاجامہ پاون مین اوس مقتول
کے تہا اور ایک ازار بند بہت خوب پڑا تہا بعد اوس کے کہ برہنہ کر گئے اوس جناب کو فَاَرَدْتُ اَنْ اَنْزِعَ
مِنَ التِّكَّةِ پس ارادہ کیا اوس شقی نے کہ نکال لے پاجامہ سے ازار بند کو فَرَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَ

وَضَعَ عَلَی التِّکَّۃِ پس جناب امام مظلوم نے اعجاز سے دست راست اوٹھا کے ازاربند پر رکھہ دیا ہرچند
زور کیا مگر دست مبارک نہ اوٹھا اور وہ ازاربند نہ چھوٹا فَقَطَعَتْ یَمِیْنَہٗ مِنَ السَّیْفِ پس اوس
شقی نے حضرت کا ہاتھہ تلوار سے کاٹ ڈالا پھر حضرت نے بائین ہات سے اوسے پکڑ لیا فَقَطَعَتْ یَسَارَہٗ
اَیْضًا اوس ملعون نے بائین ہات کو بھی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پھینک دیا اور چاہا کہ ازاربند
پائجامی سے نکال لیے ناگاہ ایک صدا ایسی مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلے سے سُنی بیٹھ اور ڈر پیدا
ہوا مین اوس مقتول سے پس اوسے قتل گاہ مین اوس وقت نیند کو حقتعالے نے مجھ پر غالب کیا فَنِمْتُ
بَیْنَ الْقَتْلٰی پس اونھین نعشون مین سو گیا فَرَاَیْتُ کَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَقْبَلَ
پس دیکھا مینے کہ جناب رسول خدا آئے وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ اور ساتھ رسول خدا کے
علیؑ اور فاطمہؑ بھی با وجودیکہ سر حسینؑ مظلوم کا بدن سے کاٹ کر لیگئے تھے لیکن دیکھا مینے
کہ سر موجود ہوا اور اوس سر کو اپنی آغوش مین اون بزرگوارون نے لے لیا فَقَبَّلَہٗ فَاطِمَۃُ پس
بوسے لیتی تہین جناب فاطمہؑ اوس سر کی اور بیتاب ہو ہو کر فرماتی تھین یَا وَلَدِیْ مَنْ
قَتَلَکَ قَتَلَہُ اللّٰہُ اے فرزند میرے تجھے کس نے قتل کیا اللہ اوسے قتل کرے وَمَنْ فَعَلَ
ھٰذَا بِکَ اور اے نور دیدہ میرے ای راحت جان میرے حسینؑ یہہ بے ادبی کسنی کی تجھے
کہ بعد قتل کے ہات تیرے کاٹ ڈالے حضرات مقام رو دیگا ہے کیا حال ہوا ہوگا جناب سیّدہ کا
امام حسینؑ کو اس شکل سے دیکہہ کے کہ بدن پارہ پارہ اور ہات کٹے ہوئے عزیزون کے نعشین
گرد پڑے ہوئی پس اوس ظالم نے کہا کہ جناب سیّدہ نے رو کے پوچھا تو سُنا مینے کہ مقتول دست
بریدہ یون کہنے لگا یَا اُمَّاہُ قَتَلَنِیْ شِمْرٌ اے مادر عخمدیدہ میرے قتل تو کیا ہے مجھی شمر نے
وَقَطَعَ یَدَیَّ ھٰذَا النَّائِمُ اور کاٹے ہین دونو ہاتہہ میرے اس سونے والی نے پس جناب
فاطمہ زہرا یہہ حال سنکر رونے لگین اور یون فرمایا یَا نَائِمُ قَطَعَ اللّٰہُ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ
اے سونے والے خدا تیرے دونون ہاتھون کو اور پاؤن کو کاٹے اور تیرے آنکھون کو اندھا
کریے اور داخل کرے تجھے آتش جہنم مین پس جب آنکہہ اوس شقی کی کھلی تو اندھا تہا اور ہاتہہ

اور پاؤن خود بخود کٹ کے گر پڑے طاقت حرکت بدن مین نرہے اب دعا ہے بد سے جناب فاطمہؑ کے
داخل ہونا جہنم مین باقی ہے سبہون نے لعنت کی اوس ظالم پر اور کہا اے کافر تو نے فرزند
فاطمہؑ کے ہات کاٹ ڈالے کہ جنکی رسول خدا بوسے لیتے تہے سبکو عجیب طرح رقت ہوئی
اللّٰہُمَّ الْعَنْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ الْحُسَیْنَ وَعِتْرَتَہٗ روایت چہل وپنجم فضایل مجلس کے
اور ثواب کرنا امام حسینؑ کا کنار رسولخدا مین اور ساتھ تاجرون کے آنا
مفرنگن کا اور گذر کرنا کربلا مین اور سب نقشون کا دیکہنا اور ایمان لانا
قَالَ النَّبِیُّ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ یَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ
الْمَلٰئِکَۃُ جناب رسول خدا نے فرمایا جس مجلس مین ہمارے اہلبیت کے فضائل اور مصائب
بیان ہون اور مومن اون کے سننے کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کر لیتے ہین وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَۃُ
مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹھے رہتے ہین رحمت خدا کے اون کے شامل
حال رہتی ہے وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلٰئِکَۃُ اِلٰی اَنْ یَتَفَرَّقُوْا اور فرشتے اون کے لئے طلب مغفرت
خدا سے کرتی ہین جب تک وہ مجلس اتمام کو پہنچے وَیُبَاهِیْ بِهِمُ اللّٰہُ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اور خداوند
عالم ملاء اعلی مین اون کے اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہے اور کتاب ہدایت مین ام الفضل
وایہ جناب امام حسینؑ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجَلَسَ
ثُمَّ قَالَ هَلُمِّیْ اِلَیَّ ابْنِیْ کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے گھر مین تشریف لائے اور بیٹھ گئے
فرمایا کہ اے ام الفضل لا میرے فرزند حسینؑ کو پس مینے لاکے جناب امام حسینؑ کو حضرت کے
گود مین دیا فَقَبَّلَهٗ وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ پس حضرت نے پہلے تو اپنے راحت
دل کو چھاتی سے لگایا پہر گود مین بٹھا لیا اور پیار کرنے لگے فَبَالَ الْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِهٖ کہ ناگاہ جناب
امام حسینؑ نے حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا پس اسطرح سے مینے جھنجلا کے امام حسینؑ کو حضرت کے
گود سے اوٹہا لیا کہ جناب امام حسینؑ نے رو دیا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدِ اسْتَغْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا مَهْلًا
یَا اُمَّ الْفَضْلِ پس بجرد رونے جناب امام حسینؑ کے دیکہا مینے جناب رسول خدا کی آنکہون مین آنسو بہر آئے

اور فرمایا آہستہ اوٹھا آہستہ اوٹھا اے ام الفضل کہ یہہ تو قطرۂ آب سے پاک ہو جائیگا اور
جو رنج کہ میرے حسین کو پہنچا ہے وہ کیونکر برطرف ہوگا حضرات یہہ مقام رویئے اور خاک اوڑانیکا ہے
کہ جناب رسول خداء کو رونا جس کے لڑکپن کا اسقدر ناگوار تھا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب دیکھتے
روز عاشورا کہ ہزارون نیزہ خونخوار اوس کے جسم پر لگے تھے اور ہزارون وار تیر و شمشیر کے اوس کے
بدن اقدس پر پڑی تھے آہ کہان تھے رسول خداء جب وہی پیارا اون کا تین دن کی پیاس مین زبان خشک
چبا چبا کی فرماتی تھے یا قوم انا ابن المصطفی وعطشان اے ہر جمون مین نور دیدہ رسول خداء
ہون اور پیاسا ہون اے قوم مین پسر علی مرتضی اور پیاسا ہون اے ظالمون مین پارہ جگر فاطمہ زہرا
ہون اور کسی نے رحم نکہایا اور اوس پیاسے کو خنجر جفا سے شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر بھی رحم نکیا اور
نعش کو اوس جناب کے بیگور و کفن چہوڑ کے چلی گئے کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوا زمین کے نہ تھا
نہ تھے رسول خداء کہ عبا اوڑہاتے اور نہ تھے علی مرتضے کہ اوس تن پاش پاش کو دہوپ سے
بچاتے اسطرح وہ نعش اقدس کتنے دنون پڑی رہے کہ جانوران صحرا اوس پر رحم کہا کی پرون سے
سایہ کرتی تھے چنانچہ عبد اللہ بن اسود سے منقول ہے کہ جس سال واقعہ کربلا ظہور مین آیا تو اوسی سال مین
بہت سے تاجر عراق کی طرف گئی تھے جب مراجعت کی تو دوازدہم محرم کو زمین کربلا پر اوترے
ایک فرنگن بھی مع اپنی کنیزون کے ہمراہ قافلہ تھے وہ عورت کہتی ہے کہ جب مین وہان پہنچی
تو لشکر اندوہ الم نے کشور دل میرے پر ہجوم کیا جون جون نجات چاہتی تھے اور ترقی غم کے
ہوتی تھے گمان کیا مینے کہ خدا خیر کرے مبادا وطن مین کوئی اقرباؤن سے میرے مرگیا ہو
بولی اے کنیز اوٹہہ برائے رفع ملال چند ساعت اس صحرا کے سیر کرون شاید اندوہ دل سے میرے
زایل ہو جب چلی مین قافلے سے تھوڑے دور گئی تھے کہ دیکہا مینے بہت سے جانور اوڑتی ہین اور
صدائے نوحہ و فغان اون سے بلند ہے اور بعضے جانور خاک پر گرکے لوٹتے ہین اور مٹی مین بھرے
ہوئے ہین اور اسطرح مضطرب ہین کہ گویا بادشاہ اون کا مارا گیا ہے اس حال نے وحشت عظیم مجہ پر غالب ہوئے
خیال کیا مینے کہ شاید ان کا بادشاہ مارا گیا کہ جو یہہ جانور اسی بیتابی سے روتے ہین پہر دیکہا کہ وہ جانور

جانب راست بیابان جا کی جمع ہوئی ہین اور شدت سے روتی ہین لونڈی سے پوچھا مینے کہ اوسطرف
کیا ہے جو یہہ سب جانور وہان روتے ہین وہ بولی کہ غالب ہے کہ یہان کا بادشاہ مارا گیا ہے یہہ سب
جمع ہوکی تعزیت بجا لاتے ہین بولے کہ چل دیکھین ان کے بادشاہ کو کہ وہ کیا ہے پس اوسطرف کو
مع کنیز کے چلی مین تو ایک بلندی سے نظر آئے اوسپر چڑھے تو دیکھا مینے کہ ایک صحرائی لق ودق ہے
لیکن زمین اوس صحرا کے تمام پر از خون ہے کہا مینے کہ شاید یہان بڑا قافلہ اوترا تھا کہ اسقدر گوسفند
ذبح کئے ہین کہ زمین خون سے سرخ ہوگئی جب آگے گئے مین آہ دیکھا مینے کہ قریب سو آدمیون کے
اوس جگہہ ذبح کئے پڑے ہین اور بدن اون کے زخمون سے چور ہین اور سر کسی کے بدن پر نہین ہے
کہا مینے کہ بخدا قاتل ان کے نہایت عداوت ان سے رکھتے تھے کہ ہر زخم تیر پر سو زخم تیر اور ہر زخم
شمشیر پر سو زخم شمشیر لگائے ہین اور بعد قتل اون کے سر بھی بدن سے اوتار لیگئے ہین پس داخل
ہوئی مین اون نعشون مین دیکھا مینے درمیان اون کے ایک نعش کہ ٹکڑے ٹکڑے رو بقبلہ بخاک و خون
غلطان پڑی ہے اور بوی مشک و عنبر آتی ہے قُلتُ وَاللّٰہِ قُتِلَ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ کہا مینے قسم بخدا
یہہ شخص عبادت خدا مین قتل ہوا ہے بلکہ عین سجدے مین ذبح ہوا ہے وَفِی جَنبِہٖ طِفلٌ مِّن نُّوحٍ اور
پہلو مین اوس نعش بی سر کے ایک طفل مانند بارہ ماہ کے پڑا ہے اور خون اوس کے گلے سے جاری ہے
اور ننہا ہاتھہ اپنا زخم پر رکھے ہے مجھے اوسکا یہہ حال دیکھکے رحم آیا اور نزدیک جا کی اوسکے ہاتھہ کو اوسکے
گلے سے اوٹھایا تو دیکھا مینے ایک تیر اوس کے حلق پر لگا ہے اور اوس سے خون بہتا ہے یہہ حال
دیکھکی اوسکا نہایت مین روئے اور چادر سے اپنی خون اوسکا پوچھا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوسے
گلے لگایا اور رو رو کے کہا مینے وای بیکسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر دیدر تیری اس حال کو دیکھتی تو اوسکا
کیا حال تباہ ہوتا اور خدا جانے کیا حال اپنا بناتے یہہ خبر نہ تھی اوسی کہ اوس بچکو باپ کی [illegible]
تیر ستم لگایا ہے اومان اوسکی یہہ حال دیکھکی رحمی ہوئی گئی ہی القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کھولکے
سجد مین گئے اور کہا خداوندا بحق عیسی ابن مریم قاتل کو اس بچے کو نبخشیو اور دیکھا مینے کہ وہ نعش
جو رو بقبلہ پڑی تھے اوسپر جانوران سفید رنگ سایہ فگن تھے کہ دھوپ سے محفوظ رہے بولی

هين سبحان الله نعش سپر سے جانور کمال محبت رکہتے هين غالب هے که يهه دار کشتون کا هے بيشک
يهه مقتول مقربان خدا سے هي مثل سليمان ابن داود کے که جانوران صحرا اسکے نعش پر سايه افگن هين
کنيز بولي اے بي بي سليمان پيغمبر تھے اور بادشاه هفت اقليم تهے اون سے ان کشتون کو نسبت
مذو کها بينے خاک تيري سر پر اے بي بصيرت نهين جانتي تو که سليمان کے حال حيات مين جانور
تابع داري کرتي تهے اور اسکي بعد مرگ سنے هے متابعت کرتے هين بخدا که يهه کشته سليمان سے
کهين افضل هے يهه کهکے ساتهه اوس کنيز کے قافله مين آئي اور ماجرا سارا بيان کيا اور کها که ديکهون
چل کے اون نعشون کو اور پهچانو که وه عرب هين يا عجم هين اکثر لوگ قافله کے جمع هوئے اور ديکهي کهني لگے
يهه لوگ مردم حجاز معلوم هوتے هين اور دست و پا ان کے مشابهه اهل مدينه سے هين اگر سر
ان کي بدنون پر هوتے تو هم انهين پهچان ليتے مگر اب يهان کے زميندارون سے بلا کے پوچهو تا حال
انکا مفصل معلوم هو غرضکه جب بلا کے مستفسر هوئے زميندارون سے که کشتون کا حال بيان
کرو تو وه بولے آه کيا کهين هم احوال انکا که دوسري تاريخ محرم کے تهے که ايک قافله آکے اس
زمين پر اوترا اگرچه وه لشکر قليل تها مگر رعب اور دبدبه اور شوکت و شان مين کثير تها غرض محرم کے جو تهے
تاريخ سردار لشکر نے همين طلب کيا اور جب هم حاضر هوئے تو ديکها همنے ايک خوش جمال که آثار عزت
و جلال اوسکي جبين سے آشکارا تهے اور خويش و برادر و مصاحب اوسکي سب پر نور اور صالح اور
چهره هائے انور اون کي مانند ماه شب چهارده کے روشن هين هر ايک بزرگوار بنوازش و الطاف پيش آيا
اور لطف و کرم حد سے زياده فرمايا اسمين وقت نماز ظهر آيا ديکها همنے که ايک جوان مثل خورشيد
تابان اوس افق ميدان سے طالع هوا اور روبقبله کهڑے هو کے اوس نے اذان کهي لوگون سے
پوچها همنے که يهه جوان رعنا کون هے کها لوگون نے که يهه بيٹا اس امير کا علي اکبر نام هے غرض
وه سردار آگے هوا اور سبنے اوس کے پيچهے نماز پڑهے بعد فراغ نماز همين اوس سردار نے قريب بلايا
اور عنايت بسيار فرمايا که هم غريب الوطن و آواره از شهر و ديار تمهارے زمين پر وارد هوئے هين
اگر تم رسم ترحم کو هات سے نه دو اور مروت و همت کو کام فرماو تو يهه زمين همارے هات بيچ کرو

کہ ہم ایک شہر اس زمین پر بسائین یہہ سماعت اوس سردار با شوکت کی سنکی اصحاب اور احباب اوس امیر کے
رونے لگی تا اینکہ صدا ے گریہ خیام حرم محترم سے بلند ہوے پس ہمنے باچشم اشکبار برضا و رغبت
ارشاد اوس بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کیے کہ یہہ زمین کیا بلکہ جانین ہمارے حاضر ہین پس اوس امیر نے
ساٹھہ ہزار درہم ہمین قیمت اس زمین کے دی اور آپ اوٹھہ کے چار حدین مقرر کین اور فرمایا
قَدِ اخْتَارَهَا اللّٰهُ لَنَا يَوْمَ دَحْيِ الْاَرْضِ یعنی اختیار کیا خدا نے واسطے ہمارے اس زمین کو جس
روز سے کہ زمین کو پیدا کیا اور بچھایا ہے وَجَعَلْنَا مَعْقِلًا لِشِيْعَتِنَا وَلَهُمْ اَمَانٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور گردانا خدا نے اسے جاے ورود و بازگشت ہمارے شیعون کا اور یہ زمین واسطے
اون کے امان ہے دنیا و آخرت مین غرض جب مبلغ قیمت لیکے ہم رخصت ہونے لگے تو اوس سردار
نے فرمایا کہ یہہ زمین ہمنے تمہین بخشی لیکن دو شرطون پر ایک تو یہہ کہ کچھہ قبرین خاص جو
اس زمین پر ہونگے اون پر زراعت نکیجیو اور جو زائر آوے تو اوسے یہہ قبرین بتا دیجیو اور دوسرے
شرط یہہ ہے کہ زائر سے میرے احسان کیجیو یعنی جو ان قبرون کے زیارت کو آوے تو تین
دن اوسے مہمان کرنا ہمنے قبول کیا پس تاریخ ہفتم تک تو امن و امان رہا ہر روز منادی عدل و داد
ہوتی تھے کہ کوئی کسی غریب کو ستاوے نہین فَلَمَّا كَانَ سَابِعٌ مِنْهُ وَرَدَ عَسْكَرٌ بَعْدَ عَسْكَرٍ مِنَ
الْكُوْفَةِ حَتّٰى مَلَأَ عَلَى الْاَرْضِ كُلَّهَا مِنَ الْعَسَاكِرِ پس جب تاریخ ساتوین ہوئے تو گروہ گروہ فوج کوفہ سے
آنے لگے تا آنکہ فوج سے زمین تمام معمور ہو گئی اور آٹھوین تاریخ تو اوس لشکر پر پانی اہل کوفہ نے بند کر دیا
ہر چند وہ سردار طالب صلح ہوا مگر اہل کوفہ پیغام بیعت یزید اوسے دیتے تھے تو وہ کلمہ لاحول و لا
قوۃ پڑھ کے انکار کرتا تہا تا آنکہ دسوین کو جنگ ٹھہر گئی اور عزیز و اقربا اوس سردار کے درجہ
شہادت سے فایز ہونے لگے مگر ایک ایک شخص اوس سردار کے لشکر کا سو سو دو دو سو اہل کوفہ کو
مار کے قتل ہوا تا آنکہ نوبت اوس سردار کے پہنچی تو عجب کہرام خیمہ مین پڑا اور وہ سردار نیچے
روتا ہوا خیمہ سے باہر نکلا اور متوجہ کارزار ہوا اگرچہ غم نے اقربا کے اوسے تمام کیا تہا اور اوسنے
ہزارون ہی سوار اور پیادے قتل کیے تا آنکہ زخمہاے بیشمار سے طاقت لڑنے کی نرہے تو پشت

زمین سے بروے زمین تشریف لائے اور سجدہ خالق مین سر اپنا جھکایا اوسی وہ بزرگوار سر سجدے سے
اوٹھانے نپایا تھا کہ سر اقدس خنجر بیداد سے کٹ گیا تو بوقت شام دیکھا ہمنے کہ نہ وہ فوج ہی نہ لشکر
اور وہ خیمے آتش ظلم سے جلی پڑے ہین اور وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محملون مین سوار آیے
تہین اور عزیز و اصحاب اوس سردار کے اون کی پردہ داری مین مشغول تہے وہ سب خواتین برہنہ
سر چاک گریبان بی مقنعہ و چادر شتران برہنہ پر سوار نامحرمون مین موہنہ بالون سے چھپایے
ہوئے اور خاک موہنہ پر ملے ہوئے ہین اور وہ اطفال صغیر کہ مثل ماہ شب چاردہ کے زانو پر اوس سردار
کے بیٹھے تھے دیکھا اون کو کہ وہ طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہمنے اذان سنی
تھے اوسکا سر نیزی پر دیکھا اور ایک فرزند بیمار اوس سردار کا تھا اوسکی گلے مین طوق اور پاؤن
مین زنجیر بی مہار شتر کہینچتا جاتا تہا اور سب شہیدون کے سر نیزی پر تھے اور اہل عیال اوسکے مثل
بندیان روم و ترک کی سمت کوفہ ابن زیاد پاس روانہ ہوئے اور یہ نعشین جیسا تم دیکھتے ہو یونہین
پڑے ہین خوف سے حاکم کی ہم دفن نہین کر سکتے مگر چاہتے ہین کہ جب لشکر اون کا دور جا لے
توہم ان کے دفن کی تدبیر کرین پس اہل قافلہ نے کہا کہ ای زمیندارو نام اس سردار کا کچھ معلوم ہوا
زمینداروں نے کہا کہ سردار اون کا وہی ہے کہ جو سجدہ خالق مین تھے اور سر اوسکا سجدے مین
کاٹا گیا ہے مگر تا وقت شہادت نام اون کا ہمین معلوم نہ تھا مگر جب سر اقدس اس پیاسی کی بدن سے
جدا کیا تو ایک منادی اوسوقت پکارا اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَلَا ذُبِحَ الْحُسَیْنُ آگاہ ہو حسین پیاسا ذبح ہوا
پس جو ہین اہل قافلہ نے نام حسین سنا خوب پیٹے اور خاک اوڑایے اور کہا کہ حسین نام پسر بحجاز
مین سوا حسین فرزند رسول الثقلین کے کوئی نہین ہے پس گرد نعش کے آگی جمع ہوئے اور خوب
روئے اور ماتم کیا پس ناگاہ وہ فرزند نگن دوڑ کے نعش اقدس پر گر پڑے اور بولے ای آقا میرے
ای مولا میرے گواہ رہو کہ مین ایمان لایے ہون اور روز قیامت گواہی دینا میرے اسلام کی یہ کہکی
خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور عرض کی کہ روز قیامت کو مادر گرامی تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پر
خون دکہائینگے تو اس چہرہ پر خون کو بہر گواہی لیجاؤنگے پس عجیب حال ہوا سب کا رونی لگے

قریب تہا کہ غش ہو جاوین روایت چہل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال
شہادت امام حسین سے اور ابن عباس کا خواب مین دیکھنا رسول خدا کو مع
دو شیشون خون سے بھرے ہوی کے اور آنا جانور کا مرقد رسول خدا پر اور
شفا پانا دختر یہود کا اور آنا شیر کا نعش جناب امام حسین علیہ السلام پر بروایت کامی
رُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَمَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ
الْمِحَنِ منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے خبر دی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت
امام حسین سے اور جو جو کہ مصائب کہ اون پر ہونے والے تھے اس امت جفا کار کے ہاتہ سے
بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً شَدِيداً وَقَالَتْ یہہ سنکے جناب سیدہ شدت سے روئین اور عرض کی
ای بابا یہہ سانحہ میرے حسین پر کس زمانے مین ہوگا حضرت بولے ای فاطمہ جب حسین تیرا ان بلاؤن اور
مصیبتون مین گرفتار ہوگا اوسوقت نہ مین ہون گا نہ علی ہون گے نہ تم ہوگے یہہ سنکے جناب فاطمہ شدت
سے روئین اور عرض کی يَا أَبَتِ فَمَنْ يَبْكِي عَلَى وَلَدِي وَمَنْ يَلْتَزِمُ بِإِقَامَةِ الْعَزَاءِ اے
پدر بزرگوار جب ہم مین سے کوئی نہوگا تو کون میرے مظلوم پر رویگا اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم
برپا کریگا حضرت نے فرمایا ایسا خیال نہ کرو ای فاطمہ اے پارہ جگر میرے إِنَّ نِسَاءَ أُمَّتِي يَبْكِينَ
عَلَى نِسَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَرِجَالُهُنَّ يَبْكُونَ عَلَى رِجَالِ أَهْلِ بَيْتِي بتحقیق کہ عورتین میرے امت کی روئین
گے مصیبت پر زنان اہل بیت کے اور مرد اون کے روئین گے مردان اہلبیت کی حال پر اور ہر سال سامان
ماتم اور مجلس عزا کو میرے حسین کے برپا کرین گے پس روز قیامت ہوگا تم شفاعت کرنا اون عورتون کے
اور مین شفاعت کرون گا اون مردون کے اور جو مومن رویگا میرے حسین غریب کے حال پر اوسکا ہاتہ پکڑکے
ہم داخل بہشت کرین گے يَا فَاطِمَةُ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ اے
فاطمہ تمام آنکہین روتی ہون گے روز قیامت کو مگر وہ آنکہ جو مصیبت حسین پر روئی ہوگی وہ آنکہ ہنستی ہوگے
اور بشارت دیجائیگی ساتہ نعمتہاے جنت کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ نَائِماً فِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ
إِذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ كَرْبَلَا ابن عباس سے منقول ہے

کہ مدینے مین سوتا تھا کہ ناگاہ مینے خواب مین دیکھا رسول خداؐ کو کہ سمت کربلا سے تشریف لائی ہین
باحال تباہ اور سر و ریش حضرت پر خاک پڑے ہی وَهُوَ بَالِيَ الْعَيْنِ حَزِيْنَ الْقَلْبُ اور وہ جناب
محزون و ملول ہین اور چشمہاے مبارک سے آنسو جاری ہین اور دو شیشے خون سے بھرے
ہوئے حضرت کی پاس ہین فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوَّتَانِ دَمًا عرض کیے مینے
یا رسول اللہ یہہ آپ کا کیا حال ہے اور یہہ شیشے کیسی ہین خون سے بھرے ہوئی یہہ سنکی وہ جناب اور
شدت سے روئی اور فرمایا هٰذِهٖ فِيْهَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَهٰذِهٖ اُخْرٰى مِنْ دِمَاءِ اَهْلِبَيْتِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اے ابن عباس میرے حسینؑ کو ظالمون نے شہید کیا اس ایک شیشے مین تو خون میرے حسینؑ کا
ہے اور دوسرے مین خون اوس کے اہلبیت اور اصحاب کا ہے یہہ خواب دیکھہ کے غمناک اوٹھا مین اور
کہتا تھا مین خدا خیر کرے عجب طرح کا خواب دیکھا ہے مینے اور دوسری روایت مین ہے ابن عباس سے
کہ پھر نکلا مین گھر سے باہر پریشان ہو کے فَرَاَيْتُ وَاللّٰهِ الْمَدِيْنَةَ كَاَنَّهَا ضَبَابٌ دیکھا مینے کہ ایک
غبار نے مدینہ کو گھیر لیا اور آفتاب کو گھن لگا ہے وَرَاَيْتُ حِيْطَانَ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهَا دَمٌ عَبِيْطٌ اور
دیوارہاے مدینہ کو دیکھا کہ خون سے افشان ہین منقول ہے کہ اوس وقت ایک جانور آیا خون اوسکے
پرون سے ٹپکتا تھا وَدَارَ مَرْقَدَ الرَّسُوْلِ يُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اس حال سے وہ جانور مرقد رسول خداؐ کے
گرد پھرتا تھا اور باواز بلند رو رو کے کہتا تھا اَلَا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا آگاہ ہوا ے رسول خداؐ
کہ تمہارا پیارا حسینؑ قتل ہو گیا کربلا مین اَلَا ذُبِحَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا آگاہ ہو اے محبوب خداؐ کہ تمہارا پیارا
نواسا تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا زمین کربلا مین فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ وَيَنُوْحُوْنَ
بہت سے جانور گرد اوسکے جمع ہو کے نوحہ و شیون کرنے لگی اور اہل مدینہ اس ماجری سے نہایت حیران
تھے اور دیکھتی تھے کہ اوس جانور کے پرون سے خون ٹپکتا ہے تا انکہ جب خبر شہادت امام حسینؑ
مدینے مین آئے تو لوگون کو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خداؐ کو خبر دینے کو آیا تھا شہادت امام حسینؑ کے
پھر وہ جانور موافق بعضی روایتون کے ایک باغ مین آیا کہ قریب مدینے کے تھا وَوَقَعَ عَلٰى شَجَرَةٍ
يَبْكِيْ طُوْلَ اللَّيْلِ اور ایک درخت پر بیٹھہ کے تمام شب باواز حزین رویا کیا وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ

رَجُلٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ بِنْتٌ عَمْيَاءُ زَمِنَةٌ مَشْلُولَةٌ وَالْجُذَامُ قَدْ اَحَاطَ بِبَدَنِهَا اور ایک یہودی
تہا مدینے مین اوسکے ایک بیٹی تہی نابینا زمین گیر ہات شل جذام سے تمام بدن افگار تہا اتفاقاً وہ یہودی
اپنی بیٹی کو اوس باغمین چہوڑکے کسی کام کو گیا تہا اور اوس شب اوسکا آنا نہوا وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب
بہر رویا کیے کہ اوسکا باپ شب بہر کہانی کہا کرتا تہا حضرات مقام تامل ہے کہ وہ لڑکی اپنی تنہائی پر
شب بہر رویا کی اور نہ سوئے افسوس تنہائی فاطمہ صغرا پر کیا حال ہوا ہوگا اوس بیمار کا کہ اوس بیمار کا تمام
کنبہ چہٹ گیا تہا اور کوئی اوسکا دلاسا دینے والا نہ تہا القصہ وہ لڑکی رات بہر رویا کیے
فَسَمِعَتْ عِنْدَ السَّحَرِ بُكَاءَ الطَّيْرِ پس صبح کے قریب اوس نے آواز اوس جانور کے سنی کہنچکے
آپکو بدشواری اوس لڑکی نے اوس درخت کے نیچے پہنچایا جسپر وہ جانور بیٹہا روتا تہا پس یہہ حال
تہا اوسکا کہ جب وہ جانور روتا تہا تو یہہ بہی آواز حزین سے روکی جواب دیتی تہے اِذْ وَقَعَ
قَطْرَةٌ مِنَ الدَّمِ عَلٰى اَعْيُنِهَا فَفُتِحَتْ ناگاہ ایک قطرہ خون اوس کے پرون سے ٹپککے اوسکی
آنکہہ پر گرا باعجاز خون امام آنکہہ اوسکی روشن ہوگئی یہہ اسبے حیران ہے کہ دوسرا قطرہ اوس کے
دوسرے آنکہہ پر گرا وہ بہی اچہے ہوگئی پہر ایک بوند اوسکے ہاتہہ پر گرے وہ بہی اچہا ہوگیا
پہر تو جو قطرہ ٹپکتا تہا وہ لڑکی اپنی تمام بدن ملتی تہی یہانتک کہ تمام بدن اوسکا اچہا ہوگیا
اور وہ لڑکی صحیح وسالم ہوگئی برکت خون امام غریب سے پس آیا باپ اوسکا فَرَاٰى بِنْتًا تَدُوْرُ
وَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّهَا اِبْنَتُهٗ پس دیکہا اوس نے کہ ایک لڑکی صحیح وسالم باغمین پہرتی ہے نہ پہچانا اوس نے
کہ یہہ میری بیٹی ہے پوچہنے لگا اے لڑکی مین اپنی بیٹی مریضہ کو یہان چہوڑگیا تہا وہ کیا ہوگئی اوسمین
تو طاقت حرکت بہی نہ تہے اوس لڑکی نے کہا اے پدر مین ہی تو تیرے بیٹی ہون وہ بولا تو اچہی
کیونکر ہوئے وہ بولی کہ اے پدر ایک جانور درخت پر بیٹہا روتا ہے اور نہین جانتے ہین کہ کس غریب مظلوم
ستم رسیدہ کا خون اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے اوس کے خون کے برکت سے مین اچہے
ہوئی ہون فَلَمَّا سَمِعَ كَلَامَهَا وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ یہہ سنتے ہی وہ یہودی غش کہا کے
گرا جب ہوش مین آیا تو وہ لڑکی اوس درخت کے نیچے لائے جہان وہ جانور بیٹہا تہا فَرَاٰهُ وَاكِرًا

عَلَی الشَّجَرَةِ بَاکِیًا مِنْ قَلْبٍ حَزِیْنٍ مِمَّا اَیْ عَمَّا فُعِلَ بِالْحُسَیْنِ پس دیکھا اوسنے کہ وہ جانور درخت پر بیٹھا اپنے
دل دردناک سے روتا ہے احوال حسین پر یہودی نے کہا ای جانور تجھے قسم ہے اپنی خالق کی مجھے
آگاہ کر اپنی احوال سے قدرت خدا اور اعجاز امام دوسرا سے وہ طایر گویا ہوا اور بزبان فصیح
کہنے لگا کہ اے یہودی کیا کہون احوال اپنا اِنِّیْ کُنْتُ وَاکِرًا عَلٰی بَعْضِ الْاَشْجَارِ مَعَ جُمْلَةٍ مِنَ
الطُّیُوْرِ عِنْدَ الظُّهْرِ اے یہودی مین اور کتنے جانور وقت ظہر کی ملکر سایہ درخت مین بیٹھے
ذکر آب و دانہ مین مشغول سے تھے اِذَا بِطَایِرٍ سَاقِطٍ عَلَیْنَا وَهُوَ یَقُوْلُ ناگاہ ایک جانور خون آلودہ
آیا اور نیچے بولا اَیُّهَا الطُّیُوْرُ تَاْکُلُوْنَ وَتَنْعَمُوْنَ واسے ہو تم ای جانورو تم کھاتے ہو
اور سایہ مین خوش بیٹھے ہو ذکر آب و دانہ مین مشغول ہو وَالْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا فِیْ هٰذَا الْحَرِّ
مُلْقًی عَلَی الرَّمْضَا افسوس یہہ خبر نہین کہ حسین نواسا رسول خدا کا اس گرمی مین زمین کربلا پر پڑا ہے
وَرَاْسُهٗ مَقْطُوْعٌ مَرْفُوْعٌ عَلَی الرُّمْحِ وَنِسَاءُهٗ سَبَایَا اور سر اوس جناب کا کاٹ کے نیزے پر
چڑھایا گیا اور اہل حرم اون حضرت کی جو بیٹیان فاطمہ زہرا کے ہین مثل لونڈیے اور
غلامون کے قید ہوئے ہین ای یہودی یہہ احوال سنکے عجب حال ہوا ہمارا اور سب خوشی ہمارے
مبدل برنج ہوئے اور دوڑے ہم سوے صحرائے کربلا فَرَاَیْنَا سَیِّدَنَا فِیْ ذَالِکَ الْوَادِیْ طَرِیْحًا
اَلْغُسْلُ مِنْ دَمِهٖ وَالْکَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِیْ دیکھا سید اپنے کو اوس جنگل مین زمین گرم پر پڑا ہوا
خون مین اپنے غسل کیے ہوئے اور بجاے کفن خاک صحرا پڑے ہوئی فَوَقَعْنَا کُلُّنَا عَلَیْهِ نَتَمَرَّغُ
بِدَمِهِ الشَّرِیْفِ وَنَنُوْحُ عَلَیْهِ عجب حال ہوا ہمارا وہ نعش بیسر دیکھے اور ہمنے بی اختیار گرادیا
آپ کو اوس نعش پر اور نوحہ و شیون کرنے لگے کہ ہای حسین فرزند فاطمہ زہرا افسوس اے پارہ
جگر علی مرتضے تو پیاسا ذبح ہو گیا پہر سب جانور ایک ایک شہر کو اوڑ گیے تا خبر کرین سب کو
اس مصیبت سے پس یہودی حیران ہوا اور فکر کیے اوس نے کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب
قدرت نہوتا تو خون اوسکا شفا واسطے ہر مرض کے نہوتا پس یہہ کہکے دونون مسلمان ہوگیے
اور پانچ سو یہودی مسلمان ہوئے اس ماجرا کو سنکے اور خوب روئے فرزند رسول خدا

مصیبت پر حضرات مقام خاک اوڑانیکا ہے بہوتے تو قدر رشناسے کرین بلکہ جانور اس قدر ماتم کرین
اور رحم کہاںئں حال امام پر وہ کون لوگ تھے جو اپنے تئین مسلمان سمجھتی تھے اور وہ کیسے
مسلمان تھے جنہون نے بعد قتل کے پامالی کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گھوڑے
دوڑائین پس بعضے روایتون مین تو یہہ ہے کہ عمر سعد شقی نے پکارا کون اب ایسا ہے جو نعش حسینؑ پر
گھوڑے دوڑائے اور بعض روایت مین یہہ ہے کہ خود کچھہ شقی ہستی ہوئے آئے اور
بولے ای عمر سعد مبارک ہو تجھے قتل حسینؑ مگر ہمارے ہاتھ سی کوئی زخم حسینؑ کے بدن پر نہین لگا ہمین
اجازت دیجے تا ہم نیچے اپنی دلون کے بخار نکالین اور گھوڑے دوڑائین نعش حسینؑ پر قَالَ
ذٰلِكَ لَكُمْ عمر سعد شقی بولا تمہین اختیار ہے حسینؑ کو اور اصحاب حسینؑ کو پامال سم اسپان
کرو کتاب کافی مین منقول ہے جب ارادہ کیا اشقیا نے گھوڑے دوڑانیکا نعش جناب امام حسینؑ
اور اصحاب حسین پر فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْخَبَرُ بِاَهْلِبَيْتِ الْحُسَيْنِ عَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ جب یہہ خبر مصیبت
اہلبیت نے سنی اندوہ اون کا زیادہ ہوا اور یہہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئی اور اہلبیت
مضطرب ہوئے چنانچہ بعض روایتون مین ہے کہ جناب زینبؑ کا عجب حال تھا کبھی روتے
ہوئین جناب امام زین العابدینؑ پاس آتی تھین اور فرماتی تھین اے فرزند کیا نعش
مین پڑے ہو بابا پر تمہارے یہہ ظلم ہوا جاتا ہے اور کبھی موہنہ سوے مدینہ کرکے چلاتی تھین
ای نانا دیکھو یہہ فرزند تمہارا حسینؑ اس مصیبت مین گرفتار ہے کہ بعد قتل کے اسپر ظلم موقوف نہین ہوتا
ہے کہ ظالم چاہتے ہین کہ نعش پیسے سر پر گھوڑے دوڑائین اور کبھی موہنہ سوے لشکر اعدا
کرکے چلاتی تھین کہ آیا تم مین سے کوئی مسلمان نہین ہے کہ میرے بہائی فرزند رسولخدا
کے نعش کو بچا دیے غرض کہ موافق روایت کافی کے فضہ نے جب اہلبیت کو مضطرب دیکھا
تو آکے جناب زینبؑ سے عرض کیا یَا سَيِّدَتِي اِنَّ سَفِينَةَ سفینه لَمَّا كُسِرَ بِهٖ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ اِلٰى
جَزِيْرَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَسَدٍ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ای سیدہ میرے سفینه
آزاد کردہ رسول خدا کے کشتی دریا مین شکستہ ہوئے اور ایک جزیرہ مین وہ نکلا تو ایک شیر

اوسے دکہائے دیا اوس نے کہا اے شیر مین غلام آزاد کردہ رسول خدا ہون فَمَهْمَهُم بَيْنَ
يَدَيْهِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الطَّرِيْقِ پس وہ ہمہمہ کرتا چلا آگے اوسکے تا آنکہ اوسکو بر سر راہ پہنچا ونا
پس اے خوزادے میرے یہان بیٹھے ایک شیر رہتا ہے اگر اجازت فرماؤ تو مین جاؤن فَاعْلِمْهُ
بِمَا هُمْ صَانِعُوْنَ غَدًا تو مین اوسے جاکے اس ظلم اشقیا کی خبر کرون جناب زینب نے یہہ سنکے
فرمایا اے فضہ جلد جا کے اوسے خبر کر فَمَضَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ
ثُمَّ قَالَتْ پس جاکے فضہ نے پکارا اے ابو الحارث اوس شیر نے سر اوٹہایا تو فضہ نے
کہا اَتَدْرِي مَا اَرَادُوْا بَنُوْ اُمَيَّةَ يَصْنَعُوْا الْجَسَدِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ اے شیر آیا جانتا ہی
تو کہ کس ظلم کا ارادہ کیا ہے بنو امیہ نے جسم ابی عبد اللہ الحسین سے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُوْطُوْا الْخَيْلَ
ظَهْرَهُ اے شیر بنی امیہ چاہتے ہین کہ لاش حسین پر گہوڑے دوڑائین اور نعش حسین کو پامال کرین
فَمَشٰى حَتّٰى اَقْبَلَ اِلَى الْمَقْتَلِ یہہ سنتے ہی وہ شیر جانب قتل گاہ روانہ ہوا جب پہنچا مقتل مین اور نعش
گلو بریدہ امام اوسے نظر پڑے وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى جَسَدِ الْحُسَيْنِ تو دونون ہات کس محبت سے
جسم حضرت پر رکہکے کہڑا ہوا اور بعضے روایتون مین ہے کہ روتا تہا کبہی نعش اقدس پر موہہ
ملتا تہا اور کبہی سوے آسمان سر اوٹہاکے دیکہتا تہا اور کہتا تہا رَبِّ انْظُرْ اِلٰى ابْنِ
بِنْتِ نَبِيِّكَ قَتَلُوْهُ عَطْشَانًا بِغَيْرِ ذَنْبٍ خدایا دیکہہ حال فرزند دختر رسول خدا کا کہ قتل
کیا اسے پیاسا بیگناہ اب چاہتے ہین کہ اسکے نعش پر گہوڑے دوڑائین غرض جب وہ لعین اوس
ارادہ فاسد پر اپنے مستعد ہوکے آئے تو دیکہا کہ ایک شیر بیٹہا ہے عمر سعد بولا یہہ فتنہ ہے
اسے مشہور نکرو اور پہر گئے وہ وہان سے پس سبحان اللہ جانورون نے تو یہہ وفا کی اور کلمہ گویونکو
کسطرح حضرت پر رحم نہ آیا آپکے خیمہ اہلبیت کو لوٹ لیا جناب سید الساجدین کو بستر بیماری سے بر
سے گراکے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور راہ سے کوفہ ہوئے اور وہ ظلم کئے اہلبیت پر کہ
کفار پر سے وہ ظلم کسی نے کبہی نہ کئے تہے روایت ۴۷ چہل و ہفتم احوال
دعبل اور زن فاحشہ کے مجلس عزا مین آگ لینے آنے کا اور آنا اہلبیت کا کوفہ مین

اور حال سر جناب عَبَّاسُ خَیرُ النَّاس عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضاء سے منقول ہے کہ پسر دعبل خزاعی نے کہا کہ وقت وفات دعبل قریب ہوا تو زبان اوسکے بند ہوگئی اور موہنہ اوسکا سیاہ ہوگیا یہہ حال دیکہہ کے نہایت مین خوفناک ہوا اور بسبب خجالت کے آدمیون سے مینے اسی چہپایا اور اوسے مکان خلوت مین غسل دیکے دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تھا کہ باپ میرا مداح اہلبیتؑ اور انجام کار اوسکا کیا ہوا غرض وہ دن گذرا اور شب کو مین سو یا فَرَأَیتُهُ فِي مَنَامِي بِوَجْهٍ اَبْیَضَ وَاللِّبَاسِ اَلْفَاخِرِ فِي جِسْمِهٖ ناگاہ مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ چہرہ اوسکا نورانی ہے اور جامہ نفیس پہنے ہے پوچہا مینے ای بابا مینے تمہین وقت مرگ کے اوس صورت سے دیکھا تہا اور اب اسطرح سے دیکھتا ہون دعبل نے کہا اے فرزند تو نے دیکھا تہا مجھے کہ زبان میرے بند ہوگئی تہے اور موہنہ سیاہ ہوگیا تھا سبب اسکا یہہ ہے کہ مین شراب خوار تھا لیکن پروردگار رحیم نے مجھے بخشا ہے مینے کہا ای پدر ماجرا مفصل بیان کرو کہ کیا چیز باعث ہوئے تمہارے بخشش کے کہا دعبل نے کہ مجھے قبر مین رکہا تو نے تو ہی صورت تہے میرے اور عجب وقت تنہائی تہا ناگاہ قبر مین جناب رسول خداؐ تشریف لائے اور مجہہ سے فرمایا اَنْتَ دِعْبِلُ رَاثِي شُهَدَاءِ اَهْلِبَیْتِي قُلْتُ نَعَمْ تو ہے دعبل ہے مرثیہ گو میرے شہداء اہلبیت کا عرض کے مینے فدا ہون مین ہی ہون دعبل فَقَالَ اَنْشِدْ لِي فَاَنْشَدْتُهٗ حضرت نے فرمایا کچہہ مرثیہ اہلبیت مین پڑہ مینے یہہ مرثیہ شروع کیا لَا اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّ الدَّهْرِ اِنْ ضَحِکَتْ وَ آلُ اَحْمَدَ مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُهِرُوْا یعنی نہ ہنسائے خدا زمانیکو جو وقت زمانہ قصد ہنسنے کا کرے درحالیکہ اہلبیت رسول خداء ظلم وستم رسیدہ ہون اور ایکدن زلانے مین حسین نہ پاین اَنَا اَنْشِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَبْکِيْ حَتّٰی اُغْمِيَ مِنْ اِنْشَادِهٖ دعبل کہتا ہے کہ مین مرثیہ پڑہتا تھا اور رسول خدا روتے تہے تا آنکہ پڑہ چکا اور جب حضرت کو رونے سے افاقہ ہوا تو فرمایا مرحبا اے دعبل کیا خوب مرثیہ کہا تو نے یہہ جامہ سفید کہ پہنے تہے اوتار کے مجھے عنایت کیا اور میرے عفو تقصیر کے لیئے درگاہ الٰہی مین دست مناجات اوٹہا کے دعا کی کہ خدایا یہہ دوست

میرے اہلبیت کا ہے اس کے گناہ بخش اور موہنہ کو اسکے سفید کر حضرت کی دعا سے موہنہ میرا نورانی
ہوگیا اور مین داخل بہشت ہوا ہے نصیب کہ جنکی شفاعت خواہ سید انبیا ہون وَحُكِيَ اِنَّ امْرَاَةً
ذَاتَ فُحْشٍ كَانَتْ مَعْهُوْدَةً فِي الْمَدِيْنَةِ کتب معتبرہ مین نقل ہے کہ ایک عورت فاحشہ
مدینے مین رہتی تھی وَلَهَا جَارٌ كَانَ مُوَاظِبًا عَلٰى مَاتَمِ الْحُسَيْنِ اور اوس کے ہمسایہ
مین ایک مرد سید اررہتا کہ ہمیشہ اوقات اوس کے ماتم جناب سید الشہدا مظلوم کربلا مین بسر ہوتی تھی
ایک دن چند مومن اوس کے گھر مجلس مین جمع تھے مرثیہ پڑھتے تھے اور روتے تھے حال غریبی
فرزند رسول الثقلین پر فَاَمَرَ لَهُمْ بِاِصْنَاعِ طَعَامٍ صاحب خانہ نے خادم سے کہا کہ عزاداران
حسین مظلوم کے لئے کچھ طعام طیار کرو وہ غلام درستی طعام کرکے آپ بیٹھے رونے مین مشغول ہوا
فَدَخَلَتِ الْمَرْاَةُ الْفَاحِشَةُ تُرِيْدُ نَارًا ناگاہ وہ زن فاحشہ آگ لینی کو اوس مکان مین آئی وَاِذَا بِالنَّارِ
قَدِ انْطَفَئَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ عَنْهَا اور وہ آگ اون کے غفلت سے افسردہ ہوگئی فَعَالَجَتْهَا
تِلْكَ الْفَاحِشَةُ بِالنَّفْخِ سَاعَةً طَوِيْلَةً اوس عورت نے جو آگ کو افسردہ پایا اور اون لوگون کو مشغول
گریہ وزاری پایا وہ عورت خود اوسے پہونکنے لگی اور درست کرنے لگی اور دیر تک اوسمین
مشغول رہی حَتَّى انْتَسَخَتْ يَدَاهَا وَذَرَفَتْ عَيْنَاهَا تا انگہ ہات اوس کے جل گئے اور آنسو
اوسکے انکہون سے نکل آئے غرض جب آگ روشن ہوئی بقدر حاجت لیکے اپنے گھر چلی گئی
اور وہ پہر کو وہ عورت تہوڑا سو رہی تھی جب دوپہر ہوئے توانکہہ اوسکے لگ گئی وَاِذَا هِيَ
تَرٰى طَيْفًا كَاَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ وَاِذَا بِالزَّبَانِيَةِ جَهَنَّمَ يَسْحَبُوْنَهَا بِسَلَاسِلِ نَارٍ ناگاہ
دیکہا کہ گویا قیامت قایم ہوئی ہے اور زنجیر آتشین اوسکے گلے مین ڈالکے فرشتے اوسی سوے
جہنم کہینچے لئے جاتے ہین وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا زَانِيَةُ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَاَمَرَنَا تُلْقِيْكِ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور وہ فرشتے کہتے ہین اے زانیہ خداوند عالم تجہپر غضبناک ہوا ہے اور حکم
کیا ہے ہمین کہ تجہے لیجاکے قعر جہنم مین ڈالدین ایہا الناس کیا ہراس ہوگا اوسے وَهِيَ
تَسْتَغِيْثُ فَلَا تُغَاثُ وَتَسْتَجِيْرُ فَلَا تُجَارُ اور فریاد کرتی ہے اور کوئی اوسکی فریاد کو

نہین پہنچتا اور وہ پناہ مانگتی ہے اور کوئی اوسے پناہ نہین دیتا تا آنکہ وہ اسے حال سے کنارہ جہنم پر پہنچے اور چاہتے ہین فرشتے کہ اوسے جہنم مین ڈالدین وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ یَضِیْئُ بِھِمْ خَلْوُھَا کہ ناگاہ ایک شخص تشریف لائے اور فرشتون کو پکارے چھوڑ دو اوسے ہرگز جہنم مین نڈالنا کیون اسے ایذا دیتی ہو سبحان اللہ خیال کیجیے اس غلام نوازیکو ملائکہ نے عرض کیے یَاابْنَ رَسُوْلِ اللہِ وَمَا سَبَبُھَا ای فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ ہمین خدا کا حکم ہوا ہے کہ اسے جہنم مین ڈالدین اور آپ اسے بچاتے ہین سبب اسکا کیا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے فرمایا ان مین بچاتا ہون اسے اِنَّمَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ عَزَائِیْ وَقَدَّاُوْقَدَتْ لَھُمْ نَاراً یَعْلَمُوْنَ بِھَا طَعَامًا کیونکر نہ بچاؤن اسے کہ یہہ داخل ہوئے ایک گروہ پر کہ وہ میرے حال پر روتی تہے اس نے اون کے طعام کے لیے کیسی مشقت اوٹہائے کہ ہاتہہ اسکے جل گئے اور آنسو اسکی آنکہون سے نکل آئے پہر مین کیونکر اسے دیکہون جہنم مین داخل ہوتے بس کیا مرتبہ ہے تمہاری آقا کا یہہ سنتی ہی فرشتے اوس سے جدا ہوئے اور عرض کرنے لگے حُبًّا وَکَرَامَۃً یَابْنَ الشَّافِعِ وَابْنَ السَّاقِیْ بسر وچشم آپ کا فرمان بجالائین گے ای فرزند شافع محشر اسے پسر ساقی کوثر پس وہ عورت دوڑ کے قدم شریف پر گر پڑے اور بولے قربان ہون تم کون ہو جو اسوقت میرے ایسی بیکسی مین کام آئے اور تمہارے بدولت عذاب سے مینی رہائی پائے فَقَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ آہ اوہون نے فرمایا اسے عورت مین پسر علی ابن ابیطالب ہون یعنی جسے اہل کوفہ نے مثل گوسفند کے پیاسا ذبح کیا مین وہ ہون کہ جسکے عزاداروں کے خدمت مین تو نے اپنی ہاتہہ جلائے پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹھے اور پہر داخل ہوئے مجلس مین اور حال بیان کیا اور خوب روئی فرزند زہرا کے لیے اور اہل مجلس نے شور واویلا واحسینا بلند کیا پہر اوس عورت نے اپنی افعال بد سے توبہ کی سب کے سامنی سنا حضرات حال اپنے آقا کا خوشا حال اون عاشقان حسین کا جو شب وروز اپنے آقا کی لیے گریہ و بکا مین مشغول رہتی ہین بس روؤ اسے عاشقان حسین کہ اوس مولا کو تمہارے تین دن پانی نہ دیا دھو

يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ فَلَا يُجَارُ اور خیال کیجیے کہ وہ فریادرس عالم اور شافع محشر فریاد کرتا تہا اور کوئی اوسکے فریاد کو نہ پہنچتا تھا اور کوئی پناہ اوسے ندیتا تہا اور فرماتا تہا هَلْ مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا هَلْ مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا کہ ہمین پناہ دیوے آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہمارے فریاد کو پہنچے هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کوئی ایسا ہے کہ اس بلا کو اہلبیت رسول خدا سے دفع کرے اور کوئی اوسے جواب ندیتا تہا سوا تیر و شمشیر مارنیکے حَتّٰی ذُبِحَ طِفْلُهُ الرَّضِيْعُ فِيْ حِجْرِهٖ یہان تک کہ اوسکے فرزند شیرخوار کو تیر مارا وَيَكُوْلُ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهٗ اور زبان باربار چباتی تہے پیاس سے اور پانی مانگتی تہے اور کوئی ندیتا تھا وَذَبَحُوْهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور اوس تین دن کے پیاسے کو ذبح کیا مثل گوسفند قربانی کے اور اہل حرم کو اوسکے لوٹ لیا اور عمر سعد نے اوس دن مقام کیا تا دو پہر روز دوم نَجَمَعَ قَتْلَاهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ وَتَرَكَ حُسَيْنًا وَاَصْحَابَهٗ ابها النا روؤ اور خاک اوڑاؤ کہ یہہ امر دوئی کو کافی ہے کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے اپنی کشتگان نجس کو کہ وہ ہزارون تہے اوہنین غسل دیا اون پر نماز پڑہے اور اوہنین دفن کیا اور چہوڑ دیا بیدفن و کفن پارہ جگر زہرا اور نور چشم رسول خدا کو بیسر خاک و خون مین غلطان ریگ گرم کربلا پر پڑا ہوا اوس شخص کو جسے رسول اپنے سینے پر سلاتی تہے اور کاندہے پر چڑہاتی تہے اور سر اقدس کو اوسکے نیزے پر چڑہایا اہل حرم کو اوسکے بی مقنعہ و چادر شتر ہای بی پر سوار کیا اور عابد بیمار کو طوق و زنجیر مین گرفتار کرکے جانب کوفہ روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ جب داخل کوفہ ہوئے تو آگے شہیدون کے تہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ مُشَقَّقَاتٍ نَاشِرَاتٍ لَاطِمَاتٍ بَاكِيَاتٍ اور پیچہے سرون کے اہلبیت حسین اس حال پریشان سے تہی کہ چاک گریبان بال سرون کے کھلے ہوئے موںہہ پر طمانچے مارتی ہوئے وَفِيْ حُجُوْرِهِنَّ اَطْفَالٌ تَرْكُنَ اِلَى الرُّؤُسِ وَتَبْكُوْنَ اور گودیون مین اون سیبے وارثون کے ننہی ننہی بچے تہے وہ بہی سرون کو دیکہہ کر گہبرا گہبرا کے روتی تہے وَفِيْهِنَّ بِنْتُ الْحُسَيْنِ ثَلٰثُ سَنَوَاتٍ وَحَوْلَهُنَّ اَقْوَامٌ كَثِيْرَةٌ فِيْ يَدِ كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَیْفٌ مَحْدُوْدٌ اور اون مین ایک لڑکی جناب امام حسین کے تین برس کی تھے اور گرد
اون کے بہت ملعون تلوارین کھینچے ہوئی تھے اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہو کی روتی تھے اور
کہتی تھے اَیْنَ اَبِیْ اَیْنَ اَبِیْ کہان گئے بابا میرے کہان گئے بابا میرے راوی کہتا ہے کہ
ابن زیاد نے حکم کیا کہ اہلبیت کو مع سرون کی کوچہ و بازار مین پھراؤ پس وہ شقی موافق حکم اوس
لعین کے شہر مین پھرانے لگے فَلَمَّا دَنَتِ النُّیُوْقُ قَبْرَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ بَکَتِ النِّسَاءُ بُکَاءً
شَدِیْدًا پس جب اونٹ اون بیکسون کے قبر مسلم تک پہونچے اور اونھین معلوم ہوا کہ یہہ قبر
ایلچی حسین کی ہے سب بیساختہ روئے فَرَاَیْتُ صَبِیَّةً تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ آہ آہ راوی کہتا ہے
دیکھا مینے اون مین ایک لڑکی کو کہ وہ نہایت بیقراری سے روتی تھے اور بار بار آہ آہ
کہتی تھے حَتّٰی اَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ اَعْلَی الْبَعِیْرِ تا آنکہ اوس نے آپکو اونٹ سے گرا دیا اور قبر
مسلم سے خطاب کرکے یون بین کرنے لگی یَا اَبَتَاہُ بِاَیِّ عَیْنٍ تَرٰی قَبْرَكَ ہاے ای مظلوم بابا میرے
کن آنکھون سے دیکھون مین قبر تمہارے لَیْتَنِیْ کُنْتُ الْیَوْمَ عَمْیًا ای بابا کاش مین آج کے روز اندہی
ہوتی یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوْا اَخِیْكَ الْحُسَیْنَ ظَمْآنًا اے بابا تمہارے بہائی حسین کو ظالمون نے پیاسا ذبح
کیا وَیَسْلُبُوْنَا وَلَمْ یَتْرُکُوْا عَلٰی رُؤُسِنَا قِنَاعٌ وَخِمَارٌ اے بابا ہمکو ایسا لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ
ہمارے چھین لیے یَا اَبَتَاہُ لَطَمُوْا عَلٰی خُدُوْدِنَا اے بابا ہمین بے والی و وارث جان کے
ظالمون نے طمانچے مارے کہ ابتک نیل اون کے باقی ہین اور اے بابا بہائی ہمارے ہم سے چہٹ
گئے معلوم نہین کہ حال اون کا کیا ہوا ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِیْهَا وَصَاحَتْ وَبَکَتْ حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْهَا
پہر قبر پدر سے لپٹ کے اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئی لوگون نے قبر سے
چہڑا کر اونٹ پر بٹہایا اور قافلہ آگے چلا راوی کہتا ہے سب سرون مین مقدم ایک سر تہا
مثل چاند کے روشن مشابہ بصورت رسول خدا وَالنُّوْرُ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ وَهُوَ
یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ کَاَنَّهٗ یَتْلُوْا شَیْئًا اور نور اوس کے دانتون سے ساطع تہا اور ہونٹ اوس کے
حرکت کرتے تھے جیسے کچہہ پڑہتا ہے لیکن دونون ہونٹ خشک تھے معلوم ہوتا تہا کہ بہت پیاسا

مارا گیا ہے لوگوں سے پوچھا مینے یہہ سر کسکا ہے وہ بولی یہہ سر حسین ابن علی کا ہے کہ جسیر
تین دن پانی بند رہا اور پانی پانی کہتا ذبح کیا گیا قَالَ قَاسِمُ بْنُ الْاَصْبَغِ الْمُجَاشِعُ رَاَیْتُ رَجُلًا
اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا عَلٰی فَرَسٍ قَدْ عَلَّقَ فِیْ لَبَبِ فَرَسِہٖ رَاْسَ شَابٍّ کَاَنَّہٗ قَمَرُ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ
قاسم ابن اصبغ کہتا ہے کہ دیکھا مینے ایک لعین کو کہ گھوڑے پر سوار اور سر ایک نوجوان کا مثل
چودوین رات کے چاند کے شکار بند مین باندہی ہے اور جب وہ گھوڑا دوڑاتا ہے تو وہ سر زمین
پر ٹھوکرین کہاتا ہے اوس شقی سے پوچھا مینے کہ تو کون ہے وہ شقی بولا کہ حرملا ابن کاہل اسدی ہے
وہ لعین فَقُلْتُ لَہٗ لِمَنْ ھٰذَا الرَّاْسُ پس کہا مینے اوس سے یہہ سر کسکا ہی جسی تو اس ذلت سے شکار بند
مین باندہی ہے قَالَ رَاْسُ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَلِیٍّ وہ بولا یہہ سر عباس بن علی کا ہے جو علمدار حسین تھا
افسوس کہان تھے حسین جو دیکہتے سر اپنے قوت بازو کا جسکے مرنے سی رو رو کہتی تھے وَا اَخَاہُ وَا
عَبَّاسَاہُ اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ ہاے بہائی میرے عباس تیرے مرنے سے کمر حسین کی ٹوٹ گئی کیا حال
ہوتا حضرت کا جو دیکہتے سر عباس کو شکار بند مین لٹکتی ہوئے روایت چہل و ہشتم خود بخود
چکی چلنے خانہ جناب امیر مین اور آنا جناب فاطمہ کا ناقہ جنت پر سوار ہو کے میدان حشر مین
اور وارد ہونا ان اہلبیت کی شفاعت کرنا اور آنا اہلبیت کا کوفے مین اِنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ
بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَدْعُوْا عَلِیًّا فَاَتَیْتُ بَیْتَہٗ فَنَادَیْتُہٗ فَلَمْ یُجِبْنِیْ وَالرَّحٰی
تَطْحَنُ وَلَیْسَ مَعَھَا اَحَدٌ روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے
مجھے جناب امیر کے بلانیکو بہیجا دولت سرای جناب امیر مین پس مینے آواز دی حضرت نے مجھے
جواب ندیا اور چکی خود بخود چلتی تھے اور کوئی اوسکے پاس نہ تھا فَنَادَیْتُہٗ فَخَرَجَ وَاَصْغٰی اِلَیْہِ
رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ شَیْئًا لَمْ اَفْھَمْہُ پہر آواز دی مینے تو جناب امیر باہر تشریف لائے اور جناب
رسولخدا گوش کیے سنتے تھے پس حضرت نے جناب امیر سے کچھ فرمایا کہ مین اوسے نہ سمجھا
فَقُلْتُ عَجِبْتُ مِنَ الرَّحٰی فِیْ بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ وَمَا عِنْدَھَا اَحَدٌ پس مینے عرض کی تعجب ہے مجھے
اوس چکی سے کہ خانہ جناب امیر مین چلتی ہے اور کوئی اوس کے پاس نہین ہے قَالَ اِنَّ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃَ

ملأ الله قلبها وجوارحها ايمانا ويقينا جناب رسول خدا نے فرمايا اي ابا ذر به تحقيق که بيٹي ميرے
فاطمه بهر ديا هي خدا نے قلب اوسکا اور تمام جوارح اوس کے ايمان سے اور يقين سے وان الله علم
ضعفها فاعانها على دهرها وكفاها اور حق تعالى اپنے جانا ضعف اور ناتوانى کو فاطمه کے پس
اعانت کي خدا نے فاطمه کے حال پر اور کفايت کي اوس کے اما علمت ان لله تعالى ملئكة
موكلين بمعونة آل محمد صلى الله عليه وآله اے ابا ذر آيا نهين جانتے تم که خدا تعالى کے
بهت سے فرشتے هين که وه مقرر هين واسطے خدمت اهلبيت محمد صلى الله عليه وآله کي يه ايک شمه هے
رتبه جناب سيده سے جو اس دنيا مين تها اور اوس مخدومه کا مرتبه تو روز قيامت کو يهه هوگا که جس دن
ملائکه خوف خدا سے سر جهکائے کهڑي هون گي اور انبيا ر ذو الاحترام خوف وهم سے نفسي نفسي پکارتے
هون گے ايسي وقت مين جناب سيده کا يهه مرتبه هوگا جيسا که امالي مين ابن بابويه نے روايت کي هے
که جناب رسالت مآب نے فرمايا اذا كان يوم القيامة تقبل ابنتي فاطمة على ناقة من نوق
الجنة که جب روز قيامت هوگا آئيگي بيٹي ميرے فاطمه اوپر ايک ناقه جنت کي سوار مدبجة الجنبين
مزين هوگي پهلو اوس ناقه کے ديبا سے خطامها من لؤلؤ رطب اور مهار اوسکے موتيون کے
هوگي قوائمها من الزمرد الاخضر ذنبها من المسك الاذفر پاؤن اوس کے زمرد سبز کے
هون گے دم اوس کے مشک ناب کي هوگي عيناها ياقوتان حمراء آنکهين اون کے دو ياقوت سرخ هون گے
وان عليها قبة من نور يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها داخلها عفو الله
وخارجها رحمة الله اور پشت ناقه پر ايک قبه هوگا که ظاهر اوسکا باطن سے نمايان هوگا اور باطن اوسکا
ظاهر سے نمايان هوگا اور داخل اوسکا تو عفو خدا هے اور خارج اوسکا رحمت خدا هے وعلى
راسها تاج من نور للتاج سبعون ركنا اور اوپر سر جناب فاطمه کے ايک تاج نور کا هوگا اوس
تاج کے ستر رکن هون گے كل ركن مرصع بالدر والياقوت تضئ كما تضئ الكوكب الدري
في افق السماء اور هر رکن مين اوس تاج کے موتي اور ياقوت جڑے هون گے اور وه روشن هونگے
جيسے ستاره هاے درخشنده روشن هوتے هين آسمان پر وعن يمينها سبعون الف ملك وعن

شِمالِہا سَبعُونَ اَلفَ مَلَكٍ اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتی ہون گے اور بائین جانب ستر ہزار فرشتے جلودار ہون گے وَجبرَئِيلُ آخِذٌ بِخِطامِ النّاقَةِ وَيُنادِي بِاَعلى صَوتِهِ اور جبرئیل کے ہاتھہ مہار ناقہ جناب سیدہ ہوگی اور باواز بلند پکارتے ہون گے يا اَهلَ المَحشَرِ غُضُّوا اَبصارَكُم حَتّىٰ تَجُوزَ فاطِمَةُ ای اہل محشر بند کرو آنکھین اپنے تا آنکہ گذر جاوین فاطمہ دختر رسول خدا فَتَسِيرُ حَتّىٰ تُحاذِيَ عَرشَ رَبِّها جَلَّ جَلالُهُ فَتَطرَحُ بِنَفسِها عَن ناقَتِها وَتَقُولُ پس اسطرحسے جناب فاطمہ تشریف لاوین گے تا آنکہ جب زیر عرش پہنچین گے تو ناقے سے آپکو گرا دین گے اور عرض کرین گے اِلٰهي وَسَيِّدِي اُحكُم بَيني وَبَينَ مَن ظَلَمَني اے پروردگار میری اے سید میرے ای آقا میرے حکم کر درمیان میرے اور اون لوگون کے جنہون نے ظلم و ستم کئے ہین اَللّٰهُمَّ اُحكُم بَيني وَبَينَ مَن قَتَلَ وَلَدي خداوندا حکم کر مجھہ مین اور اون لعینون مین جنہون نے میرے فرزند کو بیگناہ قتل کیا ہے فَاِذَا النِّداءُ مِن قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يا حَبيبَتي سَليني تُعطَي وَاشفَعي تُشَفَّعي پس ایک آواز جانب پروردگار عالم عز و جل سے آئیگی اے حبیبہ میرے ای فرزند حبیب میرے کے سوال کر مجھسے کہ مین وہ عطا کرون اور شفاعت کر کہ مین شفاعت تیرے قبول کرون فَوَعِزَّتي وَجَلالي لا جازَني ظُلمُ ظالِمٍ پس قسم ہے مجھی اپنی عزت و جلال کے کہ آج کے روز سزا کو پہنچاؤن گا مین ظالم کو فَتَقُولُ اِلٰهي وَسَيِّدي ذُرِّيَّتي وَشيعَتي وَشيعَةُ ذُرِّيَّتي وَمُحِبّي وَمُحِبُّ ذُرِّيَّتي پس جناب سیدہ عرض کرین گے ای پروردگار میرے اور ای سید میرے بخش بواسطی میرے میری ذریت کو اور میرے شیعون کو اور میرے ذریت کے شیعون کو اور میرے دوستون کو اور میرے ذریت کی دوستون کو فَاِذا بِالنِّداءِ مِن قِبَلِ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ اَينَ ذُرِّيَّةُ فاطِمَةَ وَشيعَتُها وَمُحِبُّوها وَمُحِبُّو ذُرِّيَّتِها پس آواز جانب پروردگار سے آئی گے کہان ہی ذریت فاطمہ زہرا کے اور شیعہ اوسکے اور دوست اوسکے اور دوست اوسکے ذریت کی فَيُقبِلُونَ وَقَد اَحاطَت بِهِم مَلائِكَةُ الرَّحمَةِ پس وہ سب آئین گے اور ملائکہ رحمت گرد اون کے ہون گے فَتَقَدَّمَهُم فاطِمَةُ عَلَيهَا السَّلامُ حَتّىٰ

تَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ پس آگے ہوجائینگے اون سب کے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام تاکہ داخل کرین گے اپنی ساتھہ انکو جنت مین کیون حضرات جناب فاطمہ زہرا اس توقیر سے آکے محشر مین اپنی غلامون کو جنت مین لیجائینگے اور اون کی ذریت کو ظالم شترہای بیکجاوہ پر چڑہاکی دربدر بلوایے عام مین پہرامین افسوس جنکا خادم جبرئیل امین ہوا وسکے عترت کو مثل زنان یہود و نصارا کیے ذلت سے قید کرین افسوس کجا دختر فاطمہ اور کجا بازار کوفہ چنانچہ مسلم گچکار کہتاہے کہ مین مرمت دار الامارہ کوفہ مین مصروف تہاناگاہ صداے شیون و ماتم ایک جانب سے بلند ہوئی پس مینے ایک خادم سے کہا یہہ شور و غل کیساہے آہ کس موہنہ سے کہون کہ کیا کہا اوس شقی نے قَالَ السَّاعَةَ اَتَوْا بِرَاسِ خَارِجِیٍّ خَرَجَ عَلٰی یَزِیْدَ وہ لعین بولا کہ اسوقت سر ایک خارجی کا لایے ہین کہ اوسنے خروج کیا تہا یزید پر فَقُلْتُ وَمَنِ الْخَارِجِیُّ پس مینے کہا کہ وہ خارجی کون تہا قَالَ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ وہ کافر بولا اوسے حسین ابن علی کہتے ہین پس مینے اپنی موہنہ پر طمانچے مارے اور وہان سے اوترکے کنارہ کوفہ تک پہنچا تو دیکہا مینے کہ لوگ انتظار مین سرہای شہدا اور اسیران آل عبا کے کہڑے ہین کہ ناگاہ چالیس اونٹون پر اولاد جناب فاطمہ سوار یعنی بیبیان جناب سیدہ کی اور اطفال خورد سال باحال پریشان چلے آتے ہین وَاِذَا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا ناگاہ دیکہا مینے کہ جناب سید الساجدین ایک شتر برہنہ پر سوار صدمہ طوق سے گردن کے رگون سے خون روان اور بیساختہ روتے ہین وَصَارَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ يُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ بَعْضَ التَّمْرِ وَالْخُبْزِ وَالْجَوْزِ اور بچے جو بہوک سے بلبلاتے ہین تو اہل کوفہ اون پر رحم کہاکے کچہہ خرمے اور روٹیان اور جوز تصدق کرکے اون لڑکون کو دیتی ہین جناب ام کلثوم نے اون سے پکارکے فرمایا یَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَيْنَا حَرَامٌ اے اہل کوفہ کیا غضب کرتے ہو ہم آل نبی ہین صدقہ ہمپر حرام ہے وَصَارَتْ تَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَيْدِي الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاهِهِمْ وَتَرْمِيْ بِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وہ بچے مارے بہوک کے موہنہ مین رکہہ لیتے تہے تو جناب ام کلثوم ہاتہون سے چہین لیکے اور موہنہ سے نکالکے زمین پر پہینک دیتی تہین یہہ مصیبت اہلبیت کے دیکہکی زنان کوفہ بی اختیار

روتے تھین حضرات یہہ مقام رونیکا ہے کیونکر نہ روتین زنان اہل کوفہ کہ ایکدن اوسے کوفہ مین انہین
زینبؑ وکلثوم کا یہہ رتبہ تہا کہ جناب امیر بادشاہ تھے اور یہہ صاحب زادیان شاہزادیان کہلاتی تہین
اور اون کے درتک فرشتونکو بہی اذن گذرنا محال تہا آہ وہی شاہزادیان زینبؑ وکلثوم جنکی مان کا
تابوت شب کو اوٹہاتا اوسدن بازار کوفہ مین شتران برہنہ پر سوار ہاتہون سے منہہ چہپاتی ہوئے
دربار ابن زیاد کیطرف جاتی تہین مسلم کہتا ہے کہ پہر ایک شور وغل بلند ہوا ناگاہ دیکہا مینے کہ سر
شہیدون کے لاتے ہین اور سب کے آگے نیزہ پر سر امام مظلوم کا ہے جناب زینبؑ نے جو ہین
دیکہا سر اپنی بہائی کا اس زور سے سر اپنا دے مارا کہ ماتہا مجروح ہوگیا اور خون بہنے لگا اور
ماتم برادر مین سر اقدس سے مخاطب ہوکر یہہ کہنے لگین **شعر** یا ہلالاً لما استتم کمالا +
غاله خسفه فابدا غروبا یعنی اے ماہ فلک امامت ابہی تو کمال کو نہ پہونچا تہا
ظلم سے ظالمون کے تجھے گہن لگا آخر تو غروب ہوگیا جہان روشن تاریک ہوگیا **شعر** ما توهمت
یا شقیق الفؤاد + ان هذا مقدر مکتوبا اے بہائی میرے مجکو یہہ گمان نہ تہا کہ مین تمسے
پردیس مین بچہڑ جاؤنگے اور یہہ تقدیر مین تہا کہ تم یون تشنہ لب شہید ہو جاؤگے اور مین یون دربدر
پہرونگے **شعر** یا اخی قلبك الشفیق علینا + ماله قد قسی فصار صلیبا اے بہائی
تم تو اپنی زینبؑ بہن پر بہت شفیق ومہربان تہے کیا ہوگیا کہ تمنے دل اپنا سخت کرلیا مجھکو یہ تم سے
توقع نہ تہے **شعر** یا اخی فاطمة الصغیرة کلمہا + فقد کاد قلبها ان یذوبا اے بہائی
اپنی دختر یتیم فاطمہ صغرا کی خبر لو اوسنے تمہارے ماتم مین عجب حال بنایا ہے **شعر** یا اخی
لو تری علیا لدی الاسر + مع الیتم لا یطیق وجوبا اے بہائی نہ دیکہہ سکوگے تم اپنی
فرزند یتیم زین العابدینؑ کو کہ جسم نازنین اوسکا مجروح اور دل نازک اوسکا سخنان سخت سے
مفروح ہے **شعر** وکلما اوجعوه بالضرب ناداك + بالذل وفیض دمعه مسکوبا
اے بہائی جب یہہ ظالم تمہارے بیمار کو تازیانہ مارتے ہین تو وہ تمکو کس یاس سے پکارتا ہے
جب تم جواب نہین دیتے تو اپنی بیکسی پر بہت روتا ہے **شعر** یا اخی ضمه الیك وقربه + وسکن

فَوَادُہُ الْمُرَعَّبَا اے بھائی عابد بیمار کو چھاتی سے لگاؤ اور اوسے تسلی دو کہ وہ بیدل ہو رہا ہے
شَیْءٌ عَلَیْنَا مَا لَکَ اِنْ اَرَدْتَ مَغِیْبًا ٭ یَا اَخِیْ بِالرُّجُوْعِ وَعْدًا قَرِیْبًا اے برادر اگر تم اپنے
یتیمون سے پنہان ہوئے ہو تو کچھہ وعدہ قریب کر جاؤ کہ کب اون سے ملوگے مین کہان تک سمجھاؤن
کہ خود دل میرا اون کو روتا دیکھکے ٹکڑے ہوتا ہے اور یتیم صغیر تمہارے رو رو کے مجھہ سے
پوچھتے ہین کہ اے پھوپھی جان بابا ہمارے کھان ہین جگر میرا شق ہوتا ہے اور کچھہ نہین آتا
کہ کیا جواب دون انھین ؎ مَا اَذَلَّ الْیَتِیْمُ حِیْنَ یُنَادِیْ بِاَبِیْهِ وَلَا یَکَادُ مُجِیْبًا اے
بھائی کس صدا سے محزون و غمناک سے یتیم تمہارے تمکو بابا بابا کھکے پکارتے ہین اور تم انکو
کچھہ جواب نہین دیتے پس دوست و دشمن بیان زینب خاتون پر رونے لگی اور اون بیکسون کو دربار
ابن زیاد مین داخل کیا تو پھلے اوس لعین نے سر جناب امام حسینؑ کا طلب کیا پس لاکے اوس سر
اقدس کو ایک طشت طلا مین رکھدیا فَجَعَلَ یَنْظُرُ وَیَتَبَسَّمُ وَکَانَ بِیَدِهٖ قَضِیْبٌ فَجَعَلَ یَضْرِبُ
بِهٖ ثَنَایَاهُ وَیَقُوْلُ پس وہ شقی اوس سر کیطرف دیکھتا تھا اور ہنستا تھا اور ہات مین اوسکے ایک
چھڑی تھی اوسے دندان شریف پر لگاتا تھا اور کہتا تھا لَقَدْ اَسْرَعَ الشَّیْبُ اِلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
جلد تمہین ضعیفی نے لیلیا اے ابا عبد اللہ راوی کہتا ہے کہ یہہ حال دیکھا زید ابن ارقم نے کہ ایک
اصحاب رسول خداؐ مین سے تھے اِرْفَعْ قَضِیْبَکَ عَنْ هَاتَیْنِ الشَّفَتَیْنِ فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَرْشُفُ ثَنَایَاهُ اے ابن زیاد اوٹھا لکڑی کو ان دانتون پر سے
واللہ خود مینے دیکھا ہے رسول خداؐ کو کہ اِن دانتون کو چوستے تھے یہہ کھکے نعرہ مار کے
روئے وہ لعین بولا اے زید تو روتا ہے خدا تیری آنکھون کو رولا دے اور اگر تو ضعیف
نہوتا اور عقل تیری زایل نہوئے تو مین تجھے قتل کرتا ثُمَّ اُدْخِلَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ وَعَلَیْهَا
اَرْذَلُ ثِیَابِهَا پھر داخل کیا زینب مغموم کو مجلس مین اوس شقی کی تو اوسکا شرم سے عجیب حال تھا
کہ اوس دختر زہرا کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک و خون مین آلودہ تھا اور وہان رؤساء شہر جمع
تھے فَجَلَسَتْ نَاحِیَةً وَهِیَ مُتَنَکِّرَةٌ وَقَدْ حَفَّتْ بِهَا اِمَاءُهَا پس وہ مظلوم شرم سے ایک گوشہ مین

زمین پر بیٹھہ گئین اور گرد اون کے لونڈیان پردہ دار کو کھڑے ہو گئین تا نظر اوس شقی کے
دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زیاد اور بولا هٰذِهِ الَّتِی جَلَسَتْ نَاحِیَةً
وَمَعَهَا نِسَاءُهَا فَلَمْ تُجِبْهُ یہہ کون ہے جو کنارہ بیٹھہ گئی کسی نے جواب ندیا پس جب مکرر سہ کرر
پوچھا اوس لعین نے فَقَالَتْ لَهُ بَعْضُ اِمَائِهَا هٰذِهِ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ الَّتِی دُفِنَتْ جَنَازَةُ
اُمِّهَا فِی اللَّیْلِ وَلَا یُمْکِنُ فِی الْمَلٰئِکَةِ اَنْ یَدْخُلَنَّ بِغَیْرِ الْاِذْنِ پس ایک کنیز بولے ای بدبخت
کیا پوچھتا ہے کہ یہہ کون ہے یہہ زینبؑ ہی بیٹی علیؑ ابن ابیطالب کے جو بادشاہ دوجہان ہین یہہ
وہ زینبؑ ہے جسکی مان کا جنازہ شب کو اوٹھا اور شب کو وہ معصومہ دفن ہوئین کہ تا نامحرم کے
نظر اون کے جنازہ پر نہ پڑے اور فرشتون کو بھی یہہ مجال نہ تھے کہ بے اجازت اون کے
گھر مین آتے وہ زینبؑ تیرے اس ظلم سے اس حال خراب سے بلوای عام مین آئی ہے اب
اوسکا حال کیا پوچھتا ہے تجھے روح رسول خدا سے شرم نہین آتے ثُمَّ اَمَرَ ابْنُ زِیَادٍ
بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَاَهْلِهِ فَحُمِلُوْا اِلٰی دَارٍ اِلٰی جَانِبِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ بعد استفسار حال کے
حکم کیا ابن زیاد نے کہ عترت محبوب خدا کو قید کرو پس قید کیا اونہین ایک مکان خراب مین
کہ قریب تھا مسجد جامع کے جہان کہ جناب امیر زخمی ہوئے تھے فَقَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ
عَلِیٍّ پس جناب زینبؑ اپنی مصیبت مین فرماتی ہین لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْنَا عَرَبِیَّةٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ
اَوْ مَمْلُوْکَةٌ کہ جب تک ہم کوفہ مین قید رہے کوئی زنان اشراف دیکھنی اور پرسہ دینی نہ آئے
مگر لونڈیان ہمین دیکھنے آتی تھین اور ہمپر افسوس کرتی تھین فَاِنَّهُنَّ سُبِیْنَ وَقَدْ سُبِیْنَا
اور جانتی تھین کہ جسطرح ہم لونڈیان ہین اوسیطرح یہہ بھی لونڈیان ہین روایت چہل و نہم ۴۹
ذکر فضائل شیعیان اہلبیت اور نصف حسنات اپنی بخشنا پنجتن کا شیعون کو اور
بیان ثواب گریہ اور شب باش ہونا اسیران اہلبیت کا مع سرہای شہدا
گھر مین پرو براسے کی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ مَعْرِفَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَةٌ
مِنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ جناب رسول خدا نے فرمایا پہچاننا حق آل محمدؐ کا

باعث نجات دوزخ سے ہے اور دوستی اہلبیت رسالت کی امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ
مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا اور جو شخص مرجاتا ہے محبت اہلبیت مین وہ شہید مرتا ہے یعنی
مرتبہ اوسکا شہید ہوتا ہے اگرچہ اپنے فرش خواب مین موا ہو اور یہہ کتب فریقین مین مذکور ہے
کہ ایک روز جناب رسول خدا نے فرمایا حُبُّ عَلِیٍّ یَاکُلُ الذُّنُوْبَ کَمَا یَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ محبت
علی ابن ابیطالب کی کھا جاتی ہے گناہون کو اسطرح سے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے وَقَالَ
لَوِ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ تَعَالٰی النَّارَ اور فرمایا حضرت نے کہ اگر
جمع ہوتے سب خلق خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالے آتش جہنم کو پیدا نکرتا اور یہہ کتب اہل
سنت مین مرقوم ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ
اگر ہوتا بعد میرے نبی تو ہوتا بھائی میرا علی ابن ابیطالب اور کتاب بشائر المصطفی مین مذکور ہے
کہ ایک روز جناب رسولخدا خانہ جناب امیر مین داخل ہوئے نہایت شاد و فرحناک تھے اور
فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بمجرد سننے صدای حضرت کے اوٹھہ کھڑے ہوئے
جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام اور آداب و سلام بجالائے پس جناب رسول خدا بیٹھے اور
اہلبیت کو بہی فرمایا کہ تم بہی بیٹھہ جاؤ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُکَ
اَقْبَلْتَ عَلَیَّ مِثْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ مینے آپکو ایسا فرحناک
آتے ہوئے کبہی نہین دیکھا جیسا آج آئے تب حضرت نے فرمایا اے علی آیا جس خوشخبری
لئی مجھے شاد کیا ہے اوس سے تمہین بہی آگاہ کرون قَالَ نَعَمْ رُوْحِیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
جناب امیر نے عرض کی کہ فدا ہو جان میری آپ پر یا رسول اللہ ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا
ابہی علی آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ اے رسولخدا پروردگار عالم بعد تحفہ سلام کے
فرماتا ہے کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنے شیعہ علی کے ہین خواہ صالح اور خواہ فاسق
سبکے سب داخل بہشت ہونگے پس جب یہہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور فزا رسول خدا
سے جناب امیر نے سنی تو شدت خوشی سے سجدہ شکر مین گئے اور بعد سجدہ کے دونو ہاتہہ سوے

آسمان اوٹھائیے اور کہا اے رسول خدا میں شاہد کرتا ہون خدا کو کہ مینے نصف حسنات اپنی اپنے شیعونکو بخشے جو نہین یہہ بات جناب سیدہ شفیعہ روز جزا نے سنی عرض کیے اے والد بزرگوار مین بھے تہین شاہد کرتے ہون کہ مینے بھی اپنے نصف حسنات امیر المومنین کے شیعون کو بخشے پس جناب امام حسن نے عرض کیے اے جد بزرگوار مین نیبھے تہین شاہد کرتا ہون کہ مینے بھی نصف حسنات اپنے والد بزرگوار کے شیعون کو بخشے جناب امام حسین نے بھے عرض کیے اے جد بزرگوار مین بھے آپکو شاہد کرتا ہون کہ مینے بھے نصف حسنات اپنی والد بزرگوار کے شیعون کو بخشے اوسوقت جناب رسول خدا نے فرمایا یا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت میرے تم مجھ سے زیادہ کریم و سخی نہین ہو ہرگاہ تمنے اسقدر کرم و بخشش شیعان گناہگار پر کیے تو مین بھے اپنی پروردگار کو شاہد کرتا ہون اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ نِصْفَ حَسَنَاتِيْ یعنی تحقیق کہ مینے بھی شیعیان علی کو نصف حسنات بخشے حضرات جو ہنین یہہ بات جناب رسالت مآب نے فرمائی کہ ناگاہ صدا آئی خداوند غفار آئے یا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت تم مجھسے زیادہ کریم اور سخی نہین ہو ہرگاہ تم سب نے لیے بخشش شیعان علی پر کیے تو سن لو اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ وَمُحِبِّيْهِ ذُنُوْبَهُمْ جَمِيْعًا کہ مینے علی کے شیعون کو اور دوستدارون کو بخشا اور سب گناہ اون کے بخشدیے پس حضرات دیکھو مرتبہ اپنا کہ کیا مرتبہ ہے تمہارا اور سرافرازی اپنے آقاؤن کے خصوصًا جناب امام حسین کے کہ سن شریف اون حضرت کا چھہ برس سے زیادہ نہو گا کیا سرافرازی فرمایے اور کیا کام کیا ہماری بخشش کے لئے کہ کسی نے اپنی امت کی لیئے یہہ مصیبت نہ اوٹھائے اکبر سے فرزند کو میدان شہادت مین بہیجا آپ خنک گلا کٹا یا اہل حرم کی اسیری قبول کے فقط ہمارے بچانے کے لیئے اور ہم سے کوئے حق اوس جناب کا ادا نہین ہوتا پس اوسے ہمپر کہ اون کے مصیبت سکے دو آنسو بھے نہ بہائین کہ خود وہ جناب فرماتے ہین اَنَا قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُكِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكٰى وَاغْتَمَّ قَلْبُهٗ لِمُصَابِيْ مین کشتہ گریہ و زاری ہون نہ ذکر کیا جاؤن گا پیش مومن مگر وہ روئے گا اور مغموم ہو ویگا دل اوسکا میرے مصیبتون پر اور جناب صادق نے فرمایا ہے جو مومن ہمارے مصائب یاد کرکے

روئی یا رولائے ایک آدمی کو خدا اوسپر بہشت کو واجب کرتاہی اور جسی ونا نہ آئے وہ اسکو تکلیف رونیپر لاوی اور صورت گریہ کنندون کی بنائی خدا رحیم اوسپر بہی بہشت واجب کرتاہی وَمَن لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور جسکی سامنی ہمارے مصائب بیان ہون اور دل ہی اوسکا محزون و غمگین ہنو وہ ہمارے شیعون سی نہین ہے فی الحقیقہ کون ایسا ہے کہ جس کے سامنے مصائب اہلبیت بیان ہون اور وہ غمگین نہے نہ ہو کہ پہاڑ اس غم مین ٹکری ٹکری ہو گئے دریا جوش و خروش مین آئے جنات وجانوران صحرا ایسے روئی امام مظلوم کی مصیبت پر آسمان و زمین روئے کیون کر نہ روتے کہ تین دن کا پیاسا امام مظلوم کو ذبح کیا اور خیمون کو تاراج کیا اور لائی شتران لاغر اور رکھا اہلبیت حسین سے کہ سوار ہوان اونٹون پر جناب ام کلثوم نے کہا ہمین مہین رہنے دو کہ یہان ہمارے امام کے نعش ہے اور ہم یہان سے نجائینگے پس اون ملعونون نے وہ ستم کیا کہ حیرت ہی کہ آسمان کیون نہ گر پڑا اور زمین نہ شق ہوئے کہ دختر زہرا پر ایک ظالم نے وہ ظلم کیا کہ زبان پر نہین آتا اور بجبر اونٹ پر سوار کیا وَأَمَرَ بِحَزِّ رُؤُسِ الْبَاقِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ اور حکم کیا عمر سعد شقی نے کہ باقی سر شہیدون کے کاٹ لو پس عزیزون کے سر سامنے اہلحرم کے کاٹی گئے حضرات جابے تامل ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے تھے لَا تَذْبَحُوا الشَّاةَ وَهِيَ تَنْظُرُ إِلَيْهَا نہ ذبح کرو بکری کو سامنے بکری کے دران حالیکہ وہ دیکھتی ہو پس کیا حال ہوا ہو گا جناب زینب و ام کلثوم و شہر بانو اور مادر قاسم اور جناب امام زین العابدین کا جب سر عباس و علی اکبر و قاسم و عون و محمد کا تیغ ظلم سے کاٹا گیا ہو گا اور زیادہ اس سے یہہ ستم کیا تہا لعینون نے کہ تن بی سر کو اون کے دفن نہ کیا سر انکو نیزون پر رکھکی دکھاتے تھے اور جو روتا تھا تو مارتے تھے اور منع کرتے تھے رونی سے اور صحرا بصحرا اور بیابان بہ بیابان لیجاتے تھے ابو سعید دمشقی کہتا ہے کہ راہ شام مین خبر سنی ہمنے کہ مسیب نے لشکر جمع کیا ہے کہ شبخون مار کے سرہای اقدس کو معہ اہلبیت چہین کے لیجاوے تردد فوج کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصارے پر پہونچے رات سے سب کے سب متفق ہوئے کہ اس دیر کو جای پناہ کریں اگر مسیب شبخون لاوے تو فتحیاب ہنو شمر لعین دروازہ دیر پر جا کے پکارا تو ایک پیر دیر اپنے باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکہ کے پوچھنے لگا تم کون ہو اور کہاں سے

آتے ہو اور کیون شام جاتی ہو قال خرج رجل فی العراق علی یزید فحاربنا وقاتلناہ وضعنا راسہ مع راس اصحابہ واھلبیتہ علی الرمح یزید یزید شمر بولا کہ ایک شخص نے عراق مین خروج کیا تہا یزید پر اوس سے ہم لڑے اور سر اوسکا مع سر عزیزون کے نیزون پر رکہکی یزید کے آگی لیے جاتے ہین اوس شخص نے سرون کو دیکہہ کے کہا من راس امیرھم سر ان کے امیر کا کونسا ہے شمر نے اشارہ طرف سر اقدس امام مظلوم کے کیا دیرانے بولا دیر میرا اس قدر وسعت نہین رکہتا مگر سرونکو اور قیدیون کو میرے دیر مین رکہو اور تم گرد اوترو شمر نے رای اوس کے پسند کے پس ایک صندوق مین تو سر اقدس امام غریب کا رکہا اور دوسری صندوق مین سر باقی شہدا کے رکہے اور اوس دیر مین لائے اور ایک حجری مین رکہدیا اور اہلبیت کو اور مکان مین اوتارا وصار یطوف حول الحجرۃ فیہ الصندوق لینظر راس الحسین من قریب اور وہ پیر دیرانے گرد اوس حجر کے پہرتا تہا تا سر اقدس کو قریب سے دیکہی فنظر فی شقوق الباب فرای فی الحجرۃ نورا یسطع من الصندوق الذی فیہ راس الحسین پس وہ دیرانے شگاف در سے دیکہنی لگا دیکہا کیا ہے اوس صندوق سے کہ جسمین سر اقدس تہا ایک نور ساطع ہے اور شمعین بہت سے اوس حجری مین روشن ہین یہہ دیکہکے نہایت متعجب ہوا واذا بسقف البیت قد شقت کہ ناگاہ چہت اوس حجرے کے شگافتہ ہوئے اور ایک عماری نور آسمان سے نازل ہوئے اوز اوس سے ایک بی بی صاحب حسن وجمال باہر آئے اور گرد اون کے کنیزان خوب صورت تہین اور ایک کنیز کہتی تہی راہ دو راہ دو کہ حوا اور آدمیان آتے ہین پہر ایک عماری اوترے اوس سے سارہ اور ہاجرہ باہر آئین اور راحیل ام یوسف اور صفورہ بنت شعیب اور کلثوم اخت موسی اور آسیہ زن فرعون اور مریم مادر عیسی باہر آئین پہر ایک عماری نازل ہوئے اوز اوس سے خدیجہ کبرا اور جناب فاطمہ زہرا باہر آئین ثم ارتفع صوت بکاء ونحیب وظھر ھودج من نور وحولھا من حور العین کثیرا پہر غل اور شور رونے اور پیٹنے کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوئے اور گرد اوس کے حوریان بہشت بہت سے تہین اور ایک اون مین سے بولی ای نصرانی بند کر اپنی آنکہین کہ فاطمہ زہرا

زیارت سر حسین مظلوم کو آئی ہین فوقعت مغشیًّا علی الارض پس بین غش کھا کی زمین پر گرا مگر آواز رونے
سنتا تہا کہ آئی سے فاطمہ زہرا کے ایک قیامت سے برپا ہوئی اور جناب فاطمہ زہرا روروکے
کہتے تھین السلام علیک ایہا المظلوم السلام علیک ایہا الشہید المعصوم سلام ہو تجہپرا ے
مظلوم میرے سلام ہو تجہپر اے شہید و معصوم میرے سلام ہو تجہپر اے غریب میرے
السلام علیک یا قرۃ عین الرسول و ثمرۃ فوادی سلام ہو تجہپر اے خنکی چشم رسول خدا
اور اے میوۂ دل میرے یا بنی لا تحزن فان اللہ سینتقم من قاتلیک یوم القیمۃ اے
فرزند میرے تجہپر بہت ظلم و ستم ہوئے مگر تو غم نکہا خدا تیرے قاتلون سے انتقام لیگا روز
قیامت کو فبکت و بکین النساء کلہن سلام یہہ فرما کے خوب روئین کہ تمام عورتین رونے لگین اور جناب سیدہ
نے کچہہ شعر ماتم امام غریب مین پڑہے کہ مضمون اون کا یہہ ہے ای فرزند مظلوم ای سرور
سینہ زہرا تجہپر وہ ظلم ہوئے کہ ایسے کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر پر نہین ہوئی اور اگر ہزار آنکہین
خدا مجہے عطا کرے اور سب تیرے غم مین اشکبار ہون اور برابر میرے رونیکی ابر نیسان
اور کوہ صحرا اور جن و انس و وحش و طیور و ملائکہ روئین تو بہی بہت کم روئین ہین جناب سیدہ کے
اس بین پر عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہہ سنکے بالکل بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو اوس حجرہ مین
کسیکو ندیکہا پس گیا اوس حجرہ مین اور قفل صندوق کو توڑ ڈالا اور سر اقدس کو باہر نکالا اور اوسے
مشک و گلاب سے دہو کے ایک سجادہ پر رکہا اور اوسکی تعظیم کو سجدہ کیا اور روتا تہا ثم
اشتعل الشمع و جلس عند الراس ینظر الیہ و یبکی و یقول پہر شمع جلا کے رکہی اور سامنے
سر کے بیٹہا اور روتا تہا اور کہتا تہا اے سر اقدس یہہ تو مجہے معلوم ہوا کہ تو اون لوگون
سے ہے کہ جنکی تعریف موسی نے توریت مین اور عیسی نے انجیل مین کی ہے فباللہ الذی اعطاک
تلک المنزلۃ اخبرنی من انت و ما اسمک اے سر پرنور تجہے قسم ہے اوس خدا کے
جس نے تجہے یہہ مرتبہ دیا ہے بتا مجہے کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے کہ ناگاہ قدرت خدا
سے سر اقدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا یا ایہا الشیخ انا المقبول ظلما و عدوانا

اے دیرانی اے شیخ مین وہ ہون جسے ظالمون نے ناحق شہید کیا اَنَا الْمَغْمُوْمُ الَّذِيْ مَاتَ
عَطْشَانًا اے شیخ مین وہ ہون جو تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا اور پیاسا دنیا سے گیا اَنَا الَّذِيْ
فَارَقَ الْاَحِبَّةَ وَبَعُدَ عَنِ الْاَوْطَانِ مین وہ غریب و بیکس ہون جسے دشمنون نے عزیز و اقربا سے
جدا کر آوارہ دشت غربت کیا اور شہر بیگانہ مین شہید کیا قَالَ الدَّيْرَانِيْ زِدْنِيْ مِنْ فَضَائِلِكَ
دیرانی نے عرض کی مجھے کچھ حال معلوم ہوا زیادہ بیان کیجئے فضائل اپنے پس سر اقدس نے
جواب دیا ای شیخ اَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَسُرُوْرُ قَلْبِ الزَّهْرَاءِ
اے شیخ مین حسین ہون وہ حسین کہ جسکا نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ ہے اور مین ہون فرزند
علی مرتضی اور سرور دل زہرا پس دیرانی نے خوب رویا اور اپنے مریدون کو جمع کیا اور سب ماجرا
بیان کیا پس وہ ستر آدمی تھے وہ سب روئے اور گریبان پہاڑ ڈالے اور آئے خدمت بیمار کربلا مین
اور زنارون کو توڑ کے مسلمان ہوئے اور عرض کی ای مولا اجازت دو تو ان کافرون سے جہاد کرین
فَقَالَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت نے فرمایا خدا تمہین جزای خیر دے صبر کرو خدا ان سے
انتقام لے گا اور وہ ہماری نصرت کو کافی ہے جای تامل ہے کہ کافر تو یہہ قدر شناسی کرین اور
مسلمان ہو وین اور مسلمان جو کھلاتے ہون وہ عترت رسولخدا پر رحم نکھاوین روایت پنجا ہم

عرش کو زینت دینا ساتھہ حسن و حسین کے اور فخر کرنا جبرئیل و اسرافیل کا

اور جانا اہلبیت کا مع سرہای شہدا کوفے سے ہو کر شام مین

وَحُكِيَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرِيَةِ الْحَبْلِيِّ قَالَا يَوْمًا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ منقول
ہے اشعث بن قیس و جویرہ حبلی سے کہ عرض کی اون دونون نے خدمت جناب علی ابن ابیطالب
مین يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدِّثْنَا عَنْ بَعْضِ خَلَوَاتِكَ وَفَاطِمَةَ قَالَ نَعَمْ اے امیر المومنین
بیان کیجئے ہم سے بعض احوال خلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت نے فرمایا فَبَيْنَا اَنَا
وَفَاطِمَةُ فِيْ كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَائِمَانِ اِذْ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْنَا نِصْفَ اللَّيْلِ ایک شب مین اور
فاطمہ زہرا ایک چادر مین سوتے تھے کہ ناگاہ نصف شب کو رسول خدا تشریف لائے

پس داخل ہوئے گھر مین اور ہم لیٹی تہی مَوضع رِجلہ جہالی و رِجلہا الماہر ایک پای مبارک میری سرہانے رکہا اور ایک سرہانی فاطمہؑ کے رکہا پس جناب فاطمہ نے دیکہا کہ حضرت سرہانی کہڑی ہین فَہَمَمْتُ اَنْ تَجْلِسَ فَلَمْ تَسْتَطِعْ فَبَکَتْ پس چاہا جناب سیدہ نے کہ اوٹہہ بیٹہین نہ اوٹہہ سکین کہ آدہے چادر نیچے بچہے تہے اور آدہے چادر اوڑہی ہوئے تہین پس اپنے حال ناداری پر رونے لگین جناب فاطمہ فَقَالَ وَمَا یُبْکِیْكِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ پس حضرت بولی کیون روتی ہے ای فاطمہ بیٹی رسولخدا کے فَقَالَتْ اَمَا تَرَا حَالَنَا وَنَحْنُ فِي کِسَاءٍ وَاحِدٍ نِصْفُہٗ تَحْتَنَا وَنِصْفُہٗ فَوْقَنَا پس جناب فاطمہ نے عرض کیے ای بابا نہین دیکہتے آپ حال ہمارے ناداری کا کہ ایک چادر ہین ہم آدہے نیچے بچہالی ہین اور آدہے اوڑہی ہین حضرت نے فرمایا یَا بُنَیَّةُ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ اِطِّلَاعَةً مِنْ سَمَائِہٖ اِلَی اَرْضِہٖ فَاخْتَارَ مِنْہُمَا بَعْلَكِ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اے بیٹی غمگین ہو نہین جانتین تم کہ خدا تعالی مطلع ہوا ز آسمان تا زمین پس ان دونون سے اختیار کیا شوہر تیرے علی ابن ابیطالب کو وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَكِ بِہٖ اور حکم کیا مجہے کہ مین تجہے اون سے تزویج کرون ثُمَّ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَنِیْ نَبِیًّا وَاتَّخَذَہٗ وَصِیًّا وَخَلِیْفَةً مِنْ بَعْدِیْ اور خداوند عالم نے مجہے نبی کیا اور شوہر تمہارے کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میرے یَا فَاطِمَةُ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ الْعَرْشَ سَأَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُزَیِّنَہٗ بِزِیْنَةٍ لَمْ یُزَیِّنْ بِہَا شَیْئًا مِنْ خَلْقِہٖ اے فاطمہ نہین جانتی تم کہ عرش نے درگاہ الہی مین عرض کیے کہ زینت کرے مجہے ساتہہ ایسے زینت کی کہ زینت کی ہو سات اوسکے کسی شئے کو اپنے مخلوقات سے فَزَیَّنَہٗ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَجَعَلَہُمَا فِیْ رُکْنَیْنِ مِنْ اَرْکَانِ الْعَرْشِ پس زینت کی خداوند عالم نے عرش کے ساتہہ حسنؑ اور حسینؑ کے اور جگہہ دی اون دونو بحر کرامت اور گوہر درج امامت کو دو رکنون مین ارکان عرش سے یعنی ایک رکن کو امام حسن سے مزین کیا اور ایک کو امام حسین سے وَالْعَرْشُ یَفْتَخِرُ بِزِیْنَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور عرش فخر کرتا ہے اپنی زینت سے ہر شئے پر کہ کون ہی مثل میرے کہ مین زینت کیا گیا ہون ساتہہ حسنؑ اور حسینؑ کے اور مجہہ جگہہ پائی ہے پارہ جگر فاطمہ زہرا نے

رُوِيَ افتخر اسرافيل علي جبرئيل فقال اني من حملة العرش و صاحب الصور و النفخة و انا
كبير الملائكة الي حضرة الجلال اور منقول ہے کہ افتخار کیا اسرافیل نے جبرئیل پر اور
کہا میں حاملان عرش الہی سے ہون میں صاحب صور ہون اور میں بزرگ ملائکہ ہون حضور پروردگار
میں قال جبرئيل انا خير منك جبرئیل نے کہا میں تم سے بہتر ہون قال لماذا اسرافیل
نے کہا کیون کر قال انا امين الله علي وحيه و الكسوف و الخسوف و الزلازل و الرسائل
جبرئیل بولے میں امین خدا ہون وحی خدا اور کسوف و خسوف و زلزلہ و رسالت پر۔
فاختصما الي الله پس محاکمہ کیا درگاہ خدا میں اور حاکم کیا خدا کو کہ خداوندا حکم کر ہم دونون میں
کہ کون ہم میں سے بزرگی رکھتا ہے دوسری پر فاوحي الله [illegible] انا پس وحی کے
خدا تعالی نے چپ رہو تم دونون فوعزتي و جلالي [illegible] من هو خير منكما پس قسم
ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ میں نے خلق کیا ہے کہ بہتر ہے تم دونون سے انظرا الي ساق
العرش فنظرا دیکھو طرف ساق عرش کے پس دیکھا دونون نے فاذا علي ساق العرش لا اله
الا الله محمد رسول الله و علي ولي الله و فاطمة و الحسن و الحسين خير خلق الله پس ساق
عرش پر لکھا تھا نہیں ہے معبود برحق سوائے خداوند عالم کے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
بھیجے ہوئے خدا کے ہیں اور علی مرتضی ولی خدا اور فاطمہ اور حسن و حسین بہترین خلق خدا ہیں
قال جبرئيل بحقهم عليك الا ما جعلتني خادما لهم جبرئیل نے عرض کی خداوندا قسم
دیتا ہون میں تجھے ان بزرگوارون کے حق کی کہ تو مجھے انکا خادم و خدمت گزار کر قال فلك
ذلك پروردگار عالم نے ارشاد کیا اے جبرئیل عرض تیری قبول کی اور خدمت ان کی
تجھے سونپی فافتخر جبرئيل علي الملائكة جميعا لما صار خادمهم پس فخر کرتے تھے جبرئیل
سب فرشتون پر جب خادم ہوئے اہلبیت کے قال و من مثلي و انا خادم آل محمد صلي
الله عليه و آله اور کہتے تھے جبرئیل اب کون ہے مثل میرے کہ خادم ہون آل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ کا فانكسرت الملائكة ان يفاخروه پھر کسی کے مجال نہ تھی کہ جبرئیل پر فخر کرے

فَتَفَكَّرُوا اَیُّهَا الْاِخْوَانُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ یعنی فکر کرو حضرات اس جگہہ پر جبرئیل جیسے خادمیت کا فخر
کرین اور ایکدن اوسکی قتل کا لعین مخبر کرتی تھے منقول ہے کہ جب جناب امام حسین کو تین دن کا پیاسا
مع خویش واقربا شہید کرکے سرہای اقدس کو مع اہلبیت داخل مجلس ابن زیاد کیا تو ازراہ فخر ومباہات
ہر ایک شقی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فَهٰذَا یَقُوْلُ اَنَا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِيْ وَذٰلِكَ یَقُوْلُ اَنَا
طَعَنْتُهٗ بِرُمْحِيْ فَاَلْقَيْ عَلَى الْاَرْضِ یعنی ایک شقی بولا کہ یہہ وہ شقی ہی کہ جس نے حسین کو تلوار ماری
تھی اور ایک ملعون بولا کہ اوس شقی نے اپنا نیزہ سینۂ حسین پر مارا کہ اونھین زمین پر
گرادیا اور ابن زیاد ملعون تخت پر شادبیٹھا تھا وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَزَیْنُ الْعَابِدِیْنَ مُصَفَّدٌ
بِالْحَدِیْدِ اور اہلبیت رسولخدا اور دختران علی مرتضی دربار عام مین کھڑی تھین
اور بیمار کربلا لوہے مین جکڑے ہوئی کھڑے تھے وَالرُّؤُسُ مَشْهُوْدَةٌ عَلَى الرِّمَاحِ اور
سرہای مبارک نیزون پر نصب تھے فَقَامَ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ الَّذِيْ ضَرَبَ بِسَهْمٍ
فِيْ لَبَّةِ الْاِمَامِ فَاَنْشَدَ شِعْرًا یعنی سنان بن انس کا فر اوٹھا وہ لعین تھا کہ جس نے تیر گلوی امام
تشنہ کام پر لگایا تہا اور قتل کیا تھا کہ زمین پر گرکے تڑپنے لگے تھے اور یہہ شعر پڑہا ؏ اِمْلَاءْ
رِکَابِيْ فِضَّةً اَوْذَهَبًا ٭ فَقَدْ قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا ٭ قَتَلْتُهُ الَّذِيْ كَانَ اَعْلٰى نَسَبًا ٭ خَيْرُ
عِبَادِ اللّٰهِ اُمًّا وَاَبًا اے امیر ابن زیاد بھردے اسپ وشتر کو اوس شقی کے چاندی
یا سونے سے کہ قتل کیا اوس شقی نے اوسے جسکی دروازے کی فرشتے دربان تھے اور
اوس شخص کو مارا کہ جو بہترین بندگان خدا تھا ان اور باپ کی طرف سے پس ابن زیاد کو
یہہ کلام اوسکا برا معلوم ہوا اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تھا تو کاہیکو قتل کیا
فَاَمَرَ بِهٖ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ ابن زیاد نے حکم کیا کہ اسکے گردن مارو پس اوسے واصل جہنم کیا اور خسر الدنیا
والآخرۃ ہوا وہ ملعون پہر ایک اور ملعون کھڑا ہوا ابن زیاد متوجہ ہوا کہ اوس شقی نے کیا سلوک
کیا ہے حسین سے قَالَ لَطَمْتُهٗ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهٗ وہ شقی بولا اے امیر اوس شقی نے حسین
کے رخسار پر طانچہ مارا اور عمامہ اون کا لایا ہون حضرات یقیناً یہہ شخص مالک ابن بشر الکندی

ملعون تھا کہ اس ملعون نے یہہ بھی ادبی امام سے وقت آخر کے تھے پس دس ملعون اور سامنے ابن زیاد ولد الحرام
کے کھڑے ہوئے فقال ابن زیاد من انتم ابن زیاد نے کہا تم کون ہو اور تمنے حسین سے کیا
سلوک کیا فقالوا نحن الذین اوطئنا بخیولنا ظهر الحسین وہ شقی فخریہ کہنے لگے کہ ہم وہ ہین
جنہون نے گھوڑے دوڑائے نعش حسین پر حتی طحن جناجن صدرہ یہان تک کہ گھوڑے دوڑائے
کہ استخوان سینہ پس گئے فامر لهم بجائزة ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہیں انعام دو اور شمر و شبث
و عمر و ابن حجاج کے ساتھہ ہزار سوار کرکے دختران فاطمہ زہرا اور سرہای شہدا کے ساتھہ روانہ کیا
فامرهم ان یشهروهم فی کل بلد یدخلونها اور حکم کیا کہ جس شہر مین داخل ہونا ان سرون کو
اور دختران شیر خدا کو تمام شہر مین پھرانا جب وہ ملعون تکریت مین پہنچے تو حاکم شہر کو کہلا بھیجا
کہ ہمارے پیشوائی کو آؤ کہ سر حسین کا کاٹ کی لائے ہین اور عترت رسولخدا کو لوٹ کی لائے ہین
فلما اخبرهم الرسول بذلك نشروا الاعلام وخرج الغلمان یتلقونهم بالفواكه جب رسول نے
خبر کی تو ان ملعونون نے نشان کھولے اور لائے غلام اون کے نذر کو میوے اور وہ اہل شہر
نہایت خوش ہوئے پس جب نصارا نے مسلمانون کو خوش دیکھا فقال النصاری ما هذا پس وہ نصرانی
بولے یہہ کیا ہے اور یہہ سر کس کا ہی جسکی کٹنے سے تم اتنے شاد ہو فقالوا راس الحسین وہ
بولے ہم اس سے خوش ہین کہ یہہ سر حسین کا ہے فقالوا هذا راس ابن بنت نبیکم قالوا نعم
وہ بولے کیا یہہ سر تمہاری نبی کے نواسی کا ہے وہ بھی بولے ہان فعظم ذلك علیهم یہہ سنکی
وہ نصاری نہایت اندوہناک ہوئے اور یہہ امر اون پر نہایت شاق ہوا اپنی عبادتخانون پر چڑھ گئے
اور ناقوس تعظیم خدا کی بجانے لگی وقالوا اللهم انا الیك براء مما صنع هؤلاء الظالمون
اور بولے خداوندا ہم بیزار ہین ان ملعونون سے جو کیا ان ظالمون نے تیری نبی کے نواسی سے
مقام تامل ہے کہ نصارا تو سر دیکھکی غمگین ہون اور مسلمان خوشی اور شادی کرین غرض یونہین خوشی سے
اور شادی کرتے ہوئی داخل شام ہوئے پس یزید نے مجلس شراب آراستہ کی اور اذن عام دیا اور
سات سو کرسی نشین اوسکے مجلس مین جمع ہوئے فجا الشمر براس الحسین پس آیا شمر ملعون

فرزند رسول الثقلین نذر یزید کو اور وہی شعر اوس ملعون نے پڑہا اِملأ رِکابي فِضَّةً وَذَهباً قتلتُ
رَجُلاً مَلِکاً مُحجَّباً اے یزید بہردے اسپ شتر میرا نقرہ و طلا سے کہ قتل کیا اوس
شقی نے اوسے جسکے دروازے کے فرشتے دربان تہے طَعَنتُهُ بِالرُّمحِ حَتّیٰ انقَلَبا
وَضَرَبتُهُ بِالسَّیفِ کانَت عَجَباً ایسا نیزہ مارا اوس لعین نے حسینؑ کو کہ موہنہ کے بہل اولٹ دیا
اور ایسے تلوار مارے کہ دیکہنے والون نے تعجب کیا ثُمَّ رَمَاهُ بَینَ یَدَیهِ پہر پہینکی اوس کافر
نے سر منور حضرت کا سامنے یزید کی پہینک دیا حضرات کیا غضب ہے کہ فرزند زہرا کا یہہ
رتبہ پہنچا جسکے خدمت گار ہونیکا جبرئیل کو فخر تہا کہ وہ سر اسطرح سے پہینک دیا جاے پس شراب
خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس سر کو ایک طشت طلا مین رکہوا کے زیر تخت اپنے کہ جسپر
شراب زہر مار کرتا تہا رکہوا دیا وَفِي یَدِهِ قَضِیبٌ یَنکُتُ بِهِ ثَنَایَا الحُسَینِ اور ہاتہہ مین اوسکے
ایک چہڑی تہے اوسی لب و دندان پر رکہتا تہا اور شاد ہوتا تہا ابو برزہ بولے ای یزید وائے
ہو تجہپر کہ تو لب و دندان حسینؑ پر لکڑے لگاتا ہے اور مینے دیکہا ہے رسول خداؐ کو انہین لب و
دندان کو چوستے تہے مثل شکر کے پس اوس شقی نے ابو برزہ کو نکال دیا مجلس سے اور اپنے
حرکت نالایق سے باز نرہا اور وہ خوشی سے شعر پڑہتا تہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ کاشکے
بزرگان بدر حاضر ہوتے اور خوشی سے آوازین بلند کرتے اور کہتے کہ ای یزید ہات تیرے شل
نہون چہڑی دندان حسینؑ پر لگائی ہے اوس لعین کو یہ خیال تہا افسوس کہان ہین رسول خداؐ
اور علی مرتضےؑ کہ وہ چہڑی دندان حسینؑ پر دیکہکے کیسا روتے ثُمَّ بَسَطَ عَلَیهِ رُقعَةَ
الشِّطرَنجِ وَجَلَسَ یَلعَبُ بِهِ پہر اوس ناپاک نے شطرنج بچہاے اور شطرنج کھیلنے لگا وَ
یَذکُرُ الحُسَینَ وَآبَائَهُ وَیَستَهزِءُ بِذِکرِهِم اور جناب امام حسینؑ کو اور اون کے آباء طاہرین کو
برا کہتا تہا اور ہنستا تہا فَمَتیٰ قَمَرَ صَاحِبَهُ تَنَاوَلَ الفُقَّاعَ فَشَرِبَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ فَضلَتَهُ
مِمَّا یَلِی الطَّشتَ مِنَ الاَرضِ پس جب غالب آتا تہا دوسرے پر اور جیتا تہا اوسوقت شراب
کے تین پیالیان پیتا تہا اور جو بچتے تہے شراب تو ڈال دیتا تہا اوسی قریب طشت کے جسمین

سر حضرت کا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ملعون سر حضرت پر ڈالتا تہا مگر وہ شراب ہوا ہے
قدرت خدا سے اوڑجاتی تہے اور سر اقدس پر چہینت نہے نہ پڑتی تہے کیا مقام غضب ہے کہ جسکی زینت
سے عرش مفخر کرتا ہو اور جبرئیل کو فخر خدمت گذاری ہو اوس سر کا یہہ حال ہو کہ اسطرح بزم
شراب مین رکہا گیا زیر تخت یزید یہہ امر کم نہین ہے رونیکو کہ سر برگزیدہ خدا کا زیر تخت
شراب خوار رکہا ہو فرآہ علی بن الحسین فلم یأکل الرؤس بعد ذلک ابداً پس جب جناب
امام زین العابدین نے اوس سر انور کو دیکہا ایک آہ کا نعرہ مارا اور پہر تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا
ثم علق رأس الحسین علی باب مسجد دمشق پہر لٹکایا سر اقدس جناب امام حسین
دروازہ دمشق پر روایت ہجاہ و یکم خون برسنی کے اور پانچ سجدے کرنا
رسول خدا کا بے رکوع اور احوال حشر حاتم اور ذکر تاراجی خیام کا اور جانا
دربار یزید مین اسیران اہلبیت کا عن ابی عبد اللہ قال لم تبک السماء الا علی الحسین بن
علی و یحیی بن زکریا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا آسمان نہین رویا
کسی پر سوا حسین بن علی اور یحیے بن زکریا کی اور احادیث صحیح مین وارد ہوا ہے لما قتل
الحسین بن علی امطرت السماء تراباً احمر جب جناب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان
نے مٹی سرخ برسائے روایت کی ہے ابو القاسم نے کہ علماے اہل سنت سی ہے ان
رسول اللہ سجد یوماً خمس سجدات بلا رکوع کہ ایک روز جناب رسول خدا نے پانچ سجدے
کئے بے رکوع کے اصحاب نے عرض کے ای رسولخدا سجدے بغیر رکوع بہی ہو سکتے ہین
حضرت نے فرمایا ہان درست ہین ان جبرئیل اتانی فقال یا محمد ان اللہ یحب علیاً
فسجدت بہ تحقیق کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد بدرستیکہ خدا دوست رکہتا
ہے علی کو پس مینے اداے شکر کی لیے سجدہ کیا فرفعت راسی فقال یحب فاطمۃ فسجدت
پس مینے سر سجدے سے اوٹہایا جبرئیل نے کہا فاطمہ کو بہی دوست رکہتا ہے پہر مینے سجدہ
کیا پس جب سر سجدے سے اوٹہایا فقال یا محمد ان اللہ یحب الحسن و الحسین فسجدت

پس کہا جبرئیل نے اے رسول خدا پروردگار عالم حسن و حسین کو بہی دوست رکہتا ہے پس سجدہ
کیا مینے اور جب سر اوٹہایا سجدہ سے فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جو تہی
بار جبرئیل نے کہا اے محمدؐ خدا ان کے دوستون کو بہی دوست رکہتا ہے پس سجدہ کیا
مینے جب سجدہ سے پہر سر اوٹہایا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُمْ پس جبرئیل نے
کہا ای رسولخدا پروردگار عالم تمہارے اہلبیت کے دوستون کے دوستون کو بہی دوست
رکہتا ہے اوس کے بہی اداے شکر کے واسطے مینے سجدہ کیا اور کتاب مقصد اقصی مین اسطرح سے
مسطور ہے کہ بعد فتح حنین جناب حیدر کرار حسب فرمودہ جناب سید ابرار مع یکصد و پنجاہ سوار بنا بر
تخریب بتخانہ فلس طرف قبیلہ بنی طی کے روانہ ہوئے غرض جب وہان کے بتخانہ کو توڑا اور اہل اسلام
مال کثیر وہان کی لوٹ مین ہاتہہ آیا اور چند اسیر بقبضہ ہوالیان جناب امیر کے آئے وَاخْتَفٰی
عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مِنْ خَوْفِ عَسْکَرِ الْاِسْلَامِ وَاَخَذُوْا اِبْنَتَهٗ اور عدی پسر حاتم خوف
لشکر اسلام سے مخفی ہوا اور دختر حاتم کو اہل اسلام نے قید کیا پس جناب امیر نے بسبب ناموری
حاتم کے کہ اپنے قوم کا رئیس اور سخاوت مین مشہور تہا حکم کیا کہ دختر حاتم کو شامل قیدیون کے نرکہو
اگرچہ دختر کافر ہے اور خود نہے مسلمان ہوئی لیکن باپ اسکا اعزہ مین سے تہا اسکو
ذلیل نکیا چاہیے یہہ فرما کے کوئی دقیقہ اوسکے پاسداری اور دلجوئی مین فروگذاشت
نکیا اور بہت عزت و حرمت سے اپنی ساتہہ لیکے روانہ مدینہ طیبہ ہوئے حَتّٰی دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ وَ
اَخْبَرَ مَا مَضٰی وَ قَالَ حَالَ بِنْتِ الْحَاتِمِ جب حضرت خدمت جناب رسالت مآب مین آئے جو ماجرا
گذرا تہا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اسے باعزاز
واکرام رخصت کرو تا وطن مالوف مین جا کر اپنے بہائی سے ملحق ہو فَجَاءَ هَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
فِی الْبَیْتِ وَاَخْبَرَ اَنَّ هٰذِهٖ اِنَّهَا ابْنَةُ حَاتِمٍ پس جناب امیر اوسے دولت سرا مین لائے
اور خبر کی جناب فاطمہ کو کہ یہہ دختر حاتم ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ اَعْطَاهَا لِبَاسًا
فَاخِرًا وَ اَکْرَمَتْهَا اِکْرَامًا پس جناب سیدہ نے جب سنا تو اوسے خلعت فاخرہ عنایت فرمایا

اور بہت اوسکی عزت و توقیر کے اور راوے احسان و اکرام بے پایان سے سرفراز فرمایا
وَوَدَّعَهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی سَارَتْ اِلٰی وَطَنِهَا اور بعزت و حرمت رخصت کیا دختر
حاتم کو بضعہ رسول خدا نے اس عزت و حرمت سے اپنے وطن کو گئے قَالَ لَمَّا جَاءَتْ لِلْوَدَاعِ
مِنْ بَنَاتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ راوی کہتا ہے کہ جب دختر حاتم جناب سیدہ سے رخصت
ہو چکی تو دختران جناب امیر سے وداع ہونے لگی یہانتک کہ آئی وہ نزدیک جناب زینب خاتون
کے رخصت کو اور اون سے رخصت ہونے لگے پس بے اختیار جناب حیدر کرار زار زار مانند ابر
بہار کے رونے لگے فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَا یُبْکِیْكَ یَا اَبَا الْحَسَنِ جناب فاطمہ نے حیران ہو کے
عرض کیے ای ابو الحسن آپ کے رونے کا کیا سبب ہے قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ بِنْتَ الْحَاتِمِ
آخَذَهَا عَسْکَرُ الْاِسْلَامِ وَوَدَّعَهَا خَیْرُ الْاَنَامِ بِالْاِعْزَازِ وَالْاِکْرَامِ جناب امیر المومنین
نے رو کر فرمایا اے دختر رسول خدا ایک دن تو یہہ ہے کہ دختر حاتم لشکر اسلام میں قید
ہو کر آئے کہ سب آقارب اوسکے بت پرست ہیں فقط ناموری حاتم سے داخل اسیروں کے
نہوئی اور بموجب ارشاد رسالت مآب بعزت و حرمت روانہ وطن ہوئے وَ هٰذِهِ زَیْنَبُ
اِبْنَتِیْ یَوْمًا تَسِیْرُ مَعَ اَخِیْهَا الْحُسَیْنِ اے فاطمہ ایکدن ہے زینب پارہ جگر میرے
اپنے بہائی حسین کے ساتھ غریب الوطن و آوارہ از خانمان وارد صحرائے ہولناک ہو گئے
وَیُذْبَحُ الْحُسَیْنُ عِنْدَهَا عَطْشَانًا کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ اور بہائی اسکا حسین اوسکے روبرو
پیاسا ذبح کیا جاویگا مثل گوسفند کے وَتُسْبٰی زَیْنَبُ عَلٰی جِمَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَیُطَافُ بِهَا
فِی الْاَسْوَاقِ افسوس کہ زینب نور دیدہ میری قید ہو کی شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار
کیجا ئینگے اور کوچہ و بازار میں پہرائی جائینگے فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَکَتْ فَاطِمَةُ بُکَاءً شَدِیْدًا
حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْهَا پس جب یہہ سانحہ جناب سیدہ نے سنا اس شدت سے روئیں کہ روتے
روتے بیہوش ہو گئیں وَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَیَکُوْنُ ذٰلِكَ فِیْ حَیَاتِیْ جب ہوش میں
آئیں تو فرمایا اے ابو الحسن اے امیر المومنین آیا حسین میرا جیتے جی میرے خنجر بیداد سے

ذبح ہو جائیگا اور میری بیٹیاں میرے سامنے قید ہو جائیں گے قَالَ وَاغْرَبَتَاهُ مَا كَانَ
اَحَدٌ مِنَّا جناب امیر نے فرمایا اسے غریبی اور تنہائی او سکے کہ ہم میں سے کوئی
نہو گا فَنَظَرَ الْحَسَنُ اِلَى اَخِيْهِ وَقَالَ لَا اَرَانِيَ اللّٰهُ اَبَدًا راوی کہتا ہے کہ یہہ حال سنکے جناب
امام حسن نے اپنی حسین کے طرف دیکھکے فرمایا کہ خداوہ دن نہ دکہائے اسے بہائی کہ تم نہو اور
میں جیتا رہوں قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا بُنَيَّ تَسْقِي السَّمَّ قَبْلَ ذٰلِكَ جناب
امیر المومنین نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اسے فرزند قبل اس ماجرا کے
تجکو زہر دغا پلا کے شہید کریں گے تو اوسوقت نہوگا وَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَدْ شَقَّ عَلَىَّ مَا جَرٰى عَلٰى اُخْتِي زَيْنَبَ اور جناب امام حسین نے روکی عرض کے ای پدر بزرگوار
سب صعوبات و رنج مجھے گوارا ہیں لیکن شاق و دشوار ہے مجھپر اسیری زینب کے
وَاَمَّا زَيْنَبُ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ لَمْ تَتَمَالَكْ اَلْبُكَاءَ فَبَكَتْ وَمَضَتْ اِلَى اَبِيْهَا پس جب یہہ سنا
تمام ماجرا جناب زینب خاتون نے تو گریہ ضبط نکر سکیں پس روتی ہوئی طرف اپنی پدر بزرگوار کے آئیں
فَقَالَ لَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَفْعَلِيْنَ يَا زَيْنَبُ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اسے
نور دیدہ میرے ای زینب جسوقت تجہپر اور تیرے بہائی پر یہہ ظلم و ستم ہوں گے تو کیا کریگی
فَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَصْبِرُ عَلٰى مَا يَحِلُّ بِنَا مِنَ الْاَعْدَاءِ وہ روکر بولیں کہ اسے پدر بزرگوار صبر
کروں گے جو روستم اعدا پر يَجْعَلُنِيَ اللّٰهُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ پس خدا اگر دانے مجھے شکر کرنیوالوں میں
سے حضرات جاے گریہ وزاری ہے کہ افسوس دختر کافر کی تو جناب امیر توقیر و عزت کریں
اور اون کے فرزند کو جب ظالموں نے شہید کیا تو خیموں میں دشمن آئی اور مال و اسباب لوٹ
لیا حَتّٰى يَنْزِعُوْنَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُوْرِهِمْ یہاں تک کہ چادریں تک دختران فاطمہ سے چہین
لیں کچہہ پاس عترت رسول خدا کا نہیں کیا در انحالیکہ وہ صاحبزادیاں ایک دوسری کے
پاس چہپتی تھیں وَيَصِحْنَ وَاجَدَّاهُ وَاَبَتَاهُ وَاحَسَنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اوسوقت وہ فریاد
کرتی تھیں ہاے ای نانا رسول خدا نواسیاں تمہاری لٹتی ہیں خبر لو اسے بابا علی مرتضے

ہمارے خبر لو ہائے بھائی حسنؑ مجتبے ہائے بھائی حسینؑ تمہارے قتل ہونے سے یہہ آفت ہم پر آئی
اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنَّا آیا کوئے مسلمان نہیں کہ ہمارے نصرت کرے
ایسا کوئی ہے کہ ہمیں نواسیان رسولخدا کی جان کر پناہ دیے مگر وہان کوئی ظالم سوا مارنے اور
لوٹنے کے جواب نہ دیتا تھا حالانکہ کوئی اون مین یہود و نصاری نہ تھا سوا کلمہ گویوں کے اور سب
ادعاء اسلام کرتی تھے ہزار افسوس دختر حاتم نامور سے حاتم سے اسیرون مین شامل ہوئے
اور نواسیان رسولخداء کی شتران بی کجاوہ و عماری پر بیٹہا کر در بدر پھرائی جائین اور
ذلت و خرابی سے کربلا سے شام تک جاوینگا تُسْبَى الْعَبِيْدُ وَالْاِمَاءُ مُكْشَفَاتِ الْوُجُوْهِ
بَيْنَ الْاَعْدَاءِ جسطرح سے لونڈیان اور غلام قید کیے جاتے ہین درمیان دشمنون کے سر کھلے ہوئے
قَالَ الرَّاوِيْ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَجْلِسِ يَزِيْدَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبرمین مذکور ہے
راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹہا تھا کہ ناگاہ ایسے آواز نوحہ و شیون میرے کان مین آئے
کہ دل میرا گھبرانی لگا اور آنسو میرے آنکھون سے جاری ہوئی فَرَاَيْتُ عِشْرِيْنَ نِسْوَةً كَسَبْيِ
الرُّوْمِ وَالتُّرْكِ قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوْهُهُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَخُدُوْدُهُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَ
الدُّمُوْعُ تَسِيْلُ پس دیکہا مینے قریب بیس عورتون کے باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم اوس
مجلس مین آئین تمازت آفتاب سے چہرہائے نورانی اون کے متغیر ہو گئی تھے اور رخسار اون کے
بسبب طمانچے مارنیکی نیلے ہو گئی تھے اور آنسو موہنہ پر بہتے جاتی تھے اور ایک روایت مین ہے
کہ اوس احوال خراب سے دختران شیر خدا کو دربار یزید مین لائے تو لباس اون کے ایسے بوسیدہ
و غبار آلودہ تھے کہ گمان کیا یزید نے کہ ایسے لونڈیان سامنے میرے آئی ہین فَقَالَ هٰذِهِ
الْاِمَاءُ قَدْ اَتَيْتُمْ بِهِنَّ فَاَيْنَ بَنَاتُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ پس بولا یزید ان لونڈیون کو تو لائے تم وہ
دختران علی و فاطمہ کہان ہین اونہین میرے سامنے کیون نہین لائے آہ بولے وہ لعین
اے امیر یہہ لونڈیان نہین ہین بلکہ یہہ سب اہلبیت حسینؑ دختران علی ابن ابیطالب و فاطمہ ہین مسافت راہ
سے ان کا یہہ حال ہو گیا ہے ثُمَّ جَعَلُوْا يَعْرِضُوْنَ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ هٰذِهِ

وَمَنْ تَكُونَ پہر وہ قوم جفاکار ایک ایک کو سامنے لاتی تہے یزید کی وہ پوچہتا تھا یہہ کون ہے اور
یہہ کون ہے وہ بتاتی تہے هٰذِهٖ زَیْنَبُ وَهٰذِهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ فَاطِمَةَ یہہ زینب اور یہہ ام کلثوم
دختران فاطمہ زہرا افسوس دختر حاتم تو تعظیم کیجاوئی اور رسول خدا فرمائین کہ ایسے
عزت وحرمت سے اسکی وطن روانہ کردو کہ اپنے بہائی سے ملی اور دختران رسولخدا دربار
یزید مین یہہ اکی عزت وتکریم کیسے کہ رہائی بنا مین یَا حَسَنُ فِي مَجْلِسٍ لَا يَكُنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قَرٍّ
حَتّٰى اقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ بلکہ بعد دربار جانیکی یہہ قید کی گئین ایسے قید خانہ مین کہ وہ محفوظ
دہوپ اور اوس سے بہی نہ تہا دن کو دہوپ جلتے تہین اور رات کو اوسمین رہتے تہین یہانتک
کہ پوست سبہون کے چہرون کے اودگئی تہے ہزار افسوس دختر حاتم تو لباس فاخرہ
پہن کے خوش وخرم اپنی بہائی سے جاکی ملے اور دختران علی مرتضی جب قید مصیبت سے
چہٹین تو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے شام سے روانہ ہوئین اور قبر فرزند رسول خدا
یہہ انہین دیکہنے کو یزید نے ندیا اور کربلا مین آکے قبر برادر دیکہے اور ایک روایت
مین ہے کہ نعش پے سر حضرت کی خاک وخون مین نظر آئی اور جب تک وہ نعش بی سر دفن
یہہ ہوئی تہے روایت پنجاہ ودوم حدیث فضایل گریہ اور احوال اسلام
قبول کرنے شہربانو کا اور احوال تاراجی اہلبیت اور شام مین آنا اور
دربار یزید مین جانا عَنِ الصَّادِقِ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى مِائَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ حدیث صحیح
مین جناب صادق سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جو مومن ذکر اہلبیت کرکے روئے
یا رولاوے سو آدمیون کو اوسپر بہشت واجب ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى خَمْسِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ
پہر ارشاد کیا جو روئے یا رولاوے ذکر مصائب کرکے پچاس آدمیون کو بہشت اوسپر بہی واجب
ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى عِشْرِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روئے یا رولائے بیس
آدمیون کو خداوند غفار اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى
عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد فرمایا کہ اگر روئے مصیبت اہلبیت بیان کرکے یا رولائے

دس آدمیون کو خدا تعالی اوسپر بھی بہشت واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكَى أَوْ أَبْكَى وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ
پھر فرمایا اگر آپ روئے یا رولا دے ایک آدمی کو خدا تعالی اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے
ثُمَّ قَالَ مَنْ تَبَاكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ پھر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب ہمارا کرے اور رونا نہ آئے صورت
گریہ کنندون کی بنائے اوسپر بھی بہشت واجب ہی وَمَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور جو شخص
رنج و مصیبت ہمارے سنے اور اوسکا دل محزون نہو ہمارے مصیبتون پر وہ ہم مین سے نہین ہے
فی الحقیقت کون ایسا دل ہوگا کہ وہ مصیبت اہلبیت سنکے غمگین نہو گا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ بِنْتَ
يَزْدَجَرْدَ قَبْلَ أَنْ يَظْفَرَ عَسْكَرُ الْإِسْلَامِ عَلَى أَبِيهَا رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَتَى فِي
بَيْتِهَا وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ الْحُسَيْنِ قطب راوندی نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ دختر
بادشاہ یزدجرد شہربانو نے پیش از انکہ لشکر اسلام اوسکے باپ پر فتحیاب ہوا ایکشب خواب مین دیکھا
کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنے فرزند حسین کا پکڑے ہوئے اوسکے گھر مین تشریف لائے
قَالَ لَهَا أَنَا خَاطِبُكِ لِابْنِي هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ اور جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اے شہربانو
مین تجھکو اس فرزند کے لیے خواستگاری کرنیکو آیا ہون اور اشارہ کیا امام حسین کے طرف غرض جب یہہ
بیدار ہوئین تو اونھین نہایت فکر لاحق ہوئی اور محبت اوس خورشید فلک امامت کی ایسے ان کے
دل مین قرار پائے کہ خواب و خور اون کو ناگوار ہوا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ رَأَتْ فِي مَنَامِهَا
أَنَّ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ قَدْ جَاءَتْ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا بِنْتُ مَنْ خَطَبَكِ لِابْنِهِ
فِي الْبَارِحَةِ جب دوسری شب ہوئی شہربانو نے جناب خاتون قیامت کو خواب مین دیکھا
پوچھا تم کون ہو جناب فاطمہ نے فرمایا کہ کل تو نے کسی کو خواب مین دیکھا تھا اور کسی نے تجھے اپنے
فرزند کی لیے خواستگاری کی ہے تجھے عرض کیے مینے کہ شب گذشتہ ایک جوان ماہ سیما کو مینے
خواب مین دیکھا تھا حسین نام اور ایک مرد نہایت مسن تھے اون بزرگ نے اپنی اوس فرزند کی لیے
میرے خواستگاری کی جناب سیدہ نے فرمایا کہ حسین فرزند میرا ہے اور وہ بزرگ رسولخدا پدر
بزرگوار ہین میرے مگر اے شہربانو جب تک تو دین مین میرے پدر بزرگوار کے نہ آئیگی ملاقات

اوس نیر برج امامت کے محال ہے شہر بانو یہہ سنکر کمال مسرور ہوئین اور عرض کیے کہ مجھے کلمہ پڑہا دیجیے پس جناب سیدہ نے کلمہ پڑہایا شہر بانو نے بہ تعلیم جناب سیدہ کلمہ پڑہا فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ اشتہر مجیء عسکر الاسلام وَنَزَلُوا فِي بِلَادِنَا وَقَامَتِ الْحَرْبُ وَقُتِلَ اَبِي وَسَبَوْنَا وَجَاءُ اِبْنَا اِلٰى مَدِيْنَةِ فِي عَمَلِ عُمَرَ ابہو زمین حیران تہے کہ یہہ کیسی خواب مین دیکہتی ہون کیکایک خبر آمد لشکر اسلام منتشر ہوئی اور قریب ہماری شہر کے وارد ہوئی اور سیدے باپ پر اہل اسلام فتحیاب ہوئے اور بعد قتل وتاراج مجھے اسیرون مین قید کرکے مدینے مین لیگئے اور اون دنون مین زمانہ خلیفہ ثانی کا تہا از بسکہ شہرہ حسن وجمال شہر بانو مشہور عالم تہا تمام دختران عرب اوسدن واسطے تماشائی شہر بانو کی مسجد مین جمع ہوئین قَالَ فَلَمَّا اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَرْفَعَ النِّقَابَ عَنْ وَجْهِهَا وَ يَنْظُرَ اِلَيْهَا فَاَبَتْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَتْ بِالْفَارِسِيَّةِ سیاہ باد روز ہرمز کہ بچہ تو نا محرمی دست خود بدامن عفت دختر او برساند راوی کہتا ہے جو ہین عمر نے چاہا کہ گوشہ چادر شہر بانو کا موہہ سے سرکا کے جمال شہر بانو پر نظر کرے شہر بانو نے بات اوسکا سرکا کی فارسی مین کہا سیاہ ہو جیو روزگار ہرمز کا کہ تجہسا نا محرم ہات اپنا اوسکی دختر کے دامن عصمت کو لگائے فَغَضِبَ عُمَرُ مِنْ كَلَامِهَا وَقَالَ هٰذِهِ الْكَافِرَةُ تَسُبُّنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يُؤْذِيَهَا اس بات سے برہم ہو کے بولا کہ یہہ گبر زادی بیدین مجھے دشنام دیتی ہے اور چاہا اوس نے کہ کچہہ اذیت شہر بانو کو دے كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَمَنَعَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ اَنَّهَا تَسُبُّكَ فَاِنَّكَ لَا تَعْلَمُ لِسَانَ الْفُرْسِ جناب امیر بہی اوسوقت مسجد مین تشریف رکہتے تہے جو ہین حضرت نے دیکہا کہ عمر چاہتا ہے اذیت دی حضرت نے اوسکو اس حرکت سے منع کیا اور فرمایا تو زبان عجم سے واقف نہین ہے پہر کاہی سے تو نے جانا کہ یہہ دختر تجہکو دشنام دیتی ہے اوس نے تجھے بد نہین کہا بلکہ وہ اپنے حق مین بد دعا کرتی ہے فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَبِيْعَ النِّسَاءَ وَاَنْ يَجْعَلَ الرِّجَالَ عَبِيْدَ الْعَرَبِ اوسوقت عمر نے چاہا کہ عورتون کو اون کے مانند کنیزون کو بیچے اور مردون کو غلام عرب وَعَزَمَ عَلٰى اَنْ يَحْمِلَ

اَلْعَلِیلَ وَالضَّعِیفَ وَالشَّیخَ الْکَبِیرَ فِی الطَّوافِ حَولَ الْبَیتِ عَلیٰ ظُهُورِهِمْ اور یہہ بہی عمر نے قصد
کیا کہ جتنی بیمار اور ضعیف یا مسن ہون طواف خانۂ کعبہ مین پشت پر اسیران عجم کے سوار ہوا کرین
وقت طواف خانۂ کعبہ فَقَالَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهُ قَالَ اَکْرِمُوا کَرِیمَ
قَومٍ وَاِنْ خَالَفُوکُمْ وَهٰؤُلَاءِ الْفُرْسُ حُلَمَاءُ کُرَمَاءُ حضرت امیر المومنین جب
عمر کے ارادہ سے اگاہ ہوئے حضرت نے عمر سے فرمایا کہ مینے جناب رسول خدا سے
زبانی سنا ہے کہ وہ جناب فرماتی تہے توقیر کرو تم اوس شخص کے جو بزرگ ہو اپنے قوم
مین اور ہتک حرمت اون کی نکرو اگرچہ وہ مخالف مذہب ہون اور یہہ اسیران فارس اراذل ناس
نہین ہین بلکہ نہایت دانا اور کمال بزرگ اور صاحب عزت ہین اگرچہ خلاف مذہب ہین ان سے
ہتک اور ذلت نخاہو بلکہ ان پر اسلام عرض کرو کہ یہہ اسلام لائین قَدْ اَعْتَقْتُ مِنْهُمْ لِوَجْهِ
اللّٰهِ حَقِّی وَحَقَّ بَنِی هَاشِمٍ جسقدر ان مین حصہ میرا اور بنی ہاشم کا ہے مینی اونہین راہ خدا
مین آزاد کیا فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ قَدْ وَهَبْنَا حَقَّنَا لَکَ یَا اَخَا الرَّسُولِ مہاجرین
اور انصار نے یہہ بات سنی تہے عرض کے کہ اپنا بہی حصہ ہمنے اپکو بخشا اے برادر رسولخدا
قَالَ قَبِلْتُ وَاَعْتَقْتُ حضرت نے فرمایا کہ مینے قبول کیا اور اونکو بہی آزاد کیا فَقَالَ
عُمَرُ سَبَقَ اِلَیْهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ وَنَقَضَ عَزِیمَتِی فِی الْاَعَاجِمِ عمر نے کہا سبقت کے
علی ابن ابیطالب نے آزاد کرنے مین ان اسیرون کے اور جو فوائد کہ میرے دل مین تہے
وہ سب تلف ہوئے حضرات جائے تامل ہے کہ جناب رسولخدا اور علی مرتضی کو تو ہتک اعزاز
اہل کفر بہی گوارا نہوا اسی سے اون اشقیا پر کہ جنہون نے اون کے عترت طاہرہ کو ذلتین
دین اور اون کے خیمون مین تلوارین کہینچین لوٹنے کو گہس آئے فَانْتَهَبُوا مَا فِی الْاَبْنِیَةِ
کَانُوا یَنْزِعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُورِهِنَّ اور لوٹ لیا اسباب الحرم کا یہان تک کہ چادرین
وخمار ان جناب فاطمہ کے سرون پر سے چہینتی تہے اور جو دینی مین تامل کرتے تہین وہ
لعین اونہین مارتی تہے وَحَرَمُوا اِذَانَ اَیْتَامِ الْحُسَینِ وَاَخَذُوا قُرْطَاهُمْ وَالدَّمُ تَسِیلُ

عَلیٰ خُدُوْدِهِمْ وَهُمْ یَبْکُوْنَ لِلْخَوْفِ اور حضرات زخمی کیے کان یتیمان حسین کے اور حسین لیے
گوشوارے اون کیے اور خون اون کے رخسارون پر بہتا تھا اور وہ خوف سے اون لعینون
کے روتی تھے وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ عَلِیْلًا وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلیٰ قِطْعَةٍ
مِنَ الْاَدِیْمِ اور جناب امام زین العابدینؑ اسوقت نہایت علیل تھے کہ حضرت مین طاقت
اوٹھنے کی نہ تھی اور ایک پوست کے اوپر لیٹے تھے فَجَاءَ اِلَیْهِ رَجُلٌ اَزْرَقُ ایک
لعین پر کبود چشم تلوار کھینچے جناب امام زین العابدین پاس آیا فَجَذَبَ النَّطْعَةَ مِنْ تَحْتِهٖ
پس اوس ملعون نے وہ پوست نیچے حضرت کی نیچے سے کھینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑی
ثُمَّ صَفِدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ وَسَبَوْهُمْ کَالْعَبِیْدِ وَالْاِمَاءِ
بعد تاراجی کے اہلبیت کو زنجیرہاے آہنی مین سلسل کیا اور ہاتون کو اون کے گردنون
مین باندہ کے شتران بے کجاوہ و عماری پر بٹھایا اسطرح جیسے لیچلی جیسے لونڈی اور
غلامون کو لیجاتے ہین قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّا اَمَرَ یَزِیْدُ بِاِدْخَالِنَا عَلَیْهِ اَقْبَلُوْنَا بِحِبَالٍ
جناب علی ابن الحسینؑ فرماتے ہین جسوقت طلب کیا یزید نے سامنے اپنے اور حکم کیا کہ لاؤ
دختران علیؑ و فاطمہؑ کو دربار عام مین اوسوقت وہ لعین ستیان لیکر آئے فَاَوْثَقُوْنَا
مِثْلَ الْاَغْنَامِ پس باندہا ہمین اون لعینون نے جیسا کہ قصاب بکریون کو باندھتے ہین وَ
کَانَتِ الْحَبْلُ بِعُنُقِیْ وَبِکَتِفِ عَمَّتِیْ زَیْنَبَ وَفِیْ زَنْدِ اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَعُنُقِ سُکَیْنَةَ
وَکَتِفِ رُقَیَّةَ وَکَذٰلِکَ بَاقِی الْاَرَامِلِ مَعَ الْاَطْفَالِ حضرت فرماتے ہین کہ اوس رسی
مین اسطرح باندہا تھا کہ گلا میرے اور بازو پھوپھی زینبؑ کا اور کلائی ام کلثوم کے
اور گلا سکینہ کا اور شانہ رقیہ کا اور باقی سب اہلبیت اور لڑکے یتیم اسطرح بندہے
تھے وَکُلَّمَا قَصَرْنَا مِنَ الْمَشْیِ دَقُّوْا عَلیٰ رُءُوْسِنَا بِعَیْدَانِ الرِّمَاحِ اور جو ہم مین سے
چلنے مین کمی کرتا تھا اور جلد لنکتا تہا تو وہ لعین سرون پر نیزہ مارتے تھے وَقَالَتْ
سُکَیْنَةُ یَا عَمَّتِیْ رُدِّیْ هٰذَا الْعِدَا اِبْنَ الْعَبَّاسِ عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیًّا اسوقت سکینہ یتیم حسینؑ

رو کر اپنے بہیجے کو پکارتے تھے اور کہتے تھے ای بہیجے قربان ہون اسوقت میرے چچا عباسؑ کہان ہین کہ مجھے بچائین اور میرے بھائی علیؑ اکبر کہان ہین کہ مجھے اس آفت سے چھڑائین وَنَحْنُ نَتَبَاكِي اَجْمَعِيْنَ حَتّٰى اُدْخِلُوْنَا عَلٰى يَزِيْدَ وَقَفُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور ہم سب روتی تھے اسطرح سے مارتے ہوئے لئے جاتے تھے تاآنکہ یزید کے سامنے دربار مین کھڑا کیا فَقُلْتُ لَهُ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ يَرَانَا بِهٰذَا الْحَالِ بَيْنَ يَدَيْكَ پس جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے یزید کیا ہے گمان تجھے رسول خدا سے اگر وہ جناب ہمین اس حال سے کھڑے سامنے تیرے دیکھتے وہ سنتے سر جہکائے تھا وَكَانَ بِيَدِهٖ مِنْدِيْلٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ دُمُوْعَهٗ اور رباتا ہین اوسکے ایک رومال تھا اوس سے آنسو پونچھتا تھا پھر بعد اوس کے استفسار حال اہلبیت کرنے لگا کہ یہہ کون ہے اور یہہ کون ہے پس جلیے انصاف سے جناب امیر نے کافرونکو کنیز ہونے سے بچایا او شہر بانو کے موہنہ سے نقاب نہ اوٹھائی دے مگر کیا حال ہوتا اون حضرت کا جو دیکھتے اسے شہر بانو کو اور زینبؑ و ام کلثوم کو اس وقت ریسمان ستم مین بندھے کھڑی ہین اور کوئی کلثوم کو کنیز کے لیئے تجویز کرتا ہے اور کوئی سکینہ کو لونڈی بنانیکا ارادہ کرتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شامی سرخ رنگ نے یزید سے کہا اے یزید مین اس لوٹ مین سے کچہہ نہین مانگتا مگر یہہ لڑکی مجھے دیدے کہ اسے لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس نے سکینہ کی طرف سکینہ دوڑ کے اپنی پھوپھی سے لپٹ گئی اور بولی ای پھوپھی اولاد رسول خدا لونڈیان بنائی جائینگے فَاَمَرَ هُمْ اَنْ يُحَوَّلْنَ اِلٰى هِنْدٍ بِنْتِ عَامِرٍ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ انھین لیجا و محل مین ہند کے کہ زوجہ اوسکی تھی تا دختران یزید و معاویہ سب دختران زہرا کا تماشا دیکھین فَاُدْخِلْنَ عِنْدَهَا فَسَمِعَ عَنْ دَاخِلِ الْقَصْرِ بُكَاءً وَّنِدَاءً وَّعَوِيْلًا جب اونھین اس حال خراب سے داخل کیا محل مین یزید کے کہ شامی نے اور دیکھی دختران فاطمہؑ کہ رسن ظلم سے بندھی تھے اور کپڑے پہٹے ہوئے بی مقنعہ و چادر جب یہہ حال دیکھا دختران یزید

وبنات معاویہ نے ایک شور گریہ وزاری کا محل مین یزید کے بلند ہوا کہ باہر تک آواز گریہ آتے
تھے اور سب روتی تھین اور پیٹتی تھین حال اہلبیت دیکھکے روایت پنجاہ سوم حدیث
فضائل گریہ کے اور آنا لعبا کا وقت ولادت حسین اور آنا فرشتون کا براے
تہنیت اور خولی کا سر امام حسین کو تنور مین رکھنا اور شام مین ایک زن بدکار کا پتھر
لگانا سر حسین کو قَالَ الصَّادِقُ مَنْ ذُكِرْنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهٗ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ حَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَلَى النَّارِ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو مومن مصائب ہمارے یاد کرے یا کوئی مصائب
ہمارے اوس کے آگے بیان کرے اور اوسکے آنکھون سے آنسو نکلین خدا حرام کرتا ہے
مونہہ کو اوسکے آتش دوزخ پر رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَهَبَ لِفَاطِمَةَ
الْحُسَيْنَ ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالی کو منظور ہوا کہ جناب امام حسین جناب سیدہ کے
ہان پیدا ہون اور درد زہ جناب فاطمہ کو شروع ہوا اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى حُوْرٍ مِنْ حُوْرِ الْجَنَّةِ
اَنِ اهْبِطِيْ اِلَى دَارِ الدُّنْيَا اِلَى بِنْتِ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَآنِسِيْهَا حکم خدا ہوا ایک حور کو حوریان بہشت سے
کہ نازل ہو زمین پر اور خدمت فاطمہ دختر رسول خدا مین حاضر ہو اور اوسوقت مین مونس ہو
اوسکے اور نام اوس حور کا لعبا ہے وَلَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفَةٍ وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ
وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ مَقْصُوْرَةٍ اور مرتبہ لعبا جنت مین یہہ ہے کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو
اوسکے ہین اور ستر ہزار مکان اوسے خدا نے عطا کئے ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار
حجرے ہین وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَةٍ مُكَلَّلَةٍ بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر حجرے مین
ستر ہزار دریچے ہین مکلل انواع جواہرات سے اور اسقدر مکان اوس حور کا نزہت ہے کہ جب
اپنے مکان پر بیٹھتی ہے تمام بہشت معلوم ہوتا ہے وَاَضَاءَتِ الْجَنَّةُ مِنْ ضَوْءِ خَدِّهَا
وَجَبِيْنِهَا اور روشن ہوتا ہے بہشت نور پیشانی و رخسار لعبا سے فَهَبَطَتْ لُعْبَا عَلَى فَاطِمَةَ
وَقَالَتْ لَهَا مَرْحَبًا بِكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ كَيْفَ حَالُكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ پس نازل ہوئے لعبا اور حاضر
ہوئے خدمت جناب فاطمہ مین اور سلام کرکے کہا مرحبا اے بیٹی حبیب خدا محمد مصطفے

سے کیا حال ہے اونکا اسے سیدہ حضرت بی بی نے فرمایا شکر خدا اچھے ہون لعیا نے عرض کیے
کہ مین ایک حور ہون حوریان بہشت سے کہ خدا نے تمہارے خدمت کو بھیجا ہے ولحقت
فاطمۃ الحیاء من لعیا لم تدر ما تفرش لھا شرم آئی جناب سیدہ کو کہ لعیا کی لیئے کیا فرش
کرون اور لعیا کو کہان بٹھائین بلکہ اوسدن اوس مخدومہ کون دمکان پر فاقہ تھا اور روایات
صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم فرش سے جناب فاطمہ کے ہان کچھہ نہ تھا سوا ایک پوست
گوسفند کے کہ دن کو اوسپر اونٹ وانہ کھاتا تھا اور رات کو جناب شیر خدا اور فاطمہ زہرا
اوسے بچھا کی سورہتی تھین غرض وہ معصومہ اسی فکر مین تھین اذ ھبطت حوراء و
معھا درنوک من درانیک الجنۃ ناگاہ اور حورین فرش سندس و حریر لئی خانہ جناب
سیدہ مین حاضر ہوین فبسطتہ فی منزلۃ فاطمۃ فجلست لعیا پس وہ فرش خانہ جناب
فاطمہ مین بچھایا جناب سیدہ نے لعیا کو اوسپر بٹھایا اور آپ سجدہ شکر بجا لائین پس جناب
امام حسین پیدا ہوئے تو جو کام دائیون کا ہوتا ہے اوسے لعیا بجا لائے اور رومال جنت
سے پوچھا قال ابن عباس کانت لعیا تفتخر علی الحوراء انا قابلۃ الحسین ابن عباس
کہتے ہین کہ وہ حور فخر کرتی تھے تمام حوریان جنت پر کون ہے مثل میرے کہ مین دایہ جناب
امام حسین ہون واوحی اللہ الی رضوان خازن الجنان ان زخرف الجنۃ وزینھا کرامۃ
لمولود یولد فی دار الدنیا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آراستہ کرے واسطے بزرگیے اوس
فرزند کے کہ آج دنیا مین پیدا ہوا ہے اور ملائکہ آسمان کو حکم ہوا کہ صف باندہ کے تقدیس
وتحمید مین مشغول ہون اور حورون کو حکم ہوا کہ سب آپکو آراستہ کرکے آپس مین معانقہ اور ملاقاتین
کرین کہ آج ہمارے کنیز خاص کے ہان دوست ہمارا حسین پیدا ہوا ہے واوحی اللہ الی
جبرئیل ومیکائیل ان یھبطا فی قنادیل من الملائکۃ فھبطت اور حکم ہوا جبرئیل اور
میکائیل کو کہ زمین پر باگروہ ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوئے غرض عجب طرح کی خوشی سے تھے اور سب
فرشتے خدا کیطرف سے مبارکباد دیتے تھے اور امالی مین جناب امام زین العابدین سے

منقول ہے کہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو نام رکھنے مین تامل ہوا کہ نام جناب امام حسن کا پروردگار عالم نے رکھا تھا پس وحی کی خدا نے جبرئیل کو کہ ہمارے حبیب کے ہان نواسا پیدا ہوا ہے فَاهْبِطْ اِلَیْهِ وَهَنِّئْهُ پس نازل ہو طرف اون کے اور مبارکباد دے وَقُلْ اِنَّ عَلِیًّا مِنْکَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی فَسَمِّهِ بِاِسْمِ ابْنِ هَارُوْنَ اور کہہ کہ علی تمہارا وصی اور قایم مقام ہے جسطرح کہ ہارون قایم مقام موسی کے تھا پس علی تمسے منزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس جو نام فرزند کو جک ہارون تھا وہ نام اسکا بھی رکھو یہہ پیغام خداوند عالی کا نبی ہدا نے سنا قَالَ وَمَا اِسْمُهُ قَالَ شَبِیْرٌ کہا اے جبرئیل کیا نام تھا فرزند کو جک ہارون کا کہا جبرئیل نے کہ شبیر فرمایا حضرت نے کہ اے اخی زبان میری عربی ہے قَالَ سَمِّهِ الْحُسَیْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَیْنَ جبرئیل نے عرض کی کہ نام رکھیے حسین پس نام رکھا فرزند زہرا کا حسین پس یہہ مقام رونے اور پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ ایک دن وہ تہا کہ حسین کے پیدا ہونے کی خداوند عالم نے یہہ کچھ سرور و شادی کی تھے جیسا کہ سنا ہزار افسوس ایک دن اوسے حسین کو جب ظالمون نے تین دن کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا تو اوسکے قتل کے یہہ خوشی اوس قوم جفا کار نے کی تھے کہ کسی عید کو نسبت نھین ہے اور دف و نقارے بجائی تھے اور غلغلہ ہوئی تھے اور وہ حسین پیارا خدا و رسول کا ریگ گرم کربلا پر پڑا تھا اور خون اوس کے گلے حلق سے بہتا تھا اور دختران خاتون قیامت مین فریاد وامقتولاہ واذبیحاہ واحسیناہ کے بلند تھے اور وہ لعین پیش عمر سعد افتخار کرتی تھے اور کہتی تھے فَهٰذَا یَقُوْلُ اَنَا ضَرَبْتُهُ بِسَیْفِیْ وَذٰلِکَ یَقُوْلُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُمْحِیْ فَاَلْقَیْ عَلَی الْاَرْضِ پس کوئی شقی کہتا تھا کہ اوس لعین نے تلوار ماری حسین کے اور کوئی کہتا تھا کہ اوس شقی نے ایسا نیزہ مارا سینہ اقدس پر فرزند زہرا کے کہ وہ گھوڑے سے مونہہ کے بہل زمین پر گر پڑا وَهٰذَا یَقُوْلُ لَطَمْتُهُ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهُ اور ایک لعین نے کہا کہ اوس شقی نے طمانچہ رخسار حسین پر مارا اور عمامہ اوتار لیا اور بعضے شقی کہتی تھے نَحْنُ الَّذِیْنَ

اَوْطَئِنَا بِخُيُولِنَا ظَهْرَ الْحُسَيْنِ وہ شقی بیدین ہین کہ دوڑایے گہوڑے نعش حسین پر اور اون سب کفار نے اداے شکر کے لئے روزہ رکہتی تہی اور سر اقدس باری باری سے اپنی اپنی نیزون پر رکہتی تہے اور سر انور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزے پر تھا اور تلاوت قران مین مشغول تہا اور ریش پر خون کبہی ہوا سے دہنی کو اوڑتی تہے اور کبہی بائین کو اور جو پوچہتا تھا راہ مین لِمَنْ هٰذَا الرَّاسُ یہہ سر کسکا ہے جسی اس ذلت وخواری سے لئے جاتے ہو تو وہ شخص کہ جسکا خدا نے اس عزت وتکریم سے حسین نام رکھا تھا ہزار افسوس اوسکا نام خارجے بتلاتی تہے اور کہتی تہے هٰذَا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلٰى يَزِيْدَ یہہ سر ایک خارجے کا ہے کہ اوس نے خروج کیا ہمارے یزید پسر معاویہ پر اور ایک روایت مین ہے کہ دروازہ قلعہ کا کوفیکی بند تھا اور خولی لے سر اقدس کو لئے گھر چلا گیا وَاَخْفَى الرَّاسَ الشَّرِيْفَ عَنْ زَوْجَتِهٖ فِي التَّنُّوْرِ اور فرزند رسول جگر گوشہ بتول اوس شقی نے اپنی زوجہ سے چہپا کے تنور مین رکھا جب زوجہ اوسکے نماز شب کو اوٹہی تہے رَأَتْ شُمُوْعًا كَثِيْرَةً وَنُوْرًا يَسْطَعُ مِنَ التَّنُّوْرِ پس دیکہتی کیا ہے کہ شمعین بہت سے روشن ہین اور ایک نور تنور سے جلوہ گر ہے حیران ہوے کہ آج تو مینے تنور مین آگ نہین روشن کی یہہ نور کیسا ہے کیا جانتی تہے کہ اسمین سر فرزند رسول ہے رکہا ہے کہ جیسے رسول خدا ہو چہتی تہے ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سے قریب تنور اوترا وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ فَوَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَقْبَلَتْ وَاَخْرَجَتِ الرَّاسَ الشَّرِيْفَ اور اوس عماری مین چار عورتین صاحب حسن وجمال تہین لیکن چاک گریبان بال سر کے کہلے ہوے ایک بی بی اون سب مین زیادہ بیقرار تہی پس جو نہین اوس بی بی نے اوس سر کو دیکہا کہ تنور مین ہے دوڑکی اوسے تنور مین سے باہر نکالا وَقَبَّلَتْهُ وَضَمَّتْهُ اِلٰى صَدْرِهَا وَبَكَتْ اور اوس سر کے بوسے لیکی اپنے سینے سے لگا کے بی اختیار رونے لگی اور بیقرار ہو ہو کے کہتی تہے يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ای ای فرزند میرے تجہے بیجرم وخطا بیاسا قتل کیا اور وہ پانی کہ خدا نے تیری مان کے مہر مین دیا تھا ایک قطرہ تجہے

تا دم مرگ ندیا وَلَمْ یَعْرِفُوكَ اَنَا اُمُّكَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءِ ہای ای فرزند میرے تیری قدر
کچھ نجانے اور میرے دکھون پر نظر کی ای فرزند بیکس میرے مین ہون امان تیرے فاطمہ زہرا اے
پارہ جگر ایکدن وہ رتبہ تیرا تھا کہ رسول خدا کے کاندہی پر سوار ہوتا تھا اور آج سر تیرا اس ذلت
سے تنور مین رکھا ہے فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پہر اسقدر روئین کہ روتے
روتے بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو وہ عورتین بولین اے فاطمہ نرو و صبر کرو فَاِنَّ اللّٰهَ
يَحْكُمُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِكِ بس بتحقیق خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اور درمیان تمہارے
فرزند کے قاتل کے پہر وہ اوسکی نظر سے غایب ہوگئین پس آئے وہ قریب تنور
اور نکالا اوس نے سر اقدس کو وَقَالَتْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَاْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَصَيَّحَتْ وَ
وَقَعَتْ مَغْشِيَّةً وہ کہتی ہے کہ جانا مینے کہ یہہ سر حسینؑ کا ہے پس چیخین مار کی روئے مین
کہ بیہوش ہوکے گر پڑے پس سنی مینے آواز ہاتف سے کہ کہا اوس نے اوٹھہ اے عورت
خدا تجھے مواخذہ شوہر مین عذاب نکریگا پس کہا مینے ہاتف سے کہ خبر دے مجھے یہہ عورتین
کون تھین جواب دیا اوس نے کہ ایک اون مین مریم بنت عمران ہے تھے اور ایک آسیہ زن فرعون
تھے اور ایک خدیجہ کبرا زوجہ رسولخداؐ تھین وَالَّتِيْ اَخْرَجَتِ الرَّاْسَ وَتَنْدُبُ فَهِيَ اُمُّ الْحُسَيْنِ
فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ اور وہ بی بی جو سب سے زیادہ بیتاب و بیقرار تھے اور سر اقدس کو
باہر نکالا وہ ماں حسینؑ کے فاطمہ زہرا بیٹی رسول خداؐ کی تھے غرض عجب عجب طرح کے بی ادبی
اوس سر انور سے اشقیانے کے تَارَةً وَضَعُوْهُ فِي الصُّنْدُوْقِ وَتَارَةً عَلَّقُوْا فِي
الْاَشْجَارِ آہ آہ کبھی اوس سر کو صندوق مین رکھا اور کبھی درخت مین لٹکایا وَتَارَةً عَلَّوْهُ
عَلَى الرِّمَاحِ وَتَارَةً وَضَعُوْهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ کبھی تو اون لعینون نے فرزند زہرا کو
نیزہ پر چڑہایا اور کبھی اوس سر اقدس کو زیر تخت رکھا وَتَارَةً نَصَبُوْهُ عَلَى الْبَابِ وَتَارَةً
قَرَعُوْا ثَغْرَهٗ بِالْقَضِيْبِ کبھی سر راکب دوش رسولخداؐ کا دروازے پر لٹکایا اور کبھی
اوس کے لب و دندان پر چھڑی لگائی اور جس شہر مین وارد ہوتے تھے تو پہلی حکم کرتے تھے

وہان کے باشندون کو کہ شہر آراستہ کرین اور ہمارے پیشوائی کو آوین وَیَأتُونَ بِالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ لِلنِّثَارَةِ بِقَلْبٍ وَمِنًا اور سونا اور چاندی تصدق کو لاوین کہ ہم فرزند فاطمہ کو قتل کر کے سر اوسکا لائے ہین چنانچہ روایت مین وارد ہے لَمَّا وَرَدَ رَأسُ الحُسَينِ فِي الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُولِ اللهِ عَلَى جِمَالٍ مُكَشَّفَاتِ الوُجُوهِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ فَرِحَ اَهلُ الشَّامِ لِذٰلِكَ جب سر جناب سید الشہداء وارد شہر شام ہوا اور دختران فاطمہ زہرا اونٹون پر سوار سوہنہ اون کے نامحرمون مین کھلے ہوئے بال بکھرائے ہوئے پس اہل شام اس حال سے آل رسول کے نہایت خوش وخرم ہوئے اور طرح طرح کے زینت سے آپکو آراستہ کیا تھا راوی کہتا ہے کہ پانچ عورتین ایک بام خانہ پر سرخ کپڑے پہنے ہوئی بیٹھی تھین اور بہت سرور وشادی کرتی تھین وَكَانَتْ فِيهِنَّ عَجُوزَةٌ اَشَدُّ مِنْهُنَّ بِالضِّحكِ وَالسُّرُورِ اور ایک ملعونہ بڑھیا تھے کہ وہ سب سے زیادہ ہنستی تھے اور شاد تھے فَلَمَّا حَاذَ مِنْهَا رَأسُ الحُسَينِ فَرَفَعَتِ الحَجَرَ پس جو نہین سر مبارک فرزند رسول خدا برابر اوسکے پہونچا نہایت شاد ہوئے اور ایک پتھر اوس بڑھیا نے اوٹھایا وَضَرَبَتْ عَلَى رَأسِ الحُسَينِ اور اوس بڑھیا نے وہ پتھر سر امام پر مارا فَارْتَفَعَتْ اَصوَاتُ النِّسَاءِ بِالوَيلِ وَالثُّبُورِ پس اہل حرم مین شور واویلا وامصیبتاہ کا بلند ہوا وَوَقَعَتِ السَّطحُ بِقُدرَةِ اللهِ اور وہ کوٹھا قدرت خدا سے گر پڑا وہ پانچون جہنم واصل ہوئین روایت پنجاہ وچہارم حدیث روئے آسمان و زمین اور ملائکہ کی رونیکی ماتم حسین مین اور موسے کا دعاء مغفرت کرنا واسطے ایک شخص بنی اسرائیل کے اور احوال اہلبیت پیش یزید علیہ اللعنہ بیان کرنا ابن قولیہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یَا زُرَارَةُ اِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَكَتْ عَلَى الحُسَينِ اَربَعِينَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اے زرارہ بتحقیق کہ آسمان رویا امام حسین پر چالیس صباح بخون وَاِنَّ الاَرضَ بَكَتْ اَربَعِينَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئے اوس جناب کی ماتم مین چالیس صباح سیاہی وَاِنَّ الشَّمسَ

بکت اربعین صباحًا بالکسوف والحمرۃ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی
وکسوف وان الجبال تقطعت وان البحار تفجرت اور اوس جناب کے غم مین پہاڑ ٹکرسے ٹکرے
ہوگئے اور دریا جوش وخروش مین آئے وان الملائکۃ بکت اربعین صباحًا علی الحسین
اور بہ تحقیق کہ فرشتگان آسمان سے بھی اوس جناب پر چالیس صباح روئے وما اختضبت امرأۃ
ولا اکتحلت ولا ادھنت ولا رجلت حتی اتانا راس عبید اللہ ابن زیاد اور کسی عورت
نے عورات بنی ہاشم سے خضاب نکیا اور روغن نہ ملا اور کنگھی بالون مین نہ کی جب تک ابن زیاد کا
سر نحس ہمارے لئے کاٹ کے لائی اور ہم ہمیشہ روتی ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار
میرے علی بن الحسین جب اپنے پدر مظلوم کو یاد کرکے روتی تھے تو ریش مبارک آنسوؤن سے
تر ہوجاتی تھی وکل من راہ بھذہ الحال فیبکی لبکائہ اور جو شخص اونھین اس حال سے دیکھتا تھا
روتا تھا بعد اوسکے جناب صادق ؑ نے فرمایا کہ کوئی چشم محبوب تر تھین ہے اور کوئی رونا پسندیدہ
تھین نزدیک خدا کی اوس چشم سے کہ حضرت امام حسین پر روئے ومن بکی علی الحسین فانہ
احسن بالنبی وفاطمۃ اور جو شخص امام حسین پر رویا پس اوسنے نیکی کے جناب فاطمہ
سے اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا ادا کیا کل عین باکیۃ یوم القیامۃ
الا عین بکت علی الحسین فانھا ضاحکۃ مستبشرۃ بنعیم الجنۃ اے زرارہ روز
قیامت کو تمام خلایق کے آنکھین ہول قیامت سے گریان ہون گے مگر وہ آنکھ جو امام حسین پر روئی
ہے وہ آنکھ خوش وخرم ہوگی اور بشارت دیجائیگی ساتھ نعیم جنت کے حدیث
مین وارد ہوا ہے کہ ایکبار حضرت موسی مناجات کو کوہ طور پر جاتے تھے راہ مین ایک مرد
بنی اسرائیل سے ملاقات ہوئی اور وہ ایمان لایا تھا حضرت موسی کے ساتھ اور مصاحب
تھے حضرت کی کہ جب مناجات کو جاتی تھے تو خوف خدا سے رنگ زرد ہوجاتا تھا اور جسم
لاغر ونحیف ہوجاتا تھا اور بدن مین رعشہ پڑجاتا تھا اور آنکھین مارے دہشت کے گھس
جاتی تھین فعرفہ الاسرائیلی اس علامت سے اوس شخص نے پہچانا فقال یا نبی اللہ

اَذنَبتُ ذَنبًا عَظِیمًا فَاسئَل رَبَّکَ اَن یَعفُوَ عَنِّی پس عرض کیے اون نے یا نبی اللہ گناہ کیا ہے مینے گناہ عظیم پس بعد مناجات کی عرض کیجیے پروردگار سے اپنے کہ میرے گناہ بخشے پس بعد مناجات کے حضرت موسی نے عرض کیے خداوندا تو عالم و دانا ہے تمام مخلوقات کے ما فی الضمیر سے اور تجھپر روشن ہے حال مرد بنی اسرائیل کا بیش از انکہ مین اوسکا حال عرض کرون خطاب رب الارباب پہنچا کہ اے موسے جو کچھہ تو ہم سے سوال کریگا وہ ہم اوسے عطا کرینگے اوسوقت حضرت موسی نے مرد بنی اسرائیل کے لیے طلب مغفرت کی قَالَ یَا مُوسیٰ عَفَوتُ عَمَّنِ استَغفَرَنِی اِلَّا قَاتِلَ الحُسَینِ خداتعالی نے فرمایا اے موسے جو بندہ بعد گناہ کے توبہ کریگا مین اپنے رحمت سے اوسکے گناہون کو بخشونگا مگر قاتل حسین کہ اگر تمام اہل آسمان وزمین اوسکے لیے شفاعت خواہ ہون ہرگز اوسکے گناہون کو نہ بخشونگا قَالَ یَا رَبِّ وَمَنِ الحُسَینُ حضرت موسی نے عرض کیے اے پروردگار کون حسین ہے کہ جسکے قاتل کو نہ بخشیگا قَالَ لَہُ الَّذِی مَرَّ ذِکرُہُ عَلَیکَ حکم ہوا وہ ہے حسین کہ جسکا سابق تمسے ذکر ہوا تھا قَالَ یَا رَبِّ وَمَن یَقتُلُہُ قَالَ تَقتُلُہُ اُمَّۃُ جَدِّہٖ البَاغِیَۃُ فِی اَرضِ کَربَلَا حضرت موسی نے عرض کیے اے پروردگار اوسے کون شہید کریگا حکم ہوا اوسکے نانا کی اُمت باغی اوسے قتل کریگی زمین کربلا مین فَرَسُہُ وَتَنفُرُ وَتَحمَحِمُ وَتَصہَلُ وَتَقُولُ فِی صَہِیلِہَا الظَّالِمَۃُ مِن اُمَّۃٍ قَتَلَت اِبنَ بِنتِ نَبِیِّہَا اور بعد شہادت حسین گھوڑا اوسکا بیتابی نے خون سے رنگین کرکے خیمہ کرتا شور و غل مچائیگا اور کہیگا اپنی زبان سے فریاد و فریاد اوس اُمت بدکار سے کہ جنہون نے اپنے پیغمبر کے بیٹی کو قتل کرڈالا فَیَبقیٰ مُلقًی عَلَی الرِّمَالِ مِن غَیرِ غُسلٍ وَلَا کَفَنٍ اے موسے نعش حسین پارہ پارہ ریگستان کربلا پر بے غسل و کفن پڑے رہیگی وَیُنہَبُ رَحلُہُ وَتُسبیٰ نِسَاءُہُ فِی البُلدَانِ اور خیمہ اور اسباب حسین لوٹ لینگے اور اہلبیت حسین کے اسیر کرکے شہر بشہر پھرائینگے وَیُقتَلُ نَاصِرُوہُ وَتُشہَرُ رُؤُسُہُم مَعَ رَأسِہٖ عَلیٰ اَطرَافِ الرِّمَاحِ اور تمام خویش و اقربا اور اصحاب رفاقت حسین مین شہادت پائینگے

سر حسین مع انصار نوک نیزہ پر رکھکی پہرایئے جائین گے اور یزید کے لئے ہدیہ لیجاینگے
یا موسی صَغِیْرُهُم یُمِیْتُهُ الْعَطَشُ وَکَبِیْرُهُم یَسْتَغِیْثُوْنَ وَلَا نَاصِرَ لَهُم اسے موسے
ایک مصیبت حسین یہہ ہے کہ اطفال خورد سال حسین تو پانی بنے ترس ترس کے مرین گے اور
بزرگ فریاد کرین گے کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا فبکی موسی وقال یارب ما لِلقَاتِلِیهِ
مِنَ الْعَذَابِ پس حضرت موسے احوال حسین سنکے بہت روئے اور عرض کے خداوندا
قاتلان حسین کے لئے کیا عذاب ہے حکم ہوا کہ وہ عذاب شدید ہے اون لعینون کے
لئے کہ اہل جہنم جس سے جہنم مین پناہ مانگین گے اور میرے رحمت اور شفاعت رسول سے
محروم رہین گے اسے موسے وہ ظلم حسین پر ہو گا کہ اگر حجت خدا اور امام رہنما اوسکے اولاد
روئے زمین پر اوسدن باقی نہو طبقہ زمین کو ہم حکم کرین کہ غارت ہو جائے قال موسی بَرِئْتُ
اِلَیْکَ اللّٰهُمَّ مِنْهُمْ موسے نے عرض کے خدایا مین بہے اون لعینون سے بیزار ہون حکم ہوا
کہ اسے موسے جو بندہ کہ اوس مظلوم کے اطاعت کریگا اور اوسکا دوست ہوگا میرے رحمت
اوسکے شامل حال رہیگی اور جو اوسکے دشمنون کا دشمن ہوگا مین اوس سے راضی ہونگا وَاعْلَمْ
اَنَّهُ مَنْ بَکٰی عَلَیْهِ اَوْ اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی حَرَّمْتُ جَسَدَهُ عَلَی النَّارِ اسے موسے ایسے
نہے جان تو جو شخص اوسکے عزیبی پر روئیگا یا کسی کو رولائیگا یا صورت رونیوالون کی
بنائیگا آتش جہنم کو اون کے جسم پر حرام کیا ہے پس ایسے ہی مصیبت ہے اون
حضرت کی کیونکہ نہ روئین آسمان و زمین و ملائکہ اور انبیا کہ سر فرزند رسول خدا کا نیزہ پر
چڑہایا گیا تنور مین رکھا گیا درختون مین اور دروازے مین لٹکایا گیا یزید لعین کے
لئے بطریق ہدیہ گیا زیر تخت رکھا گیا عترت کو اوسکے اس ذلت و خواری سے شام مین
لیگئے چنانچہ روایت مین وارد ہے لَمَّا دَخَلُوْا بِالسَّبَایَا وَالرُّؤُسِ اِلٰی دِمَشْقَ جسوقت
کہ داخل ہوئے وہ اشقیا قیدیون کو اور سرہای شہیدون کے لیکر شہر دمشق مین کَانَ
عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْهِمْ عَلٰی جَمَلٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ اوس وقت تھے امام زین العابدین ع اون اسیرون مین

ایک شتر بیکجاوہ پر سوار اور حزن و اندوہ سے یہہ اشعار پر درد پڑہتی تھے اور نہایت
بیقرار سے روتی تھے وہ شعر یہہ ہین شعر اُقَادُ ذَلِیْلًا فِي دِمَشْقَ کَاَنَّنِي ✤
مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرُہٗ آج اس ذلت و خواری سے مجھے شہر دمشق مین لائے ہین
جیسے غلام حبش و زنگبار کو لاتے ہین اور غلام سے وہ غلام کہ جسکا آقا مرجاوے اور کوئی
مددگار و سکا نہ ہو ٥ جَدِّي رَسُوْلُ اللّٰہِ فِي کُلِّ مَشْہَدٍ ✤ وَشَیْخِيْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِيُّ
اَمِیْرُہٗ اور تمام عالم جانتا ہے کہ جناب رسولخدا اور علی مرتضے جد بزرگوار ہین میرے
٥ فَیَالَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ ✤ یَرَانِيْ یَزِیْدُ فِيْ یَدَیْہِ اَسِیْرُہٗ پس کاشکے مجھے
موت آتی لیکن داخل دمشق نہوتا کہ یزید مجھے باوجود اس حسب و نسب کے اپنی آگے قیدی دیکھے
کہ اس ذلت سے قید ہوکے طوق و زنجیر مین گرفتار ہون ثُمَّ اَتَوْا اِلٰی بَابِ السَّاعَاتِ فَوَقَفُوْا
ھُنَالِکَ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ پہروہ اشقیا دروازہ ساعات پر آئے پس وان تین ساعت تک قافلہ اہلحرم
رکہا وَیَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ یَزِیْدَ اور اجازت طلب کے داخلی کے یزید سے عرض نامہ
ابن زیاد پڑہ کے بولا اہل مجلس سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ احسنہ حسین نے بیعت نکی
اور جان دیے بعضی اشقیا نے خوشامد کے راہ سے کہا ای امیر جو کچہہ کہ کیا حسین نے
اپنی ہاتہہ سے کیا پس حکم کیا یزید نے لائین سر شہیدون کے اور حاضر کرین قیدیون کو
جب لوگ لینے کو آئے اور بولے کہ ای قیدیو چلو کہ حاکم تمہین اپنے دربار مین بلاتا ہے
اوسوقت شرم سے دختران زہرا کے قدم دربار یزید کی طرف نہ پڑتی تھے جناب سید
السَّاجدین فرماتے ہین اُقْبِلُوْنَا بِحِبَالٍ فَاَوْثَقُوْنَا فِیْھَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ کہ وہ شقی رسیان
لیکے آئے ہمین بکریون کے طرح باندہ کے لیچلی وَکُلَّمَا قَصُرْنَا مِنَ الْمَشْيِ دَقُّوْا رُءُوْسَنَا بِعِیْدَانِ
الرِّمَاحِ اور جو چل نہ سکتا تہا تو وہ لعین سرون پر نیزے مارتے تھے وَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ
یَا عَمَّتَيْ رُوْحِيْ فِدَاکِ اَیْنَ الْعَبَّاسُ عَمِّيْ وَاَخِيْ عَلِيُّ اور سکینہ یتیم حسین رو رو کے چلاتے
تہے اے پہوپہی قربان ہو تیر جان سکینہ کے کہان ہین عباس چچا میرے کہ اس

آفت سے بچے رہیں اور کہاں ہیں بہائی علی اکبر کہ مجھے بچائیں وَنَحۡنُ نَتَبَاکِي اَجۡمَعِيۡنَ اور
ہم سب ناچار و مجبور روتی تہے زاوی کہتا ہے سرہا شہدا میں پہلے سر اقدس امام حسین
فرزند رسول الثقلین شمر لیکے نذر یزید کو بڑہا اور یہہ شعر اوس لعین نے پڑہا اِملَاء رِکَابِي
فِضَّةً وَذَهَبًا + قَتَلۡتُ خَيۡرَ الۡخَلۡقِ اُمًّا وَاَبًا اے امیر بہر دے میرے اسپ و شتر کو نقرہ
و طلا سے کہ قتل کیا ہے اوس شقی نے اوسے جو بہترین خلق خدا تہا ماں باپ کی جانب سے
فَغَضَبَ يَزِيۡدُ وَنَظَرَ اِلَيۡهِ شَدِيۡدًا وَقَالَ پس اس کلام سے غصہ ہوا یزید اور شمر کو بچشم
غضب دیکہکر بولا اِمۡلَأَ اللّٰهُ رِکَابَكَ نَارًا خدا بہر دے تیرے اسپ و شتر کو آگ سے
وَيۡلٌ لَكَ اِذَا عَلِمۡتَ اَنَّهٗ خَيۡرُ الۡخَلۡقِ فَلِمَ قَتَلۡتَهٗ عذاب ہو واسطے تیرے ہرگاہ جانتا تہا
تو کہ حسین بہترین خلق سے تہے پس تو نے کیوں قتل کیا اوسے ایسی شخص کا سر کاٹ کے
لایا ہے اور امید وار جایزی کا ہے اُخۡرُجۡ مِنۡ بَيۡنِ يَدَيَّ لَا جَائِزَةَ لَكَ عِنۡدِي نکل جا
میرے سامنے سے کہ تیرے واسطے جایزہ نہیں ہے میرے پاس فَوَضَعَهٗ فِي طَشۡتٍ
مِنَ الذَّهَبِ پس رکہا یزید نے سر مبارک امام حسین کا ایک طشت طلا میں اور ایک لکڑی
اوس ملعون کے ہاتہہ میں تہے اوسے دندان شریف پر امام کے لگاکے کہتا تہا رَحِمَكَ اللّٰهُ یا
حُسَيۡنُ لَقَدۡ كُنۡتَ حَسَنَ الۡمَضۡحَكِ رحمت کرے تجہے اللہ اے حسین کیا خوب تیرے ہنسی کے
جگہ تہے ابو برزہ اسلمی اوسوقت حاضر تہے بولے يَا يَزِيۡدُ تَضۡرِبُ بِقَضِيۡبِكَ ثَغۡرَ
الۡحُسَيۡنِ اے یزید لگاتا ہے تو اپنی لکڑی دانتوں میں حسین کے اِنِّي رَاَيۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ
يَرۡشُفُهُمَا تحقیق کہ دیکہا میں نے رسول خدا کو کہ چوستے تہے انہیں دانتوں کو كَمَا يَمُصُّ الرَّجُلُ
السُّكَّرَ جیسے کوئی شکر کو چوستا ہے پس یزید نے لکڑی اوس دندان عالیشان پر سے
اوٹہا لئے ثُمَّ الۡتَفَتَ اِلَى الۡقَوۡمِ پس وہ ملعون متوجہ ہوا ان قاتلوں کے طرف اور کہنے لگا
كَيۡفَ صَنَعۡتُمۡ بِهِمۡ کیا کیا تم نے ساتہہ ان کے یعنی کیونکر لڑے ان سے اور وہ
کیوں کر لڑے تم سے مفصل بیان کرو آخر تم نے انہیں کسطرح قتل کیا عرض کے

اونہون نے جَآءَنَا بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ نَفْساً مِنْ اَهْلِبَيْتِهٖ آیا تھا حسینؑ ہمارے پاس مع اٹھارہ
شخص کے اپنی اہلبیت سے وَكَانُوْا مَعَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَاَنْصَارِهٖ اور تھے
اوسکے ساتھ ستر مرد اوسکے شیعہ و اصحاب سے پس ہمنے بیعت اون سے امیر کے واسطے
طلب کی اونہون نے انکار کیا کئی دن اوسکا جواب و سوال رہا بعد ازان ہم نے کام حسینؑ پر تنگ کرکے
پانی اوسپر بند کیا اور دہم محرم کو چارون طرف سے نرغہ کرکے اوس لشکر قلیل کو گھیر لیا صبح سے
تا وقت عصر بازار موت کا گرم تھا اودہر سے ایک شخص نکلتا تھا اور ادہر سے سینکڑون شخص
ٹوٹ پڑتے تھے پس جمع کثیر کو وہ تن تنہا قتل کرکے مارا جاتا تھا تا اینکہ ستر شخص اصحاب حسینؑ کے
سب ہمنے مار لیئے اور نوبت اون اٹھارہ شخصون تک پہونچی کہ جو اولاد ابو طالب اور فرزندان
علیؑ و فاطمہؑ سے تھے ای امیر اون کی مردانگی و بہادری عرض نہین کیجاسکتی ایک ایک شخص نے سو سو اور دو دو سو
سے زیادہ مردان کارآزمودہ اور پہلوان ہمارے لشکر کے قتل کئے پھر اونہون نے لڑائی ہمارے
تھامے بعد ازان ہمنے وہ سترہ شخص مار لیئے پس نوبت اٹھارہوین شخص یعنی پسر حسینؑ کے پہونچی
اے امیر حسینؑ کے شجاعت تو بیان سے باہر ہے کہ سب یار و مددگار اور خویش و تبار اوس کے آلودہ
بخاک و خون معرکہ مین پڑے تھے باوجود اسکے ہرگز اختلال حسینؑ کے حواس مین نہ تھا مردانہ سرگرم
کارزار رہا مگر جسوقت ہمنے علی اکبر کو مار لیا اور گھوڑے سے وہ زمین پر گرا اور پکارنے لگا اپنے
باپ کو یَا اَبَاهُ اَدْرِكْنِيْ اے بابا لو مجھے اوسوقت دیکھا ہمنے کہ علی اکبر کی یہہ صدا سنتے ہی
بیتابانہ دوڑے حسینؑ مقتل کیطرف اور اوسوقت حواس حسینؑ کے بجا نہ تھے جَآءَ وَانْكَبَّ
عَلٰى نَعْشِهٖ آئے حسینؑ اور گر پڑے نعش علی اکبر پر حَتّٰى اُغْشِيَ عَلَيْهِ یہان تک کہ حسینؑ روتے
روتے بیہوش ہوئے بعد تھوڑے دیر کے ہوش مین تو آئے لیکن دریاے اشک آنکھون سے
جاری ہوا ایسی صدای دردناک سے روتے تھے کہ ہم سبکو رولاتے تھے اور شدت عطش
سے حسینؑ اپنی زبان کو چباتے تھے اور یہہ کہتے تھے یَا قَوْمِ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى وَعَطْشَانٌ
اے قوم مین مصطفیٰ کا نواسا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰى وَعَطْشَانٌ اے قوم

مین بیٹا سلیقے کوثر کا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا بِضْعَةُ الزَّهْرَا وَعَطْشَانٌ اے قوم
مین پارہ جگر زہرا دختر رسول خدا ہون اور پیاسا ہون غرض ہر چند وہ پانی مانگتے تھے ہم
ایک قطرہ اونھین نہین دیتے تھے اور ہزارون شخص اونھین گھیرے ہوئے تھے ازانجملہ چار ہزار
تیرانداز ون کے تیر علی الاتصال اوس تنہا پر چلتے تھے اور ہر طرف نیزہ و شمشیر و گرز
و تیر اوس پر پڑتے تھے باوجود اسکے قریب دو ہزار شخص کے حسین نے اپنے ہاتھ سے قتل کیے
آخر زخم جو بہت سے لگے تو ناچار ہو گئے پس جسوقت کہ نہایت زخمی ہو گئے گھوڑے سے زمین پر گرے
تو اوسوقت کسی مین یہہ قدرت نہ تھی کہ حسین کے نزدیک جا کے سر اوسکا جدا کرے
آخر سنان ابن انس اور خولی اصبحی اور شمر ذی الجوشن نے متفق ہو کے کمر اس کام پر باندھے
جسوقت دیکھا کہ حسین نماز عصر کے واسطے سجدے مین گئے ہنوز نماز تمام نہ کیے تھے پہلی رکعت کا
سجدہ اول تھا فَالشِّمْرُ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَدَنٰى عَنِ الْحُسَيْنِ پس اے یزید شمر گھوڑے سے اترا اور
قریب ہوا حسین سے فَذَبَحَهٗ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ پس ذبح کیا اوس نے حسین کو اسطرح کہ جیسے
گوسفند کو کوئی ذبح کرتا ہے یزید نے یہہ ماجرا سنکر گردن اپنی جھکائے اور دیر تک سر کو
نہ اوٹھایا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ
الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ لَهٗ عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ
جَمِيْعًا روایت پنجاہ و پنجم حکم خدا آنا واسطے داؤد کے اور تواضع حضرت
سلیمان کے اور احوال جرجیس اور جانا الحرم کا شام مین اور ایمان لانا نصرانیے کا
فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى لِدَاؤُدَ يَا دَاؤُدُ اِنْ اَتَيْتَ عَلٰى بَابِ دَارِكَ مَا تَفْعَلُ بِيْ
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا حضرت داؤد سے اے داؤد اگر
مین آؤن تیرے دروازہ پر تو تو مجھسے کیا سلوک کرے فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَا لَا طَاقَةَ لِيْ فِي
الْجَوَابِ حضرت داؤد نے عرض کی خدایا مجھے طاقت نہین ہے اسکے جواب کی حق تعالی
نے فرمایا کہ اے داؤد فقرا مومنین بمنزلہ میرے ہین اگر تجھے نیکی مجھسے منظور ہو

تو اون سے سلوک کریں کیا حال ہوگا اون لوگون کا جو قطع نظر سلوک کرنیکے غربا ر مومنین سے
تکبر و نخوت کرتے ہین حال آنکہ جناب رسول خدا بہت غربا ر مومنین کو دوست رکہتے تہے اور
حضرت سلیمان باوجود اس ملک و سلطنت کے ایکدن کسیطرف سے سوار ہے اون حضرت کی جاتی
تہے ناگاہ دیکہا کہ چند فقراء مومنین باہم بیٹہے ہین حضرت تخت سے اوترکے اون مین جا بیٹہے
اور فرمانے لگے مِسْكِينٌ جَالَسَ مِسْكِيناً غَرِيبٌ جَالَسَ غَرِيباً مین ایک فقیر مسکین ہون کہ مسکینون
مین بیٹہا ہون اور غریب ہون کہ غریبون سے ہمنشینی کرتا ہون اَيُّهَا الْغَافِلُ دَعِ الْكِبْرَ وَالْغُرُورَ
اے غافل ترک کر تکبر اور غرور کو وَاجْتَنِبْ مِنَ الْعِصْيَانِ وَالشُّرُورِ اور پرہیز کرنا فرمانے
سے خدا کے اسواسطے کہ سب اعضا تیرے گواہی دینگے روز قیامت کو وَاعْلَمْ اَنَّ خَيْرَ الزَّادِ
فِي هٰذَا الطَّرِيقِ الْوَرَعُ وَالتَّقْوىٰ اور معلوم کر کہ بہترین زاد اس راہ مین تقوی اور پرہیزگاری ہے
اَلَا لَنْ يَنْجُوَ مِنَ الْمَوْتِ طِفْلٌ وَلَا شَابٌّ وَلَا شَيْخٌ آگاہ ہو اے غافل کہ نجات نہین ہے موت
سے لڑکے کو اور نہ جوان کو اور نہ پیر کو یعنی موت کسی کو چہوڑیگی یہہ نہین ہے کہ پیر کو آوے
اور جوان و طفل محفوظ رہین پس کسی الم مین اپنے پروردگار سے غافل نہ کہ یہان کے رنج و راحت
سب فانی ہین اور اس دنیا کو خدا نے جاے امتحان بنایا ہے اور مقربان خدا ہمیشہ اس دنیا
مین سدا رنج و مصیبت مین رہے کسی کو کافرون نے سنگسار کیا کسی کو کوئین مین قید کیا کسیکو آرے
سے چیر ڈالا کسی کے سر اقدس کو بدن سے جدا کیا مگر سب مصیبتون کا خاتمہ مظلوم کربلا خامس
آل عبا پر ہوا چنانچہ روایت ہے کہ سرزمین روم و شہر فلسطین مین خدا نے پئے ہدایت
حضرت جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا اور ایک بادشاہ تہا ازالہ نام نہایت ظالم و بت پرست
ملک شام مین اوس کے ہدایت کو خداوند عالم نے اون پیغمبر کو بہیجا جب وہ مقبول بار ہے
اوسکے آگے وعظ و نصیحت کرنے لگے نہایت وہ شقی غیظ مین آیا جو جور رنج کہ اون خاصہ باریکو
دیے زبان کو یارا اوس کے بیان کا نہین ہے پہلے تمام جسم شریف اون کا بنوک شاخہاے
آہنی زخمی کیا اور دن بہر سیخون کو گرم کرکے دغواتا تہا اور بند بند مین پیوست کرواتا تہا

اور رات کو زہر ہلاہل اور سم قاتل زخموں میں رکھوا تا تھا اور زندان بان ملعون تمام رات
زخمہاے جسم شریف پر نمک و سرکا چھڑکتا تھا اور جب وہ سوتا تھا تو ایک ستون آہن
کہ وہ اٹھارہ آدمیوں سے بھی جنبش نکرتا تھا ویسے اون کے شکم مبارک پر رکھوا جاتا تھا
ان سب صعوبتوں پر بھی اوس بزرگوار نے موہنہ سے بجز شکر حرف نہ نکالا یہہ سامان اوس
جناب کے قتل کے تھے لیکن بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ تھے فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ اِنَّ
اللّٰہَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ پس نازل ہوئے جبرئیل اور بولے کہ پروردگار عالم نے بعد
تحفہ سلام یہہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں تم سے اپنی وحدانیت کے کہ ہم تجھسے بہت خوشنود
اور کمال راضی ہیں یا جرجیس اِنَّ ہٰذَا اللَّعِیْنَ یَقْتُلُکَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَاَنَا اُحْیِیْکَ
اے جرجیس یہہ لعین تجھے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجھی سرافراز
کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نکریگا حضرت جرجیس نے عرض کی
کہ خدایا میں راضی ہوں تیری راہ رضا میں فَاَمَرَ اللَّعِیْنُ فَقَطَعُوْہُ اِرْبًا اِرْبًا وَطَرَحُوْہُ
فِی الْبِئْرِ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کرو پس بند بند اوس خاصہ خدا کا جدا
کیا اور کنوئیں میں ڈال دیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ پس میکائیل نازل ہوئے
اور اون ٹکڑوں کو جمع کیا اور زندہ کیا اونھیں بحکم خدا اور پھر جرجیس نے اوسے سوے
حق راہ نمائے کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اوس
برگزیدہ خدا کی باندھے اور تختہ آتشی پر لٹایا اور سرب گرم کرکے پلایا اور میخہاے
آہنیں اون کے چشمہاے مبارک میں جڑوائیں اور جسد پاک جلوا کے خاک اوسکے
ہوا میں اوڑا دیے پھر میکائیل نے نازل ہوکے اوس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ کیا اور
پھر اوس برگزیدہ خدا نے لعین کو سوے حق راہ نمائی کی وہ شقی بولا کہ بارے تو اپنے
خالق کے قدرت نمائے کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی بجز انکار حرف اقرار زبان پر
نہ لاؤنگا پھر تختوں میں کسوا کے ارّہ سے ٹکڑے کیا اور دیگ میں رکھا اور اوسے گوگرد

وسر بیے معمور کیا اور اوس کے نیچے آنچ کردیے اوسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں
بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگی درگاہ ایلہی مین کہ
بارالٰہا ایسا سانحہ روے زمین پر نہین ہوا اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگے
اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑے پہر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوئے آخر کار
بعد ظلم بسیار راے ناصواب نے اوس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اوس پیغمبر بیگناہ کے
قرار پایا اور وعدہ اون کا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا اے جرجیس خدا تعالےٰ
ان ملعونون پر غضب نازل کریگا تم دنیا رنا پایدار کو ترک کرو غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے
اون حضرت کے آیا تو ملائکہ اون کے استقبال روح کو آئے فَلَمَّا اَرَادَ اللَّعِیْنُ اَنْ یَجُزَّ رَاسَہُ
الشَّرِیْفَ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو اون کے جدا کرے
اور زیر تیغ بٹھایا اونھین تو وہ پیغمبر خدا بیساختہ ڈارھین مارکے رونے لگے قَالَ جِبْرَئِیْلُ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ نَتَعَجَّبُ مِنْ بُکَائِکَ وَقَدْ صَبَرْتَ عَلٰی مَصَائِبَ عُظْمٰی جبرئیل نے کہا اے
جرجیس نہایت متعجب ہون مین تمہارے رونے سے اسوقت کے کہ کتنے بڑی بڑی مصیبتون پر صبر کیا
اسوقت باعث رونیکا کیا ہے بولے حضرت جرجیس اے جبرئیل سب مصیبتون مین تصور کیا مینے احوال
انبیا کو پس قید مین تصور کیا مینے حال یونس کو اور زخمون مین خیال کیا مینے آزار حضرت ایوب کو اور
جلنے مین مینے خیال کیا حال ابراہیم کو آرے سے دو نیم ہونے مین تصور کیا مینے ذکریا کو اور نابینائے
کیوقت متصور رہا حال یعقوب وشعیب کا وَالْآنَ ذَکَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَیْنِ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَبَکَیْتُ
اور اے جبرئیل اسوقت یاد آئین مجھے مصیبتین حسینؑ فرزند رسول خدا کے پس مجھسے گریہ
ضبط نہوسکا اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے مگر مثل حسینؑ کسی پر نہین ہوئے اور اے جبرئیل
جو مبتلا بہ بلا ہوا خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہین دیکھا کسی کے گود
مین طفل شیر خوار کے گلے پر تیر نہین لگا کسی نے اپنی بھائی بھتیجون کا خون زمین پر بہتا نہین دیکھا
اور اونھین بیجان نہین دیکھا اے جبرئیل کسیے کی اطفال خورد سال مثل ماہی بی آب تڑپ تڑپ

ہلاک نہین ہوئے کسی کے اہل و عیال بر آب و دانہ بند نہین ہوا کسی کے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو
اسّی زخم نیزہ و شمشیر نہین لگی کسی کے نعش سگوزر و کفن تابش آفتاب مین زمین گرم پر پڑے نہین رہے کسی کے
ناموس قید ہو کی در بدر پھرائے نہین گئے کسی کے پیچھے کوئے اوسکے قطع نسل کا درپے
نہین ہوا افسوس ہے شہر شام کے حاکم ہاتھون سے یہہ تمام مصیبتین خاندان رسالت پر
گذرین گے باوصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہین وہ سنکے تحمل
اس مصیبت کے نہو سکین گے روتے سر پیٹتے سر برہنہ چاک گریبان خاک اوڑاتے
خلد برین چھوڑکے نعش حسین پر آئین گے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا کاش
مین حاضر ہوتا اور جان اپنے اوس امام پر نثار کرکے سعادت حاصل کرتا آہ دیکھتا ہون مین گویا
سر حسین مع اقربا نیزون پر نصب ہین ہر چند استغاثہ کرتے ہین کوئی اون کے فریاد کو
نہین سنتا امیدوار ہون خدا سے کہ حشر میرا ہمراہ حسین اور رفیقان حسین کے ہو آہ جب روز
قیامت کو مادر مظلومہ و معصومہ حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ زہرا پایہ عرش اپنے پکڑکے
دادخواہ خون حسین کے ہو تو میرے مان باپ سر برہنہ مثل کنیزان فاطمہ زہرا خاتون دوسرا
میرے خون کے دادخواہ ہو جبرئیل گھبان جرجیس سے تاب نرہی اور اسطرح سے روئے کہ
جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہے اور وہ بیقرار ہوکے روتی ہے فی الحقیقت کہ جس نبی پر
جو جور و ستم ہوا اوسکی نفس پر ہوا بخلاف فخر زہرا کی کہ وہ تن نازنین حسین کہ جو زبان رسول صلعم
جو سکے بلا تھا ٹاپون سے جور ریگ گرم پر پڑا تھا اور سر اقدس اوسکا نیزہ پر رکھے اور
اہلبیت کو اوسکی اونٹون پر بیٹھاکے وہ سنتے کہ جو کلمہ پڑھتے تھے شہر بشہر اور دیار بدیار
پھراتے تھے سہل ابن سعد اوسپر روکے کہتا ہے کہ مین داخل شام ہوا تو دیکھا مینے
کثرت مردم تماشائی سے تمام بازار و کوچہ بھرے ہین وَهُمْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ يَضْحَكُوْنَ
وَيَفْرَحُوْنَ اور وہ لوگ طرح طرح کی زینت کئے ہین اور ہنستے ہین اور خوشی کرتے ہین پس پوچھا
مینے کہ آیا تم مین آج کوئی عید ہے اونہون نے کہا نہین مین بولا پھر کیون لوگ اسقدر

خوش ہین وہ بولا آیا تو مسافر ہے کہ تجھے اسکی خبر نہین ہین بولا سبلے قَالُوا خَرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ
خَارِجِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَتَلَهُ وہ لعین بولے اسے شخص امیر شام پر ایک خارجی سینے زمین
عراق مین خروج کیا تھا فوج امیر نے اوسے قتل کیا سر اوسکا لاتے ہین یہہ اوسیکے
خوشی ہین بولا وہ خارجی کون تھا قَالُوا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وہ شقی بولے نام اوسکا حسین ہے
بیٹا علی ابن ابیطالب کا قُلْتُ الْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ قَالُوا نَعَمْ مین بولا وہ حسین جو
بیٹا فاطمہ دختر رسول خدا کا ہے وہ شقی بولے ہان وہی حسین ہے اوسیکا سر نیزہ پر
آتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہکے بولا سبحان اللہ یہہ سرور شادی ہے فرزند دختر
رسولخداء کے قتل کیے کرتے ہو وَمَا كَفَاكُمْ قَتْلَهُ حَتّٰى سَمَّيْتُمُوْهُ خَارِجِيًّا واسے ہو تم کہ تمہین قتل
سے بیٹے فرزند رسول خداء کا کافی ہوا اب نام اوسکا خارجی تمنے رکھا ہے وہ بولے
چپ رہ اسے شخص کہ یہان جو نام حسین بخیر لیتا ہے اوسکا سر تن سے جدا کیا جاتا ہی بس مین
ایک جا محزون وملول کھڑا ہو رہا وَكُلَّمَا نَقَلُوْا بِالرَّاسِ كُنْتُ اَشَدَّ حُزْنًا لِفَرَحِهِمْ اور جو سر
شریف آتا تھا مین زیادہ تر محزون ہوتا تھا اون لعینون کے خوشی ہونے سے وَاِذَا بِرَاسِ
الْحُسَيْنِ وَالنُّوْرُ يَسْطَعُ مِنْ فِيْهِ كَنُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ناگاہ سر اقدس جناب امام حسین آیا اور نور ایسا
مثل نور رسولخداء ساطع تھا بس مینے مونہہ پر طمانچے مارے آواز گریہ وزاری سے بلند کی اور کہتا تھا
مین وَاحُزْنَاهُ لِلْاَبْدَانِ السَّلِيْبَةِ النَّازِحَةِ عَنِ الْاَوْطَانِ الْمَدْفُوْنَةِ بِلَا اَكْفَانٍ وا سے
اندوہ اون جسمون پر جو عریان رور افتادہ از وطن اور بے دفن وکفن پڑے ہین وَاحُزْنَاهُ
عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ وَالشَّيْبِ الْخَضِيْبِ وا سے اندوہ اون رخسارون پر جو خاک مین بہرے ہین
اور وہ ریش مقدس جو خون سے خضاب ہوئے اسے رسولخداء کاش دیکھیے سر اپنے پیارے
حسین کا کہ بازار دمشق مین پہرایا جاتا ہے وَبَنَاتُكَ مُشَهَّرَاتٌ عَلَى النِّيَاقِ مُشَقَّقَاتُ الْجُيُوْبِ
وَالْاَذْيَالِ اور کہان ہو اسے رسولخداء کہ نواسیان تمہارے شترہاسے برہنہ پر سوار سر
کہلے ہوئے گریبان پہٹے ہوئے بازارون مین پہرائے جاتے ہین يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ اَشْرَارُ

اَلْفُسّاق اور بدترین خلق اون کے طرف خوش ہو ہو کے دیکھتی ہیں کہاں ہیں علیؑ ابن ابیطالب کہ حال دیکھیں یہہ کہکے روتا تھا ہیں اور جو میرے آواز سنتا تھا وہ سب روتا تھا ناگاہ چند شتر سیکجاوہ و عماریے نمود ہوئے اور کتنی صاحبزادیاں ماہ سیما سر برہنہ چاک گریبان اونپر سوار تھیں اور ایک بی بی سے فریاد واُمحمّداہُ واعلیاہُ واحسناہُ واحُسیناہُ کے بلند کرتے تھے اور کہتی تھے یارسُولَ اللهِ بَناتُكَ اَسَاديٰ كَاَنَّهُنَّ بَعْضُ اَسَادِي اليَهُوْدِ وَالنَّصَارِيٰ اے نانا رسول خدا آج نواسیاں تمہارے اسطرح سے قید جاتے ہیں جسطرح سے زنان یہود و نصاریے کو قید کرکے لاتے ہیں اور وہ سب بے بے کبھی اطفال خورد سال کا نام لے لیکے روتی تھے اور کبھی مردان سن کا نام لیکے جان کہوتی تھے وَتارَةً تَنُوْحُ عَلَى الْمُلْقُوح اَلْقِفَا وَمَهتُوكِ الخِبَا اَلْعُرْيَانِ بِلا زَادٍ وَاَكْفَانٍ اور کبھے وہ بی بی یہہ بین کرکے روتی تھے ہاے بہائی سر تمہارا پس گردن سے کاٹا اور خیمہ تمہارا لوٹ لیا اور نعش تمہارے پارہ پارہ خاک و خون میں غلطاں زمین گرم کربلا پر رہنے دے پس میں قریب اوس اونٹ کے گیا اور کہا میں نے اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنَ الرِّسَالَةِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ سلام ہو تمپر اے اہلبیت رسولخدا پس پہچانا مینے کہ وہ بی بی ہے جناب ام کلثوم دختر شیرخدا ہے فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ اَيُّهَا الرَّجُلُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ قُتِلَ سَيِّدِي الْحُسَيْنُ جناب ام کلثوم بولیں تو کون ہے اے شخص کہ ہمپر سلام کرتا ہے اے شخص کسی نے سوا تیرے ہمپر سلام نہیں کیا جب سے ہمارے سید و آقا حسینؑ شہید ہوئے ہیں حضرات سلام کیا بلکہ لوگ ہنستے تھے اور اگر اہلبیت روتی تھے تو نیزوں سے مارتی تھے غرض مینے عرض کیے ای آرام دل زہرا میں ہوں اصحاب تمہارے نانا رسول خدا کا اور سہل ابن سعد نام ہے میرا پس جناب ام کلثوم بولیں اے سہل دیکھا تو نے کیا سلوک کیا ہمسے امت رسول خدا نے قَتَلَ وَاللهِ اَخِي وَسَيِّدِي قتل کیا واللہ بیگناہ ہمارے سید و آقا کو وَسَبَيْنَا كَمَا تُسْبَى الْعَبِيْدُ وَالْاِمَاءُ اور ہمیں اسیر کیا مثل لونڈیے غلاموں کے وَحَمَلْنَا عَلَى الْاَقْتَابِ بِغَيْرِ وِطَاءٍ كَمَا تَرَيٰ اور ہمیں

شتران بیکجاوہ وعماری پر سوار کیا جیسا تو دیکھتا ہے مینے عرض کیے بہت دشوار ہے رسول خدا
اور علی مرتضےٰ اور فاطمہ اور تمہارے برادر بزرگوار پر یہہ حال تمہارا دیکھین پس اوس دختر
شفیعہ روز جزا نے کہا یا سہیل اشفع لنا عند صاحب الرمح ان یتقدم بالراس من
بین المحامل اے سہیل شفاعت وسفارش کر ہمارے نیزہ دار سے کہ سر کو شہید راہ کے
آگے لیجاوے تا لوگ اوسکے دیکھنے مین مشغول ہون فقد خزنا من کثرۃ النظر الینا پس
ہم نہایت غمگین ہوتے ہین کہ نامحرم ہمین دیکھتے ہین پس مینے اوس شقی سے کہا واسطہ خدا کا
سر اقدس کو آگے بڑہا کہ دختران فاطمہ شرم سے موئے جاتی ہین اوس نے مجھے جھڑک دیا
پس سہیل کے ساتھہ ایک نصرانی تھا کہ بیت المقدس کو جاتا تھا وہ حیران کھڑا دیکھتا تھا
فسمع راس الحسین یقرء القرآن ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون پس سنا
اوس نے کہ سر اقدس امام مظلوم کا تلاوت قران کرتا ہے اور یہہ آیہ سنی اوس نے سر
اقدس سے یعنی نہ گمان کرین خدا کو غافل اوس سے کہ جو کرتے ہین ظالم فادرکتہ السعادۃ و
کشف اللہ عن بصرہ پس سعادت اوسکے شامل ہوئے اور پردہ آنکہون سے اوٹھہ گیا بیساختہ
بیتاب ہوکے بولا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ کلمہ پڑہ کے تلوار کہینچ کر دشمنان حسین پر حملہ کیا اور بیساختہ حال حضرت پر روتا تھا اور اون
لعینون کو مارتا تھا تا آنکہ ایک جماعت کثیر کو فی النار کیا پہر بہت اشقیا ٹوٹ پڑے اور
اوس عاشق حسین کو شہید کیا جناب ام کلثوم نے کہا یہہ کیا غل ہے مینی ماجرا بیان
کیا فقالت واعجباہ النصاری یحتشمون لدین الاسلام پس جناب ام کلثوم نے
فرمایا سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ نصاری تو دین اسلام کا پاس وحمایت کرین وامۃ
محمد الذی یزعمون انہم علی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور امت رسول خدا جو دعوی
اسلام کرتے ہین اور کلمہ پڑہتے ہین یقتلون اولادہ ویسبون حریمہ قتل کیا اون کلمہ گویون
نے فرزند رسول خدا کو اور اسیر کیا الحرم کو اون کے لیکن نیکو ہے عاقبت کی پرہیزگار فر

لی ہے وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ اور لعینون نے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنے
نفسون پر ستم کیا روز قیامت کو کیا جواب دین گے رسول خدا کو روایت پنجاہ و ششم
ور ذکر نا حضرت آدم کا اسماء پنجتن کا اور آنا امام حسین علیہ السلام کا میدان
حشر مین اور احوال وکیل رو دیے اور نکلنا محل سے ہندہ کا دو دیے صاحب
الدُّرِّ الثَّمِیْنِ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ روایت کی ہے صاحب
دُرّ الثمین نے تفسیر کلام الٰہی مین یعنے سیکھی آدم نے پروردگار اپنے سے چند کلمہ
مراد کلمون سے اسماء مقدس پنجتن ہین کہ ساق عرش پر لکھے دیکھے اوسوقت کہا جبرئیل نے
کہ اے آدم تم حفظ کرو نام آل عبا کے اور برکت چاہو خدا سے بسبب عظمت ان نامون کے
حضرت آدم نے چار نام یاد کیے خوش اور مسرور ہوئے فَلَمَّا ذَکَرَ الْحُسَیْنَ سَالَتْ دُمُوْعُہٗ
وَانْخَشَعَ قَلْبُہٗ جب نام لیا جناب امام حسین کا بے اختیار آنکھون سے حضرت آدم کے
آنسو روان ہوئے اور دل اون کا شکستہ ہو فَقَالَ یَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ فِیْ ذِکْرِ الْخَامِسِ یَنْکَسِرُ
قَلْبِیْ وَتَسِیْلُ عَبْرَتِیْ اوسوقت آدم نے جبرئیل سے کہا اے اخی کیا باعث ہے کہ جب
پانچوین شخص کا نام لیتا ہون ٹوٹ جاتا ہے دل میرا اور جاری ہوتے ہین آنسو میرے
فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ وَلَدُکَ ھٰذَا یُصَابُ مُصِیْبَۃً تَصْغُرُ عِنْدَھَا الْمَصَائِبُ جبرئیل نے
کہا اے آدم سبب تمہارے دل شکنے اور اشک روان ہونے کا یہ ہے کہ یہ فرزند
تمہارا مصیبت اور بلا دن مین مبتلا ہوگا کہ سب مصیبتین اوسکے آگے چھوٹے ہو جاینگے
فَقَالَ وَمَا ھِیَ یَا اَخِیْ حضرت آدم نے پوچھا اے اخی جبرئیل وہ کونسے مصیبت ہے فَقَالَ
یُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِیْبًا وَحِیْدًا لَیْسَ لَہٗ نَاصِرٌ وَّلَا مُعِیْنٌ جبرئیل نے کہا کہ قتل ہوگا بھوکا
پیاسا غریب الوطن اکیلا کہ کوئی اوس حال مین اوسکا یار و مددگار نہوگا اور اوسوقت فریاد
کریگا اور کہے گا وَاعَطْشَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ اور کوئی نہ جواب دیگا سوائے شمشیر
لگانے کے اور نیزہ مارنے کے فَیُذْبَحُ کَذَبْحِ الشَّاۃِ مِنَ الْقَفَا پس ذبح کرینگے

اوسکو جسطرح گوسفند کو ذبح کرتے ہین پس گردن سے بعد ازان اسباب اوسکا غارت کرین گے اور سر
اوسکا اور اوسکے انصار کا شہر بشہر اور دیار بدیار پھرائینگے اور اون سرون کے
ساتھہ اوسکے عورات بھی ہونگے اے آدم یہہ امر مقدر شدنی ہے فَبَکیٰ اٰدَمُ وَجِبْرَئِیْلُ
بُکَاءَ الثَّکْلٰی یہہ سنکے حضرت آدم وجبرئیل رونے لگے مانند اوس عورت کے کہ جسکا بچہ مرجاتا ہے
اور روتی ہے اور بحار مین منقول ہے کہ ایک مرد مسن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے
خدمت مین آیا اور دست دیا چوم کے رونے لگا حضرت نے سبب گریہ سے سوال کیا عرض کرنے لگا
کہ یا مولا سن میرا سو برس کا ہے اور ضعف وناتوانی نے مجھپر غلبہ کیا ہے شب وروز انتظار اجل
مین رہتا ہون لیکن عمل قبیح کا ڈر ہے کہ روز قیامت کو رسوا کرینگے مجھے حضرت نے فرمایا کہ اے
شیخ روز قیامت کو ہم تیرے شفاعت کو موجود ہین اور بہت سے تشفی فرمائے اور پھر فرمایا
اَیْنَ اَنْتَ مِنْ قَبْرِ جَدِّیْ الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ کتنے دور ہے تو میرے جد مظلوم امام حسین کے
قبر سے اوس نے عرض کے بہت قریب ہون فرمایا حضرت نے زیارت کو بھی جاتا ہے
عرض کے اوس نے اکثر اتفاق جانیکا ہوتا ہے فرمایا امام نے اے شیخ یہہ ایک خون ہے
فرزند فاطمہ کا کہ پرسش کریگا اوسکے اللہ تعالے اے شیخ نہین پہنچا ایسا صدمہ کسی کو جیسا کہ
پہنچا ہے میرے جد عالیمقدار حسین مظلوم کو بہ تحقیق کہ قتل کیا اوس مظلوم کو معہ ستره اہلبیت
کے سب نصیحت کرتے تھے خدا کے واسطے اور صبر کرتے تھے اوس کے راہ رضا مین اے شیخ
جب قیامت قایم ہوگے تو تشریف لائینگے رسول خدا میدان حشر کے وَمَعَهُ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ اور اون کے ساتہہ امام حسین بھی ہونگے وَیَدُهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ تَقْطُرُ دَمًا اور
ہاتہہ رسول خدا کا سر مقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید سے لہو کے
قطرے ٹپکتے ہونگے پس رسول خدا رو کے درگاہ جناب باری مین عرض کرینگے
یَا رَبِّ سَلْ اُمَّتِیْ فِیْمَ قَتَلُوْا اِبْنِیْ اے پروردگار پوچھہ میرے امت سے کہ کس جہت سے
اونہون نے قتل کیا میرے فرزند کو پس غضب مین آئیگا خدائے عادل اور داخل ہونگے

قاتلان حسینؑ آتش جہنم مین پس کیونکر نہ روئین رسولخداؐ اور کسطرح نہ داخل ہون وہ شقی جہنم مین
کہ سر رسولؐ کے نواسے کا کہ جسکا لڑکپن کا رونا رسولخداؐ سے دیکھا نہ جاتا تھا کاٹ کے ایک شہر سے دوسرے شہر
کیے لیے لیگئی اور اہلبیت اوسکے طوق و زنجیر مین جکڑے ہوئے ہمراہ اوس کے تھے اور سب
ملعون خوشی کرتی تھے اوس سر کے کٹنے کے اور جو راہ مین پوچھتا تھا لِمَنْ هٰذَا الرَّأْسُ یہہ سر کسکا
ہے جسکے کٹنے کے خوشی کرتے ہو تو وہ فرزند رسولخداؐ کے طرف اشارہ کرتی تھے اور کہتی تھے
هٰذَا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ معاذ اللہ یہہ سر ایک خارجی کا ہی کہ خروج کیا تھا اوس نے
امیر پر اوسکا سر لائے ہین نذر یزید کو وَ قَالَ الصَّادِقُ لَمَّا اُدْخِلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اور جناب
امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جسوقت داخل کیا گیا سر حسین ابن علی مجلس یزید مین وَ اُدْخِلَ عَلَيْهِ
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ بَنَاتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور داخل کیا گیا دربار عام مین جناب امام زین العابدینؑ اور دختر
جناب امیر المومنینؑ مقید تھے بطوق و زنجیر یزید لعین بولا یَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
قَتَلَ اَبَاكَ شکر ہے واسطے اوس خدا کی کہ جس نے قتل کیا ہے تیرے باپ کو حضرت نے
فرمایا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ اَبِيْ لعنت ہے خدا کے اوپر جس نے میرے باپ کو قتل کیا فَغَضِبَ
يَزِيْدُ وَ اَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهٖ پس غصہ ہوا یزید اور حکم کیا کہ اوسکا سر تن سے جدا کرو
اوسوقت جناب سید الساجدینؑ نے فرمایا ای یزید فَاِذَا قَتَلْتَنِيْ فَبَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ يَرُدُّهُنَّ
اِلٰى مَنَازِلِهِنَّ پس ہرگاہ تو مجھے قتل کرتا ہے تو دختران رسول خداؐ کو کون پہنچا یگا ان کے گھرون تک
وَ لَيْسَ لَهُنَّ مَحْرَمٌ غَيْرِيْ حال آنکہ کوئی ان کا محرم نہین ہے سوائے میرے یزید کو
رحم آیا حضرت کے حال پر اور بولا اے پسر حسین تو ہی پہنچانا ان کو وطن مین اور ایک ہتیار منگواکر
طوق آہنی گلوے امام کا اپنے ہات سے کاٹا اور کہنے لگا اَتَعْلَمُ مَا فَعَلْتُ اے علی
ابن الحسینؑ کچھ سمجھے تم کہ کیون طوق تمہارا مینے اپنی ہات سے کاٹا فرمایا بلی سمجھا مین تُرِيْدُ
اَنْ لَا تَكُوْنَ لِاَحَدٍ عَلَيَّ مِنَّةٌ غَيْرَكَ ارادہ کیا ہے تو نے کہ سوا تیرے اور کسیکا احسان مجھ پر
نہو یزید سنکر بہت خوش ہوا اور بولا واللہ یہی ارادہ تھا میرا بعد ازان اوس لعین نے

سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام زیر تخت اپنے رکھوایا اور خود نیچے شراب پیتا تھا
اور اپنے مصاحبون کو نیچے پلاتا تھا اور کہتا تھا شَرِبُوا هٰذَا الشَّرَابَ مُبَارَكٌ وَرَاسُ
عَدُوِّنَا بَيْنَ يَدَيْنَا یہو شراب کہ یہہ شراب مبارک ہے اور سر ہمارے دشمن کا سامنے
رکھا ہے وَنَحْنُ نَاكُلُ وَنَشْرَبُ وَنُفُوسُنَا سَاكِنَةٌ وَقُلُوبُنَا مُطْمَئِنَّةٌ اور ہم کھاتے
ہین اور پیتی ہین اور نفس ہمارے ساکن ہین اور دل ہمارے اطمینان سے ہین یعنی حسین کو
قتل کیا اندیشہ ہمارے سلطنت کا گیا حضرات یہہ کم مصیبت عظیم ہے کہ یزید تو تخت پر بیٹھا ہوا
شراب پیئے اور سر فرزند رسول خدا زیر تخت رکھا ہو غرض جناب امام زین العابدین سے
یہہ روایت ہے کہ مجلس یزید مین ایک وکیل بادشاہ روم کہ نہایت اشراف قوم اور بزرگان روم
سے تھا آیا اور یزید کو اوس سرکشی سے بہت مسرور پایا تو یزید سے پوچھنے لگا یا مَلِكَ
الْعَرَبِ هٰذَا الرَّاسُ مَنْ اے بادشاہ عرب یہہ سر کسکا ہے یزید نے کہا مَا لَكَ لِهٰذَا
الرَّاسِ تجھے کیا کام ہے اس سر سے اوس نے کہا مین جب جاتا ہون اپنے شہر کے طرف
تو بادشاہ ہمارا ہر ایک چیز سے سوال کرتا ہے پس اے بادشاہ اس سر کی قصہ سے آگاہ کر تاکہ
تیرے خوشی مین مین بھی شریک ہون یزید نے اوس سے کہا هٰذَا رَاسُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ
اَبِي طَالِبٍ یہہ سر حسین کا ہے جو پسر علی ابن ابیطالب کا تھا پس وہی بی کہا وَمَنْ
اُمُّهٗ ماں کا اوسکے کیا نام ہے قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ یزید نے کہا ماں اوس کے
فاطمہ بیٹی رسول خدا کی ہے تھے پس نصرانی نے کہا اُفٍّ لَكَ وَلِدِيْنِكَ اف ہو واسطے تیرے
اور تیرے دین کے ای یزید تیرے دین سے تو میرا دین بہتر ہے کہ باپ میرا اولاد داؤد
پیغمبر سے تھا وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اٰبَاءٌ كَثِيْرَةٌ اور درمیان میرے اور حضرت داؤد کے
بہت پشت کا فاصلہ ہے باوجود اسکے نصاری تعظیم میرے کرتی ہین وَيَاخُذُوْنَ مِنْ
تُرَابِ قَدَمِيْ تَبَرُّكًا بِاَنَّ اَبِيْ مِنْ حَوَافِدِ دَاؤُدَ اور لیجاتے ہین خاک میرے زیر قدم کے
تبرک سمجھہ کے بسبب اسکے کہ باپ میرا اولاد داؤد سے تھا۔ وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ وای ہے ہی تمپر کہ قتل کیا تمنے بیٹا دختر رسول خدا کا وَ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ نَبِیِّکُمْ
اِلَّا اُمٌّ وَّاحِدَۃٌ حالانکہ نہین ہے درمیان اوس مقتول کے اور درمیان تمہارے نبی کے
فاصلہ مگر ایک فقط مان اوس کے فاطمہ کا پس برا ہے دین تمہارا اور پھر بولا کہ اگر نقل کنیسہ حافر
کے سنو تو مین بیان کرون یزید بولا کہہ وہ رومی کہنے لگا کہ درمیان ملک روم کے دو شہرون
کے بیچمین ایک دریا واقع ہے کہ مسافت راہ یکسال طول اوس دریا کا ہی اور اوس مین شہر ہے
کہ طول اوسکا ہشتاد در ہشتاد فرسخ کا ہے حق تعالی اسنے مثل اوس کے شہر بزرگ خلق
نہین کیا کافور اور یاقوت اوسی شہر سے آتا ہے درخت اوس شہر کے عود وغیرہ کی ہین
اور سوا نصاری کے کسیکا قبضہ اوس شہر پر کبھی نہین ہوا معبد و پرستش گاہ نصاری
وہان کثرت سے ہین اَعْظَمُهَا کَنِیْسَۃُ الْحَافِرِ سب سے بڑا اون عبادت گاہو نمین کنیسہ حافر ہے
کہ محراب مین اوسکے ایک حقہ طلا لٹکتا ہے اوس حقہ مین ایک سم ہی یَقُوْلُوْنَ هٰذَا حَافِرُ
حِمَارٍ یَرْکَبُهٗ عِیْسٰی کہتے ہین کہ وہ سم اوس خر عیسی کا ہے جسپر وہ جناب سوار ہوا کرتی تھے
اور گرد اوس حقہ کے زینت ہی طلا اور پارچہ ہای بیش قیمت سے پس ہر سال ایک خلایق کثیر
قوم نصاری سی اوس معبد مین حاضر ہوتے ہین اور طوف کرتے ہین گرد اوس حقہ کے اور بوسے
لیتی ہین اوسکے اور دعا برای قضای حوایج جناب قاضی الحاجات سے بوسیلہ اوس سم
کے کرتے ہین یہہ آداب و آئین ہے اون کا اوس سم کے ساتھہ کہ جسپر گمان کرتے ہین کہ وہ سم
اوس خر کا ہی کہ جسپر حضرت عیسی سوار ہوتی تھے وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ اور تم سبنے
قتل کیا پسر دختر پیغمبر کو اپنی فَلَا بَارَكَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَلَا فِیْ دِیْنِکُمْ پس خدا برکت نہ دے
تم مین اور تمہارے دین مین یزید نے یہہ کلام سنکر حکم کیا اُقْتُلُوْا هٰذَا النَّصْرَانِیَّ لِئَلَّا یَفْضَحَنِیْ
فِیْ بِلَادِہٖ قتل کرو اس نصرانی کو تا اپنے شہر مین جا کر مجھے رسوا نکرے نصرانی حکم
قتل سنکر بولا اَتَقْتُلُنِیْ یَا یَزِیْدُ آیا اب تو مجھے قتل کرتا ہے ای یزید یزید نے کہا ان نصرانی
نے کہا مینے ایک خواب دیکہا ہے اوسے سن لے یزید نے کہا کہہ نصرانی نے کہا مینے خواب مین

رات کو تمہاری پیغمبر کو دیکھا ہے یَقُوْلُ یَا نَصْرَانِیُّ اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرماتے تھے اے
نصرانی تو اہل جنت سے ہے پس مین جسوقت چونکا تو متعجب ہوا کہ مین کہان اور بہشت کہان لیکن
اب یقین ہوا کہ پیغمبر تمہارا صادق اور دین اوسکا برحق ہے شاہد رہو تم سب کہ بتصدیق قلبی کہتا ہون
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ وَثَبَ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ پس یہہ کہتے ہے
دوڑکے لپٹ گیا جاکر سر مطہر سے امام حسین کے فَضَمَّهُ اِلٰی صَدْرِهٖ اپنے سینے سے سر
اوس مظلوم کا لگایا وَجَعَلَ یُقَبِّلُهُ وَیَبْکِیْ اور یہہ حال تھا کہ علی الاتصال بوسے اوس سر کے
لیتا تہا اور روتا تھا یہان تک کہ وہ مرد با ایمان سر اقدس امام مظلوم غریب پر نثار ہوگیا
اور ما اوس کے سر کو بھی سر امام کی ساتہہ رکہدیا سُبْحَانَ اللّٰهِ نصاری سے تو یہہ حق شناسی
کرے اور یزید لعین مسلمان کہلاکے شرم نہ کرے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ سے روایت
ہے کہ جب بعد اوس کے یزید بے دین نے حکم کیا کہ سر فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا
در قصر پر اوس شریر کے لٹکائین جب سر اوس شفیع روز جزا کا دروازہ محل پر لٹکایا فَلَمَّا
سَمِعَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْعَامِرِ کَشَفَتْ رَاْسَهَا وَخَرَجَتْ عَنْ دَارِهَا وَجَاءَتْ فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ
پس جب خبر یہہ ہند دختر عامر نے سنی کہ زوجہ تھے یزید کی کہ سر فرزند زہرا کا تو میرے
دروازہ پر لٹکایا گیا ہے اور دختران فاطمہ سر برہنہ مجلس عام مین یزید کے زیر تخت کھڑے
ہین چادر سر سے اوتار کی پہینک دیے اور سر کہول کے گھر سے باہر نکل گئے اور مجلس یزید
مین آئے وَقَالَتْ یَا یَزِیْدُ رَاْسُ الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْصُوْبٌ عَلٰی بَابِ
دَارِیْ اور بولے ای یزید فرزند فاطمہ دختر رسول اللہ کا میرے محل کے دروازے پر
لٹکایا ہے پس یزید دوڑا اور کپڑا اوس کے سر پر ڈالدیا وَرَدَّهَا اِلٰی دَارِهَا اور اوسے
اولٹا گھر کو پہیر دیا اور بولا کہ راضی ہون مین رو فرزند رسول الثقلین حسین پر کہ وہ
بزرگ قریش تھے افسوس یزید کو ہند کے پردی کا تو یہہ خیال ہوا کہ آپ دوڑکر اوسے چادر
اوڑہا دیے اور دختران فاطمہ زہرا کا کہ جنکی مان کا جنازہ شب کو اوٹھا تھا زیر تخت یزید

بازارون مین رسیّان بندھے ہوئی کپڑے پہٹے ہوے بلوائے عام مین کھڑی ہون اون کے
عزت وحرمت کا کسیکو پاس نہو کہ ایک چادر اونھین اوڑہائے اللّٰہمّ العن بنی اُمیّۃ فاطمۃ
روایت پنجاہ و ہفتم ففضائل جناب سیّدہ بیچ دیکھنا جناب سیّدہ کو
حضرت آدم کا اور چادر اون معصومہ کے گرد ہونا اور جانا جناب سیّدہ کا
خانہ ہود مین بہ مصائب اہلبیت اور مانگنا زہر کا جناب ام کلثوم کو کنیز یمین
رُوِیَ فِی کِتَابِ الدَّلَائِلِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ روایت کی ہے کتاب دلائل النبی مین کہ مصنف
اسکا ایک علمای اہل سنت سے ہے اور جناب امام حسن عسکری سے کتاب شیعہ مین منقول
ہے لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَحَوَّا فِی الْجَنَّۃِ جب خلق کیا خدا نے آدم و حوّا کو بیچ جنت کے
فَقَالَ اٰدَمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اَحْسَنَ مِنَّا پس کہا آدم نے ازراہ
فخر و مباہات کے کہ ہم سے بہتر حق تعالےٰ نے کسیکو خلق نہین کیا فَاَمَرَ اللّٰہُ جَبْرَئِیْلَ فَاَخَذَہُمَا
اِلَی الْفِرْدَوْسِ پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبرئیل کو کہ آدم و حوا کو فردوس مین
لیجاو بموجب حکم خالق اونھین جبرئیل فردوس مین لیے گئے فَاِذَا ہِیَ جَارِیَۃٌ عَلٰی رَاْسِہَا
تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ وَفِیْ اُذُنَیْہَا قُرْطَانِ مِنْ نُوْرٍ قَدْ اَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُوْرِ وَجْہِہَا
پس دیکھا اونھون نے ایک صاحبزادی کو کہ نور جمال سے اوسکے تمام جنت روشن ہے
اور ایک تاج اوسکے سر پر رکھا ہے اور دو گوشوارے نور کے اوسکے کان مین ہین
قَالَ اٰدَمُ مَنْ ہٰذِہٖ حضرت آدم نے حیران ہو کے پوچھا اے جبرئیل یہہ لڑکی
کون ہے قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِكَ جبرئیل نے کہا اے آدم یہہ فاطمہ بیٹی
جناب محمّد مصطفےٰ کی ہے کہ تمھارے نسل سے ہونگے قَالَ فَمَا التَّاجُ قَالَ بَعْلُہَا عَلِیُّ بْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ آدم بولے یہہ تاج کیا ہے سر پر انکے جبرئیل نے کہا یہہ تاج شوہر انکے
علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا ہین قَالَ فَمَا الْقُرْطَانِ قَالَ ہٰذَانِ وَلَدَاہَا الْحَسَنَانِ پھر کہا
حضرت آدم نے گوشوارے کیسے ہین جبرئیل بولے یہہ فرزند اونکے حسن اور حسین ہین

قَالَ اُخْلِقُوا قَبْلِي حضرت آدم متحیر ہوکی بولے یہہ کیا قبل میرے خلق کیے گئے ہین قَالَ هُمْ
مَوْجُوْدُوْنَ فِيْ غَامِضِ عِلْمِ اللهِ قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ بِاَرْبَعَةِ الٰافِ سَنَةٍ جبرئیل بولے کہ
یہہ غامض علم الٰہی مین موجود تھے چار ہزار برس پہلے تمہارے پیدائش کے وانی سے اس
دنیا سے ناپایدار اسیسے بی بی اس دنیا مین اسیسے نادار تھے کہ بارہا فاقہ پر فاقہ کرتے تھے
رات کو عبادت خدا مین مشغول رہتے تھین اور دن کو کاروبار خانہ مین مشغول ہوتے تھین روایت
صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اسقدر پانی جناب سیدہ نے بہر اتہا کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑ گیا تھا
اور کپڑے جھاڑو دینے اور کھانے پکانے سے سیاہ ہوگئے تھے اور روایت ہے
حضرت سلمان سے کہ اونہون نے کہا دَخَلْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَهِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ الرَّحَا
وَيَدَاهَا تَجْرَحَانِ گیا مین ایکدن خانۂ جناب فاطمہ مین دیکھا مینے کہ وہ جناب چکی کے پاس
بیٹھی ہین اور دونون ہاتھ زخمی ہین اور امام حسین بہوک سے روتے ہین عرض کی مینے
اے سیدہ میرے فضہ خادمہ ہے تو آپ کی موجود ہے اوس سے کام لیجئے اوس شفیعہ روز
جزا نے فرمایا اے سلمان مجھے رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایکدن کام تمام گھر کا
تم کیا کرو اور ایکدن فضہ سے کام لیا کرو تو اے سلمان آج میرے کام کی باری ہے اس محنت
ومشقت مین اوقات بسر کرتی تھین اور فرش سے ایک چمڑا گوسفند کا تھا کہ دنکو اونٹ دانا کھاتا
تھا اوسپر اور رات کو اوسپر وہ معصومہ اور جناب امیر بچھاکر سورہتے تھے اور چادر شریف
بارہا گرد ہوتی تھی وَفِي الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ اِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتَقْرَضَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ
شَعِيْرًا فَاسْتَرْهَنَهٗ کتاب خرایج الجرایح مین منقول ہے کہ جناب علی ابن ابیطالب نے تہوڑے
جو ایک یہودی سے قرض مانگے اوس نے کہا کچھہ چیز گرو رکھو تو دیتا ہون فَدَفَعَ مُلَاءَةَ
فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَكَانَتْ مِنَ الصُّوْفِ پس حضرت نے چادر جناب سیدہ اوسے
دی اور وہ چادر بالون کے تھے پس اوسے یہودی نے گھر مین لیجاکر رکھا جب رات ہوئے
تو زوجہ اوسکے اوس مکان مین گئی کہ جہان وہ چادر رکھے تھے وَهِيَ تَشْتَعِلُ فَرَاَتْ نُوْرًا سَاطِعًا

فِي الْبَيْتِ اَضَاءَ مِنْهُ كُلُّه تو دیکھا اوس نے کہ ایک شعلہ نور ایسا ہے کہ تمام مکان روشن ہو رہا ہے
فَانْصَرَفَتْ اِلَى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْ بِمَا رَاَتْ پھر وہ آئی اپنے شوہر پاس اور خبر دی اسماجرے کی
پس متعجب ہوا یہودی اور ہول گیا چادر جناب سیدہ کو فَنَهَضَ مُسْرِعًا وَدَخَلَ الْبَيْتَ
فَاِذَا ضِيَاءٌ اِنْتَشَرَ مِنَ الْمُلَاءَةِ كَاَنَّهُ يَشْتَعِلُ مِنْ بَدْرٍ مُنِيْرٍ يَلْمَعُ مِنْ قَرِيْبٍ فَتَعَجَّبَ
مِنْ ذٰلِكَ دوڑا یہودی یہہ سنکے اور آیا اوس مکان مین تو دیکھا اوس نے کہ روشنے
اوس چادر اقدس کے ایسے پہیلی ہے کہ جیسے چودہوین رات کا چاند روشن ہوتا ہے یہہ دیکھکے
نہایت متعجب ہوا جب غور سے دیکہا تو جانا کہ یہہ چادر جناب سیدہ ہے پس یہودی نے اپنے
عزیزون کو جمع کیا اور اوس کے زوجہ نے اقربا کو جمع کیا تا انکہ اسیتے یہودی جمع ہوئے
اور چادر اقدس کے کرامت دیکہہ کے سب اوسکے برکت سے مسلمان ہوئے وَاَيْضًا فِي الْخَرَائِجِ
اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور یہہ بہی کتاب خرائج مین منقول ہے
کہ ایکبار یہودیون مین کچہہ شادی تہے وہ خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوئے فَقَالُوْا
لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ اور عرض کے کہ ہمارا بہی حق ہے آپ پر حق ہمایہ پس ہم سوال کرتے ہین کہ اپنے
بیتی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر مین مہمان جانے کے اجازت دیجیے حَتّٰى تَزْدَادَ عُرْسُنَا بِهَا
حُسْنًا وَالْحُوْا عَلَيْهِ تا انکہ زیادہ ہووے جانبِ سے جناب سیدہ کے عشرت اور حسن
شادی ہمارا اور بہت منتین کین فَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَهِيَ فِيْ حُكْمِهِ فَسَاَلُوْهُ
اَنْ يَشْفَعَ اِلَى عَلِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابیطالب ہے اور اون کے
تابع حکم ہے مین فاطمہ کے بہیجنے کا مختار نہین ہون عرض کے یہودی نے ہمارے سفارش
کیجیے اس امر مین جناب امیر سے وَقَدْ جَمَعَ الْيَهُوْدُ بِالطَّمِّ وَالرَّمِّ مِنَ الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ وَظَنُّوْا
اَنَّ فَاطِمَةَ تَدْخُلُ بِبِذْلَتِهَا وَاَرَادُوْا اِسْتِهَانَةً بِهَا اور جمع ہوئے یہودی نہایت
زینت وآرایش سے ساتہہ زیورہاے نفیس اور حلہاے پاکیزہ کے اور گمان کیا کہ ہم اور
ہمارے عورتین تو آرایش وزینت سے ایسے لباس فاخرہ پہنی ہین اور جناب فاطمہ اوس

ذلت سے لباس بوسیدہ پہنے ہوئے اور ردا ئے کہنہ بیوند کئے اوڑھے ہوئے آئیں
گے تو باعث اون کے ذلت کا ہوگا اور جناب رسالت مآب اور جناب ولایت مآب سنیے اس
تشویش مین تھے کہ اس شکل سے کیا بھیجین جناب فاطمہ کو کہ چادر جناب فاطمہ کے سر پر ثابت
نہین تھی فَجَاءَ جِبْرَئِیلُ لَهَا بِثِیَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَحُلِیٍّ وَحُلَلٍ لَمْ یَرَوْا مِثْلَهَا کہ ناگاہ جبرئیل
امین بفرمان رب العالمین برائے جناب سیدہ پوشاک نفیس جنت اور زیورہاے پر ضیا
اور حلہ ہاے بی بہا لیکر حاضر ہوئے کہ کسی نے ویسا زیور و لباس نہ دیکھا تھا فَلَبِسَتْهَا فَاطِمَةُ
وَتَحَلَّتْ بِهَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِینَتِهَا وَلَوْنِهَا وَطِیبِهَا جناب سیدہ نے وہ زیور و لباس
پہنا تو دیکھنے والے نہایت متعجب تھے زینت و رنگ و بوے لباس سے فَلَمَّا دَخَلَتْ فَاطِمَةُ
دَارَ الْیَهُودِ سَجَدَ لَهَا نِسَاؤُهُمْ وَقَبَّلْنَ الْأَرْضَ بَیْنَ یَدَیْهَا پس زنان یہود تو آمادہ تھین
اسباب پر کہ جناب سیدہ یہان لباس بوسیدہ سے آئین گے اور زیور او نہین کہان سے
ہے اور وہ مالک روز جزا اس زینت و آرایش سے پہنچین زنان یہود یہہ دیکھکی زمین پر گر پڑین
اور جناب سیدہ کو سجدہ تعظیمی کیا اور زمین سامنے کی چومنے لگین اور اتنی سے زیادہ یہود
مشرف اسلام سے مشرف ہوئے آہ آہ اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے
کہ جس بی بی کا یہہ مرتبہ ہو ویسے اوسی بی بی کی بیٹیون کو منافقان امت نے کہ دعوی اسلام کرتی
تھے سر برہنہ کیا اور چادر سر ون سے اون کے اوتارلین اور اس ظلم و ستم پے اونہین
قید کیا جیسا جناب صاحب الامرؑ زیارت جناب سید الشہدا مین فرماتے ہین یا ابا عبداللہ
قید کیا الحرم کو تمہارے مثل لونڈیے غلامون کے وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِیدِ فَوْقَ أَقْتَابِ
الْمَطِیَّاتِ اور جکڑا اونہین زنجیرہاے آہنی مین اوپر اونٹون کے تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ
حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُونَ فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ اے جد بزرگوار مونہہ اون کے
حرارت آفتاب سے جلتی تھے اور صحرا صحرا بیابان بیابان پھرائی تھے أَیْدِیهِمْ
مَغْلُولَةٌ إِلَى الْأَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ اولاد فاطمہ کا یہہ حال کیا تھا کہ ہاتھ

ان کے گردنون مین اون کے باندہ دی ہیتھے اور اس صورت سے بھراتی تھے قال الرّاوي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعْقَاتٍ کتب معتبرہ مین منقول ہے راوي سے کہ کہا اوس نے مین ایکروز مجلس یزید مین بیٹہا تھا کہ ناگاہ ایسے آواز نوحہ و شیون کے میرے کان مین آئے کہ دل میرا کڑہنے لگا اور آنکہون سے میرے آنسو جاري ہوئے فَرَاَيْتُ عَشْرَ نِسْوَةٍ كَسَبَايَا الرُّوْمِ وَالتُّرْكِ قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوْهَهُنَّ اَثَرُ النَّفَسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مینے کہ قریب بیس عورتون کے باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے اوس مجلس مین آئین کہ موہنہ اون کے حرارت آفتاب سے متغیر ہوگئے تھے وَعَلَى خُدُوْدِهِنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ اور رخسارے اون کے بسبب طمانچے مارنے کی نیلے ہو گئی تھے اور آنسو اون کے جاري تھے ثُمَّ جَعَلُوْا يَعْرِضُوْنَهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُوْلُ اور قوم جفاکار ایک ایک کو سامنے لاتی تھے اور یزید لعین پوچہتا تھا وَمَنْ هٰذِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ یہہ کون ہے اور یہ کون ہے اور وہ لعین کہتے تھے هٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَهٰذِهٖ زَيْنَبُ وَهٰذِهٖ سَكِيْنَةُ اے امیر یہہ ام کلثوم ہے یہہ زینب ہے اور یہہ سکینہ ہے ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ اَعْمٰى قَدْ غُلَّتْ يَدَيْهِ اِلٰى عُنُقِهٖ وَهُوَ يَبْكِيْ پہر یزید نے دیکہا ایک غلام نابینا کے طرف کہ ہاتہ اوس کے رسّی سے گردن مین اوسکے بندہی تھے اور بے اختیار روتا تھا فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اٰهٍ اٰهٍ اَنَا مَوْلَاكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْاَكْبَرُ پس یزید بولا یہہ کون ہے اور کیون تم اس اندہے کو قید کر کے لائے ہو یہہ سنکر وہ جوان بہشتی بولا آہ آہ اے یزید مین غلام ہون علے اکبر کا کہ تیرے فوج نے اوسے قتل کیا اور شومے طالع نے مجھے سعادت شہادت سے باز رکہا یزید بولا کہہ احوال شہادت اوسکا فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ لَمَّا اَرَادَ الْبِرَازَ تَقَدَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ هَلْ مِنْ رُخْصَةٍ يَا مَوْلَانَا فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْقَتْلِ مِنْكَ اے امیر کیا کہون مین جو وقت علے اکبر امام حسین سے رخصت ہوئے اور ارادہ قتل گاہ کا کیا تو آنسو امام عالیمقام کے جاري ہوئے اور بے اختیار آہ آہ کرتی تھے اور علی اکبر سنتے تھے زار زار روتی تھے اوس وقت مینے اپنی مولا سے

عرض کی اي آقا مجهے اميدوار هون پهلي مجهي رخصت جهاد ديجے تا مين اپني جان آپ پر سے نثار کرون يهه سنکي علي اکبر نے فرمايا که مين
سزاوار تر هون که جناب امام حسين پر سے جان نثار کرون مگر اي اسد ليف لازم هي تجهکو که ميري بدر مظلوم
کے مددگاري سے دست بردار نهونا که اب وه اکيلي هين فَبَکَي بُکَآءً شَدِيْداً ثُمَّ بَرَزَ اِلَي الْمَيْدَانِ فَ
قَاتَلَ قِتَالاً شَدِيْداً حَتّيٰ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ ثَلٰثَمِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا يهه فرماکي علي اکبر جهت کر ديا اور ميدان مين
آيا اور مانند شير خشمناک کے اوس قوم جفاکار پر حمله کرنے لگا يهان تک که تهوڑے
دير مين تين سو پچاس سوار اوس شاهزادي نے تين دن کي پياس مين هلاک کيے وَقَدْ اَثْخَنَهُ
الْجِرَاحُ وَکَظَّهُ الْعَطَشُ مگر اوسوقت وه صاحبزاده نهايت زخمي هوگيا تها اور پياس کے
کمال شدت سے تهے که تين روز سے اوس شبيه رسول خداء کو پاني نه ملا تها فَضَرَبَهُ مَلْعُوْنٌ
عَلٰي اُمِّ رَاسِهٖ فَسَقَطَ وَهُوَ يُنَادِيْ اسے يزيد ايک ملعون نے تيرے لشکر سے اوکی ايسے
ايک تلوار اوسکے پيشاني نورانے پر ماري که گهوڑے سے نيچے گر پڑا اور باواز ضعيف ودرد ناک
پکارا يَا اَبَتَاهُ هٰذَا جَدِّيْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَهٰذَا جَدِّيْ عَلِيُّنِ الْمُرْتَضٰي
وَهٰذِهٖ جَدَّتِيْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ اِلَيْکَ مُشْتَاقُوْنَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اے بابا ميرا کام تمام هوا اور
ميرے پاس جد بزرگوار ميرے رسول خداء اور علي مرتضيٰ اور دادي ميري
فاطمه زهرا تشريف لائے هين ليکن يهه سب آپ کے مشتاق هين جلدي آؤ فَخَرَجَتِ النِّسَآءُ مِنْ
مَضَارِبِهِنَّ فِيْ بُکَآءٍ وَنَحِيْبٍ وَاَنَا مَعَهُنَّ پس يهه آواز اکبر سنکر ماں بهو بهيان اوسکے
اور سب عورتين بجواس سر و پا برهنه روتے اور چيخين مارتے هوئي خيمه سے باهر نکل آئين
مين نيچے اون کے ساتهه روتا هوا نعش علي اکبر پر آيا وه سب بے بيان نعش همشکل نبي کے گرد نوحه و
شيون کرنے لگين ثُمَّ اَنْکَبَّتْ اُمُّهٗ عَلَيْهِ وَنَادَتْ پهر اسے يزيد مادر اکبر نے بيتاب هوکر
نعش اکبر پر اپنکو گراديا اور يون بين رو رو کے کرنے لگين وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ
عَلٰي اَکْبَرَاهُ هاے اي نور ديده ميرے هاے اي ميوه دل ميرے هاے لعل
ميرے علي اکبر افسوس يهه جواني تيرے کاش مجهے موت آتي اور اسطرح سے تجهے زمين پر پڑا

خون مین تڑپتا دیکھے فَحَمِلَ ذٰلِكَ لَطَمْتُ وَجْهِي لَطْمًا شَدِيْدًا اوسوقت جہان روشن میرے
آنکھون مین تیرہ و تاریک ہوگیا اور اسقدر موُنہہ پر طمانچے مارے کہ آخر اندہا ہوگیا اور بیہوش
ہوکر زمین پر گر پڑا فَبَكٰى الْبُكَاءَ شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ پس یہہ نقل کرکے وہ غلام اسقدر رویا
کہ روتے روتے بیہوش ہوگیا یزید نے بھی یہہ ماجرا سنکر سر جھکایے رویا کیا اور تمام
اہلبیت نے بھی زار زار روتے تھے فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ زُهَيْرٌ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ هَبْ لِيْ
هٰذِهِ الْاَمَةَ وَاَشَارَ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ اُخْتِ الْحُسَيْنِ پس آیا ایک شخص زہیر نام یون عرض کرنے
لگا یزید سے اے امیر یہہ لونڈی مجھے دے تا میرے گھر کے خدمت کیا کرے اور اشارہ
کیا طرف ام کلثوم دختر جناب فاطمہ کے اور ہات بڑہایا فَقَالَتْ لَهُ قَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ
جناب ام کلثوم نے کہا خدا قطع کرے ہات تیرا اے دشمن خدا جب یہہ کلام زہیر نے سنا
بہت متعجب ہوکر پوچھنے لگا یہہ لوگ کس قبیلے کے ہین اور گمان اوسکا تہا کہ اسیران ترک و روم
ہین فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هٰذِهٖ بِنْتُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جناب امام زین العابدین نے
فرمایا اے شخص یہہ قیدی ترک و روم نہین ہے اے زہیر یہہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا کے اور ہین فرزند رسول خدا وَهٰذِهٖ اَبْنَاتُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اور یہہ
بیٹیان فاطمہ زہرا کے ہین جو اس ذلت سے دربار یزید مین کہڑے ہین پس زہیر یہہ
سنکے روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہات اپنا کاٹ کے بائین ہات مین لیکے سامنے
حضرت ام کلثوم کے آیا فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَافِيْنِيْ اور عرض کرنے لگا رو رو کے
اے دختر رسول خدا مجھے معلوم نہ تہا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہو اب قصور میرا معاف
کرو اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میرے قبول ہو پہر روتا ہوا چلا گیا اور کسی نے
اوسے نہ دیکہا کہ کیا ہوا **روایت پنجاہ و ہشتم نزول رطب بہر مصائب
اہلبیت اور جانا سر اقدس کا مجلس یزید مین اور حال عبد الوہاب وکیل
بادشاہ روم کا** بعض کتب مناقب مین منقول ہے دَخَلَ النَّبِيُّ يَوْمًا دَارَ فَاطِمَةَ کہ ایکروز

تشریف لائے جناب رسول خدا خانۂ جناب فاطمہ زہرا مین فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَاكِ اَلْيَوْمَ ضَيْفُكِ
پس فرمایا اے فاطمہ آج باپ تمہارا گھر مین تمہارے مہمان ہے اور اوس روز جناب
سیدہ مع حسنین فاقے سے تھین فَقَالَتْ يَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَطْلُبَانِ
شَيْئًا مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَهُمَا شَيْئًا جناب سیدہ نے عرض کی اے بابا کیا کہون مین کہ میرے حسن اور
حسین نے مجھسے کہانا طلب کیا مجھ سے کچھ ہو سکا اون کے لیے کہ اونھین کچھ کھلاؤن اور وہ
فاقے سے ہین ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پس یہہ
سنکے جناب رسول خدا تشریف لاکے جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ و جناب حسنین کے ساتھہ بیٹھے ناگاہ
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول خدا علی الاعلی بعد سلام تمسے یہہ فرماتا ہے قُلْ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَيَّ شَيْءٍ يَشْتَهُوْنَ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ کہ پوچھو علی و فاطمہ اور حسن اور حسین
سے کہ کس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے میوہ ہائے جنت سے پس جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ پروردگار عالم نے جانا بھوک کو تمہارے پس میوہ ہائے بہشت سے کس چیز کی خواہش ہے
تمہین طلب کرو فَاَمْسَكُوْا عَنِ الْكَلَامِ حَيَاءً مِنَ النَّبِيِّ وَلَمْ يَرُدُّوْا جَوَابًا پس سب خاموش ہوئے
اور شرم سے کچھ جواب نہ دیا پس جناب امام حسین سب مین کم سن تھے عرض کرنے لگے اگر اجازت
دو مجھے اے پدر بزرگوار اور اے مادر نامدار اور اے برادر خوش کردار اَخْتَارُ لَكُمْ مِنْ
فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ تو مین اختیار کرون تمہارے لیے میوہ بہشت سے سبھون نے متفق ہو کے
فرمایا قُلْ يَا حُسَيْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ رَضِيْنَا بِمَا تَخْتَارُهُ لَنَا کہ اے حسین جو چاہو وہ
طلب کرو کہ ہم سب راضی ہین پس عرض کی امام حسین نے کہو اے نانا جبرئیل سے اَنَّا
نَشْتَهِيْ رُطَبًا جَنِيًّا کہ ہمارا جی چاہتا ہے رطب تازہ کو پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے
فاطمہ اندرون خانہ جاؤ اور جو رکھا ہو تو اوٹھالاؤ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَرَاَتْ طَبَقًا
مِنَ الْبِلَّوْرِ مُغَطًّى بِمِنْدِيْلٍ مِنَ السُّنْدُسِ وَفِيْهِ رُطَبٌ جَنِيٌّ پس جناب فاطمہ داخل خانہ ہوئین
پس ایک طبق بلور دیکھا وہ ایک رومال سندس بہشت سے ڈہکا ہے اور اوسمین رطب

تازہ رکھے ہین جناب فاطمہ رسول خدا کے خدمت مین لائین حضرت نے لیکی رکھہ لیا ثُمَّ اَخَذَ
رُطْبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حضرت نے ایک رطب لیکے اپنی پیارے نواسے کی پھلے موںہہ مین بسم اللہ کہکے دیا اور فرمایا
هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ یعنی گوارا ہو تجھے اے حسین پہر دوسرا رطب اوٹھا یا
فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ پس بسم اللہ کہکے دہن اقدس حسن مجتبیٰ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا
لَكَ يَا حَسَنُ پہر ایک رطب اوٹھا کی دہن شریف جناب سیدہ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا
مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ پہر چوتھا رطب اوٹھا کے دہن مبارک جناب امیر مین دیا اور فرمایا
هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ وَهٰكَذَا فَعَلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور جناب امیر کو تین رطب کھلائے
اور تینون مرتبہ ہنیئًا مریًا لک یا علی فرمایا ثُمَّ قَامَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ اور ہر بار جناب رسولخدا
تعظیم کو کھڑے ہوئے اور بیٹھہ گئے فَاَكَلُوْا جَمِيْعًا حَتّٰى شَبِعُوْا پس پھر سب نے
سیر ہوکے کھایا پہر وہ کاسہ سوے آسمان چلا گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَبَاهُ لَقَدْ رَاَيْتُ
الْيَوْمَ مِنْكَ عَجَبًا پس جناب فاطمہ نے عرض کے ای بابا آج مینے آپ سے امر عجیب مشاہدہ
کیا حضرت نے فرمایا اے فاطمہ رطب اوّل جو مینے حسین کے موںہہ مین دیا اور ہنیا مریا لک
یا حسین کہا سبب اسکا یہہ ہے فَاِنِّي سَمِعْتُ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ
مُوَافِقًا لَهُمَا فِي الْقَوْلِ کہ سنا مینے میکائیل و اسرافیل کو کہ وہ دونون کہتے ہین هَنِيْئًا
مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ پس مینے بھی موافقت اون کے قول کے کی جب دوسرا رطب دیا حسن کے
موںہہ مین فَاِنِّي سَمِعْتُ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُمَا پس سنا مینے
جبرئیل و میکائیل کو کہ وہ دونون کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ پس مینے
موافقت کے اون کے کہنے مین جب تیسرا رطب تمہارے موںہہ مین دیا اے فاطمہ فَاِنِّي
سَمِعْتُ حُوْرَ الْعِيْنِ يَقُلْنَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُنَّ پس مینے سنا
کہ تمام حوران بہشت کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ پس مینے اون کے موافقت سے

وَاَمَّا الرُّطَبَةُ الَّتِیْ وَضَعتُهَا فِیْ فَمِ عَلِیٍّ مگر جب رطب میںنے مونہہ مین علی کے دیا فَاِنِّیْ
سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰہِ پس خود سُنا مینے کہ پروردگار
عالم فرماتا ہے ہَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ ابن ابیطالبؑ پس مینے سنے ہے موافقت کے کلام خدا سے
عزّوجل کے ثُمَّ نَاوَلْتَ عَلِیًّا رُطَبَۃً ثُمَّ رُطَبًا وَاَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ یَقُوْلُ پھیر مینے
دوسرا رطب دیا دہن علی مین تا مگر سنون آواز خداوند غفار کو پھر تیسرا رطب دیا
ہر بار مین آواز اپنے خالق کے سنتا تھا کہ وہ یہی فرماتا تھا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ
یَا عَلِیُّ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اس لیئے اوٹھہ کھڑا ہوا تھا واسطے اجلال
تعظیم رب العزت کے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْ نَاوَلْتَ عَلِیًّا مِنْ
ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رُطَبَۃً رُطَبَۃً لَقُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ اور سنا مینے کہ جناب
اقدس الٰہی فرماتا ہے مجھے قسم ہے عزّت وجلال کے اپنی ای رسول ہمارے اگر
کھلائے علیؑ کو اسوقت سے تا روز قیامت ایک ایک رطب کرکے تو ہم سنیہی ہر رطب کے
بعد یہی کہی جاینگے ہَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے
کہ افسوس جسکا یہہ رتبہ تھا اوسی علیؑ کی گردن ریسمان ستم سے باندہی جاوے افسوس
اوسی علیؑ کا سر سجدے مین تیغ زہرآلود سے زخمی ہو اور افسوس وہ فاطمہ صدمہ ضرب
سے زمین پر تڑپے اور پہلو پر اوسی معصومہ کے دروازہ گرایا جاوے ای ستم
اوس حسنؑ کا جگر زہر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو اور اوس کے جنازے پر تیر چلین ہزار حیف
وہ حسینؑ تین دن پانی سی محروم رہے اوس پارہ جگر رسول کا سر تین دن کے
پیاسا مین خنجر ابدار سے کاٹا جاوے افسوس اوس کا سر یزید شراب خوار کے
لیئے بطریق ہدیہ جاوے اوس سر کا یہہ رتبہ ہو کہ کبھی تو اہل شام اوسپر پتھر مارین اور
کبھی یزید اوسپر چھڑی رکھے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا اُدْخِلَ السَّبَایَا فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ جَاءَ
الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب داخل ہوئین دختران امیرالمؤمنینؑ

مجلس یزید مین قولا یا شمر سر اقدس امام حسین نذر یزید کے لیئے اور فخر یہ وہ شقی
یہہ شعر پڑہتا تھا ؎ اِملاء رِکابِي فِضَّةً وَذَهَبًا ✦ قَتَلْتُ رَجُلًا مَلِكًا مُحَجَّبًا ✦ او ایے
بادشاہ بہر دے اسب و شتر شتر کو نقرہ و طلاسے کہ مارا ہے اوس شقی نے
اور ذبح کیا ہے اوس شخص کو کہ جسکے دروازے کے شتی دربان تھے کیا بہیجا تھا
شمر لعین ؎ قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا ✦ قَتَلْتُهُ الَّذِي كَانَ اَعْلَى نَسَبًا قتل کیا
اوس شخص کو کہ جو بہترین خلق تھا مان اور باپ کی سمت سے اور قتل کیا اوس شقی نے
اوسے جو عالی نسب تہا تمام عالم سے طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى انْقَلَبَا وَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ
كَانَتْ عَجَبًا ارا اوس شقی نے نیزہ اس زور سے حسین کو کہ موںہہ کے بہل اولت
دیا اور ایسے تلوار ماری حسین کو کہ سب دیکہنے والون نے تعجب کیا پس یزید نے
اوس سر کو زیر تخت رکہوایا پس اوسوقت ایک نصرانی فرستادہ بادشاہ روم مجلس
یزید مین حاضر تھا فَلَمَّا رَأَى النَّصْرَانِي رَاسَ الْحُسَيْنِ بَكَى وَنَاحَ حَتَّى ابْتَلَّتْ
لِحْيَتُهُ بِالدُّمُوعِ اہ جو ہی اوس نصرانی نے سر جناب امام حسین کا زیر تخت یزید
رکہا دیکہا نعرے مارکے اسقدر رویا کہ تمام ریش آنسوون سے تر ہو گئی ثُمَّ قَالَ اِعْلَمْ
يَا يَزِيدُ اِنِّي دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ تَاجِرًا فِي اَيَّامِ حَيٰوةِ النَّبِيِّ فَاَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَهُ بِهَدِيَّةٍ
پہر رو رو کے بولا جان تو اے یزید ایکبار مین داخل مدینہ ہوا زندگانی رسول خدا مین
اور چاہا مینے کہ کچہہ تحفہ لیکی رسول خدا کے خدمت مین حاضر ہون اصحاب سے
پوچھا مینے کہ رسول خدا کو کس چیز سے رغبت ہے فَقَالُوا لِطِّيبُ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ اونہون نے کہا کہ بوے خوش کو حضرت نہایت دوست رکہتے ہین پس مین دو
مشک نافے اور قدرے عنبر اشہب لیکے خدمت حضرت مین داخل ہوا اور وہ جناب
خانہ ام سلمہ مین تہے پس جب نظر میری اون حضرت کے جمال عدیم المثال پر
پڑی نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس مینے سلام کرکے وہ ہدیہ پیشکش کیا فَقَالَ

اِلَیٰ مَا اَسْمُکَ قُلْتُ عَبْدُ الشَّمْسِ حضرت سینے نام میرا پوچھا عرض کیا مینے نام میرا عبد الشمس ہے
حضرت سینے اسکا بدل ڈال نام اپنا وَاَنَا اَسْمِیْتُکَ عَبْدُ الْوَھَّابِ اور مینے نام رکھا تیرا
عبد الوہاب اِنْ قَبِلْتَ مِنِّی الْاِسْلَامَ قَبِلْتُ مِنْکَ الْھَدِیَّۃَ اگر قبول کریے تو اسلام کو تو
مین قبول کرون تیرے ہدیہ کو پس مینے حسن وخلق پر اوس جناب کے نظر کیکے تو یہ یقین ہوا
مجھے کہ وہی نبی ہین یہہ جنکے حضرت عیسی سینے خبر دی ہے پس بدل وجان مین اعتقاد اون کے
نبوت کا لایا اور مسلمان ہو کے روم کو گیا لیکن دین اسلام کو مخفی رکھتا تھا اور میرے
پانچ بیٹے اور چار بیٹیان ہین اور سب مسلمان ہین وَاَنَا الْیَوْمَ وَزِیْرُ مَلِکِ الرُّوْمِ اور یہ برکت
اسلام اب مین بادشاہ روم کا وزیر ہون اے یزید ایک روز مین خدمت رسول خدا مین
حاضر تھا اور وہ جناب خانۂ ام سلمہ مین تھے رَاَیْتُ ھٰذَا الْعَزِیْزَ الَّذِیْ وُضِعَ رَاْسُہٗ
بَیْنَ یَدَیْکَ مُھَانًا قَدْ دَخَلَ عَلٰی جَدِّہٖ مِنْ بَابِ الْحُجْرَۃِ وَالنَّبِیُّ فَاتِحٌ بَاعَہٗ لِیَتَنَاوَلَہٗ
دیکھا مینے اوس بزرگوار کو جسکا سر تیرے تخت کے نیچے اس ذلت وخواری سے رکھا ہے
داخل ہوئے یہہ درحجرہ سے تو جناب رسول خدا سینے اشتیاق سے دونون ہات گود مین
لینے کو پھیلا دیئے تا جلد گود مین لے لین وَھُوَ یَرْشُفُ ثَنَایَاہُ وَیَقُوْلُ اور جناب رسول خدا
گود مین لیکے کس پیار سے لبہین دانتون کو چوستے تھے اور بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے
مَرْحَبًا بِکَ یَا حَبِیْبِیْ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ مرحبا اے حبیب میرے اے نور چشم میرے بَعُدَ مِنْ
رَحْمَۃِ اللّٰہِ مَنْ قَتَلَکَ یَا حُسَیْنُ اَوْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِکَ وَالنَّبِیُّ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ دور ہے
خدا کی رحمت سے وہ جو تجھے قتل کرے اے حسین یا اعانت کرے تیرے قتل پر اور
جناب رسولخدا بیساختہ روتے تھے پس جب دوسرا روز ہوا مین حضرت کے ساتھ مسجد مین
تھا اِذْ اَتَاہُ الْحُسَیْنُ مَعَ اَخِیْہِ الْحَسَنِ کہ ناگاہ یہہ حسین اپنے بھائی حسن کے ساتھ آئے
اور بولے اے نانا مین بھائی حسن سے کشتی لڑا کر دیکھین طاقت کس کے زیادہ ہے ہم مین سے
مگر ہم مین سے کوئی دوسرے پر غالب نہوا ہم چاہتے ہین کہ آپ کے سامنے لڑین تا آپ

دیکھیں کہ قوت کس کے زیادہ ہے پس حضرت نے فرمایا یا حبیبی اَنَّ التَّصارُعَ لَا یَلِیقُ لَکُمَا اے پیارو میرے کشتی لڑنا تمھارے شان سے بعید ہے اِذْھَبَا وَ کَاتِبَا فَمَنْ کَانَ خَطُّہٗ اَحْسَنَ قُوَّتُہٗ اَکْثَرَ اے نور نظر میرے جاکے کچھ لکھ لاؤ جسکا خط اچھا ہے اوسی کے طاقت زیادہ ہے پس یہ سنکے گئے دونوں شاہزادے اور ایک سطر ایک تختے پر لکھ لائے اور حضرت کے ہاتھ میں دئے وہ تختی تا رسول خدا انصاف کریں اون میں فَنَظَرَ النَّبِیُّ سَاعَۃً وَلَمْ یُرِدْ کَسْرَ خَاطِرِھِمَا پس دیکھ اے یزید کہ پیغمبر خدا دیر تک دیکھا کئے اور کسی کے کسر خاطر نہ چاہے پس فرمایا اون سے رسول خدا اے حبیبو میرے میں نبی امی ہوں خط کو نہیں پہچانتا وَلٰکِنْ اِذْھَبَا اِلٰی اَبِیْکُمَا لِیَحْکُمَ بَیْنَکُمَا مگر جاؤ تم دونوں اپنے بابا علی ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ درمیان تمھارے حکم کریں پس سلمان میں اور مجھ میں صداقت سچے مینے اون سے پوچھا کہ پدر بزرگوار نے اون کے کیا حکم کیا فَلَمَّا اَتَیَا اِلٰی اَبِیْھِمَا وَ تَاَمَّلَ حَالَھُمَا جب آئے دونوں خدمت پدر بزرگوار میں اور اون حضرت نے تامل کیا حال حسنین پر کہ جسکے خط کو اچھا کہوں گا دوسرے کے خاطر شکنی ہوگی لَمْ یُرِدْ اَنْ یَکْسِرَ قَلْبَ اَحَدِھِمَا کسیطرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دونوں کے منظور نہوئے ثُمَّ قَالَ لَھُمَا اِمْضِیَا اِلٰی اُمِّکُمَا فَھِیَ تَحْکُمُ بَیْنَکُمَا پھر فرمایا اے پیارو میرے جاؤ اپنی ماں فاطمہ زہرا پاس پس وہ حکم کریں گے درمیان تمھارے پس آئے وہ اپنے مادر گرامی کے پاس اور عرض کیا حال اپنے لکھنے کا فَتَفَکَّرَتْ فَاطِمَۃُ بِاَنَّ جَدَّھُمَا وَ اَبَاھُمَا مَا اَرَادَ کَسْرَ خَاطِرِھِمَا پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئے کہ ان کے جد بزرگوار نے اور پدر عالی وقار نے دل شکنی ان کے نچاہی اَنَا مَاذَا اَصْنَعُ وَ کَیْفَ اَحْکُمُ میں کیا کروں اور کیونکر حکم کروں پس بعد تامل بسیار جناب فاطمہ نے فرمایا اے روشنی چشم میرے اِنِّیْ اَقْطَعُ قِلَادَتِیْ عَلٰی رَاْسِکُمَا فَاَیُّکُمَا یَلْتَقِطُ مِنْ لُؤْلُؤِھَا اَکْثَرَ کَانَ خَطُّہٗ اَحْسَنَ وَ تَکُوْنُ قُوَّتُہٗ اَکْثَرَ میں اپنا گردن بند

تو مجھکے تمہارے سامنے ڈال دیتے ہون جو موتے اوس کے زیادہ چنے اوسکا خط اچھا
ہے اور اوس کے طاقت زیادہ ہے وَكَانَ فِي قِلَادَتِهِمَا سَبْعُ لُؤْلُؤٍ اور تھے اوس گردن بند
مین سات موتے فَالْتَقَطَ الْحَسَنُ ثَلَاثَ لُؤْلُؤٍ وَالْحُسَيْنُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَبَقِيَتِ الْاُخْرٰى
پس تین موتے امام حسنؑ نے اوٹھائے اور تین موتے امام حسینؑ نے پائے اور ایک باقی رہا
فَاَرَادَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَنَاوُلَهَا پس وہ دونون دریے ہوئے پانے امامت اوس موتی کے
اوٹھانیکو دوڑے فَاَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِيْلَ اَنْ يَنْزِلَ وَيَضْرِبَ اللُّؤْلُؤَةَ بِجَنَاحِهِ وَ
يَقُدَّهَا نِصْفَيْنِ بِالسَّوِيَّةِ پس پروردگار عالم کو یہ ملال حسنینؑ گوارا نہوا حکم کیا جبرئیل کو
کہ جلد جا کے موتے کو دو حصہ کرکہ تا دونون مین سے کوئی آزردہ نہو سبحان اللہ
کیا مرتبہ ہے حسنینؑ کا کہ جبرئیل نے ایک پلک مارتے مین آکے موتے کو دو ٹکڑے
کیا فَاَخَذَ كُلٌّ مِنْهُمَا نِصْفًا پس نصف موتے امام حسنؑ نے اور نصف امام حسینؑ نے
اوٹھا لیا فَانْظُرْ يَا يَزِيْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُدْخِلْ عَلٰى قَلْبِهِمَا وَكَذٰلِكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَاطِمَةُ
وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعِزَّةِ پس وائے ہو تجہپر اے یزید دیکھہ اے کور باطن مرتبہ حسنینؑ کا
کہ رسول خدا نے اون کے دل شکنی نہ کی اور علیؑ و فاطمہؑ نے اونکا ملال گوارا نہ کیا
بلکہ پروردگار زمین و آسمان نے اون کے خاطر شکنی نہ چاہی اور موتے کو دو حصہ کیا
اون کے خوشی کے لیئے وَاَنْتَ هٰكَذَا تَفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُفٍّ لَكَ وَلِدِيْنِكَ
اور تو اوسی حسینؑ فرزند رسول خدا سے یہہ سلوک کرتا ہے اور زیر تخت اوس کے سر کو
کٹوا کے رکھا ہے وائے ہو تجہپر اور تیرے مسلمان کہلانے پر اور مین روم مین تھا وہان
سنا تھا کہ تیرے باپ معاویہ نے اس بزرگوار کے بھائی حسنؑ کو ایسا زہر پلا کے شہید کیا
کہ اوس جناب کا کلیجہ بہتر ٹکرے ہوکر موہنہ سے نکلا وَاَنْتَ قَتَلْتَ الْحُسَيْنَ وَاِثْنَيْنِ وَ
سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اور تو نے قتل کیا اوسی حسینؑ کو تین دن کا بہوکا
پیاسا اور بہتر داغ عزیز و انصار کے اوس کے کلیجے پر دیئے پس سب حضار مجلس

یہہ سنکے رونے لگے یزید فتنہ وفسا دسے ڈرا اور اوس سے بولا یا عبد الوھاب
لو لم تکن انت رسول ملک الروم لقتلتک اے عبد الوہاب اگر تو رسول بادشاہ روم
نہوتا تو ضرور مین سجھے اس بے ادبی پر قتل کرتا اوس دیندار نے فرمایا ویلک لک
یا یزید حفظت حرمت رسول ملک الروم وائے ہو تجہپر اے یزید کیا بی شرم
ہے تو پاس حرمت بادشاہ روم تو تو نے اسقدر کیا وضیعت حرمۃ رسول اللہ
وقتلت عترتہ اور ضایع وبرباد کیا حرمت رسولخدا کو اور قتل کیا اوس کے عترت کو
اس ظلم وستم سے پس یزید بولا اسے میرے مجلس سے نکال دو اور دن اوسوقت کم
تھا کہ اوسے نکال دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب اوسے نکالنے لگے تو اوس نے
دوڑکے سر امام حسینؑ طشت سے اوٹھا لیا وجعل یقبلہ ویبکی ویقول اور بار
بار اوس کے بوسے لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ اے حسینؑ گواہ ہے دنیا اپنی
نانا نبی اور بابا علیؑ سے اور اماں فاطمہ زہرا سے کہ جو حق نصیحت کا تھا وہ مین بجا لایا
آہ کب سنتا تھا یزید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کے کہ پھر بھی اوس شقی نے اوس
سر کو دفن نکیا نہ جناب امام زین العابدین کو دیا کہ دفن کرین نعش اقدس سے ملا کے
بلکہ ویسا کیا جب وقت روانگی بیمار کربلا نے فرمایا کہ اے یزید تو مجھے میری پدر مظلوم کا
سر دکھادے کہ مین زیارت اوس جناب کی کرلون اوس شقی نے کہا انا وجہ ابیک
فلن تراہ سر تو تم اپنے باپ کا کبھے ندیکھو گے روایت ہی کہ وہ سر اقدس اوس کے
خزانے مین اسقدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا تھا اور یہہ نوبت پہنچے سر فرزند
محبوب خدا کے کہ آخر اوس پر چڑیون نے چونچ لگایا روایت پنجاہ ونہم
حال ذبح اسماعیل پھر مصائب جناب امام حسینؑ اور اہل حرم
اور داخل ہونا اون بیکسون کا مجلس یزید لعنتہ اللہ علیہ مین اور بین جناب
زینبؑ کے سر اقدس کو دیکھ کے پھر جانا قید خانے مین

رُوِيَ فَضلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا يَقُولُ فضل ابن شاذان نے روایت کی ہے جناب امام رضا سے لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ يَذْبَحَ الكَبْشَ مَكَانَ اِبْنِهِ اِسْمٰعِيْلَ تَمَنّٰى اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَذْبَحَ اِبْنَهُ اِسْمٰعِيْلَ بِيَدِهٖ جسوقت حضرت ابراہیم نے اپنی فرزند سمعیل کو بحکم خدا ذبح کرنے لگے حضرت جبرئیل دنبہ لیکے جانب خدا سے نازل ہوئے اور کہا کہ خدا نے حکم کیا ہی کہ بجاے اسمعیل اس دنبہ کو ذبح کرو تصور کیا ابراہیم نے کیا یہہ قربانی میری قبول نہ ہوئی کہ یہہ دنبہ عوض اوسکا بھیجا اور کاش یہہ فدیہ نہ آتا اور فرزند کو اپنی ہات سے مین ذبح کرتا تا دل میرا دردناک ہوتا اور مستحق ثواب عظیم کا ہوتا اور درجات صابرین مین شریک ہوتا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَنْ اَعَزَّ خَلْقِيْ اِلَيْكَ پس وحی کی خدا نے اے ابراہیم تم سب مخلوقات سے ہمارے کسی دوست زیادہ رکھتے ہو عرض کی ابراہیم نے اَخْلَقْتَ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ خداوندا آیا تیرے خلقت مین کوئی محمدؐ مصطفیٰ سے بہتر ہے سب سے زیادہ اون کو دوست رکھتا ہون فَاَوْحٰى يَا اِبْرَاهِيْمُ اَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ نَفْسُكَ پس وحی کی خدا نے اے ابراہیم آیا تم محمدؐ مصطفیٰ کو زیادہ دوست رکھتے ہو اپنی جان سے یا جان تمہارے عزیز ہی اون سے قَالَ بَلْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ عرض کی ابراہیم نے بلکہ وہ حضرت مجھے اپنی جان سے عزیز ہین قَالَ وَلَدُهٗ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ وَلَدُكَ قَالَ بَلْ وَلَدُهٗ ارشاد کیا خداے عالم نے فرزند اون کا دوست تر ہے نزدیک تمہارے یا فرزند تمہارا عرض کی ابراہیم نے خداوندا اسمعیل سے زیادہ فرزندان محمدؐ کو دوست رکھتا ہون مین قَالَ اللّٰهُ فَذَبْحُ وَلَدِهٖ عَلٰى يَدَيْ اَعْدَائِهٖ ظُلْمًا اَوْجَعُ لِقَلْبِكَ اَمْ ذَبْحُ وَلَدِكَ بِيَدِكَ خداتعالیٰ نے فرمایا پس اے ابراہیم ذبح ہونا فرزند رسول خدا کا دست ظلم اعدا سے تمہارے دل کو زیادہ درد مین لائیگا یا ذبح کرنا اپنے فرزند کا اپنے ہات سے زیادہ رنج پہنچائیگا قَالَ بَلْ ذَبْحُ وَلَدِهٖ

اَوْجَعُ لِقَلْبِي عرض کے حضرت ابراہیم نے خدایا فرزند رسول خدا کا ذبح ہونا دست دشمنان سے
زیادہ مجھے درد مین لائیگا ذبح اسمعیل سے اپنی ہات سے فرمان الہی ہوا یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنَّ
طَائِفَةً مِنْ اُمَّةِ جَدِّهٖ تَزْعَمُ اَنَّهَا مِنْ اُمَّتِهٖ تَقْتُلُ الْحُسَیْنَ اِبْنَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا
اے ابراہیم بدرستیکہ ایک گروہ اس کے نانا کی امت سے بعد رسول خدا کے حسین کو
بظلم وستم قتل کرینگے اس ظلم پر سے وہ ملاعین آپکو امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ سے
جانینگے وَتُذْبَحُهٗ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ فَيَسْتَوْجِبُوْنَ بِذٰلِكَ سَخَطِيْ اور اے ابراہیم
ذبح کرینگے حسین کو اس ظلم سے بیگناہ جسطرح ذبح کرتے ہین گوسفند کو پس اون پر یہہ
موجب غضب ہوگا فَجَزَعَ اِبْرَاهِيْمُ لِذٰلِكَ وَوَجِعَ قَلْبُهٗ وَاَقْبَلَ يَبْكِيْ جب یہہ ماجرا
سنا ابراہیم نے بیتاب ہوکر روئے اور بہت رقت نے اون پر غلبہ کیا اور گریان و نالان
گھر مین آئے اور چند مدت وہ غم واندوہ اون کے دل سے زائل نہوا فَاَوْحَى اللّٰهُ
يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلٰى وَلَدِكَ لَوْ ذَبَحْتَهٗ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ
پس وحی کی خداوند عالم نے اے ابراہیم جسقدر تمہین حسین کے غم سے اور اوس کے
مصیبت یاد کر کے رونے مین ثواب ہوا اگر تم اسمعیل کو اپنی ہات سے ذبح کرتے تو
نہ یہہ ثواب حاصل ہوتا وَرَفَعْتُ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ اَهْلِ الثَّوَابِ اور عوض مین
حسین کے رونے پر درجات عالیہ اہل ثواب کے تمہارے لئے بلند کئے ہمنے اور
یہے معنی ہین قول حق تعالی کے وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ یعنے فدیہ دیا ہمنے اسمعیل کو
ذبح عظیم پس مراد ذبح عظیم سے شہادت جناب امام حسین ہے پس فی الواقع کہ قتل
ہونا اوس جناب کا ایسا امر عظیم ہے کہ کسی نبی پر ایسا حادثہ اور بلا نازل نہین ہوئے
پس تامل کیجیے کون فرزند پیغمبر مثل امام حسین آوارہ وطن ہوا کسکا قاسم سا بھیجا پامال
سم اسپان ہوا کسکا بھائی عباس سا تیغون سے ٹکڑے ہوا جب برادران یوسف
بہ بہانہ سیر یوسف کو لیچلے تو حضرت یعقوب بیتاب ہے اور راضی نہوتے تھے

اور جب حکم ہوا تو علم نبوت سے جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہے مگر جب بھی رونے سے حضرت یعقوب
کے آنکھین سفید ہو گئین اور ہمارے آقا حسین ابن علی نے علی اکبر سے فرزند ہمشکل پیمبر کو
آنکھون کے سامنے شہید ہونیکو بھیجا اور سامنے حضرت کے بارہ جگر حضرت کا شہید
ہوا اور جناب ابراہیم نے وقت ذبح اسمعیل آنکھون پر پٹی باندھی ہے اور فرزند فاطمہ نے
اکبر سے فرزند کو برچھیان کھاتے دیکھا اور منہہ نہ پھیرا بلکہ اصغر کو بھی نثار کرنیکو
خیمہ سے اوٹھا لائے اور ہاتھون پر رکھکے پانی مانگتے تھے ناگاہ حرملہ نے ایسا
تیر حلقوم خشک اصغر پر مارا کہ تڑپ کے ہات پر حضرت کے مرگیا پس یہہ صدمات جانگزا کس پر پڑے
ہین اور کون مثل فرزند رسول خدا کے تین دن کا بھوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی
کے ذبح ہوا اور کس کے عترت مثل عترت حسین مانند بندیان ترک و روم کے شہر بشہر و دیار
بدیار پھرائی گئی چنانچہ سید ابن طاوس نے روایت کی ہی کہ جناب محمد باقر نے اپنی پدر بزرگوار سی پوچھا کہ آپکو کیون کر
مجلس یزید مین لے گئے فقال حملنی علی بعیر بغیر وطاء وراس الحسین علی علم
ونسوتنا خلفی علی بغال وحولنا الرماح پس فرمایا اے فرزند جب ہم کو کوفے
سے بجانب شام لیچلے اون اشقیا نے ہم سے یہہ سلوک کیا کہ ایک شتر برہنہ پر سوار کیا
تھا اور سر میرے پدر بزرگوار کا نوک نیزہ پر رکھکے میرے رولانیکو سامنے
لیے جاتے تھے اور دختران فاطمہ سر برہنہ اونٹون پر میرے پیچھے تھین اور گرد
میرے نیزہ دار تھے وان دمعت من احدنا عین قرع راسہ بالرمح حتی دخلنا
دمشقا اور اگر کوئی ہم اہلبیت سے سر اقدس کو دیکھکر مغموم ہوتا تھا اور آنسو اوسکے
آنکھون سے جاری ہوتے تھے تو وہ لعین نوک نیزہ سرون پر مارتے تھے
اور رونے سے منع کرتے تھے وقال ابن نما قال علی بن الحسین ادخلنا علی
یزید ونحن اثنا عشر رجلا مغللون اور ابن نما نے جناب امام زین العابدین سے
روایت کی ہے کہ فرمایا کہ جب ہم مجلس یزید مین داخل کیئے گئے تو ہم بارہ شخص تھے

مردان اہلبیت سے کہ گلون مین ہمارے طوق پڑے تھے اور ہاتھ ہمارے رسیمان سے
بندھے تھے جب اس حال سے زیر تخت یزید کھڑا کیا ہمین تو بولا مین اَنْشُدُکَ اللہَ
یَا یَزِیْدُ مَا ظَنُّکَ بِرَسُوْلِ اللہِ لَوْ رَآنَا عَلٰی ھٰذِہِ الْحَالَۃِ قسم ہے تجھے خدا کی اے یزید
کیا کہتا ہے تجھے اگر رسول خدا اس حال خراب سے ہمین دیکھین کہ سامنے تیرے
کھڑے ہوئے ہین شرما کے یزید نے حکم کیا کہ رسیان ان کے کھول دو اور دوسرے
روایت مین ہے فَجَاءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَرَمَاہُ بَیْنَ یَدَیْہِ پس لایا شمر سر اقدس
جناب امام حسین اور پھینکدیا اوس نے سامنے یزید کے پس یزید سر اقدس فرزند
رسولخدا دیکھکر نہایت شاد ہوا اور کہتا تھا کاشکے اسوقت حاضر ہوتے وہ لوگ
جو جنگ بدر و احد مین شیوخ بنی امیہ سے مارے گئے ہین دیکھتے سر حسین کا کہ کس ذلت
و خوار سے سامنے میرے رکھا ہے اور کیونکر عوض لیا مینے اون کے قاتلون کے اولاد سے اور
یہ شعر پڑھے اوس شقی نے پڑھا شعر یُفَلِّقْنَ ھَامًا مِنْ رِجَالٍ اَعِزَّۃٍ + عَلَیْنَا وَھُمْ کَانُوْا
اَعَقَّ وَاَظْلَمَا + شگافتہ کیے اونھون نے سر اون صاحبان عزت کے کہ وہ بزرگ ہمارے
تھے اور یہہ اون کے نافرمانے و ظلم کرتے تھے یعنی عزیزون پر ظلم کرتے تھے اور
انھین جہادون مین قتل کرتے تھے یہہ عوض اوسکا ہے وَفِیْ یَدِہٖ قَضِیْبٌ یَنْکُتُ
بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ اور ہاتھ مین اوسکے ایک چھڑی تھی کہ اوسے دندان مبارک پر لگاتا
تھا ابوبرزہ اسلمی نے کہا وائے ہو تجھپر اے یزید اَتَنْکُتُ بِہٖ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَۃَ
آیا چھڑے لگاتا ہے دندان شریف دلبر فاطمہ پر لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشُفُ ثَنَایَاہُ
تحقیق کہ خود دیکھا مینے رسولخدا کو کہ انھین دانتون کو چوستے تھے جیسے کوئے
میٹھی چیز کو چوستا ہو پس جناب امام زین العابدین نے جو سر اقدس حضرت کا اس حال
سے دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُوْسَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَدًا پس تمام عمر کلہ گوسفند
نکھایا جب سر گوسفند دیکھتے تھے فرزند فاطمہ یاد کر کے روتے تھے راوی کہتا ہے

کہ جو حسین اور سر اقدس پر نگاہ زینب خاتون کے پڑے بیتاب ہو کی دوڑین اور سر
پر اوپر انگو گرادیا اور گریبان پھاڑ ڈالا اور با آواز پر درد نالک سے چیخین بار بار کیے رونے
لگین کہ دل دوست و دشمن کے شق ہوے تھے اور یہہ بین کرتے تھین یا حسیناہ
یَا حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سُرُوْرَ قَلْبِ الزَّهْرَآءِ یَا ابْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اے حسین
اے مظلوم بھائی اے حبیب رسول خدا اے سرور دل زہرا اے پارہ جگر
علی مرتضیٰ بِنَفْسِیْ عَلٰی رَاسِکَ الشَّرِیْفِ قربان ہون تمہارے سر پر اَیْ اَخِیْ بِالْاَمْسِ
تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ رَاسَکَ عَلٰی صَدْرِهَا ای بھائی میرے کل کے تئین تھے کہ اس سر کو
مان میری فاطمہ زہرا اپنے سینہ پر رکھتی تھے تَحُفُّ مَهْدَکَ جَبْرَئِیْلُ وَتُنَاغِیْکَ فِیْ مَهْدِکَ
مِیْکَائِیْلُ اور جبرئیل امین جھولا تمہارا جھولاتی تھے اور میکائیل لوریان دیتی تھے اور محبوب خدا
پشت پر سوار کرتی تھے اَلْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْرًا بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ وہ سر آج اس وقت خواری
وحقارت سے سامنے یزید کی رکھا ہے اور ریش مقدس خون سے آلودہ ہے ؎ بِنَفْسِیْ شَفَتَاکَ
ذَابِلَتَانِ مِنَ الظَّمَآءِ ٭ وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ اے بھائی قربان تمہارے
ان ہونٹون پر ہے کہ جو شدت تشنگی سے مرجھا گئے ہین اور تا دم مرگ ایک قطرہ آب سے تر نہ ہوئی
اور ایک مت سکینہ حضرت کو دیکھہ دیکھہ کے جان کھوتی تھی وَتَلْطِمُ رَاسَهَا وَتَقُوْلُ اَیْنَ
فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اور اپنے سر کو پیٹتی تھے اور کہتی تھی اے کہان ہین دادی
فاطمہ زہرا کہ سر میرے بابا حسین کا اس حال سے دیکھتین راوی کہتا ہے کہ تمام حضار مجلس
روتے تھے اور یزید خاموش بیٹھا تھا فَاَمَرَ بِرَاسِ الْحُسَیْنِ فَنُصِبَ عَلٰی بَابِ الْقَصْرِ ثُمَّ
اَمَرَ اَنْ یُحْبَسُوْهُنَّ فِیْ مَحْبَسٍ لَا یُکِنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قَرٍّ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ سر
حسین دروازے پر لٹکاؤ پس دروازہ قصر پر لٹکایا گیا پھر حکم کیا کہ اہلبیت کو اور دختران
فاطمہ کو ایسے مکان مین قید کرو کہ دن کو دھوپ مین جلین اور رات کو اوسکے اذیت
پائین فَبَکَتْ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ حَتّٰی خَشِیْنَ عَلَیْهِنَّ بین الحرم اوس قید خانہ

مین دن اور رات روتی تھے یہان تک کہ بیہوش ہوجاتے تھے ثُمَّ اِنَّ السُّکَینَۃَ لَمَّا اَفَاقَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَقَالَتْ اور جب سکینہ غش سے ہوشمین آتے تھے چیخین مارکے روتی تھے اور کہتے تھے وَا اَبَتَاہُ وَیْلٌ لِلْقَوْمِ قَتَلُوْکَ وَمِنَ الْمَآءِ مَنَعُوْکَ اے بابا عذاب ہو اوس قوم پر جنھون نے تمھین قتل کیا ہر چند تمنے پانی مانگا تمھین پانی نے ندیا اے بابا اگر شہید ہوتے تم تو ہم کاہکو اس ذلت سے ٹوٹے مکان مین قید ہوتے کہ دن کو دہوپ مین جلتے اور رات کو اوسمین سکتے ہین اے بابا آپ کے سامنے کسکا مقدور تھا کہ ہمین تازیانہ مارتا مگر بعد تمھارے بنی امیہ نے کال ذلتین دین ہمین اور اذیتین پہنچائین وَقَالَتْ زَیْنَبُ فَاِذَا حَرَّتِ الشَّمْسُ تَمَلْمَلَتِ السُّکَینَۃُ مِنْ حَرِّھَا فَجَعَلْتُھَا تَحْتَ صَدْرِیْ اور جناب زینب فرماتے ہین جب دہوپ کے شدت ہوتے تو سکینہ گرمے آفتاب سے ترپتی تھے اور بلبلاتے تھی تو مین اوس یتیم برادر کو خم ہوہوکے سینے تلے چھپاتے تھے تاکہ وہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہے راوی کہتا ہے کہ اسطرح اہلبیت حسین قید مصیبت مین گرفتار رہین کہ دن کو دہوب مین جلتے تھے اور رات کو اذیت اوٹھاتی تھے حَتّٰی اَقْشَعَرَّ وُجُوْھُھُمْ یہان تک کہ پوست اون کے چہرون کے اوترگئے تھے روایت شصت ام فضایل جناب امام حسین اور پانچ سجدے کرنا رسول خدا کا بی رکوع کے اور روایت سیدہ علویہ وکوتوال سمرقند پہر مصائب اہلبیت اور جانا اون کا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامی کا جناب سکینہ کو کنیزی مین ابن قولویہ نے روایت کی ہے کہ ابوذر نے فرمایا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ وَیَقُوْلُ کہ دیکھا مینے رسولخدا کو کہ بار بار امام حسین کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَھُمَا لَمْ تَمَسَّ جِلْدَہُ النَّارُ جو شخص دوست رکھے میرے حسن وحسین کو اور اون کی ذریت کو تو اوسکے بدن کو آتش دوزخ مس نکریگی اور کتاب عروۃ الوثقے مین امام ابوالقاسم نے کہ عالم اہل سنت کا ہے

اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ سَجَدَ یَوْمًا خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُکُوعٍ کہ جناب رسول خدا اپنے ایک روز پانچ سجدے
بغیر رکوع کے کئی اصحاب نے عرض کے اے رسول خدا بغیر رکوع یہہ سجدہ درست
ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے فرمایا ہان درست ہے اور سبب میرے سجدہ کرنیکا یہہ ہے
اِنَّ جِبْرَئِیلَ اَتَانِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَلِیًّا فَسَجَدْتُ کہ آئے
جبرئیل میرے پاس اور کہا مجھے کہ اے رسول خدا بہ تحقیق کہ خداے عالم تمہارے
بہائے علی ابن ابیطالب کو دوست رکھتا ہے پس مینے ادائے سجدہ شکر کیا فَرَفَعْتُ رَاسِیْ
فَقَالَ یُحِبُّ فَاطِمَۃَ فَسَجَدْتُ جب مینے سر سجدے سے اوٹھایا تو جبرئیل نے کہا خدا تمہارے
دختر نیک اختر کو بہی دوست رکھتا ہے پہر مینے سجدہ کیا جب سر اوٹھایا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَسَجَدْتُ پہر جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا پروردگار عالم
تمہارے حسن وحسین کو بہی دوست رکہتا ہے پہر مینے سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّھُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینے سر اوٹھایا تیسرے سجدے سے تو جبرئیل نے
کہا کہ خدا تمہارے اہلبیت کے دوستون کو بہی دوست رکھتا ہے پہر مینے سجدہ کیا
فَرَفَعْتُ رَاسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّھُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینے سر اوٹھایا تو جبرئیل
نے کہا اے رسول خدا بلکہ خدا تمہارے اہلبیت کی دوستون کے دوستون کو
بہی دوست رکھتا ہے اور نقل کی ہی ابن جوزی نے کہ یہہ بہی ایک عالم علمائے اہلسنت سے
ہے کہ ایک سید علوی بلخ مین رہتے تھے وَلَہٗ زَوْجَۃٌ وَبَنَاتٌ فَتُوُفِّیَ اور اوس
سید بزرگوار کے ایک زوجہ تہے اور کئی بیٹیان تہین ناگاہ اوس سید جلیل نے
انتقال کیا قَالَتِ الْمَرْاَۃُ فَخَرَجْتُ بِالْبَنَاتِ اِلٰی سَمَرْقَنْدَ خَوْفًا مِنْ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ
زوجہ اون کے کہتے ہین کہ بعد وفات شوہر مین اپنے بیٹیون کو لیکے شہر سمرقند کو
چلے گئی خوف شماتت اعدا سے اور اون دنون مین سمرقند پہنچے کہ سردی شدت سی
پڑتے تہی فَاَدْخَلْتُ الْبَنَاتِ مَسْجِدًا وَمَضَیْتُ لِاَخْتَالَ فِی الْقُوْتِ پس اپنے

بیٹیوں کو مسجد مین بٹھا کے مین فکر معاش کو نکلے فَرَاَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْخٍ فَسَاَلْتُ
عَنْهُ پس دیکھا مینے کہ ایک پیر مرد کے گرد بہت سے لوگ جمع ہین پوچھا کہ یہہ کون ہے
فَقَالُوْا هٰذَا شَیْخُ الْبَلَدِ لوگون نے کہا یہہ رئیس شہر ہے فَشَرَحْتُ لَهٗ حَالِیْ پس اوسے
مسلمان سمجھکے مینے اوس سے تمام احوال تباہی اپنے بیان کیا فَقَالَ اَقِیْمِیْ عِنْدِیْ الْبَیِّنَةَ
اِنَّكِ عَلَوِیَّةٌ پس وہ بولا کہ گواہ لا اپنے سیادت پر کہ تو سیدہ علویہ ہے وَلَمْ یَلْتَفِتْ
اِلَیَّ اور یہہ کہکے پھر وہ میری طرف مخاطب نہوا اور مین غریب الوطن تھے گواہ کسی لاتے
فَیَئِسْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ پس مین نا امید ہوکے مسجد کو پھرے کہ اب کون ہی جسے
کہون رئیس مسلمان نے تو مجھے یہہ جواب دیا فَرَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ شَیْخًا جَالِسًا عَلٰی دُکَّةٍ وَحَوْلَهٗ
جَمَاعَةٌ پس راہ مین مینے ایک اور شخص کو دکان مین بیٹھے دیکھا کہ اوس کے گرد بہت سے لوگ
جمع ہین فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّیْخُ مینے پوچھا یہہ شیخ کون ہے فَقَالُوْا ضَامِنُ الْبَلَدِ وَهُوَ
مَجُوْسِیٌّ پس لوگون نے کہا یہہ کوتوال شہر ہے مگر مجوسی ہی مسلمان نہین ہے فَقُلْتُ
عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدَهٗ فَرَجٌ پس دل مین خیال کیا مینے کہ جب مسلمان نے یہہ جواب دیا تو یہہ کیا
حاجت روائی میری کرے فَحَدَّثْتُ حَدِیْثِیْ وَمَا جَرٰی لِیْ مَعَ الشَّیْخِ پس مینے تمام حال اپنا
اوس کوتوال سے کہا اور ماجرای شیخ نیہے نقل کیا فَصَاحَ بِخَادِمٍ لَهٗ فَخَرَجَ فَقَالَ فَقُلْ
لِسَیِّدَتِكَ تَکْسُوْبَنَاتِهَا یہہ سنکی آواز دی اوس نے اپنی غلام کو جب غلام آیا سامنے تو اوس
سے کہا کہ کہہ اپنی سیدہ سے کہ یہہ سیدہ علویہ تشریف لائے ہین اپنا لباس فاخرہ انھین
پہنیے کو دے فَدَخَلَ فَخَرَجَتْ اِمْرَءَةٌ وَمَعَهَا جَوَارِیٌّ پس وہ خادم داخل خانہ ہوا پس نکلے
زوجہ اوسکے اور بہت سے کنیزین ہمراہ اوسکے تھین پس بولے اپنی شوہر سے کہ کیا کہتا ہے
فَقَالَ لَهَا اِذْهَبِیْ مَعَ هٰذِهِ الْمَرْءَةِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْفُلَانِیْ وَاحْمِلِیْ بَنَاتِهَا اِلَی الدَّارِ پس وہ بولا
اپنے زوجہ سے کہ سیدہ بلخ سے آئی ہین اور پریشان و مضطر ہین پس مین چاہتا ہون کہ اون کے
ساتھہ جاکے فلانی مسجد سے اون کے بیٹیون کو بعزت و اکرام اپنی گھر لاکے مہمان کر

فجاءت معي یہہ سنتے ہي وہ نیک بخت میرے ساتھہ چلي وحملت البنات وقد اتی دلنادارا
في دارہٖ اور آکے میرے بیٹیون کو بعزت وحرمت اپني ساتھہ لے چلے پس اوسکے شوہر نے
ہمارے لئے ایک مکان خالي کیا وادخلنا الحمام وکسانا ثیابا فاخرۃ اور ہمین پہلے داخل
حمام کیا اور ہمارے لئے پوشاک فاخرہ پہننے کو بہیجے پس ہم بآسایش تمام اوسکے گہر مین
شب کو سوئے وجاءنا بالوان الاطعمۃ وتبنا باطیب لیلۃ اور طرح طرح کے کہانے
ہمارے لئے بہیجے فلما کان نصف اللیل رأي شیخ البلد المسلم في منامہ جب نصف
شب ہوئے تو رئیس شہر جو کہ مسلمان تہا اور سیدہ علویہ سے گواہ طلب کیے تہے خواب مین دیکہا
کان القیمۃ قد قامت کہ گویا قیامت قایم ہوئے ہي واللواء علی راس محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ اور لواے حمد سر اقدس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افگن ہے واذا قصر
من الزمرد الاخضر فقال لمن ھذا اور ناگاہ ایک قصر عالیے زمرد سبز کا اوسے نظر پڑا
پس پوچہا اوس نے یہہ قصر کسکا ہے اور کسکا ہے فقیل لرجل مسلم موحد کسي نے جواب
دیا کہ یہہ قصر زمرد ایک شخص مسلمان خداپرست کا ہے وتقدم الی رسول اللہ فاعرض عنہ وہ
رئیس آگے گیا جناب رسولخدا کے حضرت نے مونہہ اوسکي سمت سے پہیر لیا فقال یا رسول اللہ
اتعرض عني وانا مسلم عرض کے اوس نے کہ اے رسولخدا آپ روي مبارک اپنا کیون میري طرف
سے پہیرتے ہین حالانکہ مین مسلمان ہون فقال اقم البینۃ عندي انک مسلم حضرت نے ارشاد
کیا گواہ لاؤ اور دلیل قایم کرو اپنے مسلمان ہونے پر کہ تو مسلمان ہے فتحیر الرجل فقال لہ رسول اللہ
نسیت ما قلت للعلویۃ پس کلام جناب رسولخدا سے وہ شخص حیران ہوا کہ یہہ حضرت
کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا اے شخص بہول گیا اپنے کلام کو کہ جو تو نے سیدہ علویہ سے کہا تہا
اب تو حیران ہوتا ہے تو نہ سمجہا کہ وہ بیچارے ضعیفہ محتاج غریب الوطن کہان سے گواہي
سیادت پر لاتي تجہے اوسکے حال پر رحم نہ آیا وھذا القصر للشیخ الذي في دارہٖ اور دیکہہ
یہہ قصر زمرد سبز اوس کا ہے کہ جسکے گہر مین وہ ضعیفہ مہمان ہوئے ہے فانتبہ الرجل

وَهُوَ يَلْطِمُ وَيَبْكِي پس وہ شخص خواب سے چونکا اپنے مونہہ پر طمانچے مارتا تھا اور روتا تھا کہ کیا
بی ادبی کی اولاد رسولخدا سے مینی وَبَعَثَ غِلْمَانَهُ فِي الْبَلَدِ وَخَرَجَ بِنَفْسِهِ يَدُوْرُ
فِي السِّكَكِ يُفَتِّشُ مِنْ اَحْوَالِهَا پھر غلامون کو شہر مین تلاش کو اون سیّدہ کیلیے بھیجا اور
آپ بھی نکلا فَاُخْبِرَ اَنَّهَا فِي دَارِ الْمَجُوْسِيِّ پس خبر پائی اوس نے کہ وہ سیّدہ خانہ مجوسی مین
مہمان ہین فَجَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَيْنَ الْعَلَوِيَّةُ قَالَ عِنْدِيْ پس جا کی مجوسی سے پوچھنے لگا کہ وہ علویہ
کہان ہین وہ شخص بولا میرے گھر مین ہین قَالَ اُرِيْدُهَا اوس کوتوال نے کہنے لگا مین چاہتا
ہون کہ اونھین اپنے گھر لیجا کر مہمان کرون قَالَ مَالِيْ اِلٰى هٰذَا سَبِيْلٌ وہ بولا ہرگز مجھے
نہو سکیگا کہ اپنے مہمان کو تجھے دون قَالَ هٰذِهِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَسَلِّمْهُنَّ اِلَيَّ رئیس بولا ہزار
دینار دیتا ہون اگر اونھین مجھے دے قَالَ وَاللهِ وَلَا مِائَةَ اَلْفِ دِيْنَارٍ وہ شخص بولا قسم ہے
خدا کی اگر لاکھہ دینار دیگا تو بھی تجھے نہ دونگا فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ الْمَنَامُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ اَنْتَ
رَاَيْتُهُ اَنَا پس جب بہت منتین کین اوس رئیس نے تو وہ کوتوال کہنے لگا اے حق تو منتین کرتا
ہے جو خواب تو نے دیکھا ہے وہی خواب مینے بھی دیکھا ہے وَالْقَصْرُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ لِيْ خُلِقَ
اور وہ محل جو زمرد سبز کا تو نے دیکھا ہے وہ میرے لیے خدا نے بنایا ہے وَاَنْتَ تَدُلُّ
عَلَيَّ بِاِسْلَامِكَ اگر تو دلیل لاے مجھپر اسلام کے اور آپکو مسلمان سمجھکے اون سیدہ کو لیجا سکیگا
تعمد کرے وَاللهِ مَا نِمْتُ وَلَا اَحَدٌ فِي دَارِيْ اِلَّا وَقَدْ اَسْلَمْنَا كُلُّنَا عَلٰى يَدَيِ الْعَلَوِيَّةِ
قسم ہے خدا کی مین اور میرے گھر مین کوئی نہین سویا ہے شبکو بی اسلام لائے ہوئے
اور ہم سب مسلمان ہوئے بدولت اوس سیّدہ کے اور سیّدہ کی قدم اقدس کے برکت سے
جناب رسولخدا کو خواب مین دیکھا مینے وَقَالَ لِيْ الْقَصْرُ لَكَ وَلِاَهْلِكَ بِمَا فَعَلْتَ مِنَ الْعَلَوِيَّةِ
اور مجھے حضرت نے فرمایا یہہ قصر زمرد سبز خدا نے تیرے اور تیرے اہل کے لیے
خلق کیا ہے اوس کے عوض مین کہ تو نے اوس ضعیفہ سیّدہ آوارہ وطن سے سلوک کیا
وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَكُمُ اللهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تم سب اہل جنت ہو خدا نے تمہین

مومن گردانا پس حضرات جاے تامل ہے کہ جناب رسالت مآب کو ایک سعیدہ کی گواہ طلب کرنے سے
بہہ رنج و ملال ہوا کیا حال ہوا ہوگا اون لعینون کا جنہون نے اون کی پارہ جگر کو اور نور نظر کو مہمان
بلا کے کہانا اور پانی سے ترسایا اور اوس جناب کی فرزندہو کی پیاسے ذبح کیے اور اوسپر
بہی کلمات سخت اون حضرت کو کہتی تھے اور کہتے تھے رسول خدا سے کیا قرابت ہی تمہین اور ایسے
بیحیائی پر کمر باندھے کہ تا دم مرگ ایک قطرہ پانیکا اوس جناب کو ندیا اور پیاسا شہید کیا اور سر اقدس
اوسکا نیزہ پر چہڑہایا اور ان سیدانیون کو لوٹنے خیمہ مین در آئی کہ جنکے ان کا جنازہ شب کو
اوٹھا تھا اور اون کے گھر مین ملک الموت بہی اجازت لیکر آیا تھا وَیَنْزِعُونَ الْمَلَاحِفَ
عَنْ ظُهُورِهِنَّ اور چادرین تک اون صاحبان تطہیر کے چھین لین وَحَمَلُوا اَذَانَ اَیْتَامِ
الْحُسَیْنِ وَالدَّمُ عَلَی خُدُودِهِمْ وَهُمْ یَبْكُونَ لِلْخَوْفِ اور زخمی کی کان یتیمان حسین کے
اور خون اون کے چہرون پر بہتا تھا اور وہ خوف سے اہل جفا کے روتی تھے زبان کو یارا
نہین کہ ظلم وجفا اون اشقیا کا بیان کرے ثُمَّ صُفِّدُوا فِي حَدَائِدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ
تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ جب لوٹ چکے تو پہر جکڑا اونہین زیور آہن مین کہ گلون مین طوق
اور پاؤن مین زنجیرین اور سوار کیا شترہاے بیکجاوہ و عماری پر کہ دھوپ دوپہر کے دہوپ
اون کے موہون کو جلا تے دیتی تھے اَیْدِیهِمْ مَغْلُولَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ وَیُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ
اور ہاتہ اون بیکسون کے رسیون سے اون کی گردنون مین بندہے تھے اور بازارون مین اونہین
اس شکل سے پہراتی تھے سید ابن طاوس نے باسناد معتبر جناب امام جعفر صادق ع سے
روایت کی ہی کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا سَاَلْتُ اَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَیْنِ عَنْ حَمْلِ یَزِیدَ لَهُ
فَقَالَ پوچہا مینے اپنی بابا امام زین العابدین سے کہ آپکو کسطرح مجلس یزید مین لیگئی تھے
پس حضرت نے فرمایا اے فرزند کیا بیان کرون مصیبت اپنی حَمَلَنِي عَلَی بَعِیرٍ یَظْلَعُ بِغَیْرِ وِطَاءٍ
وَرَاْسُ الْحُسَیْنِ عَلَی عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِي عَلَی بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ اے فرزند سوار کیا تھا
مجھے ایک شتر برہنہ پر اور سر میرے بابا مظلوم شہید حسین تین دن کے پیاسے کا

نیزی پر میرے سامنے لئے جاتی تھے اور سب بیبیان اور بہنین میرے بلوائی عالم مین
بے مقنعہ وچادر شترہای برہنہ پر سوار میرے پیچھے تھین اور گرد ہمارے
نیزہ دار تھے وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَیْنٌ قُرِعَ رَاْسُهٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی دَخَلْنَا دِمَشْقًا اور
اگر ہم مین سے کسیکو سر اقدس دیکھہ کر رونا آتا تھا تو وہ لعین نیزہ سر ون پر مارتی تھے
اس ذلت سے ہمین داخل شام کیا فَصَاحَ بِصَائِحٍ یَا اَهْلَ الشَّامِ هٰؤُلَاءِ سَبَایَا اَهْلُ الْبَیْتِ پس
ایک لعین پکارا اے اہلشام دیکھو یہہ اہلبیت تمہارے شہر مین اس ذلت سے قید ہوکر
آئے ہین پس اہلشام اسقدر شاد وخرم تھے کہ گویا کوئے عید اون کے نزدیک اوس روز سے
بہتر نہ تھے اور یزید نے مجلس شراب آراستہ کی تھے اور سات سو کرسی نشین اوسکے
مجلس مین حاضر تھے جب اوس شقی نے اہلبیت حسین کو مجلس شوم مین طلب کیا ثُمَّ وُضِعَ رَاْسُ
الْحُسَیْنِ بَیْنَ یَدَیْهِ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاُجْلِسَ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ فِیْ مَجْلِسِهٖ مُکَشَّفَاتِ
الْوُجُوْهِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ پہر سر اقدس جناب امام مظلوم طشت طلامین سامنے رکھوایا اور
دختران فاطمہ زہرا کو نامحرمون مین بے مقنعہ وچادر موںہہ کھلے بلایا کیا حال ہوا ہوگا
روح رسولخدا کا جب نواسیان اون کے اس مصیبت مین گرفتار ہوئین گے جناب سکینہ
بنت امام حسین فرماتے ہین جب ہم اس حال سے دربار یزید مین کھڑے ہوئی کہ موںہہ ہمارے
نامحرمون مین کھلے سر چاک گریبان گرد وغبار سے اٹے ہوئے رَقَّ لَنَا اَقَلُّ شَیْءٍ وَ
اَلْطَفَنَا تو یزید نے ہمارے حال پریشان پر رودیا اور لطف ومدارا کیا ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ
الشَّامِ اَحْمَرَ قَامَ اِلَیْهِ فَقَالَ پہر ایک شخص اہلشام سے سرخ رنگ روبروے تخت یزید کھڑا
ہوکے یون عرض کرنے لگا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَبْ لِیْ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ یعنے ای امیر یہہ
لڑکی مجھے دیدال کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس لعین نے میریطرف
وَکُنْتُ جَارِیَةً فَرُعِبْتُ وَرَهِبْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اور مین کم سن تہی ڈری مین
ورگمان ہوا مجھے کہ ایسا نہو کہ یزید مجھے ڈالے اور یہہ شامی مجھے لونڈی بنائے جاتا ہی

کہ کیا حال ہوا ہوگا سکینہ کا بابا کی شہادت سے تو دل ٹکرے تھا اب بہو بہیون سی سے بچھے
چھٹنی کا سامان ہے حضرات کیا غضب ہے کہ اولاد جناب فاطمہؑ کو یہہ فلک نے ذلیل کیا کہ لوگ
کنیزے مین طلب کرنے لگے پس جناب سکینہ فرماتے ہین کہ روتے ہوئی دوڑکے مارے
خوف کے اپنی بڑے بہن سے لپٹ گئی اور دامن اون کا پکڑ لیا کہ وہ سن مین اور عقل و شعور
مین مجھسے زیادہ تھین فَقَالَتْ لَهُ كَذِبْتَ وَاللهِ مَا ذٰلِكَ وَلَا لَهُ میرے بہن نے مجھے گلے
سے لگا کے دلاسا دیا اور کہا اوس شقی سے دروغ گو ہے تو واللہ تیرے کیا مجال
ہے کہ سکینہ کو میرے لونڈے بنائے اور کیا مجال یزید کے کہ پوتے کو فاطمہ زہرا کے
کنیز مین دے یزید غصے ہو کے بولا تو جھوٹے ہی اے دختر حسینؑ اگر مین چاہون تو تیرے بہن سکینہ کو
اسے دیڈالون کنیز مین قَالَتْ لَا وَاللهِ مَا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا
بیٹی حیدر کرار کے فرمایا اے یزید تو نے سب ظلم کیے واللہ مگر یہہ تیرے مجال نہین
ہے کہ میرے باپ کی پیار سے سکینہ کو تو لونڈ کرے مین دی مگر اسلام ظاہری سے بھی
کنارہ کرے پس غصے ہوا یزید اور بولا ایسی باتون سے مجھسے مقابلہ کرتے ہے إِنَّمَا خَرَجَ
مِنَ الدِّيْنِ أَبُوْكِ وَأَخُوْكِ دین اسلام سے نہین نکلا مگر باپ تیرا اور بھائی تیرا فَقَالَتْ بِدِيْنِ اللهِ
وَدِيْنِ أَبِيْ وَأَخِيْ وَجَدِّيْ اِهْتَدَيْتَ أَنْتَ وَجَدُّكَ وَأَبُوْكَ دختر امام حسینؑ نے
فرمایا دین خدا اور دین پدر و برادر سے اور جد سے ہمارے تو نے اور تیری باپ دادے
نے ہدایت پائے قَالَ كَذِبْتِ يَا عَدُوَّةَ اللهِ وہ لعین غصے سے بولا جھوٹی ہے تو
اسے دشمن خدا ہمنیے تیرے گھر کے باعث نہین ہدایت پائے دیکھا اوس مظلومہ نے کہ آتش
غضب اوس نار کے ہر بار زیادہ شعلہ ور ہوتے جاتی ہے تو ناچار ہو کے یہہ سخن فرمایا کہ جگر
جس سے ٹکرے ہوا جاتا ہے وہ یہہ ہے الْأَمِيْرُ تَشْتِمُ ظُلْمًا وَيَقْهَرُ بِسُلْطَانِهِ یعنی اوس یتیم
نے کہا اے یزید تو بادشاہ ہے اور اپنی سلطنت پر مغرور ہے جو چاہے ہم بوالی اور بوارثونکو
کہہ لے کون ہمارے حمایت کرنے والا ہے قَالَتْ فَكَأَنَّهُ اِسْتَحْيٰى وَسَكَتَ حضرت سکینہ

فرماتے ہین اوسوقت یزید شرما کے چپکا ہو گیا فَاعَادَ الشَّامِيُ لَعَنَہُ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْقَوْلَ پس
اوس شامی نے پہر عرض کی کہ اے یزید عرض میرے قبول ہوئے اور یہہ لڑکے لونڈے
بنانے کو مجھے دی پس یزید بولا اُعْزُبْ وَھَبَ اللّٰہُ لَکَ حَتْفًا قَاضِیًا دور ہو اے بدبخت
میرے مجلس سے خدا تجھے موت دیوے انھین تو اندیان ترک روم کے سمجھا ہے
جو کنیز مین مانگتا ہے یہہ نھین جانتا کہ یہہ فخر شجاعان عرب کے اہلبیت ہین اور رسولخدا کے
نواسیان ہین کیا بیچیا تھا وہ شقی کہ سب جانتا تھا اور انھین بلوائے عام مین کھڑا
رکھا تھا پہر نہے نہ چھوڑا اور قید کیا ایسے قید خانہ مین کہ دن کو دہوپ مین جلتی تھے اور رات کو
اوس مین بہیگتی تھے حَتّٰی اَقْشَعَرَّتْ وُجُوْھُھُمْ تا انکہ پوست اون کے چہرون کے اوتر گئے تھے روایت
شصت ویکم آنا جناب حسنینؑ کے لیئے دو منبر نور کا قیامت کو اور جانا
امام حسینؑ کا جنازہ یہودمین اور اسلام لانا اوسکا پہر داخل اے
اہلحرم دربار یزید مین پہر حکم قتل امام زین العابدین پہر انتقال دختر
امام کا قید خانے مین فِي الْاَمَالِي عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ
یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ زُیِّنَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِکُلِّ زِیْنَۃٍ کتاب امالی مین ابن بابویہ نے نافع بن عمر
سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا زینت کیا جائیگا
عرش پروردگار سا تہہ ہر زینت کے ثُمَّ یُؤْتٰی بِمِنْبَرَیْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُھُمَا مِائَۃُ مِیْلٍ پہر دو
منبر نور کے آئین گے کہ طول اون کا سو میل کا ہوگا پس ایک منبر جانب راست عرش
رکھا جائیگا اور ایک جانب چپ عرش ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَیَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلٰی
اَحَدِھِمَا وَالْحُسَیْنُ عَلَی الْاُخْرٰی پہر آوین گے حسنین علیہما السلام پس امام حسن ایک منبر پر
تشریف لیجاوین گے اور دوسری منبر پر امام حسین فَیُزَیِّنُ الرَّبُّ تَعَالٰی بِھِمَا عَرْشَہٗ کَمَا
یُزَیِّنُ الْمَرْءَۃَ قُرْطَاھَا پس پروردگار عالم اون دونون دُر بے بہا بحر امامت سے اپنے
عرش کو یون زینت کریگا جیسے عورت گوشوارون سے اسکو مزین و آراستہ کرتے ہے حیف اس فلک

گرفتار ہر کہ اس نے اون کو شوار ہا ہے الہی سے کیسی وگروا ہی کیے کہ حسن کو ظالموں نے وہ زہر دیا
کہ جگر اقدس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پہر ایک ملعونہ نے نانا کے قبر تک جنازے کو آنے ندیا
اور تیر جنازے پر لگوائے کہ کئی تیر جسم مبارک پر لگے اور حسین مظلوم کو تین دن پانی ندیا اور ریگ
گرم پر مثل گوسفند ذبح کیا اور نعش مبارک کو چند روز دفن نہ کیے سیر ہوا رُوِيَ اِبْنُ شَهْرِ اَشُوْب
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ شہر اشوب نے جناب امام حسین سے روایت
کی ہے کہ حضرت نے فرمایا صَحَّ عِنْدِي قَوْلُ النَّبِيِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ بِمَا لَا اِثْمَ فِيْهِ میں نے اپنی جد بزرگوار سے سنا ہے کہ
افضل اعمال بعد نماز کے داخل کرنا ہے سرور کا قلب مومن میں مگر وہ سرور متضمن معصیت خدا کا
نہو فَاِنِّي رَاَيْتُ غُلَامًا يُؤَاكِلُ كَلْبًا پس میں نے ایک غلام کو دیکھا کہ ایک کتے کو اپنے ساتھ کھلاتا
ہے فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ میں نے اوس سے پوچھا سبب اوس کتے کی ساتھ کھلانے کا کیا ہے
فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّي مَغْمُوْمٌ اَطْلُبُ سُرُوْرًا بِسُرُوْرِهِ پس عرض کی میں نے یابن رسول اللہ
میں مغموم ہوا جاتا ہوں کہ اسے خوش کرون شاید کہ اسکی خوشی سے خدا مجھے خوش کرے
اور میرے غم کو دفع کرے لِاَنَّ صَاحِبِي يَهُوْدِيٌّ اُرِيْدُ اُفَارِقُهُ وہ غم یہہ ہے کہ مالک میرا
یہودی ہے چاہتا ہون کہ خدا اوسکی غلامی سے مجھے نجات دے فَاَتَى الْحُسَيْنُ بِصَاحِبِهِ
بِمِائَتَيْ دِيْنَارٍ ثَمَنًا لَهُ پس جناب امام حسین نے جو یہہ حال سنا حضرت کو اوس کے حال پر رحم آیا
دو سو دینار طلا اوسکے قیمت لیکے اوس کے مالک کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ای
یہودی یہہ غلام اپنا میرے ہاتھ بیچ کیا خلق و بندہ نوازی ہے فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَلْغُلَامُ فِدَاءٌ
لِخُطَاكَ وَهٰذَا الْبُسْتَانُ لَهُ وَرَدَدْتُ عَلَيْكَ الْمَالَ وہ یہودی حضرت کے تشریف
لانے سے نہایت خوش ہوا اور عرض کی یا حضرت یہہ غلام نثار آپ کے ان قدمون پر جن قدمون سے
آپ نے مجھے سرافراز کیا اور یہہ باغ بہی میں نے اپنا اس غلام کو دیا اور قیمت اس کی میں نے ہبہ کیے
فَقَالَ وَقَدْ وَهَبْتُ لَكَ الْمَالَ پس حضرت نے ارشاد کیا میں نے تجھے یہہ مال تو نہیں بخشا

قَالَ قَبِلْتُ وَ وَهَبْتُهُ لِلْغُلَامِ اوس یہودی نے عرض کیے یہہ دینار مینے قبول کیے اور دیے اس غلام کو فَقَالَ الْحُسَيْنُ اَعْتَقْتُ الْغُلَامَ وَ وَهَبْتُ لَهُ جَمِيعًا جناب امام حسین نے فرمایا مینے اس غلام کو راہ خدا مین آزاد کیا اور سب مال اسے بخشا فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ قَدْ اَسْلَمْتُ وَ وَهَبْتُ زَوْجِي مَهْرِي جب زوجہ یہودی نے یہہ خلق وکرم امام کا دیکھا بولی مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر مینے اپنی شوہر کو بخشا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاَنَا اَيْضًا اَسْلَمْتُ وَاَعْطَيْتُهَا الدَّارَ یہودی نے کہا مین بھی مسلمان ہوا اور گھر اپنا مینے اپنی زوجہ کو دیا حضرات جاے تامل ہے کہ یہودی تو یہہ قدرشناسی کرے فرزند رسول خدا کے اور شاد ہو حضرت کی تشریف لانی سے کہ غلام نذر کیا اور آپ مسلمان ہوا اور امت رسولخدا نے اوس فرزند محبوب خدا کو مہمان بلاکر برباد کیا اور اوسکے پیاسے ذبح ہونیکی خوشی مین تکبیرین کہتے تھے اور شکر کے روزے رکھتے تھے اور عداوت سے حضرت کا نام نہ لیتے تھے جو پوچھتا تھا نام تو خارجی نام بتاتی تھے اور اہلحرم کو مثل عورات یہود و نصاری کے قید کیا اور دختران رسول خدا چلاتی تھین یَا رَسُولَ اللهِ بَنَاتُكَ اُسَارَى كَاَنَّهُنَّ بَعْضُ اُسَارَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰی اے رسولخدا بیٹیان آپکے مثل زنان یہود و نصاری کے قید ہین اور وہ ایسے آواز دردناک سے اطفال خوردسال کو یاد کرکے روتی تھین کہ دل سننے والون کے ٹکڑے ہوتی تھے وَتَارَةً يَبْكِيْنَ عَلَى الْمَذْبُوحِ الْقَفَا مَسْلُوْلِ الْخِبَاءِ الْعُرْيَانِ بِلَا رِدَاءٍ وَاَكْفَانٍ اور کبھی روتی تھین اوس برادر غریب پر اپنی جسکا سر پس گردن سے اوتارا گیا جسکے خیمے لٹ گئے اور وہ بگور و کفن پڑا رہا وَقَالَ ابْنُ نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اُدْخِلْنَا عَلَى يَزِيْدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مُغَلَّلُوْنَ اور لکھا ابن نما نے کہ جناب امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم بارہ نفر تھے مردان اہلبیت سے کہ ہمین مجلس یزید مین لیگئے گردنون مین ہمارے طوق پڑے تھے اور ہاتھ ہمارے رسیون سے بندھے تھے پس جب اس شکل سے سامنے یزید کے ہمین لیے گئے تو کہا مینے قسم دیتا ہون تجھے خدا کی اے یزید اگر ہمین اس حال سے رسول خدا دیکھتے تجھی کیا

لکھتے فَامَرَ یَزِیْدُ بِالْحِبَالِ فَقُطِعَتْ پس یزید نے یہہ سنکی حکم کیا کر رسیان ان کے گلون اور
بازون سے کاٹ ڈالو پس رسیان بازو ہاے اہلبیت سے کاٹے گئین ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ
بَیْنَ یَدَیْہِ پھر سر اقدس امام حسینؑ کا سامنے اپنے اوس شقی نے رکھوایا آہ جب بیمار کربلا نے
سر مبارک پدر بزرگوار کو دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَدًا اور
تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا مگر راوی کھتا ہے کہ جب اوس سر کو جناب زینب نے دیکھا کہ خاک
وخون مین بہرا طشت مین رکھا ہے بیساختہ گریبان پھاڑ ڈالا اور اوس آواز سے بین کرکے روتے
تھین کہ دل سننے والون کے ٹکرے ہوتے تھے اور یہہ فرماتی تھین یَا حُسَیْنَاہُ یَا
حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سُرُوْرَ قَلْبِ الزَّھْرَآءِ یَا ابْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اے حسینؑ بھائی میرے
ہاے پیارے رسولخدا کے ای سرور سینہ فاطمۃ الزہرا ہاے فرزند علی مرتضے
قربان ہو یہہ زینب تیرے سر پر سے ای بہائی مظلوم میرے بِالْاَمْسِ تَضَعُ اُمِّیْ
فَاطِمَۃُ الزَّھْرَآءُ رَاْسَکَ عَلٰی صَدْرِھَا وَیَھُزُّ مَھْدَکَ جَبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْکَ فِیْ مَھْدِکَ یَا
مِیْکَائِیْلُ کل کے بات ہے ای بہائی کہ امان میرے فاطمہؑ اس سر کو سینے پر رکہتی تھین
اور جبرئیل جہولا جہولاتے تھے اور میکائیل لوریان دیتے تھے وَالْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْرًا
بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ اور آج وہی سر تمہارا اس ذلت سے سامنے یزید کی رکھا ہے بِنَفْسِیْ شِفَاہٌ ذَابِلَاتٌ
مِنَ الظَّمَآءِ وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَآءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ قربان ہو زینب ان سوکھے ہونٹون پر
تمہارے جو پیاس سے مرجہائی ہوئے ہین اور ایک قطرہ آب فرات سے تر نہوے
راوی کھتا ہے کہ سب اہل مجلس یزید رونے لگے اور وہ لعین چپ تھا پھر ایک زن ہاشمیہ
خانہ یزید مین تھے وہ بے اختیار حال حضرت پر روتی تھے اور کہتی تھے ہاے حبیب
میرے ہاے بزرگ اہلبیت ہاے فرزند رسول خدا یَا رَبِیْعَ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی
یَا قَتِیْلَ اَوْلَادِ الْاَدْعِیَاءِ ہاے ای خبر لینے والے بیوون کے اور یتیمون کے ہاے
ای کشتہ اولاد زنا کاران راوی کھتا ہے دوبارا خروش مجلس یزید مین بلند ہوا اور جس نے

سینے وہ آواز رونے لگا آہ کس زبان سے کہوں کہ اوس شقی نے پھر ایک چوب خیزران اپنے
طلب کے فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ پس وہ شقی وہ لکڑی دندان مبارک پر لگاتا تھا
ابو برزہ اسلمی نے جو یہہ ظلم دیکھا بولے وای ہو تجھپر اے یزید کہ تو لکڑی لگاتا ہے
دانتون پر حسین کے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے دیکھا ہے رسولخدا کو کہ ان دانتون کو اور اسکے
بھائی کے دانتون کو چوستے اور فرماتے تھے کہ تم دونون سردار ہو اہل جنت کے
خدا قتل کرے قاتل کو تمہارے اور لعنت کرے اوسپر اور مہیا کرے اوسکے لیے جہنم اور
بری ہے بازگشت فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِہٖ فَاُخْرِجَ پس غصے ہوا یزید اور کہا نکال دو اسے
پس اوسے نکالدیا اور سر اقدس کو حکم کیا کہ دروازہ شہر پر لٹکایا جاے پھر جناب
امام زین العابدین سے مخاطب ہوا اور بولا اے علی ابن حسین باپ نے تیرے قطع رحم کیا میرا اور
میرے حق کو بھلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تونے کہ خدا نے کیا سلوک کیا حضرت بولے اي
پسر معاویہ وہند ہمیشہ نبوت وامامت ہمارے اباء طاہرین کے لیے تھے قبل اسکے کہ تو پیدا ہوا
اور جد امجد میرے جناب علی ابن ابیطالب علمدار رسول خدا تھے روز بدر واحد واحزاب اور باپ
دادا تیرا حامل لوائے لشکر کفار تھا وای ہو اے یزید اگر جانے کہ تو کیا کیا برائی کی تونے میرے
باپ سے اور اون کے اہلبیت سے اِذًا لَھَرَبْتَ فِی الْجِبَالِ وَافْتَرَشْتَ الرَّمَادَ وَدَعَوْتَ بِالْوَیْلِ
وَالثُّبُوْرِ اوسوقت نکل جاے پہاڑون کو اور فرش خاک اختیار کرے اور صداے واویلا واثبورا
بلند کرے آیا تجھے شرم نہین آتی کہ سر میرے باپ حسین فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کے دروازے
لٹکایا ہے اور وہ امانت دار رسولخدا تھے تم لوگ کیا جواب دوگے رسولخدا کو جب وہ
جناب پوچھینگے کہ کیا سلوک کیا تمنے میرے اہلبیت سے بعد میرے فَاغْتَاظَ یَزِیْدُ وَقَالَ
لِلْجَلْوَازِ اَدْخِلْہُ فِیْ ھٰذَا الْبُسْتَانِ وَاقْتُلْہُ وَادْفِنْہُ فِیْہِ پس غصے ہوا یزید اور ایک جلاد سے بولا
اسے باغ مین لیجاکے قتل کرو اور وہین دفن کردے جونہین یہہ حکم جناب زینب نے سنا کہ میرا بھتیجا
سنیے مارا جاتا ہے رو کے حضرت سے لپٹ گئین اور بولین اے یزید ہمارے عزیزون کے

خونریزی تجھے کافی نہ ہوئی واللہ مین اس سے جدا نہون گی اگر اسے قتل کریگا تو مجھی سے
قتل کر فقال علیٌّ یا عمتاہ دعینی انظری الی اثار قدرت اللہ جناب امام زین العابدینؑ نے
فرمایا اے پہوپھی کیون اتنی بیتابی کرتی ہو چھوڑ دو مجھے اور دیکھو تماشا قدرت خدا کا
کیا مجال کہ مجھے یہہ ظالم قتل کر سکے یہہ سنکے جناب زینب جدا ہوئین اور وہ لعین حضرت کا
ہاتہہ پکڑ کے لیگیا وجعل یحفر والسجاد یصلی اور وہ ستمگار قبر کھودنے لگا اور عابد بیمار
نماز پڑھنے لگے پس جب قبر وہ کہود چکا تو تلوار حضرت کی شہید کرنیکو او ٹھائے اور حضرت
نے مانند اپنے پدر بزرگوار کے گردن زیر تیغ جھکائے فلما ھم بقتلہ ضربۃ من الھواء
فخر لوجہہ وشہق وھش پس جانا اوس شقی نے کہ تلوار حضرت پر لگائے ناگاہ ہوا مین
ایک ہاتہہ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس لعین کو کہ ایک چیخ مار کے موہنہ کے بہل زمین پر
گر پڑا اور واصل جہنم ہوا خالد پسر یزید نے دیکہا جاکے یزید سے بیان کیا یزید نے کہا
کہ اوس سیاہ دل کو اوسی قبر مین دفن کرو اور سجاد کو چھوڑ دو اور اہلبیت حسینؑ کو ایسے
مکان خراب مین قید کرو جہان دن کو جلین دہوپ مین اور رات کو اوس مین بہگین فلما ادخلوھم
الذی کانوا مشغولین باقامۃ العزاء پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان مین قید ہوئے
تو ماتم امام مین مشغول ہوئے وانہ کان لمولانا الحسین بنت عمرھا ثلث سنوات راوی نے
لکھا ہے کہ اون اسیرون مین ایک دختر جناب امام حسینؑ سے تہے کہ سن اوس صاحبزادی کا
تین برس کا تہا ومن الیوم الذی قتل اباھا تبکی لفرقتہ اور جس روز سے امام غریب شہید
ہوئے تہے اوس روز سے وہ لڑکی روتی تہے اور بیتابی کرتی تہے وکلما طلبت اباھا
یقولون غدا یاتیک ومعہ ما تطلبین اور جب اہلبیت سے اپنی باپ کو طلب کرتی تہے
زینب خاتون اور اہل حرم بہلا کے کہتی تہے کہ اے بیٹی میری نہ رو کہ کل بابا تمہارے آئینگے
جو چیز مانگتی ہو وہ تمہے لائینگے تا آنکہ ایکشب اوسے قیدخانہ مین روتے روتے سو گئی
خواب مین جناب امام مظلوم کو دیکہا فلما انتبھت صاحت وبکت پس چونکے تو بیاختہ ایک چیخ

بار کے رونے لگے تس دلاسا دیتے تھے اور بہلاتے تھے کہ ای بیٹی کیون روتی ہے قالت اتونی بوالدی وقرة عینی وہ رو کے کہتی تھے کہ ابھی بابا میرے پاس کھڑے تھے کہان گئے جلد بابا دو غرضین رورو کی جان دون گے فضجوا بالبکاء والعویل وجددوا الاحزان ولطموا الخدود ونشروا الشعور وقام الصیاح اوس یتیم کی باتون سے شور رونے کا اہلبیت مین بلند ہوا اور سب اہل حرم بال کھول کے موہنہ پر طمانچے لگا نے لگے بس اواز گریہ یزید نے سنی بولا یہہ کیا ماجرا ہے قالوا ان بنت الحسین الصغیرة رات اباها بنومها وهی تطلبہ لوگون نے کہا کہ ایک بیٹی حسین کے تین برس کے ہے اوس نے حسین کو خواب مین دیکہا ہے وہ ڈہونڈتی ہے اور طلب کرتی ہے اوس کے حال پر سب روتے ہین یزید بولا لیجاو سر اوسکے باپ کا اوسے دکھا دو تا دلکو اوسکے تسکین ہو بس سر اقدس حضرت کا ایک طشت مین رکھکی اور رومال ریشمی سے ڈہانک کے سامنے اوس یتیم کے لاکے رکھا اور رومال اوٹھایا جب وہ سر پرخون اوس نے دیکھا فقالت ما هذا الراس بولے یہہ سر کیسا ہے فقالوا راس ابیک لوگ بولے ای لڑکی یہہ سر تیرے باپ کا ہی فرفعتہ من الطست وهی تقول وتبکی یہہ سنکی اوس یتیم نے سر اقدس اوٹھالیا اور رو رو کے کہتی تھی یا ابتاہ من ذا الذی خضبک بدمائک ہاے ای بابا میرے کس ستمگر نے ریش مبارک تمہارے خون سے خضاب کی یا ابتاہ من ذا الذی قطع راسک وودیدیک ہاے اے مظلوم بابا میرے کس نے تمہارا سر اقدس بدن سے جدا کیا اور کس نے تمہارے گردن کے رگین کاٹین یا ابتاہ من ذا الذی ایتمنی علی صغر سنی ہاے ای بابا میرے کس بیرحم نے مجہے چہوٹے سے سن مین یتیم کیا اور کون ہے بعد تمہارے جسکے ہم امید رکہین یا ابتاہ من للنساء الحاسرات ومن للارامل المسبیات ہاے بابا کون ہے ان زنان بیوہ سے سروپا کا خاطر کرنیوالا یا ابتاہ لیتنی کنت قبل هذا الیوم عمیا کاشکے مین اندہے ہوتے اور تمہارا سر نہ دیکہتے کاش مین ہوتہ زمین ہوتے اور تمہارے

ریش مبارک خون سے خضاب نہ کہتی پہر موہنہ اپنا دہن مبارک حضرت پر رکہا و بکت بکاءً
شَدِیْدًا حَتّیٰ غُشِیَتْ عَلَیْہَا اور اس بیتابی سے روئے کہ آخر بیہوش ہو گئے پس لوگون نے
چاہا کہ سر مبارک پرسے اوٹہاوین اور جدا کرین فَلَمَّا حَرَّکُوْہَا فَاِذَا قَدْ فَارَقَتْ رُوْحُہَا
الدُّنْیَا جب الحرم نے اوسے حرکت دی دیکہا کہ روح اقدس اونکے گلشن جنت کو پرواز کر گئی اور امام
مظلوم کے خدمت مین پہونچی پس یہہ حال دیکہکے تمام اہلبیت نے رونا شروع کیا اور اس
بیتابی سے روتی تہے کہ تمام اہل شہر اون کے رونے سے روتی تہے روایت
شصت و دوم فضایل امام زین العابدین اور نکلنا موے کا شکم ماہی سے
بعد اعلاے الحرم شام مین اور توجہ کرنا شانے کا اپنی افعال سے
بعد جانا دربار لعین مین حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان
مین کہ جہان سانپ اور بچہو بہرے ہوئے تہے کتاب محض رانج مین منقول ہے
کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام حج مین مشغول تہے اور اوس سال ہشام بن عبد الملک بن
مروان کہ خلیفہ وقت تہا اوس سال حج کو آیا فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلیٰ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ پس
جب ہشام حجر الاسود کا ارادہ کرتا تہا کثرت مردم سے جگہہ نپاتا تہا اور جب حضرت ارادہ
کرتے تہے تو سب جدا ہو جاتے تہے اور حضرت بخوبی حجر الاسود کا بوسہ لیتے تہے
وَقَالُوْا لِہِشَامٍ مَنْ ہُوَ ہٰذَا رفقاے ہشام نے پوچہا ہشام سے یہہ کون شخص ہین
جنکے یہہ پاسداری لوگ کرتے ہین فَقَالَ ہِشَامُ لَا اَعْرِفُہُ لِئَلَّا یَرْغَبَ ہشام بولا مین
نہین پہچانتا تا لوگ حضرت کے طرف رغبت نہ کرین فَقَالَ فَرَزْدَقُ اَنَا وَاللّٰہِ اَعْرِفُہُ پس
فرزدق شاعر تہے اور رفیق ہشام کے تہے بولی قسم ہے خدا کی کہ انہین مین جانتا ہون
اور قصیدہ انشا کرکے پڑہنا شروع کیا ہٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَہٗ + وَالَّذِیْ
تَعْرِفُہُ الْبَیْتُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ یعنی یہہ وہ برگزیدہ خدا ہین جنہین پہچانتا ہے بطحا و تہامہ
اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہی حل و حرم ان کی قدر و منزلت کا اور اسیطرح قصیدہ تا آخر پڑہا

فَاَخَذَهُ هِشَامُ وَحَبَسَهُ وَمَحَا اِسْمَهُ مِنَ الدِّیْوَانِ پس ہشام فرزدق سے بسبب تعریف
امام علیہ السلام کے نہایت ناخوش ہوا اور اوسے قید کیا اور نام اوسکا اپنی ملازموں سے
موقوف کیا فَبَعَثَ اِلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بِدَنَانِیْرَ فَرَدَّھَا وَقَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا دِیَانَةً پس جناب
امام نے کچھ دینار بھیجے پس فرزدق نے پھیر دیے اور عرض کر بھیجا کہ میں نے دنیا کے واسطے
نہیں کہا مگر ثواب آخرت کے لیئے فَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ اَیْضًا فَقَالَ قَدْ شَکَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَالِکَ
اَنَّا اَھْلُ بَیْتٍ لَا نَاخُذُ مَا اَعْطَیْنَاہُ فَقَبِلَھَا فَرَزْدَقُ حضرت نے پھر بھیجے وہ دینار اور ارشاد
کر بھیجا کہ خدا تجھے اسکا اجر دیگا اور اسے فرزدق ہم اہلبیت مثل ابر کرم کے ہیں جو دیتے ہیں
وہ پھیر نہیں لیتے ہیں پس فرزدق نے لے لیئے فَلَمَّا طَالَ الْحَبْسُ عَلَیْہِ وَکَانَ قَدْ
تَوَعَّدَہُ بِالْقَتْلِ فَشَکٰی اِلَی الْاِمَامِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَدَعَالَہُ فَخَلَّصَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ پس جب قید کو
طول ہوا اور عبدالملک نے کہا کہ میں اسے قتل کردونگا تو فرزدق نے عرض کر بھیجے کہ یا حضرت
دعا کیجئے پس حضرت نے دعا کی پروردگار عالم نے قید ستم سے فرزدق کو نجات دیے
فَجَاءَ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّہُ مَحٰی اِسْمِیْ مِنَ الدِّیْوَانِ پس فرزدق نے عرض کیے
یا ابن رسول اللہ عبدالملک نے مجھے برطرف کر دیا فَقَالَ لَہُ کَمْ کَانَ عَطَاؤُکَ قَالَ کَذَا
فَھَلْکَذَا اَعْطَاہُ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً پس حضرت نے ارشاد کیا فرزدق سے کسقدر روزینہ تھا
وہ تجھے فرزدق نے بیان کیا حضرت نے اوسے حساب سے چالیس برس کا خرچ عطا
فرمایا وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا لَاَعْطَیْتُکَ اور
ارشاد کیا اگر جانتا میں اس سے زیادہ کی تجھے احتیاج ہوتی تو اس سے زیادہ دیتا میں فَمَاتَ
فَرَزْدَقُ لَمَّا انْقَضَتْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً راوی کہتا ہے کہ پس جب چالیس برس تمام ہوئے
فرزدق نے انتقال کیا اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے خانہ
کعبہ کو خراب کیا بسبب قتل عبداللہ بن زبیر میں ثُمَّ عَمَّرُوْھَا وَاَرَادُوْا اَنْ یَنْصِبُوا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ
پھر طیاری کا حکم دیا اور لوگ بنانے لگے خانہ کعبہ کو اور ارادہ کیا کہ حجرالاسود کو نصب کریں

فَكُلَّمَا نَصَبَ عَالِمٌ مِنْ عُلَمَآءِهِمْ اَوْ قَاضٍ مِنْ قُضَاتِهِمْ اَوْ زَاهِدٌ مِنْ زُهَادِهِمْ يَتَزَلْزَلُ وَيَضْطَرِبُ وَلَا يَسْتَقِرُّ الْحَجَرُ فِي مَكَانِهِ پس جب نصب کرتا تھا کوئے عالم علما سے اون کیے یا قاضی اون سے قاضیون سے یا زاہد اون کیے زاہدون سے تو حجر الاسود کانپتا تھا اور مضطرب ہوکر گر پڑتا تھا مقام اپنے پر فَجَآءَ الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخَذَهُ مِنْ اَيْدِيهِمْ وَسَمَّى اللّٰهَ ثُمَّ نَصَبَهُ فَاسْتَقَرَّ فِي مَكَانِهِ فَكَبَّرَ النَّاسُ پس جناب امام زین العابدین تشریف لائے اور اون کے ہاتہہ سے لیلیا اور بسم اللہ کہکی نصب کیا سنگ اسود کو گویا کہ وہ راہ دیکہتا تھا امام کے پس نہ کانپا اور نہ مضطرب ہوا اور اپنے مقام پر جم گیا یہہ معجزہ دیکہہ کے سب آدمیون نے صدا ے اللہ اکبر بلند کے اور اوسی کتاب مین روایت کی ہے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشَكَى اِلَيْهِ الْفَقْرَ ایکدن ایک شخص آیا خدمت امام زین العابدین علیہ السلام مین اور عرض کیا اوس نے حال فقر اپنا فَبَكٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ پس وہ حضرت احوال مصیبت اپنے غلام کا سنکے رونے لگے فَلَمَّا خَرَجَ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيهِمْ مُخَالِفٌ فَقَالَ پس جب مجلس برخاست ہوئے اور لوگ باہر آیے تو اون مین کوئی مخالف حضرت عدو ئے اہلبیت عصمت بہی تہا یعنی غلامان خاندان نبوت سے ازراہ استہزا گویا ہوا اَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ اِنَّ اِمَامَكُمْ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَاتِ وَقَدْ بَكٰى لِعَجْزِهِ تم لوگ گمان کرتے ہو کہ امام تمہارا مستجاب الدعوات ہے اور حال آنکہ عاجز ہوکر رونے لگے اور کچہہ نکر سکے فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَلَامُ الْمُخَالِفِ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ فَقْرِي پس وہ مومن کلام اوس شقی کا سنکے رنجیدہ ہوا اور خدمت حضرت مین پہر آیا اور کلام اوس بیدین کا بیان کرکے عرض کرنے لگا یابن رسول اللہ یہہ کلام مخالف کا مجہے فقر سے زیادہ برا معلوم ہوا فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَهِّلُ اللّٰهُ عَلَيْكَ پس حضرت نے یہہ سنکے ارشاد کیا کہ حق تعالے نے تیرے مشکل کو آسان کیا ثُمَّ نَادٰى اِلٰى جَارِيَةٍ فَقَالَ هَاتِي فَطُوْرِي پہر حضرت کنیز کو پکارے اور فرمایا لا کہانا ہمارا فَاَتَتْ بِقُرْصَيْنِ مِنَ الشَّعِيْرِ عَلَيْهِمَا النُّخَالَةُ پس

لائے خادمہ دو روٹیان جو کے کہ بہوسے اوسکے لگی تہے یعنی آرد جو مثل جناب علی ابن ابیطالب
بیئے چہنا کہاتے تہے وَقَالَ خُذْهُمَا قَالَ فَاخَذْتُهُمَا فَخَرَجْتُ اور حضرت نے ارشاد کیا لیے
پس وہ دونون روٹیان لے لین اور باہر آیا مین فَنُقِلْتُ اَشْتَرِيْ بِهِمَا حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی مَحَلَّتِیْ پہر
مین جانب راست وچپ دیکہتا تہا مگر کوئی چیز نظر نہ آتی تہے کہ اون روٹیون کے عوض
مین لون مین تا آنکہ اپنے محلے مین پہنچا مین وہان دوکانین تہین کہ دروازہ سے پر اون کے
سایہ مین دو شخص بیٹہے تہے فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِیْ بَابِ حَانُوْتِ اَحَدِهِمَا سَمَكٌ قَدْ
اَنْتَنَ پس مینے دکان مین دیکہا تو ایک مچہلی رکہی ہے کہ بو کر گئی ہے پس مینے کہا اوسکی مالک
سے کہ میرے پاس روٹی ہے اسکی عوض مین چاہتا ہون کہ اس ماہی کو لون اوس نے کہا ضَعِ
الْقُرْصَ وَخُذْ مَا تَشْتَهِیْ رکہدے روٹی اور جو چاہے لیلے پس مینے کہا نمک بہی مین چاہتا ہون
وہ لیا دوسری روٹی رکہدی جو پایا لیکے چلا مین گہر اپنے وَاَغْلَقْتُ الْبَابَ وَاشْتَغَلْتُ
بِاِصْلَاحِ السَّمَكِ مین دروازہ بند کرکے اوسکے صاف کرنے مین مشغول ہوا فَاِذَا فِیْ جَوْفِهٖ
جَوْهَرَةٌ اَكْبَرُ مَا يَكُوْنُ پس ناگاہ اوسکے شکم سے ایک گوہر بزرگ نکلا کہ مثل اوس کے
نکلا کہ مثل اوسکے نہین ہوتا پس ناگاہ کسی نے دروازے کی زنجیر ہلائی کہ وہ دونون شخص روٹیان
لیئے ہوئے آئے اور بولے اَنْتَ اَخُوْنَا قَدْ صَارَ حَالُكَ هٰكَذَا حَتّٰی نَاكُلَ مِثْلَكَ
هٰذَا افسوس تو بہائی ہمارا ہے اور تیرا یہہ حال ہے کہ تو یہہ روٹیان کہاتا ہے اور ہم تجہسے
یہہ لیکے کہائین یہہ ہمنے تجہے کو دین افسوس وہ جانتے تہے کہ وہ روٹیان اوس شخص کے
کہانیکے ہین یہ نجانتے تہے کہ یہہ امام زمان مالک زمین وآسمان کے کہانیکی ہین ثُمَّ خَرَجَا مع
وہ روٹیان وہ لیکے چلے گئے ناگاہ خادم نے جناب سید الساجدین کے دروازے کی زنجیر ہلائی
فَقَالَ اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُوْلُ لَكَ اور کہا اوس نے کہ حضرت نے
فرمایا ہے تجہسے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يَسَّرَ اَمْرَكَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ اسے شخص خدا نے تیرے
مشکل کو آسان کیا پس شکر خدا کرا اور وہ روٹیان ہمارے ہمین بہیج دے کہ ای بہائی

وہ رونٹیان سوا آل رسول کے کسی سے نہ کہا جا مین گے افسوس مقام سر حسینی کا اور خاک
اوڑاسینے کا سے کرلیسے زاہد خلق اور معجز نما کو کیسی کیسی رنج و آزار فرقہ اشرار نے
دیے اور کس کس ذلت سے شتر برہنہ پر اوس جناب کو سوار کیا ہاتھون کو اوس جناب کے
رسیے سے باندہی لیے جاتی تھے اور ابن زیاد نے حکم کیا تھا کہ راہ شام مین انہین
آب وطعام سے ترسانا یہہ حال اہلبیت رسول خدا کا پہنچا تھا کہ لوگ اونہین دیکھہ کے
خوش ہوتی تھے اور اونہین برا کہتی تھے چنانچہ سید ابن طاوس نے روایت کے
ہے کہ جب عترت محبوب رسولخدا اس شکل سے داخل شام ہوئے فَاَتَاهُمْ شَيْخٌ مِنْ
اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَتَلَكُمْ وَاَهْلَكَكُمْ پس ایکمرد ضعیف اہل شام سے تماشا دیکھنے
قیدیون کا آیا پس دیکھکے کہنے لگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خدا نے تمہین قتل کیا اور تمہین ہلاک کیا وَقَطَعَ
قَرْنَ الْفِتْنَةِ عَنِ الْاِسْلَامِ اور تمہارے تباہ ہونے سے بیخ فتنہ و فساد سلطان سے
مستاصل ہوے وَلَمْ يَبَالِ عَنْ شَتْمِهِمْ اور اسیطرح اہلبیت کے برا کہنے مین اوس نے کوتاہی
نکے جب وہ ساکت ہوا امام مظلوم بیمار کربلا نے اوس سے فرمایا آیا تو نے یہہ آیت
پڑہی ہے قرآن مین قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى خدا تعالی نے
فرماتا ہے کہہ اے رسولخدا اپنی امت سے کہ تمہین سوال کرتا مین تبلیغ رسالت پر تمسے
مزدوری اور اجر مگر محبت اپنی اہلبیت کی قَالَ بَلٰى وہ بولا ہان پڑہے ہی یہہ آیت مینے
قرآن مین قَالَ فَنَحْنُ اُولٰئِكَ جناب امام زین العابدین نے رو کی فرمایا اے شیخ ہم ہی
اقربا رسولخدا اور اہلبیت محبوب خدا ہین جو رسیون مین بندہی اونٹون پر سوار ہین ہماری محبت
خدا نے واجب کی ہے پھر فرمایا یہہ آیت تو نے پڑہی ہے کہ خدا فرماتا ہے
وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ قَالَ بَلٰى اے رسولخدا دو اقربا کو حق اون کا وہ بولا پڑہی ہے
قَالَ فَنَحْنُ هُمْ حضرت نے فرمایا اے شیخ وہ اقربا رسول خدا ہمین ہین جو اس طرح
سے آوارہ وطن کرکے پھرائی جاتی ہین پس حضرت نے فرمایا آیا تو نے یہہ سنا ہے

آیت قرآن میں پڑھی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ
تَطْھِیْرًا قَالَ بَلٰی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کرے تمسی رجس و
برائی کو اے اہلبیت رسول اور پاک و طاہر کرے تمہیں ہر برائی سے وہ بولا ہاں بے
جوان یہہ بھی آیت مینے قرآن مین پڑھی ہے قَالَ فَنَحْنُ ھُمْ حضرت نے روکی فرمایا اے
شیخ وہ اہلبیت رسول کبیر وہ مالک چادر تطہیر ہمیں ہیں کہ سر پر ہمارے عمامہ ہی نہ دوش پر
ردا ہے یہہ اوسے رسول کے نواسے میاں چادر کو محتاج ہیں فَبَقِیَ الشَّیْخُ نَادِمًا سَاکِتًا وَ بَکٰی
وَرَمٰی عِمَامَتَہٗ عَلَی الْاَرْضِ پس وہ ضعیف ندامت سے چپ کھڑا تھا پھر روکے عمامہ اپنا زمین پر
پھینک دیا اور سر سوی آسمان اوٹھا کر کہنے لگا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
تین بار یہہ کہا خداوندا میں توبہ کرتا ہون تیری درگاہ میں پھر بولا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ
اِلَیْکَ مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمِنْ قَتَلَۃِ اَھْلِبَیْتِہٖ خداوندا میں بیزاری
ڈھونڈتا ہون دشمنان آل رسول سے اور جنہوں نے قتل کیا اہلبیت رسول کو پھر عرض کرنے لگا
اے مولا یہہ آیات مینے قرآن میں پڑھیں تھیں مگر میں نہ سمجھا تھا آج تک کہ یہہ آیات آپکے
شان میں نازل ہوئی ہیں ھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ اے مولا گناہ عظیم صادر ہوا اس غلام سے اب میری
توبہ بھی قبول ہوگے فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ اِنْ تُبْتَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ پس وہ جناب مثل دریاے
رحمت الہی جوشمیں آئے یہہ کلام محبت اوس سے سنکے فرمایا ای شیخ اگر توبہ تو کریگا تو توبہ
تیری قبول ہوگی وَاَنْتَ مَعَنَا اور تو دوست ہمارا ہوا اور تو ہمارے ساتھہ ہوگا صحرا
حشر اور باغ جنت میں پس یہہ خبر یزید ملعون نے سنی فَاَمَرَ بِقَتْلِہٖ فَقُتِلَ رَحِمَہُ اللّٰہُ
حکم کیا اوس شقی نے کہ اوسے جلد قتل کرو پس شہید ہوا وہ بزرگ اور شہدا میں مثل
حر شامل ہوا اور اہلبیت محبوب خدا دروازہ یزید پلید پر پہنچے قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّا اُمِرَ یَزِیْدُ
بِاِدْخَالِنَا عَلَیْہِ جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ جب ہمیں طوق اور زنجیر میں
گرفتار کرکے دروازہ یزید پر پہنچایا تو اوس شقی نے حکم کیا کہ اہلبیت حسین کو میرے

دربار مین لاؤ اور وہ ملعون ہمین لینے کو آئے تو دختران فاطمہ کے پاؤن دربار یزید کے طرف
نہ پڑتے تھے کہ وہان سوا اور لوگون کے سات سو کرسی نشین بیٹھے تھے اقبلونا
بحبال فاء یقونا مثل الاغنام وہ شقی رسیان لائے اور باندھا ہمین مثل بکریون کے
وکانت الحبل بعنقی وبکتف عمتی وفی زند ام کلثوم وعنق سکینۃ وکتف رقیۃ
اسطرح جیسے کہ ایکسرا رسی کا تو وہ معجز نما فرماتے ہے کہ میرے گلو سے محمد کے
طوق وار مین بندہا تھا اور بازو اور ہاتھ زینب وام کلثوم دختران فاطمہ کا جکڑا ہوا
تھا اور گلا میرے بہن سکینہ یتیم پدر کا اور بازو رقیہ کا بندہا تھا اور باقی سب رانڈین اور
بچے بندہے تھے وکلما قصرنا من المشئ وقوا علی رؤسنا بعید ان الساج
اور جو چلنے مین قصور کرتا تھا اور چل نہ سکتا تھا تو وہ شقی سرون پر نیزہ مارتے تھے
تا آنکہ زیر تخت یزید دربار عام مین کھڑا کیا فقلت لہ ما ظنک برسول اللہ لو یرانا
بہذا الحال بین یدیک پس مینے کہا اے یزید کیا گمان ہے تجھے اگر دیکھتے رسول خدا
ہمین تیرے سامنے اس حال سے سید اظہر علی کربلائی نے کتاب زاد العاقبت مین جناب
امام محمد تقی سے روایت کی ہے کہ اوسوقت اشعب ملعون نے یزید سے عرض کی اے
اسیر اطفال حسین اور اہلبیت رسول الثقلین کو ایسے مکان مین قید کر کہ جہان خار و خس
پڑا ہوا اور سانپ اور بچھو سے وہ مکان بہرا ہو تا خوف سے اون کے یہہ مرجائین یزید
بولا کہ مین تو بادشاہ وقت تھا جو چاہا مینے کیا تجھے کیا ہے جو اون کے حق مین یہہ کہتا ہی
وہ ملعون بولا محض تیرے خوشی کے لئے کہ تو شاید خوش ہو میرے بات سے قال الخبیث لعنہ
فی ہذا الامر فاحبسہم فی مثل ہذا المکان وکان الماء ایضا منہا بعیدا اگر وہ شقی
کہ مینے تجھے اختیار دیا کہ ایسے ہی مکان مین تلاش کرکے انھین قید کر کہ جہان خار و خس ہو
اور سانپ اور بچھو ہون اور پانی بہی وہان سے دور ہو کیا عداوت تھے اہلبیت سے
پس وہ شقی تلاش کرنے لگا فوجد دارا عند حصن الشام پس پایا اوس شقی نے ایک مکان قریب

شہر پناہ شام کے کہ اوسمین سانپ اور بچھو بہت تھے اور وہ مکان سات سو برس سے
خراب پڑا تھا پس اوس مکان مین اہلبیت کو قید کیا اِذَا اجْتَمَعَ الْعَقَارِبُ وَالْحَیَّاتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ
الْحُسَیْنِ فَانْکَبُّوا عَلٰی اَقْدَامِہٖ یُقَبِّلُوْنَھَا وَیَبْکُوْنَ ناگاہ وہ سب سانپ اور بچھو جمع ہو گئے آگے
خدمت بیمار کربلا مین اور گر کے پاؤن پر بوسے دیتے تھے اور چومتے تھے اور آنکھین ملتے
تھے اور بے اختیار روتے تھے جناب زینب و ام کلثوم نے فرمایا ایجان عمہ کام ان کا کاٹنا
اور ڈنک مارنا ہی مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہہ تمہارے پاؤن پر پڑی روتے ہین قَالَ یَا عَمَّۃُ سَلِیْ عَنِ
الْعَقَارِبِ وَالْحَیَّاتِ لِمَا تَبْکُوْنَ فَسَئَلَتْ عَنْ بُکَائِھِمْ جناب امام زین العابدین نے عرض کیے
ای پھوپھی آپ ہی ان سے سوال کیجیے کہ کیا سبب ہے تمہارے رونیکا جناب زینب نے فرمایا
ای سانپ اور بچھو تمہارا کام تو کاٹنا اور ڈنک مارنا ہے تم کیون روتے ہو وہ سب بقدرت خدا گویا
ہوئے اور عرض کیے یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَحْنُ مُقِیْمُوْنَ فِیْ ھٰذَا الدَّارِ مِنْ سَبْعِمِائَۃِ عَامٍ اے
دختر رسول خدا ہم سات سو برس سے یہان مقیم ہین اور جناب عیسی نے ہمین پیام پروردگار
پہنچایا تھا کہ ای سانپ اور بچھو ایک وقت ایسا ہوگا کہ اہلبیت پیغمبر آخر الزمان اس
مکان مین غل و زنجیر مین گرفتار یہان قید ہون گے اور منافقین اسقدر اہلبیت نبوت کو ذلیل و خوار جائین گے
اور مسافر و غریب الوطن جان کے واسطے بھیجتے اون کی کیے اوین گے پس تمہین چاہیے کہ تم
ہر چار طرف پھرنا اور حرمت آستانۂ رسالت پناہ کی نگاہ رکھنا اور جو ملعون کہ عزم حرم سرا کا
کرے تم سب جمع ہو کی کاٹنا کہ تمہاری ہیبت سے اپنی ارادی سے باز رہین پس جناب زینب نے
فرمایا خوشا حال تمہارا اے سانپ و بچھو کہ تم مصیبت اہلبیت رسالت مین شریک ہوئے
پس جب تک رہی اہلبیت اوس مکان مین وہ سب ہر چہار طرف سے محافظت کرتے تھے اور جو ملعون
قصد آنیکا کرتا تھا وہ کھنچے اوٹھا اوٹھا جمع ہو جاتی تھے وہ شقی ہیبت سے نہ آتی تھے اور بھاگ
جاتے تھے اور یزید سے خبر کرتے تھی تو وہ شقی کہتا تھا الحمد للہ دشمن میرے سزا کو
پہونچے کیا بھیجا تہا وہ شقی اور شرم نہ آئی اون ملعونون کو کہ حیوان تو یون پاسداری

رسول خدا کی عترت کی کرین اور وہ ظلم وستم سے باز نہ آئے روایت شصت وسوم
ثواب گریہ پھر چومنا جناب رسول خدا کا دہن حضرت امام حسن اور
گلوئے امام حسینؑ اور داخل ہونا اہل حرم کا دمشق مین نصف شب کو
اور پتھر مارنا ام حجام کا سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام پر
شیخ مفید وشیخ طوسی علیہما الرحمہ نے احمد بن یحیی سے اور اوس نے ربیع ابن منذر سے
اور اوس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب امام حسینؑ سے سنا مینے کہ
حضرت نے فرمایا مَامِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً اِلَّا بَوَّأَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ
اَحْقَابًا جو شخص کہ ہمارے حال پر غمناک ہوا اور ایک آنسو اوسکا ہم اہلبیت کے مصیبت پر نکلے
تو خدا تعالی اوسکے عوض مین جنت مین بہت جگہ دیگا احمد بن یحیی نے کہا مینے جناب امام حسینؑ کو
خواب مین دیکھا اور پوچھا حضرت سے اس حدیث کو کہ مینے یون سنا ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے ارشاد کیا یونہین ہے جیسا کہ تو نے سنا ہی فَقُلْتُ
سَقَطَ الْاِسْنَادُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عرض کیے مینے کہ آپ اسناد اسکے مجہہ مین اور آپ مین
سے ساقط ہوگئی اب مین جس سے کہون گا یہی کہون گا کہ مینے خود سنا ہے امام علیہ السلام
سے عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَضْرَةِ النَّبِيِّ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابن
عباس سے منقول ہے کہ ایک روز مین خدمت فیضدرجت جناب رسولخدا مین حاضر تھا کہ
ناگاہ جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسین تشریف لائے لَمَّا نَظَرَ النَّبِيُّ اِلَيْهِمَا بَكَى وَسَالَ
الدُّمُوعُ عَلَى خَدَّيْهِ وَاَخَذَهُمَا وَضَمَّهُمَا اِلَى عُنُقِهِ جب نظر محبوب خدا کی اون کے
جمال عدیم المثال پر پڑے حضرت بیساختہ رونے لگے اور آنسو رخسارۂ انور پر روان ہوئے
اور دونو جگر گوشون کو گلے سے لگایا فَقَبَّلَ فَمَ الْحَسَنِ وَنَحْرَ الْحُسَيْنِ پس دہن اقدس
امام حسنؑ کو چوما اور گلوے امام حسینؑ کو فَمَضَى الْحُسَيْنُ اِلَى اُمِّهِ بَاكِيًا فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ
بَكَتْ وَضَمَّتْهُ اِلَى عُنُقِهَا وَقَالَتْ مَا يُبْكِيكَ يَا حُسَيْنُ پس یہ بات محبوب خدا کی حبیب رسولخدا

ناگوار ہوئی اوسکے اور روتے ہوئے اپنی مادر خوش کردار فاطمہ زہرا پاس آئے جناب فاطمہ
اونھین روتا دیکہکر بیقرار ہوگئین اور گلے سے لگا کی بولین اے جان مادر کیون
روتے ہو قَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِی اِنَّ جَدَّنَا قَبَّلَ فَمَ اَخِی وَقَبَّلَ نَحْرِیْ اَیَّ شَیْءٍ فِی فَمِی کَرِہَ بِہٖ
جَدِّیْ بولے رو کر کیون نہ رووٗن اے امان کہ نانا نے بھائی کا موہنہ چوما اور میرا
گلو چوما میرے موہنہ مین کیا تہا جس سے نانا نے کراہت کی جناب سیدہ نے یہہ سنکی
چادر عصمت سر پر اوڑہے اور ہاتھہ امام حسین کا پکڑ کے خدمت رسولخدا مین چلین
کہ جلدی سے رفتار سے قدم مبارک کانپتے تھے تا آنکہ خدمت رسولخدا مین آئین جناب
رسالتمآب یہہ حال اضطراب جناب فاطمہ دیکھکے رونے لگے وَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ یَا فَاطِمَۃُ اور
فرمایا اے پارہ جگر میرے تو کیون روتی ہی جناب سیدہ نے عرض کے
کیفیت اور ماجرا امام حسین کا اور کہا ای بابا مین اپنی حسین کے غمگین ہونی سے
روتی ہون حضرت نی یہہ سنکی سر اقدس جہکا لیا اور سوے زمین دیکھہ دیکھہ کے روتی تھے
ثُمَّ دَفَعَ رَاسَہٗ وَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ قَبَّلْتُ فَمَ الْحُسَیْنِ لِاَنَّہٗ یُسْقَی السَّمَّ وَیَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا
مَسْمُوْمًا وَھٰذَا حُسَیْنٌ یُذْبَحُ فَقَبَّلْتُ نَحْرَہٗ پھر حضرت نے سر اقدس اوٹہایا
اور فرمایا اے نور دیدہ میرے ای فاطمہ مینے حسن کا موہنہ اس لیئے چوما کہ اسے
ظالم زہر دینگے اور یہہ زہر سے شہید ہون گے اور اے فاطمہ حسین تیرا ذبح ہوگا تیغ ابدار سے
اس لیئے سینے گلا چوما اسکا پس یہہ سنکی جناب معصومہ نے صدا سیے وا ویلا وا حسرتا وا
اباعبداللہ کے بلند کی اور عرض کے اے رسولخدا آیا یہہ واقعہ تمہارے زمانے مین ہوگا اور تمہارے
سامنے حسن کو زہر دینگے اور حسین کو ذبح کرین گے حضرت نی فرمایا نہین یہہ سب لعد میرے
ہوگا جناب فاطمہ نے کہا مین جیتی ہون گے اوسوقت جو دیکھون گی ذبح ہونا حسین کا اور اوسکا
خون موہنہ پر ملون گے اور خدا سے شکایت کرون گی حضرت نی فرمایا تو نہیے ہوگے ای
فاطمہ جناب امام حسین رونے لگی جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ای فرزند اوسوقت

اوسوقت کوئی تیرا مددگار ویاور نہوگا اے حسین تجھے اور تیرے اہلبیت کو پانی نہ دین گے
یہہ واقعہ محرم مین ہوگا شیعہ ہمارے ہر ماہ محرم مین مصیبت تیرے تازہ کرین گے اور روئین گے
مصیبت پر تیرے تا روز قیامت قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ مَا جَزَاءُ ھُمْ جناب امام حسین نے عرض کیے
اے جد بزرگوار کیا جزا ہے میرے ماتم دارون کے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا اٰخُذُ بِاَیْدِیْہِمْ وَ
اُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ حضرت نے فرمایا اے حسین مین اون کا ہات پکڑون گا اور داخل بہشت
کرونگا قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا اَسْقِیْہِمْ مِنَ الْکَوْثَرِ جناب امیر المومنین نے فرمایا مین اونھین
حوض کوثر سے سیراب کرونگا جناب فاطمہ نے فرمایا مین کھڑی رہونگی جب تک کہ حق تعالے
میرے شفاعت گریہ کنندگان حسین کے حق مین قبول کرے اور رونیوالونکو اور زائرون کو حسین کے
داخل بہشت کرے جناب امام حسین نے فرمایا کہ جب تک میرے رونیوالی اور زایر اور تعزیہ دار
بہشت مین نہ جاوینگے مین قدم بہشت مین نہ رکھونگا پس سب کے رونیکی آواز بلند ہوئی پس جای
تامل ہے کہ جناب سیدہ کو سنکی یہہ صدمہ ہوا اوسوقت کیا حال ہوا جناب سیدہ کا جبکہ یہ خبر دیکھتین
یا دیکھتین سر حسین کا جب اوسے نیزے پر رکھکی شہر شہر پھراتی تھے اور دیکھتین بیٹیون کو
اپنے جب بازارون مین پھرائی جاتی تھین اور وہ فریاد کرتی تھین رُوِیَ لَمَّا وَرَدَ حَرَمُ الْحُسَیْنِ
فِیْ دِمَشْقَ کَانَ نِصْفُ اللَّیْلِ چنانچہ منقول ہے کہ جب عترت امام حسین شہر دمشق مین پہنچے تو نصف
شب گذرے تھے وَھُنَّ عَلٰی نُیُوْقٍ ھِزَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ مُّشَقَّقَاتِ الْجُیُوْبِ لَاطِمَاتِ
الْخُدُوْدِ فِیْ بُکَاءٍ وَّنَحِیْبٍ اور وہ بی بیان شتران لاغر برہنہ پر سوار گریبان پہٹی ہوئے
طمانچے مونہہ پر مارتی ہوئین اور اس بیقراری سے روتی تھین کہ ساتھ کے لوگ بعضی روتی تھے
اور بعضے خوش ہوتے تھے وَمِنْ خَلْفِہِنَّ عَلِیٌّ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ اور پیچھے حرم کے
علی ابن حسین ہے ایک شتر لاغر برہنہ پر سوار نہایت علیل وبیمار تھے فَخِذَاہُ تَشْخُبُ دَمًا مِمَّا
اَصَابَہُ مِنَ الضَّرْبِ وَفِیْ عُنُقِہِ طَوْقٌ حَدِیْدٌ مَغْلُوْلُ الْیَدَیْنِ بَاکِ الْعَیْنَیْنِ اور ساق پا
اوس جناب کے زخمی ہوئے تھے اور خون جاری تھا مسافت راہ سے اور گلوئی مبارک مین

طوق آہنی تھا دونوں ہات گردن میں تھے اور بیساختہ روتی تھے وَالنَّاسُ فِي ضَجَّةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ
بَكَى وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ مَسْرُورٌ اور غل اور شور رونے کا بلند تھا بعضے حال اہلبیت پر روتے تھے
اور بعضے شادہوتی تھے پس وہ قافلہ دروازہ دمشق پر کھڑا ہوا اوسوقت اہلبیت رسالت حسین
حسین کہہ کے روتی تھے اور سب سے زیادہ سکینہ روتی تھے اور عجب حال تباہ کیا تھا اور
کہتے تھے ای ای پدر مہربان اگر تم قتل نہوتے تو ہم کاہیکو اس ذلت وخواری سے یہان آتے
فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ اُسْكُتِي يَا بِنْتَ الْحُسَيْنِ قَدْ اَحْرَقْتِ قَلْبِي پس جناب زینب نے فرمایا خاموش
رہو اے سکینہ دختر حسینؑ کہ تیرے رونے سے دل میرا جلا جاتا ہے وہ دلخستہ نالان ہوتی
تھے وَقَالَتْ يَا عَمَّتِي كَيْفَ لَا اَبْكِي وَقَدْ صُرِعَ اَبِي عَلَى الْاَرْضِ الرَّمْضَاءِ لَيْسَ اَحَدٌ مَعَهُ يُحَافِظُهُ
اور کہتے تھے ای پھوپھی کیون گریہ نہ روؤن مین بہ تحقیق کہ بابا میرے زمین پر پڑے ہین
کوئی اون کے نعش پے سرپر نگہبانی کرنے والا نہین ہے اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ دَارَ وَالرَّاسُ
فِي اَسْوَاقِ دِمَشْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاضِعِ ناگاہ صبح طالع ہوئی پھر حکم کیا یزید نے کہ سر
حسینؑ مع عترت رسول الثقلین شہر شام کی تمام کوچہ وبازارین پھراؤ تا سب اہل شہر انھین
اس حال سے دیکھین پس اون بدبختون نے روز روشن تمام شہر کے بازار وکوچہ مین اہلبیت کو
مع سرہاے شہدا پھراتی تھے اور تمام مردوزن تماشے کو جمع تھے پس جناب زینب زور روکے
فرماتی تھین وَامُحَمَّدَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاعَلِيَّاهُ وَافَاطِمَتَاهُ لَوْكُنْتُمْ فِي الْاَحْيَاءِ
يَنْظُرُوْنَ مَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ بِنَا نَحْنُ فِي ذُلٍّ وَيُطَافُ بِنَا فِي الْاَسْوَاقِ بَيْنَ الْفُسَّاقِ اے
رسول خدا اور اے علی مرتضی اگر تم زندہ ہوتے دیکہتی حال ہمارا کہ کیا کیا ہم سے ان فاسقون
نے بدسلوکی کی ہے کہ اس ذلت سے بازارون مین پھرائے جاتی ہین درمیان نامحرمون کے
ثُمَّ بَكَتْ بُكَاءً مِثْلَ ثَكْلِ اُحْتِيَّ بَكَتِ النِّسَاءُ پھر اس بیتابی سے روئین کہ سب اہل حرم جناب زینب
کے رونے سے رونے لگی تا آنکہ یزید لعین نے حکم کیا کہ سرون کو مع اہلبیت حرم میرے
پاس لاؤ پس وہ شقی متوجہ خانہ یزید ہوئے قَالَ الرَّاوِي فَنَظَرْتُ قَبْلَ دُخُوْلِ الرَّاسِ فِي دَارِ يَزِيْدَ

اِلَى خَمْسِ نِسْوَةٍ فِي رَوْشٍ وَيَتَضَاحَكْنَ راوی کہتا ہے کہ ابھی سر شہیدون کے دروازہ
یزید تک نہین پہنچے تھے کہ دیکھا مینے پانچ عورتون کو ایک کوٹھے پر کہ وہ ملعونا بنِ اس
حال سے اہلبیت کی بہت شاد تھین اور بہت ہنستی تھین وَفِيهِنَّ عَجُوزَةٌ قَدِ انْحَنَى ظَهْرُهَا
اور اون عورتون مین ایک عورت ایسی تھے کہ ضعف سے کمر اوس ملعونہ کے خم ہوگئی تھے فَلَمَّا
صَارَ الرَّاسُ الشَّرِيفُ قَرِيبًا مِنْهَا قَدْ مَدَّتْ إِلَى الْحَجَرِ پس جب سر اقدس امام غریب کا وہ سر
جسے رسول خدا سینے پر رکھتے تھے قریب اوس حرامزادی کے پہنچا عداوت جناب سیدہ
اور جناب امیر سے اوس بے حیا نے ہاتھ ایک پتھر کے طرف بڑہایا اور پتھر اوٹھا لیا فَضَرَبَتْ رَاسَ
الْحُسَيْنِ حَتَّى صَارَتِ الْجِرَاحَةُ فِي رَاسِهِ الشَّرِيفِ پس اوس بے حیا نے اس زور سے پتھر سر اقدس پر
مارا کہ سر مبارک مجروح ہوگیا اور اعجاز سے خون بہنے لگا فَعِنْدَ ذَالِكَ بَكَتِ النِّسَاءُ بُكَاءً
شَدِيدًا وَلَطَمْنَ الرُّؤُسَ یہہ حال دیکھہ کے سب اہلحرم نے رونیکا شور مچایا اور پیٹنا شروع
کیا اور جناب زینب پکارین اَيْنَ جَدِّي مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفَى لِيَرَى مَا فَعَلَتْ هٰذِهِ الْمَلْعُونَةُ
کہان ہین نانا رسول خدا کہ دیکھتے یہہ بے ادبی سر اقدس سے میرے بہائی کی اس ملعونہ
نے کی ثُمَّ قَالَتْ يَا اُمَّاهُ هٰذَا الرَّاسُ الَّذِي قَدْ وَضَعْتِ عَلَى صَدْرِكِ پہر پہر بولین اے
امان فاطمہ زہرا یہہ وہ سر ہے کہ جسے اپنے سینے پر رکھتی ہتین آج اسکا یہہ حال ہے
کہ نیزے پر رکھا ہے اور اوس پر اس ملعونہ نے یہہ ظلم کیا کہ پتھر مارا ثُمَّ اِنَّ سُكَيْنَةَ لَطَمَتْ
رَاسَهَا وَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ كَيْفَ صَارَ حَالُكَ سکینہ خاتون نے سر پیٹ لیا اور کہا کہ اے
ای بابا میرے یہہ تمہارا کیا حال ہوا کہ اب مجھے ظالم بتیر رحم نہین کہاتے راوی کہتا ہے
ہم اس ماجرے سے متفکر تھے اِذْ سَقَطَ الرَّوْشُ مِنْ اَعْلَاهُ فَهَلَكَتِ الْعَجُوزَةُ وَمَنْ
كَانَ حَوْلَهَا مِنَ النِّسْوَةِ کہ ناگاہ وہ کوٹہا گر پڑا پس وہ بڑہیا اور چارون عورتین واصل
جہنم ہوئین روایت شصت وچہارم ثواب بکا اور ورود عبل مجلس
جناب امام زین العابدین مین اور مرثیہ پڑہنا پیش امام اور داخلۂ اہلحرم

مجلس یزید میں اور مانگنا شامی کا کنیزی میں جناب سکینہ کو اور بددعا کرنا
جناب ام کلثوم کا اوس شقی کے لیے عن الصادق لکل شیئ ثواب الا
الدمعۃ فینا جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شی کے لیے پروردگار نے ثواب معین کیا ہے
مگر رونا ہم اہلبیت کی مصیبت پر کہ اسکے ثواب کے کچھہ حد مقرر نہیں ہے یعنی بحید خدائی ثواب اوسکے
لیے مقرر کیا ہے حکی عن دعبل الخزاعی انہ قال بعضی کتب معتبرین دعبل خزاعی سے
منقول ہے کہ کہا اوس نے دخلت علی سیدی و مولای علی بن موسی الرضا فی مثل
ھذہ الایام کہ حاضر ہوا میں خدمت جناب رضا میں مثل ان ایام کے یعنی ایام عاشورہ کے
دیکھا میں نے کہ حضرت نہایت محزون و ملول بیٹھے تھے اور گرد حضرت کی اصحاب ہیں فلما رآنی
مقبلا قال لی مرحبا یا دعبل میں جب مجھے آتے دیکھا فرمایا مرحبا اے دعبل کہ تو مرثیہ گو
ہے ہم اہلبیت کا اور خوشا حال اوسکا جو ہم اہلبیت کا دوست یا ہمارے ثنا کرے اور مرحبا
اوسے جو ہماری نصرت کرے ہات سے یا زبان سے ثم انہ وسع لی فی مجلسہ واجلسنی
الی جانبہ پھر حضرت نے جگہہ دی مجھکو اپنی مجلس میں اور اپنی قریب مجھے بٹھایا ثم قال لی
احب ان تنشد فی الحسین علیہ السلام شعرا پھر مجھہ سے مخاطب ہوکر فرمایا
اے دعبل میں چاہتا ہوں کہ تو مرثیہ میرے جد مظلوم حسین کا پڑھ فان ھذہ الایام ایام
حزن کانت علینا اھل البیت اے دعبل یہہ ایام عاشورہ وہ ایام ہیں کہ اہلبیت رسول و
فرزندان بتول ان دنوں کمال مصیبت میں تھے و ایام سرور کانت علی اعدائنا
خصوصا بنی امیۃ اور اے دعبل یہہ دن سرور و شادی کے ہیں ہمارے دشمنوں کے
لیے خصوصا بنی امیہ کہ وہ نہایت شاد و مسرور تھے ان دنوں میں یا دعبل من بکی او ابکی
علی مصابنا ولو واحدا کان اجرہ علی اللہ اے دعبل جو شخص روے یا رلاوے
اگرچہ ایک شخص کو ہی رلاوے ہماری مصیبت بیان کرکے اجر و ثواب اوسکا خدا پر ہی یا دعبل
من ذرفت عیناہ علی مصابنا حشرہ اللہ معنا اے دعبل جنکے آنسو ہمارے مصیبت میں

ہمین خدا اوسے ہمارے ساتہہ محشور کریگا یا دعبل من بکا علی مصاب جدی الحسین غفر الله ذنوبه البتة اے دعبل جو روئے مصیبت پر میرے جد مظلوم امام حسینؑ کے تو البتہ خداوند عالم تمام گناہ اوسکے بخشیگا پھر حضرت اوسکے اور ایک پردہ واسطے پردہ حرم محترم کو کھینچا ثم التفت الی وقال لی ارث الحسین فانت ناصرنا ومادحنا فلا تقصر پھر مخاطب ہوکے فرمایا ای دعبل اب مرثیہ امام مظلوم حسینؑ غریب کا پڑہ کہ تو ناصر و مداح ہمارا ہے تا زندگی نصرت و مدح سے ہمارے ہاتہہ نہ اوٹھانا قال دعبل فاستعبرت وسالت عبرتی وانشدت دعبل کہتے ہین کہ حضرت کے کلام سے مین رونے لگا اور آنسو بہنے لگے اور مرثیہ پڑہنا مینے شروع کیا حضرات بغور سنئے اس مرثیہ کو کہ یہہ وہ مرثیہ ہے کہ امام کی صحبت مین پڑہا گیا ہے اور جناب امام رضا اسپر روئے ہین **مرثیہ** افاطمة لو خلت الحسین مجدلا وقد مات عطشانا بشط فرات یعنی اے فاطمہ اگر تم زندہ ہوتین اور دیکھتین حال اپنے پارہ جگر حسینؑ کا جب صحرائے کربلا مین کنارہ فرات پر پیاسے ذبح کئے گئے اور نعش مجروح اونکے ریگ طپان پر پڑے تھے حضرات مقام رونیکا ہے کہ جناب فاطمہؑ حسن حسینؑ کو ہوای گرم مین نہ نکلنے دیتی تھین وہ حسینؑ برہنہ تن کرکے بے سر ہاتہہ ریگ گرم پر دہوپ مین پڑا تھا افسوس جسے فاطمہؑ نے سینے سے جدا نہ کیا اور اوسکا بچھونا خاک گرم کربلا ہو منقول ہے کہ ایکبار جناب رسول خدا اور علی مرتضے کہین تشریف لیگئے تھے جناب امام حسینؑ کھیلتے ہوئے باہر چلے گئے تھے اور تا وقت عصر گھر مین نہ آئے جناب سیدہ کا عجب حال ہوا تھا کہ روتی تھین اور کبھے روتی ہوئے گھر سے مسجد کو جاتی تھین اور کبھی مسجد سے دولت سرا مین آتی تہین تا آنکہ ستر بار مسجد مین گئین اور آئین پس کیا حال ہوتا اوسوقت کہ نعش اوسے حسینؑ کے زمین گرم پر دیکھتین اور اوسپر ظالم گھوڑے دوڑاتا جاتے تھے **شعر** اذا للطمت الخد فاطمة عنده واجریت دمع العین فی الوجنات دعبل کہتے ہین یقین ہے کہ یہہ حال حسینؑ دیکھکے بیساختہ اے فاطمہؑ تم اپنے موںہہ پر طمانچے مارتین اور اشک خونین اپنی آنکھوں سے نعش مظلوم پر بہاتین **شعر** افاطمة قومی یا ابنت الخیر وانذبی

نُجُومَ السَّمٰوٰتِ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ ای فاطمہ اے دختر خیر البشر قبر شریف سے اوٹھو اور نوحہ و
زاری کرو اپنی ذریت کے حال پر کہ نعش پارہ پارہ اون کے زمین گرم کربلا پر پڑی ہے
قُبُوْرُهُمْ بِبَطْنِ النَّهْرِ مِنْ جَنْبِ کَرْبَلَا ٭ مُعَرَّسُهُمْ فِيْمَا بِشَطِّ فُرَاتٍ یعنی تمہارے
اولاد کی قبر کنار نہر علقمہ کے ہین زمین کربلا مین اور منزل و اقامت اور مسکن اون کا کنار فرات ہوا
اس سے مراد نعش عباس و قبر عباس ہے کیا وفا کی جناب عباس نے جناب امام حسین سے کہ آخر
اولاد جناب سیدہ مین شمار کیئے گئے حضرات ایسا ہی باوفا تھا وہ جناب چنانچہ اوس پیاسی نے
گھوڑا نہر مین مشک بھر نیکو ڈالا فَاغْتَرَفَ مِنَ الْمَاءِ غُرْفَةً وَاَرَادَ اَنْ يَشْرَبَ اوسکو چاہا کہ پیئین
سے اوس جناب نے پانی نہ پیا تھا چلو مین پانی اوٹھا کے چاہا کہ پیئین ناگاہ تشنگی حسین و فرزندان
حسین یاد آئی پہینک دیا پانی ہاتھ سے اور فرمایا هَلْ اَحُسَيْنٌ ظَامِيًا فِي الْحُسَيْنِ ٭
وَتَشْرَبِيْنَ بَارِدَ الْمَعِيْنِ افسوس اے نفس عباس یہ حسین فرزند جناب فاطمہ زہرا تو پیاسا ہو اور
تو پانی پیئے یہ کام دینداروں کا نہین ہے کہ بی آقا کی پانی پلائے پی لیے اور تو فرزند حیدر کرار
ہے یہہ کہکی مشک اوٹھا کے نہر سے پیاسے نکلی اور بالب تشنہ جان دی دریا پر فَيَا عَيْنُ
اَبْكِيْهِمْ وَجُوْدِيْ بِعَبْرَةٍ ٭ فَقَدْ اٰنَ لِلتَّسْكَابِ وَالْهَمَلَاتِ پس اے چشم مصیبت اہلبیت کے
رو اور اشک خونین برسا کہ وقت رونیکا اور آنسو بہانیکا یہہ ہے وہ کیا حال زونیکا ہی
دِيَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَصْبَحْنَ بَلْقَعًا ٭ وَاٰلُ زِيَادٍ تَسْكُنُ فِي الْحُجُرَاتِ کہ خانہ آبا و رسول خدا تو یون ویران
و برباد ہو جاوے اور آل زیاد حجرہای نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین بَنَاتُ زِيَادٍ فِي الْقُصُوْرِ مَصُوْنَةٌ
وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُنْهَتِكَاتٍ آہ آہ اے زمانہ غدار دختران ابن زیاد تو عمارتہای بلند اور
محلون مین پردہ نشین ہون اور بیٹیان رسولخدا کے کہ جنکے لئے زمین و آسمان خلق ہوئی یون
بے مقنعہ و چادر ہون جسطرح کنیزون کو قید کرتے ہین وَاٰلُ زِيَادٍ فِي حُصُوْنٍ مَنِيْعَةٍ وَاٰلُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْفَلَوَاتِ افسوس اے فلک سفلہ پرور ابن زیاد زناکار کو تو قلعہ ہای بلند و استوار
رہنی کو ملین اور دختران رسولخدا کو تو یون ستر ان منہ پر سر برہنہ بیابانون مین پھرا دے

کہ موںہہ اون کے حرارت خورشید سے جلتی تھے اور پوست اون کے چہروں کے اوترگئی تھے
ع وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ تَسْبِي حَرِيمُهُمْ وَآلُ زِيَادٍ آمِنُوا السَّرْبَاتِ افسوس کہ ذریت رسولخداء اور
عترت بتول عذرا تو زنجیر و طوق مین سلسل ہون اور اولاد ابن زیاد ملعون خاطرجمعی اور فراغ بالی
سے آرام کرین ع وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ تَخْسِفُ جُسُومُهُمْ + وَآلُ زِيَادٍ غَلَّظَ الْقَصَرَاتِ
افسوس کہ فرزندان رسولخداء کی تو نعشین زمین کربلا پر پڑی رہین کہ دنکو دہوپ مین جلین
اور رات کو اون پر شبنم پڑے اور اولاد زنا کا رشب و روز بعافیت اوقات اپنی محلون مین
بسر کرین ع وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ تَدْمَى نُحُورُهُمْ + وَآلُ زِيَادٍ رَبَّةُ الْحَجَلَاتِ ہزار حیف کہ
فرزندان رسول خداکے حلقوم سے تو خون بہتا ہو اور رگہائے گردن اون کے خنک کاٹی جاین
اور آل زیاد کے حلقوم آب سرد سے خنک سرد ہون بس مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ سر امام حسین
کے نیزون پر قطرات خون ٹپکتی ہون اور جسم اقدس ریگ طپان پر پڑا ہو اور آل معاویہ اور آل
زیاد گہرون مین شاد و خورم ہون اور بستر نفیس پر سوتی ہون اور دختران مشکلکشا اور عترت
شیر خدا یعنی وہ جناب زینب وام کلثوم کہ جنکی مان کا جنازہ شب کو اوٹھا تہا ان برہنہ پر سوار اہتہ
اون کے ریسمان ستم سے بندہی موںہہ پرنیل طمانچون کے پڑی دربار یزید مین آئین اور دختران یزید
ومعاویہ قصرہائے بلند مین پردہ نشین ہون قَالَ الرَّاوِي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ بْنِ
مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبر مین مذکور ہے کہ راوی نے لکہا کہ مین ایکروز
مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی صدا رونیکی میرے کان مین آئی کہ دل میرا گرنی لگا اور
آنسو میرے آنکہون سے جاری ہوئے فَرَأَيْتُ عِشْرِينَ نِسْوَةً كَسَبْيِ الرُّومِ وَالتُّرْكِ
قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوهَهُنَّ مِنْ أَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مینے کہ قریب بیس عورتون کے
باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے اوس مجلس مین آئین کہ موںہہ تو اون کے حرارت
آفتاب سے متغیر ہو گئی تھے وَخُدُودُهُنَّ مِنْ أَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوعُ تَسِيلُ اور رخسار اون کے
بسبب طمانچون کے مارنیکے نیلگون ہو گئی تھے اور آنسو موںہہ پر بہتی تھے اسطرح زیر تخت

اوس بدبخت کے اونھین کھڑا کیا اور وہ لعین پوچھتا تھا مَنْ هٰذِهِ وَمَنْ تَكُوْنُ يہہ
عورت کون ہے اور یہہ عورت کون ہے وہ لعین ایک بی بی کی سمت اشارہ کرکے بتاتے
تھے هٰذِهِ زَيْنَبُ وَهٰذِهِ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَهٰذِهِ سُكَيْنَةُ بِنْتُ
الْحُسَيْنِ یہہ زینب و کلثوم بیٹیان علی ابن ابیطالب کی ہین اور یہہ لڑکی سکینہ بیٹی حسین
ابن علی کی ہے فَوَثَبَ رَجُلٌ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَقَالَ يَا اَمِيْرُ مَا اُرِيْدُ اَنْ تَهَبَ لِيْ مِنْ هٰذِهِ
الْغَنِيْمَةِ كُلِّهَا مِنْ غَيْرِ هٰذِهِ الْجَارِيَةِ پس اس اثنا مین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام مین سے
اوٹھہ کھڑا ہوا اور یزید سے عرض کیے کہ اے امیر کچھہ نہین چاہتا کہ اس مال غنیمت مین سے مجھے دے
مگر یہہ لڑکی حسین کے کہ جسکا سکینہ نام ہے مجھے دیڈال کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤنگا فَانْضَمَّتْ
سُكَيْنَةُ اِلٰى عَمَّتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ یہہ کلام اوس شقی کا سنکر سکینہ مضطر ہوئین اور
ڈرکے دوڑکے اپنے پھوپھی ام کلثوم سے لپٹ گئین اور رو کر بولین يَا عَمَّتَاهُ اَوْلَادُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُوْا عَبِيْدًا اے پھوپھی اولاد رسولخدا کی لونڈیان بنائی جائینگے پس
جناب ام کلثوم نے اوس شقی سے فرمایا اُسْكُتْ يَا لُكَعَ الرِّجَالِ خاموش اے فاسق وفاجر
خدا تیرے ہاتھہ اور پاؤن اور زبان کو کاٹے اور بدن کو خشک کرے اور آنکھون کو اندھا کرے
تیرے اور فرزندون کو تیرے یتیم کرے اور جہنم کو تیری جگہہ کرے اِنَّ بَنَاتَ
الْاَنْبِيَاءِ لَا يَكُوْنُوْنَ خَدَمًا لِلْاَدْعِيَاءِ اے بیحیا دختران انبیا نہونگے کنیز حرامزادون کے
پس ابھی کلام اوس شہزادی کا تمام نہوا تھا کہ وہ لعین اونھین بلاؤن مین مبتلا ہوا
یہہ حال یہہ دیکھا مگر یزید ملعون نے اونھین رہا نکیا بلکہ حکم کیا کہ انھین لیجاکے قیدخانہ مین
قید کرو جہان دن کو دہوپ مین جلین اور رات کو اوس مین بھیگین مگر خدا نے کیا صبر دیا تھا
اون حضرات کو کہ اونھون نے یہہ ظلم سہے مگر دعا بد اون لعینون کے لیے
نہ کے ورنہ سب لعین غارت ہوجاتے روایت شصت و پنجم فضائل و معجزات
جناب امام زین العابدین اور احوال شام جانیکا اور خاتمہ طلب کرنا زہر کا

کنیز می ہین جناب ام کلثوم صلواۃ اللہ علیہا کا عَنِ الصَّادِقِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ ذُکِرْنَا
عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنَیْہِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَۃِ جناب امام جعفر صادق نے
فرمایا کہ جسکے سامنے ذکر مصائب ہمارا ہوا اور انکھون سے اوس کے آنسو نکلے اگرچہ برابر
پر مگس کے ہو غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکے
بخشتا ہے اگرچہ گناہ اوسکے برابر کف دریا کی ہون وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ اَوْ تَبَاکٰی اَوْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَھْلَ الْعَزَاءِ
کَاَنَّہٗ زَارَنِیْ عَلَی الْعَرْشِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً مَعَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور
جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص گریہ وزاری کرے مصیبت پر میرے فرزند حسین کے یا ذکر
کرے مصائب اوسکے یا بیٹھے مجلس ماتم مین اوسکے یا خدمت کرے اہل مجلس کی گویا اوسنے زیارت کی
میری عرش خدا پر ساتھ علی ابن ابیطالب کے چالیس مرتبہ رُوِیَ اَنَّ مُؤْمِنًا مِنْ اَکَابِرِ الْبَلْخِ یَحُجُّ
بَیْتَ اللّٰہِ الْحَرَامَ وَیَعُوْدُ قَبْرَ النَّبِیِّ فِیْ سَائِرِ الْاَعْوَامِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک مرد
مومن دیندار بلخی ہمیشہ حج خانہ کعبہ اور زیارت رسول کو آتا تھا بعد اوسکے خدمت مولائے
کونین جناب علی ابن الحسین مین حاضر ہوتا تھا اور کچھ تحفہ جات اپنے شہر کے نذر دیتا تھا اور مسائل
دین کے پوچھکے خبر جاتا تھا فَقَالَتْ لَہٗ زَوْجَتُہٗ اَرَاکَ تُھْدِیْ تُحَفًا کَثِیْرَۃً وَلَا اَرَاہُ مُجَازِیْ
عَنْہَا بِشَیْءٍ ایکبار اوسکے زوجہ نے کہا اے شخص مین ہمیشہ دیکھتی ہون تجھے کہ تو تحفے اور
سوغات کسیکی لئے لیجاتا ہے اور یہہ نہین دیکھتی ہون کہ وہ شخص تجھے عوض مین اوسکے کچھہ دے
بولا اے عورت ناقص العقل جسکو تو تہدید کرتی ہے وہ بادشاہ دنیا و آخرت ہے اور جو کچھہ
کہ خلق خدا مین ہے سب اوسکی ملک مین ہے اور وہ خلیفہ خدا اور حجت خدا ہے بندگان خدا پر اور
وہ امام اور فرزند امام اور مقتدا ہمارے ہے اور فرزند رسول خدا کا ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِکَ
مِنْہُ اَمْسَکَتْ عَنْ مَلَامَتِہٖ جب اوس نے اپنی شوہر سے یہہ سنا تو وہ چپ ہو گئی غرض دوسرے
سال بعد اوسکے حج آیا خدمت امام علیہ السلام مین اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت مین داخل

اور سلام کرکے دست چومی اور اوسوقت وہ حضرت طعام نوش فرما رہے تھے ارشاد کیا تو بھی کھا
حسب الحکم بقدر خواہش مینے بھی کھانا کھایا ثُمَّ اُتِيَ بِطَسْتٍ وَابْرِيْقٍ فَقَامَ الرَّجُلُ وَاَخَذَ
الْاِبْرِيْقَ لِيَصُبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيِ الْاِمَامِ بعدازان خادم طشت و آفتابہ لایا یہہ شخص اوٹھا
اور آفتابہ لیکے دست مبارک دہلانے پر مستعد ہوا حضرت نے ارشاد کیا یَا شَيْخُ اَنْتَ ضَيْفُنَا
فَكَيْفَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى يَدِيْ اے شیخ تو ہمارا مہمان ہے چاہئے ہم حق مہمانداری بجا لاوین
نہ کہ تو ہمارے ہاتھہ دہلاوے فَقَالَ الرَّجُلُ اُحِبُّ ذٰلِكَ اوس نے عرض کی میرا یہی جی چاہتا
ہے کہ حضرت کے ہاتھہ دہلاؤن فَقَالَ الْاِمَامُ اِنْ اَحْبَبْتَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ لَاُرِيَنَّكَ مَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى وَتَقَرُّ عَيْنَاكَ یہہ سنکے امام عالیمقام نے فرمایا اگر تو اس محبت سے ہماری ہاتھہ دہلاتا
ہے تو قسم ہے خدا کی مین تجھے وہ چیز دکھاتا ہون کہ جسے دیکھکے تو راضی ہو اور آنکھین
تیری خنک اور روشن ہون یہہ فرماکے ہاتھہ دہونے لگے تا آنکہ ثلث طشت پانی سے بھرا
تو حضرت نے اوسے فرمایا مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ اے شیخ طشت مین کیا ہے اوس نے
عرض کی پانی ہے فَقَالَ بَلْ هُوَ يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ حضرت نے فرمایا پانی نہین ہے بلکہ یاقوت سرخ
ہین بمجرد فرمانیکے جو دیکھا اوس نے تو ثلث طشت مین یاقوت سرخ بھرے ہین پھر فرمایا ڈال
پانی تا آنکہ دو ثلث طشت پانی سے بھرا فَقَالَ الْاِمَامُ مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ فَقَالَ بَلْ هُوَ زُمُرُّدٌ
اَخْضَرُ حضرت نے فرمایا اب کیا ہے عرض کی اوس نے پانی ہے حضرت نے فرمایا پانی نہین بلکہ زمرد سبز
ہین بمجرد ارشاد کے دیکھا اوس نے تو قدرت خدا سے وہ پانی زمرد سبز تہا پھر ارشاد ہوا پانی ڈال جب
تمام طشت پانی سے بہر گیا تو فرمایا اب کیا ہے عرض کی اوس نے پانی ہے فَقَالَ هُوَ دُرٌّ اَبْيَضُ
حضرت نے فرمایا پانی نہین ہے دیکھ یہہ موتی سفید ہین پس جب دیکھا اوس نے تو وہ پانی گوہر
سفید سے تھے پس وہ متعجب ہوا پاؤن پر گرکے پاہاے مبارک چومنے لگا حضرت نے فرمایا یَا شَيْخُ
لَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نُكَافِيْكَ بِهٖ اے شیخ ہمارے پاس کچھہ مال دنیا نہ تہا کہ ہم تجھے دیتے
فَخُذْ هٰذِهِ الْجَوَاهِرَ فَاِنَّمَا عِوَضُ هَدَايَاكَ پس لے یہہ جواہرات کہ یہہ عوض ہے تیرے

ادن ہدیون کا جو تو ہمارے لئے لایا کرتا تھا واعتذر منّا عند زوجتك لانّها عتبت علینا
اور اے شیخ عذر کرنا ہمارے طرف سے اپنی زوجہ سے کہ اوس نے اسکی بابت ہم پر عتاب کیا تھا
پس اوس مرد مومن نے سر خجالت سے جہکا لیا اور عرض کے کس نے میری زوجہ کی کلام سے آپکو
آگاہ کیا فلا شکّ انّك من اھلبیت النّبوّۃ پس بیشک آپ اہلبیت نبوت ہین غرض یہہ وہ
جواہرات لیکے حضرت سے رخصت ہوا اور زوجہ سے اپنی جاکے تمام قصہ بیان کیا وہ بولے
کس نے اونھین میرے کلام سے آگاہ کیا وہ شخص بولا مینے نہ کہا تھا کہ وہ جناب اہلبیت نبوت
اور صاحب علم و معجزات ہین فسجدت الله شاکرۃ واقسمت علی بعلها ان یحملها الی زیارۃ
یہہ سنکی سجدہ شکر کیا اوس عورت نے اور قسم دی اپنے شوہر کو کہ اپنی اون کے زیارت کو مجھے
لیکے چلنا پس جب دوسرے سال ارادہ حج کا کیا اوس نے تو زوجہ کو اپنے ساتھ لیا قضای کار
راہ مین وہ عورت بیمار ہوئے اور قریب مدینہ منورہ کے پہنچے تو مر گئی فجاء الرّجل الی الامام
باکیًا حزینًا واخبرہ بموت زوجته پس وہ شخص گریان و نالان خدمت امام مین آیا اور
عرض کے کہ یا حضرت زوجہ میرے مشتاق زیارت حضرت ہو کر آئی تھے مگر راہ مین بیمار ہوئے
اور قریب مدینے کے پہنچ کے اوس نے انتقال کیا فقام علیه السّلام وصلّی رکعتین ودعا الله
بدعوۃ یہہ سنکے حضرت اوٹھے اور دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کیے اور بعد فراغ دعا کی
اوس مومن سے مخاطب ہوکے فرمایا قم وارجع الی زوجتك فانّ الله قد احیاھا
بقدرته اے شیخ اوٹھہ اور جا کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے تیرے زوجہ کو زندہ کیا ہی
یہہ سنکی اوٹھا وہ شخص اور جلد چلا تا آنکہ داخل خیمہ ہوا فرآھا جالسة فی حالة الصّحة پس دیکھا اوسے
کہ وہ صحیح و سالم بیٹھی ہوئی ہے یہہ نہایت شاد ہوا فقال لها کیف احیاك الله اور پوچھا
اوس سے کہ بیان کر مجھہ سے کہ خدا نے تجھے کیونکر زندہ کیا فقالت جاءنی ملك الموت
وقبض روحی وھمّ ان یصعد بها بیان کیا اوس عورت نے کہ آیا ملک الموت اور
قبض روح کی میرے اور چاہا کہ پرواز کرے واذا برجل صفته کذا وکذا وجعلت

تَعَدِّ دُ اَوْ صَافَهُ الشَّرِيْفَةَ کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسے شکل و شمایل کے تشریف لایے اور اوصاف حضرت
بیان کرتی تھے اور شوہر اوسکا کھتا تھا سچ کہتی ہے واللہ یہی شکل و شمایل میرے مولا علی ابن الحسین کی ہے
قَالَتْ فَلَمَّا رَاٰی مَلَکُ الْمَوْتِ مُقْبِلًا اِنْکَبَّ عَلٰی قَدَمَیْہِ یُقَبِّلُهُمَا وَیَقُوْلُ پہر اوس عورت سے نے
کہا کہ جب ملک الموت سے نے اون حضرت کو تشریف لاتے دیکہا تو اون کے پاؤن پر گر کے پاؤن کی بوسے
لینے لگا اور یون عرض کیے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ
یعنے سلام ہو تمپر اسے حجت خدا زمین پر سلام ہو تمپر اسے زین العابدین پس حضرت سے نے بہی جواب
سلام دیا اور فرمایا کہ اسے ملک الموت ہمارے خاطر سے روح اوس مومنہ کے پہیر دیسے
اسکے بدن کے طرف فَاِنَّهُمَا قَاصِدَةٌ لِزِیَارَتِنَا وَلِلزَّائِرِ عَلَیْنَا حَقٌّ وَاجِبٌ اسواسطے اسے
ملک الموت کہ اس نے قصد زیارت میرا کیا تھا اور زایر کا حق ہمپر واجب ہے وَاِنِّیْ قَدْ سَاَلْتُ رَبِّیْ
اَنْ یُبْقِیَهَا ثَلٰثِیْنَ سَنَةً لِقَدُوْمِهَا اِلَیْنَا اور میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ اسے زندہ رکھے
تیس برس تا وہ جانے کہ جسکے زیارت کو گئی تھے اوسکا یہہ رتبہ ہے پس خدا الملک الموت سے نے عرض کیے
کہ بسر و چشم مین حکم آپ کا بجا لاؤن گا پہر روح میرے جسم مین داخل کیے اور دیکہا میں نے کہ اونھین
بزرگ کے دست مبارک چوسے اور روانہ ہوا یہہ احوال سنکے وہ مومن ہاتہہ اوسکا پکڑ کے مجلس امام
مین لایا فَانْکَبَّتْ عَلٰی اَقْدَامِہٖ تُقَبِّلُهُمَا جو نہین اوس عورت سے نے حضرت کو دیکہا دوڑ کے حضرت
کے قدم اقدس پر گر کے چومنے لگی اور کہنے لگی هٰذَا وَاللّٰہِ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ هٰذَا الَّذِیْ
اَحْیَانِیَ اللّٰہُ بِبَرَکَةِ دُعَائِہٖ یہے میرے سید اور مولا ہین قسم خدا کی انھین کے دعا کی برکت سے
خدا نے مجھے زندہ کیا بعد اسکے وہ دونون تا زیست خدمت سے حضرت کے جدا نہوئے
حضرات یہہ مقام تامل ہے اور جگہہ خاک اوڑانی کے ہے کہ جسکے دست اقدس کا پانی جواہر
ہو گیا افسوس اوسکو ہمارے مین ظالمون سے نے پانی سے ترسایا جگہہ سر پیٹنی کے ہے کہ جسکی
ہاتہہ اور پاؤن ملک الموت چومے ہزار حیف اون ہاتہون مین ہتکڑیان اور اون سوجے
ہوئے پاؤن مین بیڑیان پہنایے جائین اور وہ جلے ابن الحسین کہ جسکے ملک الموت

اطاعت کرے اوسے ظالم غلامون کے طرح قید کرکے لیجاتے ہین اور غلامون کے طرح مارین نقل عن الباقر علیہ السلام قال سألت ابي عن حمل يزيد له قال يا بنيّ حملني علي بعير بغير وطاء ورأس الحسين علي علم ونسوتنا خلفي وحولنا الرماح چنانچہ منقول ہے
جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ پوچھا مینے اپنے پدر بزرگوار سے احوال راہ شام کا حضرت نے ارشاد کیا اے فرزند کیا بیان کرون احوال اوسکا اے فرزند مجھے تو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور سر اقدس میرے پدر بزرگوار کا ایک نیزے پر تھا اور میرے پھوپیان اور بہنین سب شتران برہنہ پر سوار پیچھے میرے تھین اور گرد ہمارے نیزہ دار تھے وان دمعت من احدنا عين قرع رأسه بالرمح حتي دخلنا في دمشق اور اگر کسی کا آنسو آنکھ سے اس مصیبت کو دیکھکر نکلتا تھا تو اوسکے سر پر نیزے مارتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے اور روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ جناب داخل دمشق ہوئے تو ایک شتر برہنہ پر تھے گلوے مبارک مین طوق آہنی تھا کہ اوسکے صدمے سے رگہاے گردن سے خون جاری تھا اور سوجے ہوئے پاؤن مین زنجیرین اور وہ دست حق پرست کہ جنکی فرشتے بوسی لیتے تھے بفخر وہ رسی سے گلے مین بندہے ہوئے تھے اور روروکے وہ جناب اپنے مصیبت مین یہہ شعر پڑہتے تھے شعر اُقاد ذليلاً في دمشق كانّني + من الزنج عبدٌ غاب عنه نصيرُهُ آہ مجھے اس ذلت سے شہر دمشق مین لائے ہین جیسے غلام حبش اور زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بھی وہ غلام کہ جسکا آقا مرگیا ہو اور کوئی اوسکا مددگار نہو جدّي رسول الله في كل مشهد + وشيخي امير المؤمنين اميرهُ حالانکہ یہہ سب جانتے ہین یہہ لوگ کہ جد بزرگوار میرے تو رسولخدا ہین اور دادا میرے امیر المومنین علی مرتضے ہین فيا ليت لم ابلغ دمشقاً ولم اكن + يراني يزيد في يديه اسيرهُ اے کاش کہ مجھے موت آتی اور مین اس شکل سے داخل دمشق نہوتا کہ یزید مجھے اس صورت سے قید سامنے اپنے دیکھتا پس اس شکل سے اوس جناب کو لیے جاتے تھے تا داخل شہر ہونے تو مارے

خوشی کے نشان کہولے ہوئے تھے اور تکبیرین کہتے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک ہاتف کے
آواز آئی کہ یہہ وہ شعر پڑہتا تھا ع جَاؤُا بِرَاسِكَ يَا ابْنَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ * مُتَرَمِّلًا بِدِمَائِهِ
تَرْمِيْلًا ۔ افسوس اے فرزند دختر رسولخدا کہ تیرے سر کو یہہ ظالم اس ذلت سے لائی ہین کہ
خاک وخون مین بھرا ہوا ہے وَيُكَبِّرُوْنَ اِذَا قُتِلْتَ وَاِنَّمَا قَتَلُوْا بِكَ التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَا
اور اوسپر یہہ بیدین قتل کرکے تکبیرین کہتے ہین انہون نے تمھین قتل کیا مگر تکبیر اور تہلیل کو
فَلَمَّا وَصَلُوْا اِلٰى قَصْرٍ فِيْهِ عَجُوْزٌ مَلْعُوْنَةٌ يُقَالُ لَهَا اُمُّ حَجَّامٍ وَمَعَهَا جَوَارِيْهَا پس جب
پہنچے وہ لعین سر اقدس لئے ہوئے قریب ایک قصر کے کہ اوسمین ایک بڑہیا تھی نام
اوس لعینہ کا ام حجام تہا اور ساتہہ اوسکے کنیزین اوسکے تھین فَلَمَّا رَاَتْ رَاْسَ الْحُسَيْنِ
عَلٰى قَنَاةٍ طَوِيْلٍ وَشَيْبَتَهُ الْمَخْضُوْبَةَ بِالدَّمِ جب اوس بڑہیا نے سر اقدس کو دیکھا کہ نیزی پر
ہے اور ریش اقدس خون سے خضاب کی ہے بولی یہہ سر کسکا ہی جو آگے ہے اور یہہ سر
پیچھے کس کے ہین فَقَالَ لَهَا هٰذَا رَاْسُ الْحُسَيْنِ وَهٰذِهِ الرُّؤُوْسُ اَصْحَابِهِ فَفَرِحَتْ فَرَحًا
عَظِيْمًا لوگون نے کہا یہہ سر حسین کا ہے اور باقی سر اون کے اصحاب کے ہین یہہ سنکی وہ
بڑہیا نہایت خوش ہوئی وَقَالَتْ بِجَوَارِيْهَا نَاوِلُوْنِيْ حَجَرًا لِاَضْرِبَ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ
لِاَنَّ اَبَاهُ قَتَلَ اَبِيْ وَبَعْلِيْ خوش ہوکے کنیزون سے کہنی لگی کہ مجھے ایک پتہر اوٹھا دو کہ وہ
بڑہیا حسین کے موںہہ پر مارے اور اپنے جی کو شاد کرے کہ اسکے باپ نے اوس لعینہ کے
باپ کو اور شوہر کو قتل کیا ہے فَنَاوَلَتْهَا بَعْضُ الْجَوَارِيْ حَجَرًا فَضَرَبَتْ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ
فَعَادَ دَمُهُ وَسَالَ عَلٰى شَيْبَتِهِ پس ایک کنیز نے پتہر اوٹھا دیا آہ اوس بڑہیا نے مارے عداوت
کے بیخ انور پر حضرت کے اس زور سے پتہر مارا کہ روے مبارک کے زخمون سے پہر خون جاری
ہوا اور خون نکل کے ریش مقدس پر بہنے لگا فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَيْهِ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَبَاقِي النِّسَاءِ وَ
الْاَطْفَالِ وَالدَّمُ يَسِيْلُ بِهِ یہہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب اہل حرم نے اور لڑکون نے دیکھا
کہ حضرت کے موںہہ پر خون بہتا ہے لَطَمُوْا وُجُوْهَهُمْ وَصَعِقُوْا جُيُوْبَهُنَّ سب نے موںہہ پر طمانچے

مارنے لگے اور گریبان سب عورتون نے پارہ پارہ کر ڈالے قَالَتْ زَيْنَبُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِوَجْهِ اَخِيْ
وَ نُوْرِ عَيْنِيْ جناب زینب روکی بولین اے لوگو یہہ ظلم میرے بھائی میرے روشنی چشم کے
موہنہ پر کس نے کیا پس کسی نے کھا کہ اے دختر فاطمہ زہرا تمہارے بھائی کے موہنہ پر ایک
بڑھیا نے پتھر مارا حضرت نے پوچھا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہے کہا لوگون نے کہ ام حجام
اوسے کہتے ہین پس اوسوقت دختر علی ابن ابیطالب نے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کے
اَللّٰهُمَّ اَهْجِمْ عَلَيْهَا قَصْرَهَا وَاَحْرِقْهَا بِنَارِ الدُّنْيَا قَبْلَ نَارِ الْاٰخِرَةِ خداوندا تیری حسین پر
اوس بیحیا نے یہہ ستم کیا ہے خداوندا گرا دے اسپر اسکے مکان کو اور جلا اس ملعونہ کو
آتش دنیا مین قبل آتش جہنم کے فَمَا اسْتَتَمَّ كَلَامُهَا اِلَّا وَقَدْ هَجَمَ عَلَيْهَا قَصْرُهَا وَ
اَضْرَمَتْ فِيْهِ النَّارُ فَمَاتُوْا وَاحْتَرَقُوْا فِيْ سَاعَتِهِمْ ابھی کلام جناب زینب تمام نہوا تھا کہ
وہ مکان اوسپر گرا اور قدرت خدا سے اوسمین آگ لگ گئی تھی وہ اور جو اوس کے گرد مین تھے
سب مر گئے اور جل گئے داخل جہنم ہوئے پس جناب زینب شکر خدا بجا لائین اور پھر اپنے بھائی کے روی
مبارک پر خیال کیا اور اون کے مصیبتون کو یاد کیا بہت شدت سے روئین ناگاہ قافلہ دروازہ
یزید تک پہنچا قَالَ الرَّاوِيْ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَجْلِسِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ
وَزَعْقَاتٍ راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ آواز شیون و نوحہ کی میرے
کان مین آئے کہ دل بھرا آیا اور آنسو میرے جاری ہوئے فَرَاَيْتُ خَمْسَ عَشَرَةَ نِسْوَةً كَسَبْيِ الرُّوْمِ
قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَخُدُوْدُهُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ
تَسِيْلُ پس دیکھا مینے کہ بیس عورتون کو مثل بندیان ترک و روم کے اوسکے مجلس نحس مین لائے
کہ موہنہ اون کے حرارت آفتاب سے متغیر ہو گئے تھے اور رخسار اون کے طمانچون سے
نیلے تھے اور آنسو موہنہ پر جاری تھے اس طور سے زیر تخت یزید اونھین کھڑا
کیا پس ایک ایک کا وہ شقی نام بتاتے تھے کہ ناگاہ نظر یزید کی سکینہ پر پڑی پوچھنے لگا
یہہ لڑکی کون ہے فَقَالَتْ لَهُ وَيْلَكَ يَا يَزِيْدُ اَنَا مَنْ لَا يَخْفٰى حَسَبُهُ وَلَا يُجْهَلُ نَسَبُهُ جناب

سکینہ نے کہا وائے ہو تجہپر اے یزید میرا حسب و نسب کسی پر چھپتا ہے مین ہون بیٹی اوس
حسین کے جسے تیری فوج نے تین دن کا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کیا یزید نے کہا اے
سکینہ باپ نے تیرے حق کو بہلا دیا اور نزاع کے میرے سلطنت مین فقال لہ و یحک
یا یزید اتفرح بقتل ابی سکینہ روکے بولین وائے ہو تجہپر اے یزید میرے باباکے
قتل سے تو خوش ہوتا ہے قال فجاء رجل یقال لہ زہیر فقال ایھا الامیر ھب لی
ھذہ المرءۃ واشار الی ام کلثوم اخت الحسین راوی کہتا ہے کہ آیا ایک شخص
مجلس یزید مین زہیر نام اور یزید سے دست بستہ ہوکے بولا اے امیر ان قیدیون مین سے
ایک لونڈی میرے خدمت کی لئے دیدے اور اشارہ کیا جناب ام کلثوم کے طرف کہ اسے
میرے کنیزی کے لئے دیدے اور ہاتھہ بڑہایا خواہر امام کی طرف اور چاہا کہ چادر سر سے لے لے
پس جناب ام کلثوم اوسکے یہہ بی ادبی دیکھہ کر بولین قطع اللہ یدک یا عدو اللہ خدا
تیرے ہاتھہ کو کاٹے اے دشمن خدا کہ تو مجہے کنیز بنایگا زہیر کو گمان تھا کہ یہہ عورتین ترک و روم سے
قید ہوکے آئین ہین پس جناب امام زین العابدین کو تاب نرہی اور روکے بولے یا زھیر ھذہ
بنت بنت رسول اللہ اے زہیر جسے لونڈی بنانے کو مانگتا ہے یہہ بیٹی فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا کے ہے اور یہہ سب عورتین جو اس حال سے کھڑی ہین یہہ سب بیٹیان رسول خدا کے
ہین اور مین بیٹا ہون فرزند دختر رسول خدا کا زہیر یہہ سنکے روتا ہوا باہر گیا اور دہنا ہات
کاٹ کے بائین ہاتھہ مین لیکے پیش جناب ام کلثوم آیا اور رو رو کے عرض کرنے لگا کہ برای
خدا اے دختر رسولخدا مجہے بخشو کہ مینے تمہین نہ پہچانا تہا یہہ عرض کرکے باہر نکل گیا
پہر اوسے کسی نے نہ دیکہا روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ
تولد امام حسین سے اور پھینکنا الحرم کا پہاڑ پر اور احوال سر اقدس پر
جانور کے گلاب چھڑکنے کا اور اختلاف سر کی دفن ہونے کا
خاتمہ سر کی بہشت مین جانے نے بزرگی ابن بابویہ عن الصادق انہ قال

روایت کی ابن بابویہ نے جناب صادقؑ سے کہ اون حضرت نے فرمایا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ
اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَءُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِمَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنْ اِبْنَتِكَ فَاطِمَةَ
جبرئیل رسولخدا کے پاس جا اور کہا کہ خداوند عالم نے تحفہ درود کے بعد بشارت دی ہے
تمہین ایک فرزند کی کہ تمہارے دختر نیک اختر فاطمہ کے ہان پیدا ہوگا وَتَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ
مِنْ بَعْدِكَ اور بعد بشارت کی یہہ بھی فرمایا ہے کہ اور اوس فرزند کو بعد تمہارے اُمت
تمہارے قتل کرینگے قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ قُلْ لِرَبِّيْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنْ فَاطِمَةَ وَ
يَقْتُلُهُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ حضرت نے فرمایا عرض کرو جبرئیل خداوند عالم سے مجھے
حاجت نہین ایسے فرزند کی کہ فاطمہ کی ہان پیدا ہو اور اوسے میرے اُمت قتل کرے بعد میرے پس گئے
جبرئیل اور ایک آن مین پھر آئے وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَءُكَ
السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ اَنَّهُ جَاعِلٌ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ الْاِمَامَةَ وَالْوَصَايَةَ اور عرض کی جبرئیل نے کہ اے
رسولخدا پروردگار عالم بعد سلام کے یہہ بشارت دیتا ہے کہ گردانیگا ذریت حسینؑ مین امامت
اور وصیت کو فَقَالَ النَّبِيُّ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ حضرت نے فرمایا مین راضی ہون مرضی خدا پر
پھر کہلا بھیجا جناب سیدہ سے کہ اے فاطمہ تمہارے ہان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اوسے میرے اُمت
قتل کرینگے فَبَعَثَتْ فَاطِمَةُ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تَقُوْلُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنِّيْ وَيَقْتُلُهُ
اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ نا جناب سیدہ یہہ سنکے بہت روئین اور کہلا بھیجا کہ اے پدر بزرگوار مجھے حاجت
ایسے فرزند کی نہین ہے کہ میرے ہان پیدا ہو اور تمہارے اُمت اوسے قتل کرے پس رسولخدا نے
کہلا بھیجا اِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ اِمَامَةَ اے فاطمہ خدا تیرے فرزند کی اولاد مین امامت
قرار دیگا جب یہہ سنا جناب فاطمہ نے تو عرض کر بھیجا کہ اگر میرے فرزند کا یہہ رتبہ ہوگا تو مین پھر راضی ہون
پس یہی مراد ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا سے یعنی حاملہ ہوئین جناب فاطمہ سات کراہت
کے اور پیدا ہوئے جناب امام حسینؑ سات کراہت کے مگر جناب فاطمہ کہ وہ جانتی تھین کہ فرزند میرا شہید
کیا جائیگا اس سے جناب سیدہ کو ولادت جناب امام حسینؑ کا سرور نہ ہوا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اور مدت حمل اور دودھ چھٹائی ان کے
امام حسین کے تیس مہینے ہیں اور جب حد بلوغ کو پہونچے اور سن شریف چالیس برس کا ہوا قَالَ رَبِّ
اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
ذُرِّیَّتِیْ اوسوقت جناب امام حسین نے دعا کی کہ بار خدایا توفیق دے مجھے کہ شکر کروں تیری نعمتوں کا
کہ تو نے مجھے عطا کی ہیں اور میرے والدین کو عنایت کی ہیں اور توفیق دی ہی عمل صالح کے کہ تو
راضی ہو اور اصلاح حال کر میرے بعض ذریت کا فَلَوْلَا اَنَّهٗ قَالَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ بَعْضِ ذُرِّیَّتِیْ لَكَانَتْ
ذُرِّیَّتُهٗ كُلُّهُمْ اَئِمَّةً بعد ازاں جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا امام حسین اگر بعض ذریات کا
نام نہ لیتے تو تمام اولاد اوس جناب کی امام ہوتی پس یہہ آیت نازل ہوئی شان امام حسین ع و فی
الْاَمَالِیْ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ کتاب امالی میں حمزہ
ثمالی سے اوس نے زید بن علی سے اور اونہوں نے اپنی پدر بزرگوار علی ابن الحسین سے روایت کی
ہے قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ قَالَتْ بِعَلِیٍّ سَمِّهٖ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَسْبِقُ بِاِسْمِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ
جناب امام زین العابدین نے فرمایا کہ جب جناب امام حسن پیدا ہوئے جناب فاطمہ نے جناب امیر سے
کہا کہ اس فرزند کا کچھہ نام رکھو حضرت نے فرمایا کہ نہ سبقت کروں گا میں اسکے نام میں رسولخدا پر
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخْرَجَ اِلَیْهِ فِیْ خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ پس تشریف لائے رسول خدا تو جناب امام حسن کو
زرد کپڑے میں لپیٹ کی لائے رسولخدا کے پاس حضرت نے فرمایا آیا میں نے منع نہیں کیا تمہیں کہ
زرد کپڑے میں نہ لپیٹنا میرے فرزند کو یہہ فرما کی اوس کپڑیکو دور کیا اور سفید کپڑے میں لپیٹا پھر
جناب امیر سے پوچھا اے علی کچھہ نام رکھا اسکا جناب امیر نے عرض کی کہ میں سبقت نہ کرسکا آپ پر اسکے
نام میں جناب رسولخدا نے کہا میں بھی سبقت نہیں کرونگا اسکے نام میں خداوندعالم پر
فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰى جِبْرَئِیْلَ اَنَّهٗ قَدْ وُلِدَ لِمُحَمَّدٍ ابْنٌ فَاهْبِطْ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَهَنِّئْهُ اوسوقت وحی کی
خداوندعالم نے جبرئیل کے طرف کہ اے جبرئیل پیدا ہوا ہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کے ان
فرزند جلد نازل ہو ہمارے طرف سے بعد سلام مبارکباد دی کہہ اون سے اِنَّ عَلِیًّا مِنْكَ

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی فَسَمِّہٖ بِاسْمِ هَارُونَ اسے رسول خدا علی منسی قرابت و خویشی مین بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے پس نام اسکا بسر بزرگ ہارون کا رکھو پس جبریئل آیے اور حکم پہنچایا حضرت نے
پوچھا کہ نام پسر ہارون کا کیا تھا کہا جبرئیل نے شبر قَالَ لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ سَمِّهِ الْحَسَنَ فَسَمَّاهُ
الْحَسَنَ فرمایا رسول خدا نے ای اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل نے کہا نام رکھو
انکا حسن پس نام رکھا حسن فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى جِبْرَئِيلَ اِنَّهُ قَدْ وُلِدَ لِمُحَمَّدٍ ابْنٌ فَاهْبِطْ
اِلَيْهِ فَهَنِّئْهُ پس جناب امام حسین پیدا ہوے حکم ہوا جبرئیل کو کہ ہمارے رسول کے ہان دوسرا فرزند پیدا
ہوا ہے جا اور بعد سلام کے ہمارے طرف سے مبارکباد دینا اور کہہ کہ علی منسی بمنزلہ ہارون کی ہے
موسے سی نام اس فرزند کا پسر کوچک ہارون کا رکھو پس نازل ہوئے جبرئیل اور تبلیغ رسالت کے
قَالَ وَمَا اِسْمُهُ قَالَ شُبَيْرٌ حضرت نے پوچھا کیا نام تھا پسر کوچک ہارون کا کہا جبرئیل نے شبیر
قَالَ لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَيْنَ فرمایا حضرت نبی ای اخی جبرئیل زبان میری
عربی ہے جبرئیل بولے نام رکھو اس فرزند کا حسین پس نام رکھا حسین پہر تو گروہ ملائک واسطے
مبارکبادکی آئی تھے اور حکم ہوا تھا رضوان کو کہ بہشت کو آراستہ کرے اور فرشتی صفین باندہ
تسبیح و تقدیس کرین اور حورین آپکو آراستہ کرین اور آپس مین معانقہ کرین کہ آج بڑا روز بزرگ ہے کہ
آج حسین فرزند رسول الثقلین فاطمہ کے ہان پیدا ہوا ہے مقام غور ہے اور جگہ خاک اوڑانی کے
ہے کہ ایک روز حسین کے پیدا ہوی کے یہہ خوشی تھی ایکدن وہی حسین خاک گرم کربلا پر پڑا تھا
مَجْزُوزَ الرَّاسِ عَنِ الْقَفَا مَسْلُوبَ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ اس شکل سے کہ سر اقدس تو پس گردن سے
کاٹا گیا تھا اور عمامہ و چادر تک ظالم لوٹ لیگئی تھے اَلْغُسْلُ مِنْ دَمِهٖ وَالْكَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِي
اِلَيْهِ غسل کے عوض مین تو خون مین نہائی تھے اور کفن کے عوض مین خاک صحرا کے پڑی تھے وَحَوْلَهٗ
اَصْحَابُهٗ وَاَقْرِبَاءُهٗ مَجْزُورِيْنَ كَالْاَضَاحِيْ عَلَى الرِّمَالِ اور گرد اوس جناب کے اصحاب اور عزیز
اوس جناب کے مثل گوسفندان قربانی کے پڑی تھے وَرَاْسُهٗ مَرْفُوْعٌ عَلٰى قَنَاةٍ وَشَيْبَتُهٗ
مُخَضَّبَةٌ بِالدَّمِ سر اقدس تو چہڑایا گیا نیزے پر اور ریش مبارک خون سے خضابی تھی

اور ایک ظلم اون لعینون کا یہہ تھا کہ جو راہ مین پوچھتا تھا لِمَنْ ھٰذَا الرَّاْسُ یعنی یہہ سر کسکا ہے کہ جیسے تم اسطرح سے خوشی خوشی لئے جاتے ہو تو مارے عداوت کے حسینؑ نہ کہتے تھے بلکہ قَالُوْا اَخْرَجَ عَلَی الْاَمِیْرِ خَارِجِیٌّ وَحَارَبْنَاہُ وَھٰذَا رَاْسُہٗ بلکہ وہ لعین اوس شخص کو کہ جسکا نام خدا نے حسین رکھا تھا خارجی بتاتی تھے اور کہتے تھے کہ خروج کیا تھا ہمارے امیر پر ایک خارجی نے ہم اوس سے لڑکے یہہ سر لائی ہین کیا بیان ہو کہ کیا ظلم و ستم اوس سر اقدس پر کئے اون ملعونون نے اور کیا کیا معجزات اوس سر انور سے دیکھی مگر باز نہ آئے ظلم سے اپنی اور اکثر منزلون مین لوگون نے جناب رسولخداؐ کو اور علئے مرتضی اور فاطمہ زہرا کو سر اقدس پر آ کے روتے ہوئے دیکھا اور رحم نکہایا اور یہہ اوّل سر تہا اہل اسلام مین کہ نیزے پر چہڑہایا گیا اور وہ سر اقدس اوس حال مین تھے تلاوت قران مین مصروف تھا زید بن ارقم کہتا ہے کہ مین اپنے غرفے مین بیٹہا تھا کہ ناگاہ سر اقدس امام حسینؑ نیزے پر قریب سے میرے نکلا کہ حجرہ میرا روشن ہو گیا تو سنا مینے کہ وہ سر اقدس یہہ آیہ پرہتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیَاتِنَا عَجَبًا آیا گمان کیا تونے کہ اصحاب کہف و رقیم تھے آیات ہماری سے عجیب فَقَفَّتْ شَعْرِیْ عَلَیَّ وَنَادَیْتُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قِصَّتُکَ اَعْجَبُ میرے بال بدن پر کھڑے ہو گئے اور مین پکارا اے فرزند رسول خدا قصہ تمہارا عجیب تر ہے قصہ اصحاب کہف و رقیم سے یہہ کہکی مین حال حضرت پر بہت رویا اور موہنہ پر اپنے طمانچے مارے قَالَ ثُمَّ عُلِّقَ رَاْسُ الشَّرِیْفِ عَلٰی شَجَرٍ فِی الْکُوْفَۃِ وَھُوَ یَقْرَءُ راوی کہتا ہے کہ پہر جب سب محلات کوفہ مین پہرا چکے تو سر اقدس کو ایک درخت مین لٹکایا جب یہہ ظلم کیا تو اوس سر انور نے یہہ آیت پڑہے وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہے کہ جانینگے یہہ ظالم کہ بازگشت ان کے کہان ہوتی ہے فَاجْتَمَعَتِ الطُّیُوْرُ حَوْلَہٗ وَھُمْ یَبْکُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ پس گرد اوس سر کے جانور جمع ہوئے وہ روتی تہی اور رو رو کی یہہ کہتی تہے وَیْلٌ لِاُمَّۃٍ قَتَلُوْا ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّہِمْ عذاب ہو اون ظالمون پر جنہون نے قتل کیا اپنے پیغمبر کے فرزند کو

جب بہی وہ لعین متنبہ نہوئے اوسیطرحسے اوس سرکو نیزہ پر چڑہا کی راہی راہ شام ہوئے
اور حکم کیا ابن زیاد نے کہ انہیں راہ غیر مشہور سے لیجانا اور آب و طعام سے بہت ترسانا اور پانسو
سوار ہمراہ کیئے وہ شقی اہلبیت عصمت کو مثل لونڈی اور غلامون کے ذلت و خواری سے
لیئے جاتے تھے اور پانی اور کہانی سے ترساتے تھے فبکی الاطفال فی حجور امہاتہم و
یقولون العطش العطش پس مارے پیاس کے لڑکے ماؤن کے گودمین روتے تھے اور العطش
العطش کہتے تھے اوسوقت ہزار منت وہ بیرحم اتنا پانی دیتے تھے کہ پیاس نہ بجھتی
تھی حتی اعبروا علی جبل فیہ معدن الرصاص فقام علیہ سبایا الحسین وکانت
زوجۃ الحسین حاملۃ اس حال پریشان سے درگذرے ایک پہاڑ پر کہ وہان کان قلعی
کے تھے اور اکثر سوداگر وہان سے نفع مند ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ قیدیون مین ایک
زوجہ جناب امام حسین کے حمل سے تھین جب پیاس نے سبھون پر غلبہ کیا تو اون غریبون نے وہان کے
رہنے والون سے پانی مانگا اور کہا کہ ہم آل رسول ہین اور پیاس سے مرتے ہین ہمین تہوڑا پانی دو
اون بیدینون نے ندیا اور اہلبیت حسین مارے پیاس کے تڑپتے تھے یہانتک کہ وہ بی بی امام
مظلوم کے تڑپتی تڑپتی بیہوش ہوگئے اور لوٹنی لگے اور گرنی کی صدمون سے وہ فرزند جو شکم
مین تھا شہید ہوا اس صدمے سے اہلبیت بہت غمگین ہوئے پس اوس روز سے قلعی وہان سے
غایب ہوگئی غرض اسپر بہی وہ لعین متنبہ نہوئے اور رحم نکہایا اور سر اقدس کو وہ ملعون
اوس بے ادبی سے لیچلے اور راہ مین عجایب سر اقدس سے دیکہتے جاتے تھے تا آنکہ داخل شام ہوئے
جب اوس سر اقدس کے آنے کی خبر یزید لعین نے سنی نہایت خوش ہوا اور حکم دیا کہ تمام سامان
جشن مہیا ہون پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیہاے طلائے اور نقرئی جانب یمین و یسار
رکھے گئین اور سامان شراب خواری سے بہی مہیا ہوا اور انواع و اقسام کے چیزین حاضر تھین
چنانچہ منقول ہے کہ ایک جانور کو ملازمان یزید نے سکہایا تھا کہ روز جشن اوسے یہی سامنے تخت کی حاضر
کرتے تھے اور ایک طشت مین گلاب اور ایک طشت مین مشک و عنبر رکہتی تھے جب یزید آواز دیتا تھا تو وہ جانور

اپنے مقام سے اوڑکے گلاب مین غوطہ مارکے مشک و عنبر مین لوٹتا تھا پھر آواز دیتا تھا تو وہ جانور سر
یزید پر آکے اوڑتا تھا اور گلاب و مشک چھڑکتا تھا تو وہ لعین کہتا تھا کہ دیکھو مین ایسا امام ہون کہ جانور
تک میرے اطاعت کرتی ہین پس معمول سے اوسکو بھی اوس جشن مین لائے کہ جو سر امام حسین کے اونکی خوشی مین
ہوا تھا اور لاکے سامنے کھڑی ہوئے کہ ناگاہ شمر لعین سر اقدس کو لیکے آیا اور یزید کو وہ سر نذر دیکے
کہنے لگا **شعر** اِملَأ رِکابِی فِضَّةً وَذَهَبًا ۔ قَتَلتُ خَیرَ الخَلقِ اُمًّا وَاَبًا پھر دے اے یزید میرے
اسپ و شتر کو نقرہ و طلا سے کہ قتل کیا ہی اوس شقی نے اوس شخص کو جو بہترین خلق تھا ماں اور باپ کے طرف سے
٥ طَعَنتُهُ بِالرُّمحِ حَتّیٰ انقَلَبا ۔ وَضَرَبتُهُ بِالسَّیفِ کَانَت عَجَبًا ایسا نیزہ مارا اپنے سینہ
حسین پر کہ سونہہ کے بہل اولٹ دیا اور ایسے تلوار ماری حسین کو کہ سب نے تعجب کیا یزید نہایت شاد
ہوا اور سر اقدس کو طشت طلا مین رکھوا کے زیر تخت رکہوایا اور ہاتھہ مین ویکے ایک چھڑی سے
اوسکے لب و دندان پر حضرت کے رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب تیرے لب و دندان تھے اے حسین
ابو برزہ اسلمی نے کہا او ظالم اس چوب کو دندان حسین سے قسم ہے خدا کی دیکھا مینے رسول خدا کو
کہ انھین لب و دندان کو وہ حضرت مثل میٹھے چیز کے چوستے تھے جسپر تو چھڑی مارتا ہے یزید غصے
ہوا اور ابو برزہ کو مجلس سے نکلوا دیا پھر اپنے شوکت و شان حضار مجلس کے دکھلانے کیلیے اوس
جانور کو آواز دے پس اوڑا وہ جانور اور آکے گلاب مین غوطہ مارکے مشک و عنبر مین لوٹا فَصَاحَ
یَزِیدُ فَلَم یَتَحَرَّک عَن مَقَامِهِ پس یزید نے پھر آواز دی پر وہ جانور اپنے مقام سے نہ ہلا ثُمَّ
صَاحَ ثَانِیًا فَلَم یَاتِ اِلَیهِ پھر دوسرے آواز دی یزید نے پھر بھی وہ جانور اوسکے طرف نہ آیا فَلَمَّا
صَاحَ ثَالِثًا طَارَ وَجَاءَ اِلیٰ رَاسِ الحُسَینِ وَدَارَ حَولَهُ وَرَفرَفَ وَصَبَّ عَلَیهِ مَا فِی اَجنِحَتِهِ
پس جب تیسرے بار یزید نے آواز دی تو وہ جانور اوڑا اور اوس لعین کے طرف نگیا بلکہ آیا سر
اقدس جناب امام حسین کیطرف اور گرد اوس سر خون آلود کے پھرتا تھا اور روتا تھا اور گلاب و مشک کو
چھڑکتا تھا حَتّیٰ وَقَعَ عَلَیهِ آخر بیتاب ہوکے وہ جانور گر پڑا سر اقدس پر اور پھر اوڑکے دیوار پر بیٹھا اور نوحہ
و شیون کرتا تھا پھر صحرا کو روتا ہوا چلا گیا یہہ کرامت حضرت کی دیکھہ کے تمام حضار مجلس حیران تھے

اور کہتے تھے کیا یہہ شخص بزرگ ہے کہ جانور بزرگی میں اسکی بزرگی ثابت ہی پس یزید بیحیا بولا ایہا الناس
دیکھا تمنے سحر بنی ہاشم کا کہ جانور تک ان کے سحر مین مبتلا ہین اوس وقت جناب زینب کو تاب نرہی بیتاب
ہوکے بولین اے یزید سحر نہین ہے بلکہ حقیقت ہی فرزند رسولخدا کی کہ جانور بیابان تک اوسکی مصیبت
مین روتی ہین اور یہہ کیا مصیبت مین روتی ہین بلکہ روتی ہین اوسکی مصیبت مین وہ آسمان اور دریا اور کہتا ہی یہہ سنکے
یزید لعین بیوفا ماری عداوت کے حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دو فعلق علی باب
مسجد دمشق پس حکم سے اوسکے وہ سر اقدس دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دیا گیا جہان پانچ وقت
کے نماز ہوتی تھے اور اذان ہوتی تھے حضرات یہہ بتایئے کہ وہ بیحیا کس موہنہ سے اشہد ان
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کہتے ہون گے حال آنکہ سر اون کے فرزند کا اوسی
مسجد کے دروازہ پر لٹکتا تھا پس ایک اون حضرت کی یہہ مصیبت ہے کہ اوس سر اقدس کا حال مفصل
معلوم نہوا کہ وہ کہان دفن ہوا چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی
منصور نے خزانہ یزید مین ایکطرف سرخ پایا غلام سے کہا اسے حفاظت سے رکھہ کہ یہہ گنج ہے
کہ کہلائے بنی امیہ سے جب اوسے وقت فرصت کہولا تو دیکھا اوسمین سر مبارک امام حسین ہے
اور اثر خضاب نمایان تہا پس اوسے کپڑے مین لپیٹ کر قریب دروازہ قرادیس متصل تیسرے برج کے
دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے اوس سر کو طلب کیا خزانی سے تو
دیکھا کہ استخوان سفید رنگیا ہے اوسی خوشبو کرکے دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسی کسی نے
لیجاکے مصر مین دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے یزید نے مدینہ مین بہیجا اور وہ قریب قبر
جناب فاطمہ کے دفن ہوا اور ایک روایت مین ہے بیمار کربلا نے کربلا مین سر تن اقدس سے ملاکے دفن کیا
اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے رسولخدا بہشت مین شام سے لیگئی چنانچہ روایت کی ایک
لعین نے اون ملعونون مین سے کہ جو موکل سر اقدس کے تھے شام مین کہ یزید نے سر اقدس کو
ایک برج مین رکہوایا جو مقابل اوس برج کے تھا کہ جسمین وہ شقی شراب پیتا تھا وہ شقی کہتا ہے
کہ چالیس لعین اوسپر مقرر تھے نگہبانی کے لیے میرے نظر مین جو معرکہ کربلا تھا مجھے نیند نہ آئی

جب شب تاریک ہوئے تو سنا مینے کہ کوئی پکارتا ہے ای آدم ای موسیٰ اور عیسیٰ آویں پہہ
تینون بزرگوار آئے باگروہ ملائکہ پھر آواز آئے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ آئیں جناب رسولخدا
روتے ہوئے تشریف لائے ثم ان النبی دخل القبة واخذ الراس منہا پھر رسولخدا روتے
ہوئے اوس برج مین گئے اور اپنے فرزند کے سر کو اوٹہا کے سینہ سے لگایا اور بیقراری کرتے
ہوئے حضرت آدم پاس لائے اور کہا کہ اے حضرت آدم دیکہا آپنے کہ میرے اُمت نے
میرے فرزند حسین سے کیا کیا پس حضرت جبرئیل حضرت کے رونے سے غمناک ہوکے عرض
کرنے لگے ای رسولخدا مین صاحب زلزلہ ہون اگر حکم کرو تو مین زمین کو ہلا دون کہ یہہ سب لعین
واصل جہنم ہون حضرت نے فرمایا مجہے منظور تحقیق ہے بلکہ اس خون ناحق کا انتقام
حشر پر رکہا مینے پہر جبرئیل نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کافرون کو تو جہنم بہیجون حضرت
راضی ہوئے پس جبرئیل جسکے سونہہ پر بہونکتے تہے وہ جہنم کو واصل ہوتا تہا جب نوبت
اسکے پہونچے تو اس نے فریاد کیے کہ الامان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا چہوڑ دو اسے
خدا اسے نہ بخشے اور سر اقدس اپنے فرزند کا لیکے جنت کو تشریف لیگئے اوس دن سے
وہ سر معلوم نہوا روایت شصت و ہفتم فضایل جناب امیر و حال دفن
ریاح حبشی پہر قید الحرم اور خواب ہندا اور آنا جناب سیدہ صلواة اللہ علیہا کا
قیامت مین روبروی خدا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
لعلی علیہ السلام ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علی ابن
ابیطالب سے فرمایا یا علی ان شیعتک ہم الفائزون یوم القیامة ای علی تیرے شیعہ
روز قیامت کو رستگار ہین فمن اہان واحدا منہم فقد اہانک ومن اہانک فقد اہانني
ومن اہانني ادخلہ اللہ نار جہنم خالدا فیہا وبئس المصیر پس اے علی جس شخص نے
اہانت کی ایک شیعہ کی تمہارے شیعون سے اوس نے ای علی تمہاری اہانت کی اور جس نے تمہاری
اہانت کی اوس نے میرے اہانت کی اور مجہے ذلیل جانا اور جس نے میری اہانت کی اوسے

داخل کریگا خدا تعالی آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور بری ہے وہ بازگشت یا علیؑ انت منی و انا منک روحک من روحی و طینتک من طینتی و شیعتک خلقوا من فضل طینتنا اے علیؑ تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون روح تمہاری میری روح سے ہی اور طینت تمہاری میری طینت سی ہے اور شیعہ تمہارے خلق ہوئی ہین اوس طینت سے جو بچ رہی تھے ہماری طینت سے فمن احبہم فقد احبنا و من ابغضہم فقد ابغضنا و من عاداہم فقد عادانا و من ودہم فقد ودنا پس اے علیؑ جسنے دوست رکھا تمہارے شیعون کو اوسنے دوست رکھا ہمین اور جسنے غضبناک کیا انھین اوسنے غضبناک کیا ہمین اور جسنے عداوت کی تمہارے شیعون سے اوسنے عداوت کی ہمسے اور جسنے محبت کی اون سے اوسنے محبت کی ہمسے یا علیؑ ان شیعتک مغفور لہم علی ما کان فیہم من ذنوب و عیوب اے علیؑ شیعہ تمہارے بخشی جائینگے جس عالم مین ہون گے گناہون سے اور عیبون سے یا علیؑ انا الشفیع لشیعتک غدا اذا قمت المقام المحمود فبشرہم بذالک اے علیؑ شفاعت کرونگا تمہاری شیعون کے عند الله قیامت جب کھڑا ہون گا مقام محمود پر پس اے علیؑ بشارت دو اپنی شیعون کو اس بات کی یا علیؑ شیعتک شیعۃ الله و انصارک انصار الله و اولیاءک اولیاء الله و حزبک حزب الله اے علیؑ شیعہ تمہارے تو شیعہ خدا کی ہین اور انصار تمہارے انصار خدا ہین اور دوست تمہارے دوست خدا کے ہین اور لشکر تمہارا لشکر خدا ہے یا علیؑ سعد من تولاک و شقی من عاداک اے علیؑ نیک و سعید وہ شخص جسنے دوست رکھا تمہین اور شقی و بدبخت ہی وہ شخص جسنے دشمن رکھا تمہین یا علیؑ لک فی الجنۃ کنز و انت ذو قرنیہا اے علیؑ تمہارے لئی خزانہ ہے جنت مین اور تم صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اوسکے و عن الصادق بینا رسول الله فی ملاء من اصحابہ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایکدن جناب رسول خدا باگروہ اصحاب تشریف رکھتی تھے و اذا الاسود یحملونہ اربعۃ من الزنوج ملفوف بکساء یمضون بہ الی قبرہ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی اوٹھائے ہوئے ایک چادر مین لپیٹے ہوئے قبر کیطرف لئے جاتے تھے فقال رسول الله علی بالاسود فوضع بین یدیہ فکشف عن وجہہ پس حضرت نے ارشاد کیا کہ اس حبشی کو میرے پاس لاؤ پس لائی کے رکھدی نعش

اوسکے آگی حضرت نے موہنہ اوسکا کہولا ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ هٰذَا رِيَاحُ غُلَامُ اَلْبَانِ
النَّجَّارِ پہر حضرت نے جناب امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا ای علی یہہ تو ریاح غلام البان نجار ہے
فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ قَعْدَ اِلَّا وَجَلَ فِي قِيَوْدِهٖ وَقَالَ يَا عَلِيُّ اِنِّي اُحِبُّكَ پس جناب امیر نے عرض
کے یا حضرت یہہ غلام مجہے نہایت دوست رکہتا تہا واللہ اسے حضرت جب مجہے یہہ دیکہتا تہا تو جو زنجیرون
اور زنجیرون مین یہہ میرے تعظیم کو کہڑا ہوتا تہا اور عجز و انکسار کرتا تہا اور کہتا تہا
اسے علی ابن ابیطالب مین تمہین دل سے دوست رکہتا ہون پس سینئے مراتب غلامی اور محبت
جناب امیر کی جب یہہ سنا حضرت رسول خدا نے کہ یہہ علی ابن ابیطالب کو دوست رکہتا تہا فَاَمَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ بِغُسْلِهٖ وَكَفَّنَهٗ فِي ثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِهٖ حکم کیا جناب رسول خدا نے کہ اسے غسل دو اور
کفنایا اوسے حضرت نے اپنی کپڑون سے ایک کپڑے مین فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَشَيَّعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلٰى قَبْرِهٖ پہر حضرت نے نماز پڑہے اوس جنیٹے پر پہر مشایعت کی جنازہ کے حضرت نے اور مسلمانون
نے اور لیچلے اوسکے قبر کیطرف حضرات مقام افسوس ہے کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیر سے
رسول خدا یہہ پاس کرین اور اون کے فرزندکو امت اون کے بے کفن و گور زمین گرم پر
چہوڑ دین کہ سایہ آسمان تہا اور فرش زمین غسل اون کا خون تہا اور کفن ریگ صحرا جانور اون کے
مصیبت پر روتے تہے غرض نعش جنیٹے کو حضرت لیچلے وَسَمِعَ النَّاسُ دَوِيًّا شَدِيْدًا فِي السَّمَاءِ
اور لوگ سنتے تہے آواز پرون کے شدت سے کہ جانب آسمان سے آتی تہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِنَّهٗ قَدْ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَبِيْلٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ پس حضرت نے لوگون کو اوس آواز سے
حیران دیکہکے فرمایا بہ تحقیق کہ مشایعت کو اوسکی جنازہ کے آئی ہین ستر ہزار گروہ ملائکہ کے
فِي كُلِّ قَبِيْلَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ہر قبیلے مین ستر ہزار فرشتے وَاللّٰهِ مَا نَالَ ذٰلِكَ اِلَّا بِحُبِّكَ
يَا عَلِيُّ پہر جناب امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا قسم ہے خدا کی اسے علی یہہ حبشی نہین پہنچا
اس مرتبہ کو مگر فقط تیرے محبت سے قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي لَحْدِهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَوّٰى
عَلَيْهِ اللَّبِنَ دیکہیے غلام پر ورسے حضرت کی جناب صادق فرماتے ہین کہ پہر خود اوترے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ قبر مین اوسکے اور جب قبر مین اوتار چکی تو مونہہ پھیرا اوسکے طرف سے پھیر لیا
اور پھر اینٹین چن دینے لگے فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْنَاکَ قَدْ اَعْرَضْتَ عَنِ الْاَسْوَدِ
سَاعَۃً ثُمَّ سَوَّیْتَ عَلَیْہِ اللَّبِنَ فَقَالَ نَعَمْ جب دفن سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے عرض کی
حضرت دیکھا ہمنے آپکو کہ آپ نے وقت دفن اوس حبشی کیطرف سے مونہہ پھیر لیا تھا پھر اینٹین
چنین حضرت نے فرمایا یونہین سبب اسکا یہہ ہے اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہِ اُخْرِجَ مِنَ الدُّنْیَا
عَطْشَانًا رباح حبشی دوست خدا جب دنیا سے گیا تو پیاسا تھا فَتَبَادَرَتْ اِلَیْہِ اَزْوَاجُہٗ
مِنْ حُوْرِ الْعِیْنِ بِشَرَابٍ مِنَ الْجَنَّۃِ وَوَلِیُّ اللّٰہِ کَانَ غَیُوْرًا پس آئین اوسکے طرف ازواج اوسکی
حورین آب جنت لیکے اور رباح ولی نہایت غیرت دار تھا فَکَرِہْتُ اَنْ اُحْزِنَہٗ بِالنَّظَرِ اِلٰی
اَزْوَاجِہٖ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ پس یہہ مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ غمناک کرون اوسے اوس کے
حورون کو دیکھکے یعنی ایسا نہو کہ مین اوسکے حورونکو دیکھون تو وہ محزون ہو اس لیے مین
مونہہ پھیر لیا پس یہہ مقام تامل اور گریہ وزاری ہی کہ جیسے خیال وپاس ایک غلام کا اسقدر رہے
ہزار افسوس اوسکے فرزندون کو غسل کفن میسر نہوا اور اوس صاحب غیرت کی اہلبیت اور نواسیون کو
امت اوسکے سر وپا برہنہ مثل لونڈی غلامون کے بلوائے عام مین پھرائین اور دربار دمشق
لیجائین سید ابن طاوس نے روایت کی ہے جب اہلبیت اطہار کو معہ سرہای شہدا لیکر قریب دمشق
پہونچے تو جناب ام کلثوم خواہر امام مظلوم نے شمر سے کہا کہ اے شمر مین تجہسے ایک حاجت رکھتی
ہون فَقَالَ مَا حَاجَتُکِ وہ شقی بولا کیا ہے حاجت تیری فَقَالَتْ اِذَا دَخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ
فَاحْمِلْنَا فِیْ دَرْبٍ قَلِیْلِ النَّظَارَۃِ پس جناب ام کلثوم نے فرمایا ای شمر جب ہمین داخل شہر کرنا
تو ہمین ایسے راہ سے لیچلنا جدہر بہیڑ کم ہو وَقُلْ لَہُمْ اَنْ یُخْرِجُوْا ہٰذِہِ الرُّؤُسَ مِنْ بَیْنِ
الْمَحَامِلِ اور کہہ ان نیزہ دارون سے جنکے نیزون پر سر ہماری عزیزون کے ہین کہ ہم مین سے
الگ جائین فَقَدْ خُزِیْنَا مِنْ کَثْرَۃِ النَّظَرِ اِلَیْنَا پس ہم محزون ہوتے ہین لوگون کے دیکھنی سے
کہ ہم عترت رسول خدا ہین شمر ملعون نے جواب مین کہا ہمین امیر شام کا حکم یہی ہے کہ تمہین بلوائے عام سے

روز روشن داخل شہر کرین اور اوس کافر نے حکم کیا کہ سر ونکو ان کے اونٹون سے جدا نکر نا ف
سلکَ بہم بَیْنَ النظَّارِ علیٰ تِلکَ الصِّفَۃِ حتّیٰ اتیٰ بہم فِي دِمشقَ اوس طرح لیکے اہلبیت رسولخدا کو
بلوایئے عام مین وہ شقی چلا تا آنکہ دروازہ دمشق پر پہنچا اور جب داخل شام ہوئے تو اہلشام حیران
ہوکے کہتے تھے ہمنے ایسے قیدی نہین دیکھے تم کون لوگ ہو فقالتْ سکینۃ بنتُ الحسینِ
نحنُ سبایا آلِ محمّدٍ بس سکینہ دختر حسین بولے فی الحقیقہ تمنے مثل ہمارے کا ہیکو قیدی دیکھے ہونگے
ہم قیدی آل محمّد ہین اور یزید لعین نے دربار اپنا نہایت آراستہ کیا تھا اور کئی سو کرسی نشین اوسکے
مجلس مین حاضر تھے جب اوس شقی نے عترت محبوب خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا فصحنَ نساءُ
یزیدَ وبناتُ معاویۃَ ولولنَ واقمنَ الماتمَ جب اوس حال سے دختران شیر خدا کو زنان یزید
و دختران معاویہ نے دیکھا سبھون نے بال کہول ڈالے آواز فریاد و شیون بلند کی کہ یزید لعین
متوحش ہوا اور دختران فاطمہ کو حکم قید خانے کا دیا کہ جسمین دن کو دہوپ سے اور شب کو اوس
سے نہ بچتے تھے حتّیٰ اقشعرّ وجوہُہم تا آنکہ پوست اون کے چہرون کے اوتر گئی تھے
بعض کتب معتبر مین ہند زوجہ یزید سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا کُنتُ اخذتُ مضجعي
فرأیتُ بابًا من السماءِ قد فتح ایکدن اونہین ایام مین کہ جب اہلبیت حسین شام مین قید تھے
سو رہی تھے کہ دیکھا مینے ایک دروازہ آسمان کہول گیا والملائکۃُ ینزلونَ کتائبَ کتائبَ الیٰ
راس الحسینِ وہم یقولونَ اور فوج فوج ملائک قریب سر اقدس جناب امام حسین آتے تھے اور رو
رو کے کہتے ہین السّلامُ علیکَ یا اَبا عبدِ اللہِ السّلامُ علیکَ یا ابنَ رسولِ اللہِ یعنی سلام ہو تمپر
اے ابا عبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تمپر اے فرزند رسول خدا پھر دیکھا کہ آسمان سے ایک ابر
سفید نازل ہوا اور اوس سے بہت شخص باہر آئے وفیہم رجلٌ دُرّيُّ اللّونِ قمريُّ الوجہِ فاقبلَ
یسعیٰ حتّیٰ انکبَّ علیٰ ثنایا الحسینِ یقبّلہما اور اون مین ایک شخص ہے کہ چہرہ منور او سکا مثل
ماہ شب چہاردہ کے تہا دیکہتے سر حسین کو دوڑا یہانتک کہ اوس نے آنکو اون دندان پر کہ
جسپر ظالم نے چہڑی رکہے تھے گرا دیا اور اون دو دانتون کے بار بار بوسے لیتا تھا اور روتا تھا

اور کہتا تھا حضرات وہ کون تھے وہ جناب رسول خدا تھے کہ ان دانتوں کو مثل شیر پینے کی چوستے
تھے یَا وَلَدِي يَا قُرَّةَ عَيْنِي قَتَلُوكَ وَمَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوكَ ہائے اے فرزند
میرے اے اے روشنی چشم میرے ہائے تجھے قتل کیا اور تیرے مرتبے کو نہ پہچانا اور مرتے
دم بھی تجھے پانی نہ دیا وَلَدِي اِنَّ جَدَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا اَبُوكَ عَلِيُّ ن الْمُرْتَضٰى اے
حسین میں ہوں نانا تیرا رسول خدا یہہ بابا تمہارے علی مرتضے ہیں اور ماں تمہاری فاطمہ ہیں اسطرح
سے ایک ایک عزیز کا نام لیتے تھے اور روتے تھے ناگاہ آنکھہ میرے دہشت سے کھل گئے
وَاِذَا بِنُورٍ قَدِ انْتَشَرَ عَلٰى رَاسِ الْحُسَيْنِ پس دیکھا مینے سر جناب امام حسین کو تو مثل خورشید نور
اوس سے طالع تھا پس چلے ہیں تلاش یزید میں کہ اوس سے یہہ خواب بیان کروں ناگاہ دیکھا مینے
کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک میں موہنہ جانب دیوار کئے بیٹھا روتا ہے اور کہتا ہے مَالِي وَلِقَتْلِ الْحُسَيْنِ
کیا چیز باعث ہوئے مجھے کہ مینے حسین ابن علی کو ناحق قتل کیا پس مینے خواب اوس سے بیان کیا وہ
شقی سر جھکائے ہوئے تہا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَدْعٰى بِحَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ جب صبح ہوئے تو یزید نے
اہلبیت رسول خدا کو اپنے مجلس شوم میں طلب کیا فَقَالَ لَهُنَّ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكُنَّ الْمُقَامُ عِنْدِي اَوِ الرُّجُوعُ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور اہلبیت سے بولا کیا چیز تمہیں پسند ہے رہنا شام کا بعزت وحرمت یا جانا مدینے کا
فَقَالَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ اَوَلَا تُحِبُّ اَنْ تُخَلِّيَ لَنَا دَارًا لِنَنُوحَ فِيْهَا عَلَى الْحُسَيْنِ وَنُقِيْمَ بِهَا عَزَاءَهٗ
حضرت ام کلثوم بولیں اسے یزید اچھے ہیں کچھہ خوش نہیں آتا اگر یہہ کہ خالی کروا واسطے ہمارے
ایک مکان تا چھپلے ہم اوسمیں اپنے برادر غریب ستم رسیدہ تین دن کے پیاسے کو روئیں اور ماتم داری
کریں کہ جب سے وہ جناب شہید ہوئے ہیں تیرے فوج نے ہمیں رونے نہیں دیا ایما الناس منع
کرنا کیا بلکہ اگر کوئی سر حضرت دیکھکی روتا تھا تو وہ شقی نیزوں سے مارتے تھے قَالَ اللَّعِيْنُ اِفْعَلْنَ
مَا بَدَا لَكُمْ فَاَمَرَ بِاِخْلَاءِ دَارٍ وَسِيْعٍ لَهُمْ یزید بولا جو چاہو کرو اور ایک مکان وسیع اون کیلئے خالی
کر دیا فَلَمْ تَبْقَ الْيَوْمَ هَاشِمِيَّةٌ وَلَا قُرَشِيَّةٌ اِلَّا وَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهِنَّ اور سب زنان ہاشمیہ وقرشیہ
جمع ہوئیں اوسمیں ماتم پرسے کو اہلبیت کی وَلَبِسْنَ السَّوَادَ وَاَقَمْنَ الْعَزَاءَ اور سب نے سیاہ کپڑے

پہنے اور جناب زینب وام کلثوم وسکینہ اور باقی اہلبیت نے بھی سیاہ کپڑے پہنی اور ماتم وشیون
فرزند فاطمہ زہرا مین مشغول ہوئین وَبَقِیْنَ یَنُحْنَ مُدَّۃَ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ اسیطرح سات شبانہ روز
ماتم جناب امام حسین مین مشغول رہین فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الثَّامِنُ وَانْقَضَتِ الْعَزِیَّۃُ دَعَاهُنَّ الْیَزِیْدُ
وَعَرَضَ عَلَیْهِنَّ الْمَقَامَ جب آٹھوان دن ہوا تو یزید نے اہلبیت کو بلا کے پھر رہنے کی تکلیف دی
فَاَبَوْا عَنْ ذٰلِکَ اونہون نے انکار کیا فَاَمَرَ بِاِحْضَارِ الْمَحَامِلِ وَزَیَّنَهَا بِالْاَقْطَاعِ وَصَبَّ عَلَیْهَا
الْاَمْوَالَ پس اوس شقی نے چند ہودج اور کجاوے منگوائے اور پوشش اون کے ابریشم
سیاہ سے کی اور اوسپر کچھ مال بار کیا وَقَالَ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ خُذِیْ هٰذَا الْمَالَ عِوَضَ مَا اَصَابَکُمْ
اور وہ بیحیا بولا اے ام کلثوم لو یہہ مال کہ یہہ عوض ہے تمہارے مصیبتون کا اور یہہ خون بہا ہے
حسین ہے کسقدر وہ شقی خون حسین کو آسان سمجھا تھا فَبَکَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ پس جناب
ام کلثوم بے اختیار رونے لگین اور بولین یَا یَزِیْدُ مَا اَقَلَّ حَیَاءَکَ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَکَ
تَقْتُلُ اَهْلَ بَیْتِیْ وَتُعْطِیْنِیْ عِوَضَهُمْ اے یزید کسقدر بیحیا ہے تو خدا تیرے موہنہ کو سیاہ کرے
قتل کیا تو نے اہلبیت کو ہمارے جو فرزندان فاطمہ اور پارہ جگر رسول خدا تھے اور مجھے
اون کا خون بہا دیتا ہے بخدا کہ دو جہان ایک تار موی حسین کا خون بہا نہین ہو سکتا اور مجھے
کیا دیتا ہے خون بہا حسین کا دینا قیامت مین جناب فاطمہ زہرا کو جب پایہ عرش پکڑ کے عرض کرین گی
یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ وَلَدِیْ اے عادل اے حکیم حکم کر مجھہ مین اور اون مین کہ جنہون
نے قتل کیا ہے میرے فرزند حسین کو راوی کہتا ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا عرصہ قیامت
مین تشریف لائین گی تو ایک منادی پکاریگا یَا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْقِفِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ
فَاطِمَۃُ الزَّهْرَآءُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے اہل محشر بند کر لو آنکھین اپنی تا گذر جاے فاطمہ
دختر رسول خدا اور راوی نے معصوم سے پوچھا کہ یا حضرت جسوقت جناب سیدہ عرصہ قیامت مین
تشریف لائین گی تو آنکھین بند کرنا مردون کا بجا ہے مگر عورتون کے آنکھین بند کرنیکی کیا
وجہہ ہے کہ یہہ تو آپس مین محرم ہین آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ اے شخص وہ مظلومہ اس شکل سے

آئین گے کہ کسی کو تاب دیکھنی کے نہو گے ایک ہاتھہ پر تو دندان شکستہ رسولخدا ہون گے اور دوش راست پر
پیراہن زہر آلود امام حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک خون آلود امام حسین سر پر عمامہ پر خون
علی مرتضی گود مین نعش محسن ہوگی اس صورت سے جب زیر عرش پہنچین گے تو ناقہ سے آپکو گرادین گے اور
عرض کرین گے ای عادل اے حکیم حکم کر مجھہ مین اور میرے فرزندون کے قاتلون مین پس حکم الہی ہوگا ای فاطمہ
داخل جنت ہو فتقول لا ادخل حتی اعلم ما صنع بولدی الحسین جناب فاطمہ عرض کرین گے مین داخل
جنت نہون گے جب تک دیکھہ نلون گے کہ میرے حسین سے کیا سلوک کیا پس حکم ہوگا دیکھ ای فاطمہ میان
صحرا اے محشر فتنظر یمینا وشمالا وہ معصوم راست وچپ دیکھین گے فتری الحسین ولیس علیہ
راسہ پس ناگاہ اونکو جناب امام حسین بے سر نظر آئین گے کہ بدن تمام تلوارون سے ٹکڑی ٹکڑی سینہ تیرون سے
چھنا ہوا خون مین ڈوبے ہوی فتصرخ صرخة عالیة وتصرخ الملائکة معها وتقول یس یبن حال
حسین دیکھکر جناب فاطمہ ایک چیخ مارین گے کہ سب ملائکہ چیخ مارکے رواوٹھین گے اور جناب فاطمہ فریادین
واولداہ واثمرة فؤاداہ ہای اے فرزند میرے ہای میوۂ دل میرے روایت

شصت وہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور حال خاتمہ احوال و دفن جناب
امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدا پر روی ان فاطمة سمیت بفاطمة لان
اللہ تعالی قطع شیعتها وموالیها من نار الجحیم منقول ہے کہ جناب فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے
رکہا گیا کہ پروردگار نے قطع کیا ہے شیعون کو اونکے آتش جہنم سے ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب
امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہ روز قیامت کو کنار جہنم پر کھڑے ہون گی درمیان دونون چشمون
مومن کے لکھا ہوگا ہذا مومن اور درمیان دو چشمون کافر کے ہذا کافر کہ یہہ مومن ہے اور یہہ کافر ہے
ناگاہ ایک شخص کو لاوین گے پیش پروردگار از بسکہ نامہ عمل اوسکا گناہون سے بھرا ہوگا حکم کریگا خداوند عالم
کہ اے ملائکہ لیجاؤ اسے سوی جہنم اور داخل کرو اسے آتش جہنم مین پس ملائکہ اوسے جہنم کہینچین گے جب
قریب جناب فاطمہ کے پہنچے گا وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکے کتابت پیشانی پر پڑی گے اوسپر
لکھا پائین گے کہ ہذا مومن یعنی یہہ مومن ہے فتنادی فاطمة یا ربا یا سیدی ام سمیتنی

فَاطِمَةَ وَوَعَدْتَنِي بِعِتْقِ شِيْعَتِي مِنَ النَّارِ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَلَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پس جناب
فاطمہ جو تھین اپنے غلام کو اس حال سے دیکھینگے کہ فرشتے سوی جہنم لیے جاتے ہین بیتاب ہوکے پکارینگی
بارخدایا اے سید میرے تو نے نام رکھا میرا فاطمہ اور وعدہ کیا ہے تو نے کہ میرے شیعونکو
نجات دیگا آتش جہنم سے اور وہ وعدہ تیرا حق ہے اور خلاف وعدہ نہین کرتا ہے تو اے پروردگار یہہ
میرا شیعہ سوی جہنم جاتا ہے پس خداے رحیم فرمایگا صَدَقْتِ یَا فَاطِمَةُ اَنَا سَمَّیْتُكِ فَاطِمَةَ سچ
کہتی ہے اے فاطمہ مینے نام رکھا تیرا فاطمہ اور قطع کیا تیرے شیعون کو آتش جہنم سے اور وعدہ
میرا حق ہے اوسمین خلاف نہین لٰكِنْ اَمَرْتُهُ اِلَی النَّارِ لِتَشْفَعِی لَهٗ وَاُقْبِلَ شَفَاعَتَكِ وَيَظْهَرَ
عَلٰی مَلٰٓئِكَتِي وَاَنْبِيَائِي وَرُسُلِي قَدْرُكِ وَمَنْزِلَتُكِ عِنْدِي مگر اے فاطمہ اس لیے حکم کیا
مینے اس شیعہ کو تیرے دوزخ کا کہ تا تو اوسکے شفاعت کرے اور مین شفاعت قبول کرون اور
تیرے قدر و منزلت جو میرے نزدیک ہے وہ ظاہر ہووے ملائکہ اور انبیا پر کیا رتبہ ہی جناب سیدہ کا
خیال کیجیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اوس جناب کو نہایت دوست رکھتے تھے کہ جب جناب فاطمہ حاضر
ہوتی تھین خدمت رسول خدا مین تو حضرت تعظیم کو جناب فاطمہ کے کھڑے ہو جاتے تھے اور برابر اپنے
بٹھاتے تھے اور موہنہ پر موہنہ رکھتے تھے اور بوسہ لیتے تھے ایکدن عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ نہین
چاہیے کہ باپ بیٹی کے تعظیم کرے اور اسقدر پیار کرے فرمایا حضرت نے کہ اے عائشہ تھین جانتے تو کہ
بڑی قدر ہے اسکے خدا کے آگے اور مجھے اس سے بوی بہشت آتی ہے اور احوال شادی جناب سیدہ
مین یون لکھا ہے کہ جب وہ معصومہ بلوغ کو پہنچین اکثر مہاجرین و انصار نے استدعا شادی کی حضرت کے ساتھ
فرمایا امر فاطمہ اختیار خداوند عالم کو ہے جب سے حکم تزویج کا ہوگا اوسکے ساتھہ فاطمہ کا عقد کرونگا
اکثر لوگون نے کہا جناب امیر سے کہ آپ بھی استدعا اس امر کے کیجیے حضرت نے فرمایا مجھے شرم
آتی ہے حضرت سے عرض کرتے ہوے غرض ایکبار بکمال شرم و حیا آئے جناب امیر خدمت رسول خدا مین
اور بیٹھہ کے شرم سے عرض کرنے نہ پاتے تھے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی تم خواستگاری
فاطمہ کو آئے ہو حضرت نے شرم سے سر جھکا لیا اور عرض مطلب کیا فرمایا رسول خدا نے کہ بیشتر ازین

ہم میرے پاس آؤ نازل ہوئے جبرئیل اور لائے ایک حریر سفید بہشت سے اور کہا مجھسے کہ آج سب
ملائکہ آسمان چہارم پر جمع ہین اور حورون کو حکم زینت کا ہوا ہے اور پھر مجھے حکم ہوا کہ نکاح
فاطمہ زہرا حبیبہ حبیب خدا کا ساتھہ دوست خدا علی ابن ابیطالب کے پڑھہ پھر فرمایا خدا نے کہ مینے
فاطمہ کو علی سے تزویج کیا اور اوسپر فرشتون کو گواہ کیا اور اون کے گواہی اس حریر مین لکھی
ہے پھر حکم ہوا کہ تمہارے سامنے پڑھون اور پھر اسپر مشک سے مہر کرکے رضوان خزینہ دار
بہشت کو سونپون اور رسولخدا نے حکم ہوا درخت طوبی کو کہ جو کچھہ حلے ہون اور زیور ہو گرا دے اور نثار کر علی
ابن ابیطالب و فاطمہ پر سے پس درس تصدق کو علی اور فاطمہ کے لوٹا فرشتون نے اور حورون نے پس جمع رہین
تا روز قیامت ہدیہ بھیجین گے ایک دوسرے کی لیے اور فخر کرین گے کہ ہم نے یہہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا
تھا پس جناب رسول خدا نے حکم کیا تا مسجد مین جمع ہوئے اور سب کے سامنے طاہرین نے نکاح
پڑھا اور پانسو درہم کا مہر مقرر کیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب جناب سیدہ نے سنا حال مہر تو عرض کیے
ای پدر بزرگوار کیون آپنے مہر میرا مال دنیا سے مقرر کیا فرمایا رسولخدا نے پھر کیا منظور ہی تجھے ای
پارہ جگر میرے عرض کیے جناب سیدہ نے کہ مین تو چاہتی ہون کہ عوض مین اسکے نجات شیعون کے
مقرر ہو روز قیامت کو پس یہہ سنکر جناب رسول خدا چپ ہوئے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے ایک قطعہ
حریر بہشت سے لیے ہوئے اور دو سطرین بخط سبز لکھین تھین اوسپر کہ بعد تحفہ سلام کے ای حبیب
میرے اگر مرضی زہرا اسی پر ہے تو ہم بھی اسی پر راضی ہین پس تو معلوم ہو کہ خداوند عالم نے یہی مہر تیرا
قبول کیا اور قیامت کو سب شیعہ تیرے رستگار ہین رسول خدا بہت خوش ہوئے اور جناب سیدہ نے
سنکے سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتے کو آنکھون سے لگایا اور اوسے اپنے سے جدا نکیا اور
وصیت مین فرمایا کہ اسے میرے کفن مین رکھدینا تا اس سند سے اپنی غلامون کو بخشاؤن اور
روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے مہر جناب سیدہ خمس دنیا ثلث بہشت چار دریا ثابت ہوتا ہی
اور کتب اہلسنت مین یہہ مرقوم ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا
بِفَاطِمَةَ وَجَعَلَ صَدَاقَهَا الْاَرْضَ یعنی رسول خدا نے فرمایا بہ تحقیق کہ خدا نے تزویج کیا علی کو

ساتھہ فاطمہ دختر رسول خدا کے اور گردانا مہر فاطمہ کا تمام روی زمین فَمَن مَشٰی عَلَیھَا وَ
اَغضَبَھَا فِی شَیءٍ کَانَ مَشیُہ حَرَامًا پس جو شخص چلے زمین پر اور غضبناک کری فاطمہ کو کسی چیز
مین حرام ہی اوسی چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جای غور اور مقام سر پیٹنی کا ہے جسکی مہر مین
تمام روی زمین ہو اوس کے پاس ایک باغ کو نہ چھوڑے لعین دیکھہ نہ سکے اور اوس پر اوسی غضبناک
کرین اور اوسکے فرزند حسن کو روضہ رسول خدا مین دفن کے خوف سے ایک عورت نے نہ آنی دیا
اور جنازے پر اوس جناب کے تیر لگوائے کہ ساتھہ تیر جسم اقدس سے اوس معصوم کے نکالے گئے
اور وہ حسین فرزند فاطمہ زہرا جو زبان رسول خدا چوسکے پلا تھا تین دن اوس دریا پر کہ جو جناب فاطمہ کے مہر مین
تھا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہ کے مہر مین ہو اور افسوس جناب امام حسین کو ایک قبر کے
موافق زمین دفن کو نہ ملے ہزار دہن کا فرون کو عمر سعد شقی نے دفن کیا اور چھوڑا بیگور و کفن مالک
زمین و آسمان کو کہ اوسکی غریبی پر جانوران صحرا روتی تھے اور جنات نوحہ کرتے تھے شیر تصدق ہوتے
تھے اور پچھاڑین کھاتی تھے اور دریا کی طرف دیکھتے تھے اور روتے تھے کہ اسی دریا پر امام پیاسا شہید
ہوا ہے اور کچھہ پرندی سایہ کرتی تھے اور کچھہ جانور زمین پر تڑپتی تھے اور اکثر روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ تیسرے دن قوم بنی اسد نے رحم کھاکی اوس جناب کو دفن کیا اور بعضی روایات سے
یون ثابت ہوتا ہی کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام شام سے سر اقدس کو لیکی تشریف لائی تو نعش
اقدس کو اوسیطرح جیسے خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا دیکھا چنانچہ منقول ہے کہ جب یزید لعین
اپنی افعال ناشایستہ پر نادم اور پشیمان ہوا تو طلب کیا بیمار کربلا حال رنج و بلا کو قیدخانے سے اور کہا کہ یا ابن
رسول اللہ جو کچھہ اسباب سفر آپ کو چاہیے ہو تو فرمایے یہہ سنکی حضرت نی فرمایا ای یزید مین کچھہ درکار
نہین ہے مگر ان تین حاجتون کو میرے برلا ایک تو یہہ ہے کہ اگر میرے قتل کا ارادہ ہو تو مین موجود
ہون مگر میرے پھوپھیون اور بہنون کو کسی مرد دیانت دار کے ساتھہ کرکے مدینے مین پہنچوا دے کہ
سوا میرے کوئی ان کا محرم نہین ہے اور دوسرے سر میرے باپ کا مجھے دی اور تیسرے
اسباب ہمارا جو تیری فوج لوٹ کی لائے ہے منگوا دی یزید نی حکم کیا کہ اسباب انکا واپس دو شقی

اسباب لانے لگے جب اوسمین علم جناب عباسؑ علیہ السلام کا نظر آیا تو جناب زینبؑ رونے لگین اور بولین
آہ آہ یہی علم روز عاشورا میرے بہائی عباسؑ کے کاندہے پر تہا کہ ناگاہ ایک لعین دست بقچہ لایا
اور پیش یزید ملعون لاکے کہولا اور کہا کہ اي امیر یہہ جامہ حسینؑ سے کہ بعد قتل اوس خراب کے بینے جسم
سے اوتار لیا تہا اور بدن کو اون کے زمین گرم کربلا پر برہنہ چہوڑ دیا یزید لعین نے جب اوسے دیکہا تو
وہ جامہ ٹکڑے ٹکڑے تہا یزید بولا خطاب کر کے حضار سے تعجب ہی کہ حسینؑ دعوی امامت کرتا تہا اور
ایسا جامہ بوسیدہ پہنتا تہا پس لوگون نے کہا اي امیر یہہ جامہ بوسیدہ نہ تہا بلکہ یہہ سب تلوارون سے
اور تیرون سے غربال ہوا ہے یہہ سنکے یزید نے سر اقدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پہر
بیمار کربلا نے کہا اي یزید ہمین عماریان سیاہ طیار کروا دے کہ ہم ماتم دار فرزند رسول خدا ہین لیس
یزید نے سیاہ عماریان منگوائین اور اہلبیت سوار ہونے لگے جب نوبت سواری جناب زینبؑ خاتون
خواہر امام مظلوم کي پہونچے تو اوس بیبي نے فریاد واحسیناہ وامظلوماہ کي بلند کي اور پکارین
اے عباسؑ کہان ہو اے علی اکبر کہان ہو اي علي اکبر تم کیون آنکہون سے نہان ہو کہ عماري مین تو تم مجہے
ہاتہ پکڑ کے سوار کیا کرتے تہے غرض جب جناب روتے ہوئے سوار ہوئین تو پہر تمام اہلبیت عماریون مین روتے
ہوئے سوار ہوئے آگي تو جناب امام زین العابدینؑ گہوڑے پر سوار اور پیچہے سب اہلبیت گریان و نالان
چلے تا آنکہ کربلا پہونچے تو دماغ خوشبو سے معطر ہو گئي بشیر کہتا ہي کہ مین اوسوقت گہوڑے پر سوار تہا کہ ناگاہ
گہوڑا میرا چلنے سے رک گیا اور دیکہا مینے پرندہ ہاے بیشمار اور آہو اور شیر و گرگ جا بجا بیٹہے ہین
پہر آگے بڑہا تو دیکہا کہ بہت سے پرندے جمع ہین اور شور مچاتے ہین پس شیر کے بوسے گہوڑا میرا
آگے نہ بڑہا اور قریب تہا کہ مین شیرون کي خوف سے بہاگون کہ امام زین العابدین نے پکارا
کہ اے بشیر کیون ڈرتا ہے کوئي ان مین سے تجہے اذیت نہ دیگا کہ یہہ سب ماتم دار میرے
پدر مظلوم کے ہین اور اہلبیت کو پکارے کہ اب اوترو اونٹون سے کہ ہم مقتل شہدا پر پہونچے یہہ سنکے
سب اہلبیت اوترے اور امام کو یہہ منظر کي تاب ضبط نہ رہي عمامہ سر سے اوتار ڈالا اور گریبان کو
چاک کیا اور پا برہنہ ہو کے مقتل کیطرف روتے ہوئے چلے اور اسقدر روئے کہ بیہوش ہو گئے بشیر کہتا ہے

کہ مین دوڑا اور قریب جا کی عرض کیے مینے ایمولا اگر آپ اپنی یہہ شکل بنا ئین گے تو اہلبیت کو کون نبہالیگا
یہہ سنکی حضرت نے غش سے آنکھین کہولدین اور پہر روتے ہوئے چلی جب قریب اون طایرون کے
پہنچی تو وہ طایر بے اختیار شور مچانے لگے اور آہو اور شیر قدم اقدس پر گر گئے اون پاؤن پر
کہ جن مین ظالمون نے بیڑیان اور زنجیرین پہنائی تھین آنکھین ملنے لگے اور بے اختیار روتے تھے
اور معلوم ہوتا تھا کہ اونھین پر سا دیتے ہین شہید کربلا کا پس وہ جناب بیتابی اون بے زبانون کی
دیکھکے روتی تھے اور اون کے حق مین دعا خیر کرتے تھے اور مجھسے مخاطب ہو کے فرمایا کہ آج
بشیر طیاری کر کہ مین نعشہاے شہدا کو دفن کرون عرض کیے مینے ای مولا نعشین شہدا کی کہان ہین حضرت نے
فرمایا اے بشیر یہہ آہو اور یہہ کمر گلہ اور شیر جو تو دیکھتا ہے یہہ سب چالیس روز میرے پدر شہید ہو
رہے ہین اور اوس جناب کی نعش کے چوکی دیا کئے ہین اور یہہ پرندے اوس جناب پر روتے ہین اور
اوس جناب کے نعش اقدس کو اپنے پرون سے چھپاتے ہین کہ جسم اقدس پر نور چشم بتول کے دہوپ نہ پڑنے
پا دے کہ ناگاہ صداے واحسینا و اماماہ کی دو طرف سے آئی ہے عرض کیے مینے ایمولا
یہہ آواز رونے کی کسکی آتی ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ای بشیر جو آواز کہ داہنی طرف سے
آتی ہے یہہ آواز جنات کی ہے کہ میرے پدر عالیمقدار کے ماتم مین شب و روز روتے ہین اور
جو آواز جانب چپ سے آتی ہے یہہ انبیا اور حورین جناب رسولخدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا
کے ساتھ روتی ہین یہہ فرما کی نعش اقدس امام پر تشریف لیگئے آہ عجب حال سے دیکھا اوس نور چشم
رسولخدا کو کہ خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑے ہین دست اقدس بدن سے جدا ایکسمت پڑے
ہین حضرت اس شکل سے نعش اقدس دیکھکے بہت روئے پہر دل کو سنبہال کے قبر کہودنے مین مشغول
ہوئے مین کلنگ زمین پر مارتے تھے کہ ایک قبر ظاہر ہوئی اور اوسمین ایک لوح تھے کہ اوسمین
بخط جلی یہہ لکہا تھا ہٰذا قبر حسین بن علی علیہما السلام یعنی یہہ قبر حسین پسر علی ابن
ابن ابیطالب کے ہے اور جب بیمار کربلا نے چاہا کہ اوس نور خدا کو قبر مین اوتارین دیکھا کہ دو ہاتھ
مثل یہہ بدستہاے جناب فاطمہ نمودار ہوئے اور آواز آئی کہ ای نور دیدہ حسین کے لا میرے

نور دیدہ اور زینت آغوش کو کہ تمام اوسے آغوش قبر مین سولاؤن پس اوس آفتاب امامت کو زیر زمین
پنہان کر کے قبر کو طیار کیا تو خوب روئیے اور سب اہلبیت رو رو کی جان کہونے لگے جناب زینب نے بال کہول دئے
اور جناب ام کلثوم قبر سے لپٹتی تہین اور اس دل پر درد سی روتی تہین کہ کسیکو تاب سننے کی نہ تہی پس
جناب امام زین العابدینؑ نے خود صبر کر کے سب کو دلاسا دیا اور باقی شہدا کی دفن مین مشغول ہوئے جناب
علی اکبر کو پائینتی پدر بزرگوار کے دفن کیا اور سب شہدا کو جہان جہان نشان تہے وہان دفن کیا تجسس
نعش جناب عباسؑ مین سوئے فرات گئے دیکہا جناب عباسؑ دست بریدہ کنارۂ فرات پر پڑے ہی خوب روئے
اور روے مین اوس جناب کو دفن کیا پہر ڈہونڈہا نعش حضرت حر کو تو پایا اوسے دور وہان سے اور سبب اوسکا
یہہ ہے کہ ایک روایت مین مذکور ہے کہ بعد شہادت جناب امام حسینؑ آئے مادر حر اور لیچلی نعش حر اور کہتی
تہی کہ اے فرزند ناحق تو نے اپنی جان دی حسین کے ساتہہ کہ ناگاہ وہ نعش بکرامت امام حسینؑ
اوٹہہ بیٹہے اور اوس ملعونہ کو اس بات کے جواب مین ایک پتہر اوٹہا کے مارا کہ وہ بیچیا جہنم واصل ہوئی
پس حضرت حر کو امام نے وہین دفن کیا اور قبر اون کے مان کی نیچے قریب ہی جو مشرف زیارت سے حضرت
حر کے ہوتا ہے پہلے اوس ملعونہ کی قبر پر پتہر مارتا ہے پہر تشریف لائے امام قبر جناب امام حسینؑ پر اور خیمہ برپا کر کے
اوسین ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینب قبر سے تین شبانہ روز لپٹی رویا کین اور قبر سے جدا
نہوئین جب ہوش مین آئین تو خیال جناب سیدہ مین پکارین اے اماں تمنے ہم غریبون کی کچہہ خبر نہ لی
آہ اس امت جفاکار نے تین دن پیاسا تمہارے فرزند کو رکہا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام
زین العابدین علیہ السلام نے اپنی پہوپہی کے خدمت مین عرض کی کہ اے عمہ شہادت پدر بزرگوار نے تو شادی
دنیا کو ہم سے چہڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہی کہ اس قبر کو چہوڑ کے جاؤن مگر وصیت اوس جناب کی ہی کہ روضۂ
رسو لخدا پر جاؤن اور خبر شہادت سناؤن اور میرے بابا نے یہہ وصیت کی ہی کہ دوستون کو میرے سلام
کہنا اور کہیو کہ بیٹے تمہاری لئے خشک گلا کٹوایا ہے جب آب سرد پیجیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرات
یہہ وصیت آخر سے امام کے کچہہ اونہین دوستون کے لئے نہین ہے بلکہ یہہ وصیت سب دوستون کے
لئے ہے کہ تم سب کے شفاعت کے لئے تین دن کے پیاس مین گلا کٹایا ہے غرض جناب زینب نے کہا

کہ اے فرزند تمھیں وطن جانا مبارک ہو مجھے تو تمھیں رہنے دو حضرت بی بی عرض کی کہ اے عمہ بابا کی مجھے بھی وصیت
ہے اور میں بھی تو امام واجب الاطاعت ہوں جناب زینب ناچار ہوئیں اور قافلہ راہی مدینہ ہوا روایت
شصت و نہم ۶۹ ثواب گریہ اور رلانی اہلبیت کی [illegible] اور آنا کربلا میں اور داخل
مدینہ کا مختصر اگرچہ امام [illegible] الصادق علیہ السلام من ذکرنا
[illegible] فخرجت من عینیہ [illegible] جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا جسکے پاس
ذکر مصائب ہمارا ہووے اور ہمارا [illegible] اگر اوسکی آنکھوں سے بقدر پر مگس
آنسو نکلے غفر اللہ ذنوبہ [illegible] تمام گناہ اوسکے بخش دیتا ہے
اگرچہ کثرت اوس کے گناہوں کی [illegible] من بکی و ابکی ثلثین
فلہ الجنۃ اور دوسری حدیث [illegible] فرمایا کہ جو شخص کہ مصائب
ہمارے کو دیکھ کر روئے یا رولاوے تیس آدمیوں کو خدا اوس پر بہشت [illegible] ومن بکی و ابکی عشرۃ
فلہ الجنۃ بلکہ جو روئے یا رولاوے دس آدمیوں کو خدا اوسپر بہشت کو واجب کرتا ہے ومن
بکی و ابکی واحدا فلہ الجنۃ بلکہ جو رووے یا رولاوے ایک شخص کو خدا اوسپر بھی بہشت واجب
کرتا ہے ومن تباکی فلہ الجنۃ اور جسے رونا نہ آوے اور وہ صورت رونے والوں کی بناوے
خدا اوسپر بھی بہشت واجب کرتا ہے فان من لم یحزن علی مصابنا فلیس منا اور جو شخص ہمارے
مصیبت سنے اور دل نہ ہو اوسکا محزون نہ ہووے تو وہ شخص ہمارے شیعوں سے نہیں ہے فایما
الاخوان ایکم یذکر عندہ مصائب الحسین علیہ السلام ولا یحترق قلبہ ولا یسیل دمعہ
پس فی الحقیقت اے برادران ایمانی کون ہے تم میں سے کہ بیان ہوں اوس کے آگے مصیبتیں
جناب امام حسین کے اور دل اوسکا نہ جلے اور درد میں نہ آوے اور اوس کے آنسو جاری نہوں لانہ
وقع علیہ مصائب التی ان وقعت علی الجبال صارت کالرمیم وان وقعت علی الایام
صارت کلیالی اسواسطے کہ وہ مصیبتیں اوس جناب پر پڑی ہیں کہ اگر وہ مصیبتیں پہاڑوں پر پڑتیں
تو پہاڑ ٹکڑے ہو کے خاکستر ہو جاتے اور دنوں پر پڑتیں وہ مصیبتیں تو وہ شب تاریک ہو جاتے

اور وہ مصیبتین بڑین تمہارے آقا پر کہ کوئی شمار نہین کر سکتا وَمِنْهَا اَنَّهُ قُتِلَ بَیْنَ یَدَیْهِ اَصْحَابُهُ وَاَقْرِبَاءُهُ حَتّیٰ ذُبِحَ فِیْ حِجْرِهٖ طِفْلُهُ الرَّضِیْعُ عَطْشَانًا اون مصیبتون مین سے ایک یہہ مصیبت ہے کہ قتل ہوئے سامنے اوس جناب کے سب بہائے اور بہتیجے اور فرزند یہان تک کہ گود مین اوس جناب کی تین دن کا پیاسا بچہ شہید ہوا کہ یہہ ظلم ابتداے خلقت سے کسی پر نہین ہوا وَهُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَارَةً یَنُوْحُ عَلَیْهِمْ وَتَارَةً یَفْکِرُ عَلٰی مَا یَقَعُ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ اور اوس جناب کا یہہ حال تھا کہ نزعہ انتقیا مین کھڑے ہوئے کبہی تو روتے تہی نعش اقربا پر اور کبھی فکر کرتی تہے اور خیال کرتی تہے اون مصیبتون کا کہ جو بعد اون کے جناب زینبؑ و کلثومؑ و سکینہ اور امام زین العابدینؑ پر پڑنے والی تھین حَتّیٰ ذُبِحَ عَطْشَانًا کَمَا ذُبِحَ الْکَبْشُ تا آنکہ اوس جناب پر بہے کسی نے رحم نکہایا اور تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کرڈالا وَجِسْمُهُ عَلَی الْاَرْضِ وَرَاْسُهُ عَلَی السِّنَانِ پہلی جسم اقدس تو اوس جناب کا ریگ گرم پر پڑا رہا اور سر اقدس اون کا نیزی پر چڑہا لی یزید شمر اجزار کے لیئے ہدیہ گیا وَقَدْ بَکَتِ السَّمَاءُ عَلٰی غُرْبَتِهٖ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اور آسمان روی اوس جناب کی غربت پر چالیس صباح خون کے آنسو بہاتے وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صباح سیاہی اور آفتاب کو چالیس روز گہن لگا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوئی اور دریا جوش مین آئے وَالْمَلَائِکَةُ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ اور فرشتے روئی اوس مظلوم تشنہ لب پر چالیس صباح اور جناب امام زین العابدینؑ تمام عمر رویا کیئے اور جب نام پدر بزرگوار کا لیتے تہے ایسا روتی تہے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتی تہے جابر ابن حارث سے منقول ہے کہ گیا مین خدمت امام زین العابدینؑ مین اور جا کی سلام کیا مینے اور حضرت نے جواب سلام دیا وَرَاَیْتُهُ بَیِّنًا وَرَهٗ مِنَ الْاَلَمِ دیکہا مینے کہ حضرت آہ آہ کرتے ہین عرض کے مینے امولا کیا حال ہے آپ کا گھل گئے رخسارے اور رنگ زرد ہے اور آپ کا دل تنگ ہے قَالَ نَعَمْ یَا جَابِرُ لِمَا نَزَلَ بِنَا اَهْلَ الْبَیْتِ لَوْ کُنَّا مِنَ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ وَالْحُبُوْشِ لَمَا فُعِلَ بِنَا مِنْ رِجَالِنَا وَسَبْیِ نِسَاءِنَا وَاَیْتَامِ اَطْفَالِنَا وَنَهْبِ اَمْوَالِنَا وَهَتْکِ حُرُمَتِنَا حضرت نے فرمایا ہان اے جابر جو بلائین ہم اہلبیت پر ابن

اگر ہم ترک و دیلم یا اہل حبش سے ہوتی تو بھی اس امت کو یہہ لازم نہ تہا کہ ہمارے ساتہہ یہہ سلوک کریں کہ ہمارے
عزیزون کو قتل کیا اور سپر اکتفا نہ کی ہماری عورتونکو اسیر کیا اور لڑکون کو ہماری یتیم کیا فواللہ لو لم
نکن من عترۃ الرسول واہلبیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ او کنا ضیعنا الاسلام ما
فعلوا بنا ہلذہ الافعال قسم ہے خدا کی کہ اے جابر اگر ہم اولاد رسول و اہلبیت نبی ہوتے اور
اسلام کو بھی ضایع کیا ہوتا تو بھی ظالمونکو یہہ لازم نہ تھا کہ اسقدر ہمپر ظلم وستم کرتے یہہ فرماکے
آنکھون سے آنسو جاری کئی اور آواز گریہ گلوگیر ہوئے اور کچھ کلام کیا کہ میرے سمجھ مین نہ آیا
عرض کیے مینے یا ابن رسول اللہ کیا فرمایا آپ نے کہ مین نہ سمجھا حضرت نے فرمایا کیا سبب ہے کہ تو نہ سمجھا
اے جابر واللہ لو لم یسر ابی الی العراق لم یبق یزید فی دارہ ولا فی حرم جدہ ولا
فی مکۃ ولا فی غیرہا قسم ہے خدا کی اگر میرے بابا سفر غربت کو نہ اختیار کرتے اور سوے عراق نہ آتے
تو بھی یزید اونھین مدینے مین نہ چین دیتا اور نہ مکے مین رہنے دیتا بلکہ وہ جناب کھین آرام نہ پاتے
چنانچہ مینے بگوش خود سنا ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا وقت وداع اہل وطن کہ اگر مین سوراخ مورچہ
مار مین چھپون تو بھی یزید مجھے بے شہید کئے آرام نہ لیگا یہہ عداوتین اون منافقون کے دلون
مین بروز احد و بدر سے تھین کہ دل اون کے مثل آب دیگ کے جوش مارتے تھے پس حضرات فی الحقیقت
ایسی ہی صدمات جانگزا جناب امام زین العابدینؑ نے اوٹھائے کہ اون کا بیان نہین ہوسکتا از انجملہ
سب سے زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تھی چنانچہ کسی نے پوچھا جناب امام زین العابدینؑ سے
کہ آپ پر سب سے زیادہ مصیبت کہان پڑی تھی قال الشام الشام حضرت نے تین بار فرمایا شام
مین شام مین شام مین چنانچہ فاطمہ دختر جناب امیر سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ثم ان یزید
امر بنساء الحسین فحبسن مع علی بن الحسین فی محبس لا یکنہم من حر ولا قر حتی انقشر
وجوہہم یعنے جب ہمین شام مین پیش یزید لیگئے تو اوس شقی نے حکم دیا قید کا پس سب دختران جناب
جناب فاطمہ و جناب امیر مع جناب امام زین العابدینؑ کے ایسے قید خانہ مین قید ہوئین کہ جس مین آئی
دن کو دھوپ مین جلتی تھین اور شب کو اوس مین بہیگتی تھین کہ اوسکے صدمے سے

چہرون کے پوست اوتر گئی اور صورتین متغیر ہو گئی تھین قَالَ اَبُو مِخْنَف لَمَّا مَضٰى عَلىٰ نِسَاءِ الْحُسَيْن وَذَرَارِيهِ فِي السِّجْنِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَضَاقَتْ صُدُوْرُهُمْ دَعَاهُمْ يَزِيْدُ يَوْمًا وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْمُقَامَ بِبَلَدِ دِمَشْق ابو مخنف کہتا ہے کہ جب ذریت امام حسینؑ کو چھہ مہینے قید مین گذر یے اور سینے اون کے زحمت قید سے تنگ ہوئے تو یزید نے بلا کے اونھین دمشق مین رہنے کی تکلیف دیے اونہون نے انکار کیا اور کہا ہمین مدینے مین بہیج دیے پس یزید نے نعمان بشیر کو طیار ی سفر کا حکم دیا پھر جناب امام زین العابدینؑ کو بلا کے ازراہ مکاری کے یون کہنے لگا خدا برا کرے ابن مرجانہ کا کہ حسینؑ سے یہہ سلوک کیا واللہ اگر مین ہوتا تو جو حسینؑ ابن علیؑ مانگتے وہ مین دیتا اور اون سے اس بلا کو دفع کرتا اگر موجب میرے ہلاک بعض فرزند کا سبب ہوتا مگر جو مشیت خدا مین تہا وہ ہوا پس جو حوائج ضروری ہون وہ مجھے لکھہ بہیجو تا مین اوسے برلاؤن فَقَالَ قَاضِي حَوَائِجِي وَجَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ رَبُّ الْعٰلَمِيْن حضرت نے فرمایا قاضی حوائج میرا اور سب مخلوقات کا تو خدا ہے وَلٰكِنْ اِنْ كُنْتَ مُصِرًّا عَلىٰ ذٰلِكَ فَاَلْاَقُلْ اَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ سَيِّدِي وَوَالِدِي فَاتَزَوَّدَ مِنْهُ فَاُوَدِّعَهُ اور اگر مصر ہے تو کہ مین تجہسے کچہہ کہون تو پہلے حاجت یہی ہے کہ میرے پدر غریب سید بیکس امام حسینؑ کا سر مجھے دے کہ مین اوسکے زیارت کرلون اور اوسے وداع کرلون اور دوسرے حاجت یہہ ہے کہ ہمارا جو اسباب لٹ گیا ہے وہ منگا دے اور تیسرے اگر میرے قتل کا ارادہ ہو تو میرے پہوپہیون اور بہنون کے ساتہہ کسی مرد معتبر کو کرتا رسول خداؐ کے روضے تک انھین پہنچا دے پس یزید بولا کہ قتل کو تمہارے مینے معاف کیا اَمَّا وَجْهُ اَبِيكَ فَلَنْ تَرَاهُ مگر اپنے باپ کا سر تو آپ کبہی نہ دیکھو گے اور نہ دکہایا اوس لعین نے سر اقدس امام غریب امام زین العابدینؑ کو پس ہمراہ بشیر قافلہ اہلحرم کو لیکے روانہ مدینہ ہوئے جب عراق مین پہنچے تو اہلبیت نے کہا ہمین کربلا سے لیچل تاہم اپنے سید اور آقا کی زیارت کرلین پس بشیر بموجب ارشاد کے سوے کربلا چلا تا انکہ موافق بعض روایت کے بیسوین تاریخ صفر کو داخل کربلا ہوئے فَوَجَدُوا هُنَاكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ وَجَمَاعَةً مِنْ بَنِي هَاشِم پس وہان جابر کو با جماعت بنی ہاشم پایا پس عجب طرح کا شور و نوحہ برپا کیا اور اون کے آواز گریہ سنکے

عورات گرد و نواح کے جمع ہوئیں اور نوحہ و شیون مین شریک ہوئین جناب کلبی سے منقول ہے
ہمنے پوچھا وہان کے گچ کارون سے کہ کون روتا تھا امام غریب پر اونہون نے نقل کیے کہ جب ہم مقتل
امام کیطرف سے نکلتے تھے رات کو فَنَسْمَعُ الْجِنَّ يَنُوحُونَ وَيَقُولُونَ پس سنتے تھے آواز گریہ جنات
کہ وہ روتے تھے اور یہہ مرثیہ امام مظلوم پر پڑھتے تھے ؎ مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِيْنَهُ ۰ فَلَهُ بَرِيقٌ
فِي الْخُدُوْدِ یعنے رسول خدا حسین کے پیشانی کو پیار سے مس کرتے تھے اور بوسے لیتے تھے اس سے
نور رخسارون پر حسین کے ہویدا ہے اور وہ ایسے امام تھے ؎ اَبَوَاهُ مِنْ اَعْلَى الْقُرَيْشِ ۰
وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُوْدِ کہ پدر و مادر حسین بزرگان قریش سے تھے جد اون کے فخر کائنات سے تھے
اور ظالمون نے ایسے بزرگ کو مثل گوسفند قربانی کے پس گردن سے ذبح کیا غرض جب تین شبانہ روز
ماتم قبر حسین پر برپا رکھا پھر وہان سے قافلہ نے سوی مدینہ کوچ کیا پس جب قریب مدینے کے پہنچے
تو ایک جا خیمہ نصب کر کے اہلبیت کو اوسمین اوتارا اور بشیر سے ارشاد کیا کہ اے بشیر خدا رحم کرے
تیرے باپ کو کہ وہ شاعر تھا آیا تو بھی کچھہ بیشہ پدر سے بہرہ رکھتا ہے قُلْتُ بَلٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اِنِّي لَشَاعِرٌ عرض کیے مینے کہ بلی مین بھی شاعر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن فرمایا حضرت نے کہ جا کے
اہل مدینہ کو میرے آنے کی خبر کر دے مینے عرض کیے بچشم اور اوٹھا اور گھوڑے پر سوار ہو کے داخل
مدینہ ہوا جب مسجد رسول خدا کی قریب پہنچا اور وہ مسجد رسول خدا کی دکھائی دی تو زمانہ رسولخدا کا
اور رہنا امام حسین کا یاد آیا طاقت ضبط کی نرہے اور بیساختہ مینے رونا شروع کیا اور یہہ مرثیہ مینے
رو رو کے پڑھنا شروع کیا ؎ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا ۰ قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَاَدْمُعِي
مِدْرَارًا اے اہل مدینہ کیا آرام سے گھرون مین اپنے بیٹھے ہو مدینہ ویران ہوا اور قابل رہنے کے
نہین رہا کہ وارث مدینہ رسولخدا جگر گوشہ بتول کو ظالمون نے تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور بے قصور
قتل کیا اوس مصیبت کے خیال سے آنسو میرے جاری ہین ؎ اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ
وَالرَّاسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ يُدَارُ وہ مصیبت پڑے اوس جناب پر کہ جسکے بیان سے دل ٹکڑے ہوتا ہے
کہ وہ جسم حسین جو آغوش مین زہرا کے پلا اور زبان رسولخدا سے نشو و نما ہوا جلتی ریت پر کربلا کے خاک و

خون مین غلطان پڑا رہا اور سر اقدس اوس جناب کا نیزے پر رکھ کے شہر بشہر پہرایا گیا اور پہر کہا مینے
کہ یہہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی پہوپہیون اور بہنون کو لیکے آیے ہین اور فلانے جا اترے ہین
قَالَ فَمَا بَقِيَتْ فِي الْمَدِيْنَةِ مُخَدَّرَةٌ وَلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا وَبَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ مَكْشُوْفَةً
شُعُوْرُهُنَّ مُخَمَّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدَهُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ
جو ہین یہہ آواز میرے اہل مدینہ نے سنی سب عورات پردہ نشین بیتاب ہوکی گہرون سے باہر نکل آئین
اس شکل سے کہ بال سرون کے کہلی ہوی تہے چہرے نوچتی تہین اور رخسارون پر طمانچے مارتی تہین
اور بے اختیار روتی تہین کہ کسی کو مینے مثل اوس روز کے روتا نہین دیکہا اور سب مجہے چہوڑکی وہان
دوڑے پس مینے گہوڑیکو کوڑا کیا کہ تا جاکی ان سے قبل خیمہ تک پہنچون مگر مارے بہیڑکی راہ نپائی تا آنکہ
گہوڑے سے اوترکے در خیمہ تک پہنچا اور جناب امام زین العابدین خیمے مین تہے فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ
يَمْسَحُ بِهَا دُمُوْعَهُ پس حضرت باہر تشریف لایے اور ہاتہہ مین رومال تہا اوس سے آنسو پونچہتے
پس خادم نے کرسی بچہائی حضرت بیٹہے مگر حضرت کو رونے سے افاقہ نہ تہا اور آدمی مدینے کی حضرت کو
پرسا دیتے تہے اور مدینے کے عورتین اور مرد بے اختیار روتے تہے اور صدائی ہائے ہائے بلند تہی پس
حضرت نے اشارا کیا کہ چپ ہو جب سب خاموش ہوے بعد ازان حمد و ثنائی الہی بجا لایے اور پہر فرمایا
نَحْمَدُهُ عَلٰى عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ وَفَجَائِعِ الدُّهُوْرِ وَاَلَمِ الْفَجَائِعِ وَمَضَاضَةِ اللَّوَاذِعِ وَجَلِيْلِ الرُّزْءِ
حمد کرتا ہون مین خدا کی کارہای عظیم اور مصیبت ہای زمانہ پر اور محنت درد آورندہ اور ماتم ہای صبر شکن پر
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ وَلَهُ الْحَمْدُ ابْتَلَانَا بِمَصَائِبَ جَلِيْلَةٍ وَثُلْمَةٍ فِي الْاِسْلَامِ عَظِيْمَةٍ
ای گروہ مردم حمد ہی واسطے خدا کی کہ مبتلا کیا ہمین مصیبتون جلیل اور دین اسلام مین رخنہ عظیم پڑا
قُتِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ وَعِتْرَتُهُ وَسُبِيَ نِسَاءُهُ وَدِيْرَ بِرَاْسِهِ فِي الْبُلْدَانِ ای اہل مدینہ
وہ مصیبتین یہہ ہین کہ شہید ہوئے میرے پدر بزرگوار ابو عبد اللہ الحسین اور عترت اون کے اور قید
ہوئین عورتین اون کے اور سر اون کا شہر بشہر پہرایا گیا اور یہہ وہ مصیبت عظیم ہے کہ اپنا مثل نہین رکہتی
اَيُّهَا النَّاسُ فَاَيُّ رِجَالٍ مِنْكُمْ يُسَرُّوْنَ بَعْدَ قَتْلِهِ ایہا الناس کون بشر ہے ایسا تم مین سے

کہ وہ مسرور ہوگا بعد قتل جناب امام حسین کے آیۃ عَیْنٍ مِنْکُمْ تَحْبِسُ دَمْعَهَا اور کون چشم ہے
کہ سیلاب اشک کو ضبط کریگے اور آنسو بہانے مین بخل کریگے فرزند رسول خدا پر فَلَقَدْ بَکَتِ
السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِهِ وَبَکَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَالسَّمٰوَاتُ بِاَرْکَانِهَا بتحقیق کہ وہ مصیبت ہے
کہ روئے اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روئے امام تشنہ لب کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روئے اوس
امام مظلوم پر سب مخلوقات خدا وَالْاَشْجَارُ بِاَغْصَانِهَا وَالْحِیْتَانُ فِیْ لُجَجِ الْبِحَارِ اور درخت روئے
اوس جناب پر شاخون سے یعنی درختون کے شاخون سے خون جاری ہوا اور ملائکہ مقرب اور اہل آسمان سب
روئے اَیُّهَا النَّاسُ اَیُّ قَلْبٍ لَا یَصْدَعُ لِقَتْلِهِ ایہا الناس کون سا دل ہے کہ مصیبت جناب سید الشہدا
مین شگافتہ نہوا ہو اَمْ اَیُّ فُؤَادٍ لَا یَحِنُّ لَهُ اور کونسا سینہ ہے کہ ماتم مین امام غریب مظلوم کے
مجروح نہوا اَمْ اَیُّ سَمْعٍ یَسْمَعُ هٰذِهِ الثُّلْمَةَ فِی الْاِسْلَامِ اور کون گوش ہے کہ ایسی مصیبت کو
سن سکے کہ رخنہ دین و اسلام مین پڑا ہے نہ روئے اَیُّهَا النَّاسُ اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِیْنَ شَاسِعِیْنَ
عَنِ الْاَبْصَارِ کَاَنَّنَا اَوْلَادُ التُّرْکِ وَکَابُلَ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ اِجْتَرَمْنَاهُ ایہا الناس تمہین خبر ہے
کہ ہمین کیا کیا ذلتین پہنچی ہین امت رسولخدا کے ہاتھ سے کہ گویا ہم اولاد ترک اور کابل سے تھے
اور ہمکو اذیتین دین اور ہمکو مقید کیا ایسے کہ ہمنے کوئی جرم و قصور کیا ہو وَلَا ثُلْمَةً فِی الْاِسْلَامِ
ثَلَمْنَاهُ اور نہ کوئی ہمنے دین اسلام مین رخنہ ڈالا تھا کہ جسکے عوض مین ہم سے یہہ سلوک کیا واللہ
اگر پیغمبر خدا اونکو ہماری ایذا دہی مین وصیت کرتے تو جیسے وہ لوگ ہمین اس سے زیادہ
آزار نہ دے سکتے پس ایسے مصیبتین جناب امام زین العابدین نے اوٹھائین کہ تمام عمر روئا کئے اور
اس بیتابی سے روتے تھے کہ جو دیکھتا تھا حضرت کو وہ بھی رونے لگتا تھا وَمَا اَکَلَ لَحْمَ رَاْسِ ضَانٍ اَبَدًا
اور تمام عمر کلہ گوسفند نکھایا جب سے سر اقدس امام حسین کو زیر تخت یزید دیکھا اور جب خادم پانی سامنے
لاتا تھا اس قدر روتے تھے کہ وہ پانی سب آنسوؤن سے مخلوط ہوجاتا تھا تا آنکہ ایک روز کسی نے عرض
کیا یا مولا کب تک روؤگے قَالَ یَا قَوْمِ اِنَّ یَعْقُوْبَ النَّبِیَّ فَقَدَ سِبْطًا مِنْ اَوْلَادِهِ اِثْنَا عَشَرَ
فَبَکٰی عَلَیْهِ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ عَیْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ وَهُوَ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا حضرت نے فرمایا ای قوم مجھے

روئے سے منع کرتے ہو اے قوم یعقوب پیغمبر کی بارہ بیٹون مین سے ایک بیٹا گم ہوا اتنا روئے کہ آنکھین سفید ہوگئین حال آنکہ وہ جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہے اور مینے تو اپنی آنکھون سے دیکھا اٹھارہ عزیزون کو کہ اون کا نظیر نہ تھا روئے زمین پر تین دن کے بھوکے پیاسے ایک ساعت مین قتل ہوئے واللہ اون کا غم میرے دل سے نہ جائیگا اور اون کے لعشہاے خون آلودہ گلو بریدہ مجھے نہ بھولین گے پھر فرماتے تھے وَاکُرْبَاہُ بِکَی بِكَ یَا اَبَتَاہُ وَااَسَفَاہُ بِقَتْلِكَ یَا اَبَتَاہُ افسوس تمہارے مصیبتون پر اے بابا افسوس تمہارے بھوکے پیاسے شہید ہونے پر اے بابا افسوس تمہارے بیکسی پر بہہ سرا کی بہت روئے اور فرمایا قُتِلَ بْنُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰہِ عَطْشَانًا وَاَنَا اٰکُلُ الزَّادَ وَاَشْرَبُ الْمَاءَ افسوس شہید ہوا فرزند رسولخداء پیاسا اور مین کھانا کھاتا ہون اور پانی پیتا ہون بہراستا روتے تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتے تھے تھوڑا کھاتے تھے اور شکر خدا بہت بجالاتے تھے اور عبادت خدا مین مشغول ہوتے تھے اور جالیس حج حضرت نے کیئے اونٹ کو کوڑا نہ مارا منقول ہے کہ ایک روز جناب امام زین العابدین نے کوڑا اوٹھایا اونٹ کے مارنیکے لیئے اور کچھ خیال کرکے کوڑیکو ہاتھہ سے پھینک دیا اور فرمایا لَوْلَا الْقِصَاصُ لَفَعَلْتُہٗ آہ کیا مارون اوس بیزبان کو کہ مجھے قصاص کا خوف ہے افسوس ایسے رحیم وخداترس کو ظالمون نے راہ شام مین تازیانے مارے روایت ہفتادم فضائل اہلبیت اور نصف حسنات بخشنا اہلبیت کا شیعون کو اور آنا معصومون کا وقت مرگ پھر گریہ رسولخداء اہلبیت کو دیکھہ کے اور حال قبر جناب امام حسین قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَعْرِفَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ جناب رسول خداء نے فرمایا پہچاننا حق اہلبیت رسولخداء کا باعث برارت آتش جہنم ہے اور دوستے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا اور جو مرے محبت اہلبیت رسول خداء پر وہ شہید ہوا اگرچہ اپنی بستر خواب پر مرے اور کتاب لبشایر المصطفے مین مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسولخداء خانہ جناب امیر مین شادان وفرحان داخل ہوئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَبِیْطَالِبٍ جناب امیر وجناب فاطمہ اور حسنین اوٹھہ کھڑے ہوئے اور آداب سلام بجالائے

پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور اون سب بزرگوارون کو ہنس کے فرمایا کہ تم بھی بیٹھو موجب فرمان واجب الاذعان سب برگزیدگان خدا بیٹھ گئے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُکَ اَقْبَلْتَ عَلَیَّ مِثْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ مینے آپکو ایسا شاد وخرم اپنی پاس تشریف لاتی نہین دیکھا جیسا آپ کو آج شاد دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا اے علی آیا جانتے ہو تم جس خوشخبری نے مجھے شاد کیا ہی اوس سے تمہین نہی آگاہ کرون قَالَ نَعَمْ نَفْسِیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عرض کی جناب امیر نے بیان کیجئے اوس بشارت کو اے رسولخدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا حضرت نے کہ آئی جبرئیل اور کہا مجھسے جناب پروردگار سے بعد تحفہ سلام کے کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنے شیعہ تمہارے ہین خواہ صالح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہون گے یہہ خبر فرحت اثر سنکی جناب امیر مارے خوشی کے سجدہ شکر مین گئے اور بعد سجدہ کے دونون ہات سوئے آسمان اوٹھائے وَقَالَ اِنِّیْ اُشْہِدُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ لِشِیْعَتِیْ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ اور عرض کی یا رسول اللہ مین خدا کو اور آپکو گواہ کرتا ہون کہ مینے نصف حسنات اپنی اپنی شیعون کو بخشے کَذٰلِکَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ جب جناب فاطمہ نے یہہ کلام سنا تو بولین اے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہی آپکو شاہد کرتی ہون کہ مینے بہی نصف حسنات ابو الحسن کے شیعون کو بخشے جناب امام حسن نے عرض کی اے نانا مین بہی آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مینے بہی اپنی نصف حسنات اپنی پدر بزرگوار کے شیعون کو بخشے جناب امام حسین نے فرمایا اے جد عالی وقار مین آپ کو شاہد کرتا ہون کہ مینے بھی نصف حسنات اپنی اپنی پدر نامدار کے شیعیان گنہگار کو بخشے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ جب رسول خدا نے یہہ سخاوت اپنی اہلبیت کی ملاحظہ کی فرمایا کہ اے اہلبیت میرے تم مجھسے کریم تر نہین ہو جب تمنے یہہ احسان شیعون پر کیا سنو مین نے بہی خدا کو گواہ کرتا ہون کہ مینے نے بھی اپنے نصف حسنات اپنے شیعیان علی ابن ابیطالب کو بخشے ناگاہ صدائے غفار جانب آسمان سے نون آئی یَا اَھْلَ الْبَیْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ اے اہلبیت تم مجھسے زیادہ کریم نہین جب تمنے شیعیان علی پر یہہ احسان کیا تو سنو میرا احسان

شیعیان علی ابن ابیطالب برائی قد غفرت لشیعة علیٍ و محبیه ذنوبهم جمیعًا بتحقیق کہ
بیچ علی کے شیعون کی اور دوستون کے سب گناہ بخشے حضرت آقا تمہارے تیر نہایت مہربان
ہین چنانچہ جناب رسول خدا انے فرمایا حبی و حب اہلبیتی نافعٌ فی سبع مواطن
دوستی میری اور میرے اہلبیت کی نفع بخشتی ہے سات جا پر ایک تو وقت مرگ اور دوسرے قبر مین
اور تیسرے وقت نشور اور چوتھے وقت نامہ عمل کے اور پانچوین وقت حساب اور چھٹے بیچ میزان
اور ساتوین نزدیک صراط کے چنانچہ جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب وقت مرگ ہمارے
شیعہ کا قریب آتا ہی تو ملک الموت اوسے اشارہ کرتا ہے انظر الی یمینک کہ ای مومن دیکھ
تو دہنی طرف فیری رسول اللہ و علیًا و فاطمة والحسنین جب دہنی طرف دیکھتا ہی تو پاتا ہے
رسولخدا اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن مجتبے اور حسین شہید کربلا کو پاس اوسکے موجود مین اور جناب
امیر فرماتے ہین اے ملک الموت اوسکے قبض روح مین آسانی کرنا کہ یہہ ہمارا دوست ہی اور جب
قبر مین اوسے دفن کرتے ہین تو وہان بیچ جناب امیر سعی کو آتی ہین اور اوسے خوف سے بچاتی ہین اور
ایک روایت مین ہے کہ نکیرین سونگھتے ہین سینہ مومن کا قبر مین اور کہتا ہے ایک دوسرے سے کہ نہ چھین کرو
اس مومن کو کہ اوسکے سینہ سے بوی محبت اہلبیت رسولخدا آتی ہے اور خداوند عالم محبت جناب امیر سے
قبر کو شیعہ کے مانند ایک کیاری بہشت کے کر دیتا ہے اور روز قیامت کو تاج پادشاہی رکھکر آئیگا
اور موہنہ اوسکا مثل چودہوین رات کے چاند کے ہوگا اور کتاب خرائج مین مرقوم ہی کہ ہر شیعہ کے ہاتھ مین
فرشتے ایک ایک برگ طوبی دین گے کہ وہ بیچ روز عقد جناب فاطمہ جمع کیے گئی ہین اور اون پر نور سے
برات آتش دوزخ لکھی ہوگی فی الامالی عن ابن عباس قال ان رسول اللہ کان جالسًا ذات
یوم اذا اقبل الحسن اور کتاب امالی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ ایکروز جناب رسولخدا تشریف رکھتے تھے
کہ جناب امام حسن تشریف لائے جو ہین امام حسن کو جناب رسولخدا نے آتے دیکھا رونے لگے ثم قال الیّ الیّ
یا بنیّ اور رو رو کے فرمایا اے فرزند میرے آ اور اونھین اپنے زانوی راست پر بٹھا لیا
پہر تشریف لائے امام حسین اونھین بھی دیکھکے حضرت روئے اور پاکے زانوی چپ پر بٹھا لیا ثم اقبلت

فَاطِمَۃُ رَاٰھَا بَکٰی ثُمَّ قَالَ اِلَیَّ اِلَیَّ یَابُنَیَّۃُ پہر تشریف لائین جناب فاطمہ اونھین بہی دیکھکے رسولخدا
رونے لگے اور بلا کے سامنے بٹہا یا پہر تشریف لائی جناب امیر حضرت اونھین بہی دیکھکے رونے لگے
اور بلا کی سامنے بٹہا یا داہنی طرف اپنے اصحاب نے عرضکی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَرٰی وَاحِدًا مِنْ
ھٰؤُلَاءِ اِلَّا بَکَیْتَ اَوَمَا فِیْھِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْیَتِہٖ اے رسولخدا آپ سب کو دیکھکے روئے
آیا آپکے اہلبیت مین ایسا نہین کوئی کہ آپکی باعث سرور ہووے حضرت نے فرمایا قسم مجہے اوس
شخص کی کہ جس نے مجہے مبعوث کیا برسالت اور برگزیدہ کیا ہے اِنِّیْ وَاِیَّاھُمْ لَاکْرَمُ الْخَلْقِ
عَلَی اللّٰہِ کہ مین اور یہہ اہلبیت میرے ہر آئینہ بزرگترین خلق ہین نزدیک خدا کی مین رویا ہون انکے
مصیبتون پر جو ان پر ہونے والے ہین پس یہہ بہائی میرا علی ابن ابیطالب صاحب نشان ہی میرا دنیا
و آخرت مین اور وصی و خلیفہ ہے میرا بعد میرے اور سامنے میرے اور صاحب حوض کوثر اور مالک
شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہے اور امام ہر مومن کا ہی دوست اسکا میرا دوست ہی اور دشمن
اسکا میرا دشمن ہے اسکے دوستی کے باعث امت میرے رحم کیجائیگے اور اسکی دشمنی سے لعنت کیجائیگے یعنی
رحمت خدا سے دور ہونگے اِنِّیْ بَکَیْتُ حِیْنَ اَقْبَلَ لِاَنِّیْ ذَکَرْتُ غَدْرَ الْاُمَّۃِ بِہٖ بَعْدِیْ مین رویا
اسے آتے دیکہکے کہ مجہے یاد آیا غدر و عداوت امت کا ساتہہ اسکے بعد میرے تا آنکہ دہکادینگے اور محروم
رکہینگے اسکے جاگہہ سے اسی یہہ رنج و مصائب مین رہیگا تا انکہ ایک شقی ماہ رمضان مین اسکے سر پہ
تلوار ماریگا اور شہید کریگا اور یہہ بیٹی میری فاطمہ سیدۃ النساء اولین و آخرین ہے اور یہہ پارۂ
جگر اور روشنی چشم اور میوہ دل میرے ہی اور جب یہہ محراب عبادت مین کہڑی ہوتی ہی سامنے خدا کے
تو نور اسکا فرشتون پر یون ظاہر ہوتا ہے جیسے اہل زمین پر نور ستارون کا ظاہر ہوتا ہی خدا وند عالم فرماتا
ہے اپنے ملائکہ سے اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمَتِیْ فَاطِمَۃَ دیکہو کنیز خاص میری فاطمہ کو کہ سیدہ ہی میری
کنیزون کی کہ کیسی رجوع قلب سے عبادت مین میرے حاضر ہی اور خوف سے میرے اعضا اسکی کانپتے ہین اُشْہِدُکُمْ
اِنِّیْ قَدْ اٰمَنْتُ شِیْعَتَہَا مِنَ النَّارِ گواہ کرتا ہون تمہین کہ مینے امان دی شیعون کو فاطمہ کے آتش جہنم سے
مین رویا اسے دیکہکے کہ مجہے یاد آئی وہ مصیبت اسکی جو بعد میرے اسپر ہونگی کانِّیْ بِھَا وَقَدْ دَخَلَ الذُّلُّ

بیتہا گویا مین اسکے ساتھ ہون جسوقت لیکے گھر مین لعین گھس اوینگے اور ہتک حرمت کرینگے اور اسکے
حق کو غصب کرینگے اور اسے میراث سے منع کرینگے وَکَسرِ جَنبِہَا وَاَسقَطَ جَنِینَہَا اور ایک شقی مجروح
کریگا اسکے پہلو کو کہ ساقط ہوجاویگا حمل اسکا وَہِیَ تُنَادِی یَا اَبَتَاہُ فَلَا تُجَابُ وَتَستَغِیثُ وَلَا تُغَاثُ
اور وہ فریاد وا ابتاہ کرتی ہوگی اور کوئی اوسکو جواب نہ دیگا اور وہ فریاد کریگی اور کوئی اوسکے فریاد کو
نہ پہنچیگا اور جب دیکھا اپنے حسنین کو تو رویا اس لیئے کہ یہہ دو سید جوانان اہل جنت ہین اور حکم انکا حکم میرا ہے
اور قول انکا قول میرا ہے انکو اس ظلم وستم سے شہید کرینگے یعنی حسن کو زہر ستم پلا کر شہید کرینگے کہ
اسپر ملائکہ زمین وآسمان رووینگے اور حسین میرے قبر سے چہڑاینگے اور مدینے سے نکالینگے
فَاَضُمُّہُ فِی مَنَامِہِ اِلَی صَدرِی پس مین اوسے خواب مین چہاتی سے لگاؤنگا اور حکم کرونگا اوسے
مدینے سے جاینگا اور یہہ جاینگا اپنے مقتل کیطرف کَاَنِّی اَنظُرُ اِلَیہِ وَقَد رُمِیَ بِسَہمٍ فَخَرَّ عَن فَرَسِہِ
صَرِیعاً گویا مین اپنے پارہ جگر کو دیکھتا ہون کہ ایک تیر ایسا لگا کہ اوسکے صدمے سے زمین پر گریگا لوٹتا ہوا
ثُمَّ یُذبَحُ کَمَا یُذبَحُ الکَبشُ اور اوسی حال مین ذبح کیا جائیگا یہہ مثل گوسفند ثُمَّ بَکَی رَسُولُ اللّٰہِ وَ
بَکَی مَن حَولَہُ وَارتَفَعَت اَصوَاتُہُم بِالضَّجِیجِ یہہ فرماکے رسولخدا بہت روئے اور سب اصحاب رونے
لگے تا آنکہ آواز نوحہ وشیون بلند ہوئی اور حضرت فرماتے تھے خداوندا مین تجہی شکایت کرتا ہون اوس جور و ستم
کے جو میرے اہلبیت پر ہونگے حضرات فی الحقیقت وہ مصیبت بڑے اہلبیت پر کہ اون مصیبت پر جتنا اور
بقدر روئیے وَمِن مَصَائِبِہِم کَانَت قُبُورُہُم شَتَّی اور ایک مصیبتون سے اہلبیت کے یہہ مصیبت ہے
کہ ظلم اعداء سے قبرین اون کے پراگندہ ہوئی ہین فَبَعضُہَا فِی العِرَاقِ وَبَعضُہَا فِی النَّجَفِ وَبَعضُہَا
بِالطَّیبَۃِ پس بعضی قبر تو نجف مین ہوئے اور بعضی عراق مین اور بعضی مدینہ مین فَاَرَادُوا عَلَی ذٰلِکَ
مَحوَ القُبُورِ اوسپر بہی ظالمون نے چاہا قبرون کو بہی مٹا دین کَمَا ذُکِرَ فِی الحَدِیثِ اَنَّ المُتَوَکِّلَ
لَعَنَہُ اللّٰہُ عَلَیہِ اَمَرَ الحَارِثِینَ بِحَرثِ قَبرِ الحُسَینِ اَن یُجرُوا عَلَیہِ المَاءَ حَیثُ لَا یَبقَی
لَہُ اَثَرٌ چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہے کہ متوکل لعین نے عداوت سے حکم کیا زراعت کرنیوالون کو
کہ زراعت کرین قبر حسین پر اور لاوین آپ نہر تا بالکل اثر قبر حسین برطرف ہوجاوے مگر حد سوا

بنیانہ پس گرادی لعینون نے عمارت اوسکے اور لائی جانورون کو زراعت کے لئی پس جانور اوس قبر
شریف پر نگئی اور روتی تھے وَکُلَّمَا اَجرَوُا عَلَیهِ المَاءَ غَارَ وَحَارَ وَاِسْتَکَ اَر بِقُدرَةِ اللّٰهِ العَزِیزِ
وَلَم یَصِل قَطرَةً وَاحِدَةً اِلیٰ قَبرِ الحُسَینِ اور ہرچند پانی کو قبر شریف پر لاتی تھے تو پانی حیران ہوکے
ٹھہرجاتا تھا اور گرد پھرتا ہوتا تھا وَکَانَ قَبرُ الشَّرِیفِ اِذَا جَاءَ المَاءُ یَرتَفِعُ اَرضُهُ بِاِذنِ اللّٰهِ
اور جب پانی آتا تھا تو زمین وہان کے بلند ہو جاتی تھے قدرت خدا سے پس یہہ دیکھا لعینون نے تو حکم
کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف کی آنے نہ پاوے مگر اوس سے کچھہ روپئی لیا کرو پس ایک ضعیفہ مومنہ تھے
کہ وہ قصد زیارت مین چرخہ زنی کرتی تھے تا خرچ راہ مہیا کرے جب یہہ حکم سنا اوس نے تورات کو بھی
محنت مین مشغول ہونے لگی تا انکہ مشقت سے اپنی خرچ راہ اور خرج محصول جمع کیا اور زیارت روضہ مقدس
جناب سید الشہدا سے مشرف ہوئے جب یہہ خبر حاکم شقی نے سنی تو بولا کہ یہہ لوگ یون آنا قبر حسین پر
سے قوت نکرین گے اب جو آوے زیارت قبر حسینؑ کو اوسکا ایک ہاتھہ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسینؑ یا دکو
آتا تھا تو ملازمان خلیفہ غدار دست راست اوس بیدار کا کاٹ لیتی تھے پس ناگاہ ایک محب صادق غلام
با وفا زیارت کو تشریف لائے پس اون ظالمان غدار نے ہاتھہ اوس زایر با وقار کا کاٹ لیا اور جانا کہ اب
یہہ زیارت کو نہ آیگا مگر وہ محب صادق جان نثار ایسے تھی کہ دوسرے سال پھر تشریف لائے ملازمان حاکم بیدین
نے دوسرا ہاتھہ بھی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگوار پھر آئے تو ملازمان حاکم نے حاکم کو لکھا کہ تیری
حکم سے دو مرتبہ مین دونون ہاتھہ زایر کے کاٹے ہین پھر بھی اوس نے محبت حسینؑ سے ہاتھہ نہ اوٹھایا
اور اب پھر زیارت کو آیا جیسا حکم ہو بجا لائین حاکم لعین نے عداوت سے جناب امام حسینؑ کے حکم کیا کہ اب
کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاؤن اوس ثابت قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پھر بھی اوس بیدار نے
اوس قبلہ ایمان سے موںھہ نہ پھرایا اور پھر آیا حضرات مومن کامل ایسے ہوتے ہین پس اون کافرون نے
دوسرا پاؤن بھی کاٹ ڈالا پھر سال دیگر پھر ازسر نو اپنی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگون کو خوف اوسکے
جان کا ہوا کہ اسکے مرتبہ یہہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے امام علی النقی تشریف لیچلے
زیارت کو بہہ بزرگوار کو راہ مین لوگون نے اوس جناب سے احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسینؑ مین ایک

مومن نے تمام اعضا نثار کئے ہیں اب کی خوف اوسکی جان کا ہے کہ اپکی بیان پھر وہ زیارت جناب امام حسینؑ کے جاتا ہی جب یہہ بات جناب امام علی النقی نے سنی تو قریب اوسکی گئے اور اوسکا حال بکمال شفقت پوچھا اور اوسکے حال پر بہت روئے اور اوسے پاس اپنی اونٹ پر بٹھا لیا جب قبر شریف پر پہنچی اور وہ زیارت سے مشرف ہوا تو خوب رویا پس دوست خالص ایسے ہوتے ہیں فما لکم لا تبکون و کیف تخلون عن دمع تتاجی علی الذبیح العطشان پس کیون نہیں روتے تم اے مومنین اور کیون روتے ہیں قصور کرتے ہوا وس مظلوم جو ذبح کیا گیا پیاسا و ضجت افلاک السماء و تنا وحبت طیور الفلاء و الوحوش و الجن اجمع اور مصیبت پر روئے آسمان و پرند و چرند اور جن تمام و حین کریمات البتول حواسر اولا تبق الا تنشق دمع یاد کرو اوس وقت کو جب دختران جناب فاطمہ بالباس پارہ پارہ نعش جناب امام حسین پر آتیں تقبل جسم ابن البتول سکینۃ و شمر لها بالسوط ضربا تمنع افسوس کہ سکینہ توجسم مجروح پدر کو چومتی تھے اور شمر تازیانے سے ڈراتا تھا اور منع کرتا تھا فیولها ضربا بالسیاط فتلتجی مع عمتها من حیث بالضرب توجع ان دونون شعرون کے ترجمہ کا زبان کو یارا نہیں کہ بیان کرے مگر اتنا اشارا روئے کو کفایت کرتا ہے کہ سکینہ بلبلا جاتی تھے اور اپنی پھوپھی سے منتین کرتی تھی بچاؤ بقول یا شمر و خل عنی اذ کانت بالتقبیل ترضی و تقنع جناب زینب مایوس ہو کے شمر سے کہتی تھین کہ وائی ہو تجھپر اے شمر چھوڑ دے اس بچے پدر کو کہ اس نے تو اسی پر اکتفا کی ہے کہ نعش پدر کے بوسے لئے ہیں روایت ہفتادم زرارہ سے گریہ امام زین العابدین علیہ السلام ابن قولویہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یا زرارۃ ان السماء قد بکت علی الحسین اربعین صباحا بالدم اے زرارہ بہ تحقیق کہ آسمان روئے جناب امام حسین پر چالیس صباح بخون وان الارض بکت اربعین صباحا بالسواد اور زمین روئے اوس جناب کے ماتم مین چالیس صباح بسیاہی وان الشمس بکت اربعین صباحا بالکسوف والحمرۃ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی و کسوف وان الجبال تقطعت وان البحار تفجرت اور ماتم جناب امام حسین مین پہاڑ ٹکرے ٹکرے ہو گئے اور دریا جوش و خروش مین آئے وان الملائکۃ بکت اربعین

صباحاً علی الحسین اور بہ تحقیق کہ فرشتگان آسمان نیچے اوس جناب پر چالیس صباح روئے وما اختضبت
امرأۃ ولا اکتحلت حتی اتانا راس عبید اللہ ابن زیاد اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے
خضاب نکیا روغن نہ ملا کنگھی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا سر نحس کاٹ کے ہمارے لیے لائے اور ہم ہمیشہ
روتی تھے اوس جناب کی مصیبت پر اور اے زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہیں ہے اور کوئی رونا پسندیدہ
نہیں ہے اوس چشم سے کہ امام حسین پر روئے و من بکی علی الحسین فانہ احسن بالنبی و فاطمۃ
اور جو روئے امام حسین پر اوس نے نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا جناب رسولخدا پر اور حق اہلبیت کا
ادا کیا کل عین باکیۃ یوم القیامۃ الا عین بکت علی الحسین فانہا ضاحکۃ مستبشرۃ بنعیم
الجنۃ اے زرارہ روز قیامت کو تمام خلایق کی آنکھیں ہول قیامت سے گریان ہونگے مگر وہ
آنکھ جو حسین پر روئی ہے وہ آنکھ خوش و خرم ہوگی اور بشارت دیجائیگی ساتھ نعیم جنت کے اور
ہم ہمیشہ روتے ہیں اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میرے علی ابن الحسین جب اپنی پدر بزرگوار کو
یاد کرتے تھے اسقدر روتی تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوجاتی تھی وکل من راٰہ بھذا ا
الحال فیبکی للبکائہ اور جو اون حضرت کو اس بیقراری سے روتی دیکھتا تھا وہ بھی بے اختیار رونے لگتا تھا
حضرات جاے تامل ہے رسم دنیا یہی ہے کہ جسکا عزیز مرتا ہے اوسی دلاسا اور تشفی دیتے ہیں اب سنو
احوال امام زین العابدین علیہ السلام پر کہ خود احوال راہ شام میں امام باقر سے فرماتے تھے کہ جب ہمیں نعش
بیسر جناب امام حسین سے جدا کیا تو مجھے ایک شتر بیکجاوہ پر سوار کیا تھا وراس الحسین علی علم
ونسوتنا خلفی علی بغال وحولنا الرماح اور سر میرے بابا حسین کا نیزہ پر سامنے میرے لیے جاتے
تھے اور ان بھنین بہوبہیان سب میرے پیچھے سر برہنہ اونٹون پر سوار اور گرد ہمارے نیزہ
دار تھے ان دمعت من احدنا عین قرع راسہ بالرمح اور اگر کوئی ہم میں سے حضرت پر روتا
تھا تو لعین اوسکے سر پر نیزے مارتے تھے اور منع کرتے تھے حضرات کہین رونیکے یہہ تعزیر
سنی ہے کہ عزیزون کو ذبح کرین اور اونہین رونی نہ دین عوض دلاسے کی مارین اور نیزے دکہائین
وردفی الحدیث ان علی بن الحسین بکی علی ابیہ اربعین سنۃ اور حدیث مین وارد ہوا ہے

کہ جناب امام زین العابدین اپنی پدر بزرگوار پر چالیس برس روئے وَمَا اُکِلَ بِرَاسِ الضَّمَانِ اَبَدًا مُدَّۃً
عُمُرِہٖ اور تمام عمر حضرت نے گلہ گوسفند نہ کھایا وَنُقِلَ اَنَّہٗ قِیْلَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِلٰی مَتٰی ھٰذَا
الْبُکَاءُ یَا مَوْلَانَا اور منقول ہے کہ کسی نے جناب امام زین العابدین سے پوچھا یا مولا کہان تک
روؤگے فَیَقُوْلُ یَا قَوْمِ اِنَّ یَعْقُوْبَ النَّبِیَّ فُقِدَ لَہٗ سِبْطٌ مِنْ اَوْلَادِہِ الْاِثْنٰی عَشَرَ
حضرت نے فرمایا اے شخص یعقوب پیغمبر کے بارہ بیٹون سے ایک بیٹا گم ہوا فَبَکٰی عَلَیْہِ حَتّٰی
اَبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ پس یعقوب یوسف پر اس قدر روئے کہ آنکہین سفید ہوگئین وَھُوَ
حَیٌّ فِی دَارِ الدُّنْیَا حالانکہ یوسف زندہ تہے وَاَنَا قَدْ نَظَرْتُ بِعَیْنِی اِنَّ سَبْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِی
لَیْسَ لَھُمْ شَبِیْہٌ فِی الْاَرْضِ قُتِلُوْا فِیْ سَاعَۃٍ وَاحِدَۃٍ اور اے شخص مینے تو اپنی آنکہون سے
دیکہا سترہ اہلبیت کو کہ شبیہ ونظیر نرکہتی تہے ایکساعت مین مثل گوسفند قربانی ذبح ہوگئی
اور سر اون کے نیزون پر چہرائے گئے اور شہر بشہر پہرائے گئے فَوَاللّٰہِ لَا یَذْھَبُ حُزْنُھُمْ
عَنْ قَلْبِیْ وَلَا شَخْصُھُمْ عَنْ عَیْنِیْ وَلَا ذِکْرُھُمْ لِسَانِیْ حَتّٰی یُلْحِقَنِی اللّٰہُ بِھِمْ قسم ہے خدا کے
کہ غم اون کا دل سے میرے دور نہوگا اور اون کے لاشہاے خاک وخون آلودہ گلو بریدہ میری
نظر سے غایب نہون گے اور ذکر اون کا میرے زبان سے موقوف نہوگا جب تک کہ خدا مجہے
اون سے ملائے وَمَا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَعَامٌ اِلَّا وَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی یَبُلَّ الطَّعَامَ مِنَ
الدُّمُوْعِ اور کبہی خوان طعام آگے اوس جناب کے نرکہا گیا مگریہ کہ اس شدت سے روتے تہے کہ وہ
طعام آنسوؤن تر ہوجاتا تہا حَتّٰی قَالَ مَوْلًی لَہٗ جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکَ اَنْ تَکُوْنَ
مِنَ الْھَالِکِیْنَ یہان تک کہ ایکدن ایک غلام نے عرض کی کہ فدا ہون تیرے یا مولا خوف ہے مجہی کہ آپ
روتے ہلاک ہون فرمایا حضرت نے سوا اسکے نہین ہے شکایت غم والم کی مگر خدا سے اور مین
اون چیزونکو جانتا ہون کہ تم اوسے نہین جانتے وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَمْ اَذْکُرْ مَصْرَعَ بَنِیْ فَاطِمَۃَ اِلَّا خَنَقَتْنِیْ
الْعَبْرَۃُ اے شخص واللہ جب مین مقتل فرزند فاطمہ کا یاد کرتا ہون وہ رقت گلوگیر ہوتی ہے
کہ ضبط اوسکا نہین کرسکتا پہر روکے یہہ شعر پڑہتے تہے اِتَکَلْتُ مَحْزُوْنًا فَمَا لَکَ تَرَی قَدْ

هَلْ لَا بَكَيْتَ لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدٌ اگر ہي تو غمگين پس کيا ہے واسطے تيري کہ سووے تو آيا نہ روؤن مين واسطے
اوس مظلوم کے جيسي روئي ہون رسولخدا ۔ وَلَقَدْ بَكَتْهُ فِي السَّمَاءِ مَلَائِكٌ ۔ طُهْرٌ كِرَامٌ رُكَّعٌ وَ
سُجَّدٌ اور بہ تحقيق روئے اوسپے بيچ آسمان کے فرشتے پاک سفيد رو بزرگ رکوع و سجود مين وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ الْمُنِيرُ بَكَاهُمَا ۔ حَوْلَ النُّجُومِ تَبَاكِيَا وَالْفَرْقَدُ اور شمس و قمر روشن گرد ستارون کے روئي ہين
اور ستاري فرقدين احوال حضرت پر گريان أَنَسِيتَ قَتْلَ الْمُصْطَفِينَ بِكَرْبَلَا ۔ حَوْلَ الْحُسَيْنِ ذَبِيحًا
لَمْ يُلْحَدِ اے شخص آيا بہول جاؤن قتل اولاد محمد مصطفی صلی اللہ عليہ واله وسلم کا بيچ زمين کربلا کے گرد پھير
يا با حسين عليه السلام مثل گوسفند قرباني کے ريگ گرم کربلا پر ذبح کي پڑے تھي بي گور دکفن أَنَسِيتَ
إِذْ سَارَتِ الْيَهِ تَكَالُبًا ۔ فِيهَا ابْنُ سَعْدٍ وَالطُّغَاةُ جَحْدًا آيا بہول جاؤن اوس وقت کو کہ پھيري
يا پير سوارون کے حيران ہوئے اوسمين عمر سعد تھا اور بہت طاغي پيچھے کہ قتل حسين پر کوشش کرين پيچھے
فَسَقَوْهُ مِنْ جُرَعِ الْحُتُوفِ بِمَشْهَدٍ ۔ كَثُرَ الْعِدَى بِهِ وَقَلَّ الْمُسْعِدُ پس پلائي اونہون نے
حسين کو کاسہ ہاي ناخوش مرگ اور کثرت دشمنون کي حسين پر اور مددگارون کي کمي تھي کہ کوئي دوست نظر نہ آتا
تھا ثُمَّ اسْتَبَاحُوا الطَّاهِرَاتِ بِصُنُوفِهَا ۔ فَاشْمَلْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ مُبَدَّدٌ پھر اون لعينون نے
مباح جانا سروپا برہنہ کرنيکو اہل حرم کے اور دختران فاطمہ زہرا کے اسير کرنيکو پس جماعت ہمارے بعد حسين کے
پراگندہ ہوئے كَيْفَ السُّلُوُّ وَفِي السَّبَايَا زَيْنَبٌ ۔ تَدْعُوا بِحُرْقَةِ قَلْبِهَا يَا أَحْمَدُ کيونکر تسلي ہو
مجھے درحاليکہ بيچ قيديون کے پھوپھي ميرے زينب و دختران فاطمہ زہرا بےمقنعہ و چادر قيد ہون اور
فرياد کرتي تھين سوزش جگر سے کہ اي رسولخدا ہم اس ذلت سي مثل لونڈي غلامون کے قيد ہين يَا جَدِّ مِنْ
حَوْلِي يَتَامَى لِلْخُيُولِ ۔ بِالذُّلِّ قَدْ سُلِبُوا الْقِنَاعَ وَجُرِّدُوا اے جد بزرگوار گرد ميرے يتيمان حسين بہنين
ميرے اس ذلت سي ہين کہ مقنعہ تک اون کے ظالمون نے چھين کے سر برہنہ کرديا ہي يَا جَدِّ قَدْ مُنِعَ الْفُرَاتُ
وَقُتِّلُوا ۔ عَطَشًا فَلَيْسَ لَهُمْ هُنَالِكَ مَوْرِدٌ اي بہ تحقيق منع کي گئي حسين آب فرات سي اور قتل ہوئے
مع اقربا پياسي نہوا واسطے اون کے مقام آب يَا جَدِّ مِنْ ثُكْلِي وَطُولِ مُصِيبَتِي ۔ لِمَا أُعَانِيهِ
أَقُومُ وَأَقْعُدُ اے جد بزرگوار کوئي نہ تھا رونيوالا ہمارے طول مصيبت پر اور نہ تھا کہ ديکھي ہم کو

اور ہمین تسلی دی اور خاطر داری کرے یاجدّ لَو اَبْصَرْتَنِي وَرَأَيْتَنِي + یاجدّ ذا نحر الحسین و
موَیّدًا اے نانا اگر خیال کرتے تم مصیبت ہماری اور دیکھتے جد بزرگوار گلوی حسین کہ تا دم مرگ خشک رہا
یاجدّ ذا صدر الحسین مرضّضٌ + والخیل ترکض بین اعلاه و تصعد اے نانا رسولخدا
اگاہ ہو سینہ تمہارے پیاری حسین کا ریزہ ریزہ ہو گیا اور گھوڑی جسم حسین پر دوڑتی تھے اور کود تے
تھے اور روندتی تھے یاجدّ ذا ابن الحسین معلّلٌ + ومسلّلٌ في قيده ومصفّدٌ اي جد
بزرگوار یہہ فرزند حسین کا تمہارے بیمار طوق اسکے گلے مین ہے اور بیڑیون مین لوہیکی جکڑا ہی یبکي
لوالده وینظر حاله + وبنوا امیّة في المآتم یُهدّد کہ مرثیہ پدر بزرگوار مین اشعار پڑہتا ہے
اور حال اپنی بابا کا دیکہتا ہے کہ سر اوس جناب کا نیزی پر چہڑا ہے اے نانا ہمارا تو یہہ حال ہے اور بنی امیہ
عیش اور آسایش مین ہین یاجدّ نا شمر یروم بقتله + ذبح الحسین فأيّ علىٰ تَمَرَّدْ اي جد
ہمارے شمر لعین تکبر و تفاخر سے او جہلتا ہی قتل حسین سے اور ذبح کیا حسین کو مثل گوسفند لیس کونسی انکہ
ہے کہ بعد قتل حسین کے سوئیگی لیحوز جائزة اللّعین علیہ + لعن المهیمن ما به یتمضّد +
واسطے انعام یزید کے ذبح کیا حسین کو تا جائزہ لے لعین سے اوپر اوسکی لعنت خدا کی جیسا کام کیا
اوس نے حتیٰ اذا اهوي علیه بسیفه + فاذا بفاضل صوته یا واحد یہان تک جب ارادہ
کیا ذبح حسین کا اوسوقت پکارا وہ مظلوم باواز بلند اي خداوند تو میرے مصیبتون کو دیکہتا ہی
یاخالقي انت الرّقیب علیهم + في فعلهم ظلماً وانت الشّاهد اي خالق میرے تو نگہبان ہے
اور گواہ ہی فعل ان کے کا اور جو ظلم کہ تیرے نبی کے نواسی پر کرتی ہین تو ہی اسکا شاہد ہی ویَعِجُّ
طورًا بالنّبيّ وآله + ویقول یاجدّاه الا یا احمد اور آواز بلند سے پکاری اپنے نانا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور کہتی تھے اگاہ ہو اي نانا احمد کہ یہہ حال کیا تمہاری نواسی کا تمہارے
امت نے یا والدي السّاقي علي المرتضیٰ + مال العدوّ ببنا بما قد تمهّد اي بابا میرے ساقی کوثر
علی مرتضے پہنچی مجہی وہ آزار دست دشمنون سے بہ تحقیق کہ ممکن نہین دفع اون کا یا امّي الزّهرا
قومي عدلي + وجميع املاك السّماء الشّهّد اے امان فاطمہ زہرا اوٹہو قبر سے اور شمار کرو

مصیبتین میرے اور سب افلاک آسمان والے تمہارے گواہ ہین ہے اُمْسَيْتَ بِالْجَدَلِ يَا مُتَقَطِّعُ
مُتَخَضَّبٌ بِدِمَائِهِ مُتَشَهِّدٌ یہہ جیب پارہ جگر تمہارا اي فاطمہ کہ شمشیر و تیر و خنجر سے ٹکری ٹکری کیا گیا ہے
اپنے خون مین نہایا شہید کیا گیا ہے وَالطَّيِّبُونَ بَنُوكَ قَتْلَى حَوْلَهُ ۞ فَوْقَ الصَّعِيدِ مُضَرَّجٌ
وَمُجَدَّلٌ اور اولاد پاک و پاکیزہ تمہارے ذبح کی ہوئی گرد حسین کے پڑی ہے اور زمین تفتیدہ کے
ٹکرے ٹکرے برہنہ بیکفن هٰذَا مُصَابٌ مَا أُصِيبَ بِمِثْلِهِ ۞ بَشَرٌ مِنَ الْمَخْلُوقِ إِلَّا وَاحِدٌ یہہ
مصیبتین ہین کہ ایسے مصیبتین کسی بشر پر مخلوقات خدا سے نہین پڑین مگر ایک شخص پر یعنی حسین ابن علی کے
سوا اسکے کسی پر یہہ مصیبتین نہین پڑین اور اکثر حضرت یہہ کہکے روتے تھے وَاكَرْبَاهُ لَكَ يَا أَبَتَاهُ
وَاأَسَفَاهُ بِقَتْلِكَ يَا أَبَتَاهُ وائي اندوہ تمہاري مصیبت پر اي بابا ہزار افسوس تمہارے بہوکے پیاسے ہونے پر
اي بابا قُتِلَ ابْنُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ عَطْشَانًا وَأَنَا آكُلُ الزَّادَ وَأَشْرَبُ الْمَاءَ ہزار حیف فرزند فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا تو پیاسا ذبح کیا جاے اور مین پانی پیتا ہون اور کھانا کھاتا ہون ہرگز یہہ کھانا گوارا
نہوگا پس تہوڑا سا کھاتے تھے اور رات کو عبادت مین مشغول رہتے تھے اور دن کو روزہ رکہتے تھے یونہین
چالیس برس گذري اور اگر کسي جانور کو ذبح ہوتے دیکہتے تو اوس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے
چنانچہ ایکدن وہ جناب کہین جاتے تھے پس ایک قصاب کو دیکہا کہ بقصد ذبح ایک گوسفند کو باندہ رہا ہے
حضرت کہڑے ہوگئے اور فرمایا اي شخص کیا کرتا ہے وہ بولا کہ یا حضرت حکم خدا و رسول جاري کرتا ہون
یہہ سنکے حضرت نے فرمایا آیا تو نے اس بے زبان کو آب و دانہ دیا ہے یا نہین اوس نے عرض کی
یا مولا یہہ دستور ہے ہم قصابون کا کہ قبل ذبح جانور کو آب و دانہ سے سیر کر لیتے ہین اور بہوکا پیاسا
ذبح نہین کرتے پس یہہ سنکے حضرت مین تاب ضبط نہ رہي بے اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا ایہا الناس
دیکہو تم کہ قصاب بہي بے آب و دانہ جانور کو ذبح نہین کرتے وائے اون لعینون پر کہ جنہون نے
میرے بابا کو کہ وہ فرزند آل رسول اور جگر گوشہ بتول تھے مع عزیز و اقربا تین دن کا بہوکا
پیاسا ذبح کر ڈالا اور اتنا نسمجھے نہ جانا کہ ہم کیا کرتے ہین اور کسی قتل کرتے ہین یہہ فرماکر اس شدت
سے روئے کہ بیہوش ہوگئے اور لوگ بدشواري وہان سے لائے روایت ہفتاد و دوم

فضایل مجلس اور حال رحم جناب امیر علیہ السلام یتیموں پر اور پھر احوال شہادت فرزندان حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من قوم اجتمعوا بمجلس یتلون فضلنا اهل البیت الا حفت بهم الملائکة جناب رسولخدا نے فرمایا جس مجلس مین ہم اہلبیت کے فضایل یا مصائب بیان ہون اور آدمی اون کے سننے کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کرتے ہین وغشیتهم الرحمة من اللہ عز وجل اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹھے رہتے ہین رحمت خدا اون کے شامل حال رہتی ہی واستغفرت لهم الملائکة الی ان یتفرقوا اور فرشتے اون کیلئے طلب مغفرت خدا سے کیا کرتے ہین جب تک وہ مجلس تمام کو پہنچے ویباهی بهم اللہ فی الملاء الاعلی اور خدا ملاء اعلی مین اون کے اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہے ابن ابی الحدید نے حکایت کی ہے کہ ایک رات جناب علی ابن ابیطالب کہین سے دولتخانہ کو تشریف لاتے تھے ایک گھر پر پہنچے دیکھا کہ ایک عورت بیوہ چولھے پر ہانڈی گرم رہی ہے اور لڑکی بچی اوسکے شدت گریہ سے زمین پر لوٹتی ہین سئل عنها لما یبکون وما تصنع جناب امیر ٹھہر گئے اور پوچھا اوس عورت سے کہ بچے تیرے کیون روتی ہین اور تو کیا کرتی ہے اوس نے کہا اے شخص مین ایک زن بیوہ و بے وارث ہون اور یہہ بچے میرے یتیم ہین آج مجھے کچھہ میسر نہوا کہ انھین کھلاتے اسوقت ان بچون کا بہوک سے برا احوال ہے اور روتے ہین ناچار اون کے بہلانے کو خالی دیگچے مین پانی چولھے پر چھوڑ دیا ہے کہ تا یہہ جانین کہ کچھہ کھانا پکتا ہے اس امید مین سو جائین حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت غمگین و ملول گھر مین تشریف لائے جو کا آٹا جو قوت حضرت کا تھا سب لے گئے اور اوسے فرمایا اے عورت جلد اسے گوندکر خمیر کر اور آب اوس آب گرم مین آش پکانے لگی لیکن یہہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ تا تیاری طعام بچے رو روکے سو جائین باین لحاظ ادہر آش کے خبر لیتے تھے اور روی مقدس سے چولھا پہونکتے تھے اور ادہر بچون کے ساتھہ طفلانہ کھیلتے جاتے تھے دونون دست مبارک اور دونون گھٹنے زمین پر رکھکر اون کے ساتھہ دوڑتے تھے اور ہنس کر خوش فعلیان کرتے تھے یہان تک کہ وہ بچے رونا بہول گئے جب کھانا طیار ہوا تو حضرت نے اون یتیمون کو ساتھہ اون کی مان کے

آپ بیٹھہ کر کھلایا بعد ازان دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کی یون دعا کی کہ خدا وندا ان بچون کو کبہی
بہوکا نہ رکھنا کہ یتیم و بیکس پدر مردہ ہین عورت نے ہر چند نام و نسب پوچھا حضرت نے نہ بتایا اور
رخصت ہو کر چلے آئے آپ فانی سے رہے جب صبح ہوئے تو عورت نے رحم دلی اور یتیم پروری مردان
ہمسایہ سے بیان کی اونہون نے شکل و صورت پوچھے جب اوس نے بیان کی تو اونہون نے کہا آہ وہ
امیر المومنین تھے یہہ عادتین اور رحم کس نے پایا اور جو کا آٹا نہے مخصوص قوت اونھین کا ہے
وہ عورت بہت سار و ئے کہ افسوس مینے اپنی آقا سے اپنی گھر کا کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو
یہہ ہوا اور اون کے یتیمون پر کسی نے رحم نکیا چنانچہ امالے مین شیخ صدوق نے لکہا ہی کہ جب نواسی دونون
جناب امیر کے یعنی بیٹی حضرت مسلم کے گرفتار ہو کی کربلا سے کوفہ مین پیش ابن زیاد گئی عوض رحم کے اوس بیدین نے
زندان بان کو بلایا اور کہا قید کران دونون لڑکون کو قید شدید وَ مِنْ طَیِّبِ الطَّعَامِ فَلَا
تُطْعِمْهُمَا وَ مِنْ بَارِدِ الْمَآءِ فَلَا تَسْقِهِمَا اور ہرگز اچھا کھانا انھین نہ کہلانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عادت
تھے یعین کو فکانَ الْغُلَامَانِ یَصُومَانِ النَّهَارَ فَاِذَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ اُتِيَا بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ
وَكُوْزٍ مِنْ مَآءٍ وہ یتیم دن کو بعادت بزرگان روزہ رکہتے تھے شام کو دو قرص نان جو اور ایک
کوزہ پانی کا زندان بان لا کے دیتا تھا اس مصیبت مین سال بھر گذرا پس چہوٹے بھائی نے بڑے
بہائی سے کہا یَا اَخِي قَدْ طَالَ بِنَا مَكْثُنَا وَ يُوْشَكُ اَنْ تَفْنٰى اَعْمَارُنَا وَ تَبْلٰى اَبْدَانُنَا ای بہائی ہم کو
بہت مدت اس قید خانے مین ہوئے یقین ہے کہ ہم اس قید مین مر جائین گے اور بدن ہماری گھل جائین گے
پس آج زندان بان سے قرابت رسولخدا سے اپنی بیان کرین جب رات ہوئی اَتٰىكَ الشَّيْخُ بِقُرْصَيْنِ
مِنْ شَعِيْرٍ وَّكُوْزٍ مِنْ مَآءٍ آیا زندان بان موافق عادت کے دو روٹیان جو کے اور ایک کوزہ
پانی کا لیکر پس چہوٹے بہائی نے کہا ای شیخ تو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کو پہچانتا ہے وہ دیندار
بولا وَكَيْفَ لَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ نَبِيِّيْ وَ شَفِيْعُ النَّاسِ کیون نہین جانتا کہ وہ پیغمبر خدا ہے اور شفیع
روز جزا ہین پھر صاحبزادی نے کہا اَتَعْرِفُ جَعْفَرًا آیا تو جعفر کو جانتا ہے کہا اوس نے
کیون نہ جانونگا ہین کہ اونھین خدا نے دو پر دیئے ہین کہ فرشتون کے ساتھہ پرواز کرتے ہین

جنت مین بہر کہا ایشیخ اتعرف علی بن ابی طالب آیا تو واقف ہی علی ابن ابیطالب سے قالی ف
کیف لا اعرف وھو ابن عم النبی وامامی اوس نے کہا کیون کر نجانون کہ وہ حضرت ابن عم
رسول ورامام میرے ہین پس کہا صاحبزادی نے ایشیخ تو مسلم بن عقیل کو نجانتا ہی کہا ہان کیون نہین
جانتا ہین وہ بیچے پسر عم رسول ہین اوسوقت دونون نے بیتاب ہو کر کہا ای شیخ نحن من
عترۃ نبیک نحن من ولد مسلم ابن عقیل ہم تیرے پیغمبر کے عترت سے ہین اور ہم مسلم ابن
عقیل کے یتیم ہین قد ضیقت علینا سجنا فمالک لا ترحم صغر سننا بتحقیق کہ تنگ کیا تو نے
قید کو ہمارے پس کیا ہے تجھے کہ ہم پر رحم نہین کرتا پس جو ہین یہہ کلام سنا اوس نے بکی بکاءا
شدیدا وانکب علی اقدامھما یقبلھما بہت سے شدت سے رویا اور دوڑ کر پاؤن پر گر کے
بوسے لیتا تھا اور کہتا تھا فدا ہون تم پر سے واللہ لا ارید ان یکون محمدا صلی اللہ علیہ
وآلہ خصمی فی یوم القیمۃ واللہ نہین چاہتا ہون مین کہ رسولخدا روز قیامت کو مجھسے دشمنی کرین
بس لیے صاحبزادو حاکم جو چاہے مجھی کرے یہہ دروازہ قیدخانیکا کھلا ہے جدہر چاہو چلی جاؤ یا
جلیتے سیر اللیل واکمنا النھار اے دوستو میرے راتکو چلنا اور دن کو چھپ رہنا غرض سطرح
چلے وہ دونون صاحبزادے رات بہر بہرے جب صبح ہوئی تو ایک باغ مین جا کی درخت بلند پر چڑہ گئے
اذ طلعت الشمس واذا بجاریۃ قد راتھما جب روز بلند ہوا ایک کنیز اوس باغ مین آئے
اور دیکھا انھین تو پوچھنے لگے احوال اون کا جب اوہنون نے بیان کیے سرگذشت اپنے
بکت لحالھما روئے حال پر اون کے بہر دلاسا دیا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو تم کہ بی بی میرے
دوست ہی تمہارے غرض ساتھ لیکر آئے اور اپنی بی بی کو خبر کیے وہ زن نیکبخت سنتی ہے ننگی
پاؤن دوڑے وقالت لھما ادخلا بالرحب والسعۃ اور بولے الصاحبزادو گھر مین
تشریف لیچلو خوشحال لونڈیکا کہ فرزند رسولخدا میرے مہمان ہون یہہ کھلی لیجا کے ایک مکان
مین کہ جسمین کوئے نجاتا تھا اون کے رہنی کو خالی کیا اور فرش پاکیزہ اوسمین بچھایا ثم اتتھما
بطعام فاکلا وشربا بعد ازان جو کچھ حاضر تھا لا کی رکھا یتیمان مسلم نے کھایا اور آب سرد پیا

اور سنرش پریشی چہوٹے بہائی نے بڑے بہائی سے کہا یا اخی قد اٰمنا لیلتنا ہذا و اٰنسی
اَنا فتعال حتی اعانقک قبل ان یفرق الموت بیننا اے
بہائی تحقیق آج کی شب ہمنے اس بابا فتعال حتی اعانقک قبل ان یفرق الموت بیننا اس
بہائی بتحقیق آج کی شب ہمنے امن پایا فتعال حتی اعانقک اور تمہارے درمیان جدائی ڈالے
قریب آؤ کہ مین تمہارے گلی لگون پیش از آنکہ موت ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ڈالے
قریب آؤ کہ مین تمہارے گلی لگون پیش از آنکہ موت ہمارے رات گذری ہی اقبل خلف
فاعتنقا و ناما پس ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر سو رہے تہوڑی سی رات گذری ہی اقبل خلف
العجوز و قرع الباب کہ آیا داماد اوس پیرزن کا اور زنجیر ہلائے اوس مومنہ نے کہا تو کون ہے
بولا صاحب خانہ قالت لیس لک ہذا بوقت وہ بولے یہہ وقت تیرے آنیکا نہیں تہا آج کیون آیا
وہ بولا جلد دروازہ کہول کہ ہوش و حواس میرے منتشر ہین ایک حادثہ عظیم اوس لعین پر واقع ہوا تہا
وہ بولے کیا وہ حادثہ تہا قال ہرب الغلامان من السجن فنادی الامیر فی عسکرہ من
آج وہ بولے کیا وہ حادثہ تہا قال ہرب الغلامان من السجن فنادی الامیر فی عسکرہ من بولا کہ دو لڑکے قید خانہ سے بہاگ گئے ہین ابن زیاد نے منادی کی ہے
جاء برأسیہما فلہ الفا درہم بولا کہ دو لڑکے قید خانہ سے بہاگ گئے ہین ابن زیاد نے منادی کی ہے
کہ جو سر اون کے لاوے اوسی دو ہزار درہم دونگا مینے آپکو اور گہوڑیکو ہلاک کیا لیکن نشان
اون کا نہ ملا غرض آیا وہ لعین گہر مین اور کہانا کہا کے سو گیا ہنوز غافل نہوا تہا کہ صدا ئے
تنفس اندرون خانہ سے اوسی آئے پس اپنے زوجہ سے پوچہا کہ یہہ آواز کیسی آتی ہے اوس نیکبخت
نے کچہہ جواب ندیا و اذا باحد الولدین قد انتبہ ناگاہ ایک صاحبزادہ چونکا فقال لاخیہ اجلس
فان ہلاکنا قد قرب پس دوسرے کو جگا کے بولا اے بہائی کیا سوتے ہو اوٹہو کہ مرگ ہماری عنقریب
آتی ہے پس کہا اوس صاحبزادی نے چونک کے ای بہائی کیا دیکہا تمنے قال بینما انا نائم و اذا
بالنبی و علی
بابی واقف عندی کہا مین سوتا تہا کہ دیکہا بابا میرے پاس کہڑے ہین و اذا بالنبی و علی
و فاطمۃ و الحسن و الحسین کہ یکایک میرے بابا کی پاس رسولخدا اور علی مرتضےٰ اور فاطمہ زہرا اور
حسن و حسین تشریف لائے اور میرے بابا سے فرمائی ہین ما الک ترکت اولاد لک بین الملاعین
اے مسلم کیونکر تمہین صبر آیا کہ ان دونون لڑکون کو دشمنون مین چہوڑ آئے فقال ابوہما ہما
باتیانی قابلین بابانے عرض کیے کہ آج کے شب عنقریب میرے پاس آتی ہین یہہ سنکی دوسرے بہائی
نے کہا اے بہائی یہی مینے بہی خواب دیکہا ہے فاعتنقا و بکیا پس دونون گلے ملکے خوب روئے

جب اوس لعین نے یہہ سنا تو اوٹھ کے دیوار پکڑتا ہوا اوس مکان مین آیا حتیٰ وقعت یدہٗ علیٰ
جنب الغلام الصغیر یہان تک کہ دست نجس اوسکا چھوٹے بھائی پر پڑا فقال من انت پس وہ صاحبزادہ
ڈر کے بولا کہ تو کون ہے وہ لعین بولا وہ شقی تو صاحب خانہ ہے فمن انتما تم کون ہو وہ دونو
بولے ای شیخ اگر ہم سچ کہین تو ہمین امان دیگا قال نعم کہنے لگا ہان امان دن گا مین دونون بولے
یا شیخ نحن من عترۃ نبیک ھربنا من السجن اے شیخ ہم تیرے نبی کے عترت سے ہین
قید خانہ سے بھاگ کے جان کے خوف سے تیرے گھر مین چھپے ہین وہ بیدین بولا من الموت ھربتما
والی الموت وقعتما الحمد للہ الذی اظفرنی بکما جان کے خوف سے بھاگے آخر موت کی پہندے
مین آکر پھنسے شکر خدا کا کہ تم میرے ہاتھ لگے ثم انہ لطم الاکبر لطمۃ اکبہ علی وجہہ الارض
پھر اوس پیمان شکن لعین نے بڑے بھائی کو ایک طمانچہ مارا اس زور سے کہ مونہہ کے بہل زمین پر گر پڑا
ثم انہ کتفہ کتفا وثیقا پھر زور سے اوس کافر نے رسی سے مشکین باندہ لین وجاء الی
الآخر فضربہ ضربۃ اشد منہ حتی خر علی وجہہ پھر چھوٹے بھائی کو اوس سے زیادہ زور
سے طمانچہ مارا وہ بھی مونہہ کے بہل گرا ثم انہ کتفہ کتفا وثیقا پھر اوسکے بھی مشکین باندہ لین
پس دونون روکے کہنے لگی کہ ای شیخ تیرے زوجہ نے تو ہمین مہمان کیا اور تو نے ہماری ساتہہ یہہ
سلوک کیا اما تخاف اللہ کیا تو خدا کا خوف نہین کرتا اما تراعی قرابتنا من رسول اللہ کیا تو رعایت
ہمارے باب مین قرابت رسولخدا کی بھی نہین کرتا اوس لعین نے کچہہ خیال نکیا اور کھینچتا ہوا حجرے سے
باہر لیگیا وبقیا مکتفین الی الفجر وھما یبکیان رات بہر وہ یتیم مسلم مشکین بندہی کھڑی
کھڑی رویا کیے جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کرنے فرات پر لیچلا زوجہ اوسکے اور بیٹا اور
غلام اوسے خوف خدا دلاتے تھے وہ لعین کچہہ نہ سنتا تھا جب وہ فرات پر پہنچا تو تلوار کھینچی فما
نعتہ زوجتہ نزعق علیہا حتی طار عقلہا پس زوجہ اوسکے مانع ہوئی اوس لعین نے ایک تلوار
اپنے زوجہ کو ماری کہ بیہوش ہوگئے پھر غلام کو تلوار دی کہ جا کی ان دونون کو قتل کر جب وہ قریب
آیا ایک صاحبزادہ بولا یا اسود ما اشبہ سوادک بسواد بلال اے اسود رنگ تیرا کسقدر

مشابہ جیسے بلال ہیں وہ بولا اے صاحبزادو تم کون ہو وہ یتیم سلم بولے کہ یا اسود نحن عترۃ نبیک
اے اسود ہم عترت تیرے نبی کے ہیں جو ہیں یہہ سنا غلام نے تو وہ غلام پاؤں پر گر پڑا اور قدم چوم کر
بولا واللہ میں نہیں چاہتا کہ رسولخدا میرے دشمن ہوں یہہ کہکے فرات کے پار چلا گیا وہ لعین
پکارا کہ اے غلام تو نے میری نافرمانی کی وہ بولا کہ میں نے خدا کی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی
کی پھر بیٹے سے بولا تو جا کے قتل کر ان دونوں کو جب وہ قریب پہنچا تو دونوں صاحبزادے بولے یا شاب
اما ترحم علی شبابک ھذا من نار جہنم اے جوان تو رحم نہیں کرتا اپنی جوانی پر کہ باین رعنائی
داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو قالا نحن عترۃ نبیک دونوں نے فرمایا ہم عترت تیرے نبی کے
ہیں تیرے باپ نے ناحق ہمارے قتل کا ارادہ کیا ہے وہ بھی پاؤں پر گر پڑا اور پھر فرات کے پار چلا گیا پکارا
وہ لعین کہ تو نے میری نافرمانی کی وہ بولا خدا کی میں نے اطاعت کی اگرچہ تیرے نافرمانی کی فقال
واللہ لا یتولی قتلکما غیری بولا قسم ہے خدا کی کہ سوا اس لعین کے تمہیں کوئی قتل نہ کریگا یہہ کہکے تلوار
لیکے آیا بیٹے نے اگر منع کیا اس سنگدل نے پہلی اپنے بیٹے کی تلوار ماری کہ وہ دنیا سے گذر گیا پھر متوجہ ہوا قتل پر
یتیموں کے فلما رایاہ میتا پس جب انہوں نے دیکھا بے اختیار رونے لگے اور بولے یا شیخ اذھب
بنا حیین الی ابن زیاد لیصنع ما یرید اے شخص تو ہمیں زندہ ابن زیاد پاس لے چل جو چاہے وہ ہمارے
حق میں کرے فقال لیس لکما من سبیل الیہ وہ لعین بولا ہرگز یہہ نہوگا پھر بولے ان کانت مرادک اخذ
المال فبعنا فی السوق وانتفع باثماننا اے شیخ اگر مراد تیرے حصول مال ہے پس ہمیں بازار میں بیچ لے
اور قیمت سے ہمارے فائدہ مند ہو اور ہمیں قتل نہ کر وہ بولا یہہ بھی نہوگا پھر فرمایا انہوں نے
یا شیخ اما ترحم صغر سننا اے شیخ ہمارے بچپنے اور کم سنی پر بھی تو رحم نہیں کرتا وہ لعین بولا کہ خدا
نے تمہارے لیے میرے دل میں رحم نہیں خلق کیا فقالا دعنا لنصلی پس ناچار ہو کر بولے کہ خیر اگر قتل ہی
کرتا ہے تو ہمیں چھوڑ دے کہ ہم نماز پڑھ لیں وہ بولا کہ نماز پڑھو اگر کچھہ نماز تمہیں نفع بخشے پس ان دونوں
بھائیوں نے وضو کرکے چار رکعت نماز پڑھ کے ہاتھہ اپنے سوئے آسمان بلند کیے اور یوں دعا کرنے
لگے یا عدل یا حکیم احکم بیننا وبینہ بالحق اے خدا وند عادل اے حاکم محکم کار حکم کر تو درمیان

ہمارے اور ہمارے قاتل کے فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ اللَّعِيْنُ اِلَى الْاَكْبَرِ وَضَرَبَ عُنُقَهُ فَسَقَطَ اِلَى
الْاَرْضِ وَيَخُوْرُ بِدَمِهٖ ہنوز وہ دونوں یتیم دعا سے فارغ ہوئے تھے کہ وہ سنگدل آگے بڑھا
اور بڑے بھائی کے گردن پر ایک تلوار زور سے لگائی کہ سر اقدس اوسکا کٹ کے گر پڑا اور بدن خون میں
لوٹنے لگا فَصَاحَ اَخُوْهُ وَجَعَلَ يَتَمَرَّغُ فِيْ دَمِهٖ چھوٹے بھائی نے یہہ حال دیکھکر نعرہ مارا اور خون
میں بھائی کے لوٹنے لگا اور کہتا تھا وَا اَخَاهُ وَا قِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس ہے بھائی مجھے اکیلا چھوڑ گئے
افسوس کوئی ہمارا مددگار نہیں ہے بعد ازان خون بھائی کا لیکر مونھہ پر ملتا تھا اور کہتا تھا هٰكَذَا اَلْقَى اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ایسے صورت خدا اور رسول خدا سے ملاقات کرونگا ثُمَّ ضَرَبَ اللَّعِيْنُ عُنُقَهُ پھر اوس
بے رحم نے چھوٹے بھائی کے بھی تلوار لگائی اور اوسکا سر اقدس بھی بدن سے جدا ہو گیا اور بدن
اوسکا اپنے خون میں لوٹنے لگا وَوَضَعَ رَاْسَيْهِمَا فِي الْمِخْلَاةِ وَرَمٰى بِاَبْدَانِهِمَا فِي الْفُرَاتِ اور اوس
لعین نے سروں کو دونوں کے توبڑے میں رکھا اور بدن کو فرات میں پھینک دیا فَاَعْتَنَقَا وَصَا
فِي الْمَاءِ پس وہ دونوں بھائی آپس میں بغلگیر ہو کے غرق دریاے رحمت الٰہی ہوئے اور وہ توبڑا
لاکر اوس شقی نے ابن زیاد کے سامنے رکھدیا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمَا قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا
پس جب ابن زیاد نے اون سروں کو دیکھا تین مرتبہ تعظیم کو اوٹھا اور بیٹھا پس بولا کہ کیوں قتل
کیا انھیں وہ بولا کہ مال کے لیے ابن زیاد نے پھر پوچھا کہ انہوں نے وقت قتل کچھہ کہا بھی تھا وہ شقی
بولا ہاں کہا تھا کہ ہمیں ابن زیاد کے پاس لیچل جو چاہے وہ ہمارے حق میں کرے مگر میں نے قبول
نکیا تو پھر کہنے لگے کہ ہمیں بازار میں جلکے بیچ لے پہہ بھی اوس شقی نے قبول نکیا تو پھر بولے کہ ای
شیخ ہمارے کم سنی پر رحم نہیں آتا اوس شقی نے کہا کہ میرے دل میں خدا نے رحم نہیں خلق کیا
پس ابن زیاد بولا کہ اگر تو انھیں زندہ لاتا تو تجھے بہت انعام دیتا پھر خفا ہو کے ایک دوستدار آل
رسول اوسکے مجلس میں کھڑا تھا اوس سے کہا کہ اسے لیجا اور وہیں اسے بھی قتل کر جہاں اس
لعین نے انھیں قتل کیا ہے اور یہہ دونوں سر دریا میں ڈالدے پس وہ شخص لیچلا اور کہتا تھا
کہ قسم بخدا کہ اگر ابن زیاد اپنے بادشاہت مجھے دیتا تو نہ ایسی خوشی مجھے ہوتی جب فرات پر لایا

تو انکھین نکالین اوس شقی کی اور کان کاتے پہر ہاتھ پاؤن کاٹے پہر واصل جہنم کیا اور سر دونون صاحبزادون کے فرات مین ڈال دیے پس بدن اون کے پانی سے باہر نکلے اور سر اون سے ملی پہر ڈوب گئی اور سر اوس لعین کا اوس مومن نے برچھے پر رکھکے بازار مین نصب کیا لڑکی ڈھیلی مارتے تھے اور کہتے تھے هٰذَا قَاتِلُ ذُرِّيَّةِ الرَّسُولِ یعنی یہہ قاتل ہے ذریت رسول کا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَاَخْزَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ روایت ہفتاد و سوم گفتگوی محمد حنیفہ جناب امام زین العابدینؑ سے مقدمہ امامت مین اور خاتمہ حال جناب زینب پر فِي الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ رُوِيَ عَنْ اَبِي الْخَالِدِ الْكَابُلِي قَالَ دَعَانِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا بِمَكَّةَ کتاب خرایج الجرایح مین روایت کی ہے ابو خالد کابلی سے کہ کہا اوس نے بلایا مجھے محمد حنفیہ نے بعد شہادت جناب امام حسینؑ کے جب جناب امام زین العابدینؑ مدینے مین شام سے آئی اور ہم مکہ مین تھے فَقَالَ صِرْ اِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَقُلْ لَهُ اَنَا الْكَبِيْرُ وَلَدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ اَخَوَي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پس کہا محمدؐ ابن حنفیہ نے کہ جا تو علی ابن الحسینؑ کے پاس اور کہہ میری طرف سے کہ بڑا بیٹا ہون مین جناب امیر المومنین کا بعد اپنے بہائیون حسنؑ اور حسینؑ کے وَاَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ اور مین محق اور سزاوار تر ہون ساتھہ عہد امامت کے تمسے فَيَنْبَغِي اَنْ تُسَلِّمَهُ اِلَيَّ وَاِنْ شِئْتَ فَاخْتَرْ حَكَمًا نَتَحَاكَمُ اِلَيْهِ پس سزاوار ہے تمہین کہ تسلیم امر امامت میری جانب کرو اور اگر چاہو کوئی حکم اختیار کرو تا حکم کرو آپس ہم اوس سے اور محاکمہ کرین طرف اوسکے پس گیا مین اور کہا نیے بیغام محمد کا فَقَالَ اِرْجِعْ وَقُلْ لَهُ پس حضرت نے سنکر فرمایا پہر جا تو اور کہہ اون سے میری جانب سے يَا عَمِّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ مَا لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَكَ اے چچا ڈرو خدا سے اور نہ طلب کرو وہ چیز کہ خدا نے وہ تمہارے واسطے مقرر نہین کی فَاِنْ اَبَيْتَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ پس اگر تم انکار کرو تو مجھہ مین اور تم مین حجر الاسود حکم ہے فَاَيُّنَا مَنْ يَشْهَدُ لَهُ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ فَهُوَ الْاِمَامُ پس جسکے واسطے حجر الاسود گواہی دی پس وہ امام ہے پس پہر آیا مین یہہ جواب لیکے اور عرض کے خدمت مین محمدؐ کے فَقَالَ قُلْ لَهُ قَدْ اَجَبْتُكَ پس محمدؐ ابن حنفیہ نے کہا کہہ اون سے کہ ملاقات کرون گا مین تمسے راوی کہتا ہے پس جناب امام زین العابدینؑ تشریف لائے اور جلد خانہ کعبہ کو چلے دونون صاحب تو مین بہجے

ساتھ تھا تا انکے پیچھے قریب حجر الاسود کے فقال علی بن الحسین تقدم یا عم فانک اسن فاسئله الشهادة
پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا اے چچا تم بزرگ ہو تم گواہی حجر الاسود سے طلب کرو
اپنے واسطے فتقدم محمد فصلی رکعتین و دعا بدعوات ثم سال الحجر بالشهادة له
ان کانت الامامة له فلم یجبه بشیء پس محمد نے دو رکعت نماز پڑھے اور دعائیں پھر سوال کیا
حجر الاسود سے کہ اگر میں امام حق ہوں تو اے حجر الاسود تو گواہی دے اور امامت کے پس حجر الاسود
نے جواب نہ دیا ثم قام علی بن الحسین علیہ السلام فصلی رکعتین ثم قال ایها الحجر الذی
جعلک الله تعالی شاهدا لمن یوافی بیته الحرام من وفود عباده پس اوٹھے امام اور
دو رکعت نماز پڑھے پھر فرمایا اے حجر کہ گردانا ہے خدا نے تجھے گواہ واسطے اوس شخص کے کہ آتا ہے
خانہ کعبہ میں اور نازل ہوتا ہے یہاں ان کنت تعلم انی صاحب الامر وانی الامام المفترض
الطاعة علی جمیع عباد الله فاشهد لی لیعلم عمی انه لا حق له فی الامامة اے حجر الاسود
اگر تو جانتا ہے کہ میں صاحب حکم اور میں امام واجب الطاعت ہوں سب بندگان خدا پر پس گواہی دے
میرے تا جانے چچا میرے کہ نہیں ہے حق اونکا امامت میں فانطق الله الحجر بلسان عربی
مبین فقال پس گویا کیا خدا نے حجر الاسود کو بزبان عربی فصیح پس کہا حجر الاسود نے یا محمد بن علی
سلم الی علی بن الحسین الامر اے محمد ابن علی تسلیم کر طرف علی ابن الحسین کے امامت کو فانه مفترض
الطاعة علیک وعلی جمیع عباد الله دونک ودون الخلق اجمعین پس تحقیق کہ جناب امام
زین العابدین واجب الطاعت ہیں تم پر اور سب بندگان خدا پر فقبل محمد بن حنفیة رجله و
قال الامر لک پس محمد بن حنفیہ نے حضرت کے پاؤں چومے اور کہا امامت تمہاری ہے واسطے
اور دوسری روایت میں ہے کہ حجر الاسود نے یہہ کہا یا محمد بن علی ان علی ابن الحسین حجة الله
علیک وعلی جمیع من فی الارض ومن فی السماء مفترض الطاعة فاسمع له واطع
اے محمد بن علی تحقیق کہ علی ابن الحسین حجت خدا ہیں تم پر اور سب اہل زمین و آسمان پر اور واجب الطاعت
ہیں پس اطاعت کرو فقال محمد سمعا وطاعة یا حجة الله فی ارضه وسمائه پس محمد ابن علی نے

کما بسر وچشم اطاعت کرون کا اے حجت خدا بیچ آسمان وزمین کے وَقِیلَ اِنَّ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ اِنَّمَا فَعَلَ
ذَٰلِكَ اِزَاحَةَ الشُّكُوكِ فِي ذَٰلِكَ اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ محمد بن حنفیہ نے واسطے رفع شک کے
کیا تھا کہ کسیکو شک امامت مین حضرت کے باقی نرہے اور ایسے کتاب مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے قَالَ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
يَطُوفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْرِفُهُ بِوَجْهِهِ حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عبدالملک بن مروان طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھا اور جناب علی ابن الحسین
بھی طواف مین سامنے اوسکے مشغول تھے اور عبدالملک کیطرف التفات نکرتے تھے اور عبدالملک
حضرت کو نہ پہچانتا تھا پس عبدالملک بولا یہہ کون ہے کہ سامنے میری پہرتا ہے اور التفات میریطرف نہین
کرتا فَقَالَ لَهُ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ پس کسیے نے کہا یہہ علی ابن الحسین ہین فَجَلَسَ مَكَانَهُ وَقَالَ رُدُّوهُ
اِلَيَّ فَرَدُّوهُ پس وہین بیٹھہ گیا اور کہا کہ پہیر لاؤ انھین میریطرف پس پہیر لائے حضرت کو عبدالملک کے
پاس فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اِنِّي لَسْتُ قَاتِلَ اَبِيكَ فَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْمَصِيرِ اِلَيَّ پس عبدالملک
حضرت سے بولا اے علی ابن الحسین مین تمہارے پدر بزرگوار کا قاتل نہین ہون کیا باعث ہے کہ آپ میرے
پاس نہین آتے فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ قَاتِلَ اَبِي اَفْسَدَ بِمَا فَعَلَهُ دُنْيَاهُ عَلَيْهِ وَاَفْسَدَ اَبِي عَلَيْهِ
آخِرَتَهُ فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَكُونَ كَهُوَ فَكُنْ پس حضرت نے فرمایا بہ تحقیق کہ قاتل نے میرے پدر بزرگوار
کے فاسد کیا قتل سے اوسکے دنیا کو اوس پر اور فاسد کیا شہادت پدر بزرگوار نے میرے قاتل کے
آخرت کو پس اگر دوست رکھتا ہے تو کہ ہو مثل اوس کے قاتل کے تو ہو فَقَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ صِرْ اِلَيْنَا
لِتَنَالَ مِنْ دُنْيَانَا پس عبدالملک بولا کہ معاذاللہ کہ مین مثل آپ کے پدر بزرگوار کے قاتل کے ہون لیکن
مراد میری یہہ ہے کہ آؤ ہمارے پاس تاکہ ہمارے دولت سے آپکو فائدہ پہنچے اور ہم آپ سے کچھہ
سلوک کرین فَجَلَسَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَبَسَطَ رِدَاءَهُ فَرَمَى فِيهِ كَفًّا مِنْ حَصَاةِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ
پس یہہ کلام عبدالملک سے سنکے جناب امام زین العابدین علیہ السلام بیٹھہ گئے اور ردائے مبارک کو
پہیلا دیا اور سنگریزے مسجد کے اوسمین ڈال دیئے اور یہہ درگاہ الہی مین عرض کے اَللّٰهُمَّ

آدِهِ حُرمَتُہ اَولیائِكَ عِندَكَ خداوند دکھا تو اسے حرمت و عزت اپنی دوستون کی جو تیری نزدیک ہے فَازدادَ عُمُہ مملوءً دُرًّا یکادُ شعاعُہما یَخلَفُ الاَبصارَ پس ناگاہ روائے مبارک موتیون سے بھر گئے ایسے موتی کہ اون کے شعاع اور چمک سے آنکھین خیرہ ہوئی جاتی تھین فَقالَ لَہُ مَن یَکُون هذِهِ حُرمَتُہ عِندَ رَبِّہ یَحتاجُ اِلیٰ دُنیاكَ پس فرمایا اے عبد الملک جسکی یہہ حرمت و عزت ہو پیش خدا وہ محتاج ہوگا تیرے دنیا کا ثُمَّ قالَ اَللّٰهُمَّ خُذ ها فمالي فیہما حاجۃٌ پھر درگاہ باری مین عرض کیے خداوندا ایسے کہ تیرے بندے علی ابن الحسین کو اسکے کچھ احتیاج نہین آہ آہ ایسے بزرگوار اور برگزیدہ خدا کو اہل کوفہ و شام نے شتر برہنہ پر سوار کیا تھا گردن شریف مین ایسا بھاری طوق ڈالا تھا کہ گلوے مبارک سے خون ہی جاری تھا اور اس کنارہ کشتی پر سے ایک دن چین نہ لینے دیا چنانچہ بعض ثقہ و معتبرین نے نقل کیے ہے کہ ہم تجارت کو شام کے طرف جاتے تھے اور پہونچے ایک مقام پر کہ وہان سے شام تو فرسخ تھا فَرَاَیتُ فِي الصَّحراءِ حُجرَۃً مِن طِینٍ فیہا قَبرَینِ مُقَدَّماً و مُوَخَّراً پس دیکھا اوس صحرا مین ایک کچا حجرہ بنا ہی کہ اوسمین دو قبرین تھین ایک آگے تھے اور ایک پیچھے ہی اور ایک شخص قبر مقدم پر قرآن پڑہتا تھا پس ہمنے اوسے سلام کر کے کہا کہ ای شخص ہمسے ان قبرون کا حال بیان کر فَبَکَی الرَّجُلُ یہہ سنکی وہ شخص رونے لگا و قالَ هذَا القبرُ المُقَدَّمُ قبرُ زینبَ بنتِ عليٍّ و الاٰخَرُ قبرُ فِضَّۃِ جاریَۃِ الزَّهراءِ اور بولا اے شخص یہہ قبر جو مقدم ہے یہہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابیطالب کے اور دوسرے قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کی ہے کہا اونہون نے کہ ایمرد خبر دے ہمین کہ یہہ دفن کیونکر ہوئین یہان کہ یہہ مقام کہان اور دختر فاطمہ کہان بَکَی الرَّجُلُ و قالَ اور زیادہ رونے لگا وہ شخص اور بولا لَمّا مَضَت بَعدَ قَتلِ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلامُ سَنَتانِ فَصاعِدًا جب گذرے بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تھا اور عبد الملک بن مروان یہی طرف سے حاکم تھا تھے عبد الملک کہ جسنے معجزہ حضرت کا دیکھا تھا فَکَتَبَ لِیَزیدَ مِن عَداوَۃِ الحُسَینِ پس لکھا یزید کو عبد الملک لعین نے عداوت امام حسین سے اِنَّ عَلِيَّ بنَ الحُسَینِ عَزَمَ لِلخُرُوجِ بِطَلَبِ دَمِ اَبیہِ الحُسَینِ کہ ای یزید علی ابن الحسین نے ارادہ خروج کا کیا ہے اپنے طلب خون حسین کے یَجمَعُ النّاسَ

تخفیاً وتہیأ الجنود والعساکر یا امیر المؤمنین جمع کرتا ہے لوگون کو مخفی اور مہیا کرتا ہے فوج و لشکر
اپنے کو اے امیر المومنین پس عصی ہوا یزید اور لکہا اوسکو لخبسہ بنفسہ دون الحرم والاطفال کہ قید کر
اوسیکو سوا حرم و اطفال کے اور جلد دمشق مین بہیج دے فقیدہ عبد الملک بن مروان وارسلہ
من المدینۃ الی الشام پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین نے اور روانہ کیا حضرت کو مدینے سے شام کو
فانقلہ جدیداً بالغل والسلاسل فی یدیہ ورجلیہ پس اوس شقی نے جناب امام زین العابدین کے
گلے مین بہاری طوق پہنایا اور ہاتہہ پاؤن مین زنجیرین پہنائین اور بہت لعین نگہبانے کو ساتہہ کئے وکانت فی ہذہ
الایام زینب بنت علی مریضۃ اور جناب زینب اون دنون مین بیمار تہین لکنہا لما سمعت رحلہ
الی الشام وحیداً فریداً بکت بکاءً عظیماً مگر جب سنا جناب زینب نے کہ سیر بہیجا نشان حسین اکیلا
جاتا ہے شام کو بہت روئین اور بولین لا اخلی ذیلہ عن یدی ابداً نہ چہوڑ دن گی مین دامن اسکا
کربلا کا اور اوسے اکیلا نہ جانے دونگی مین واجئ بہ من المدینۃ الی الشام اور مین جاؤنگی ساتہہ اوس
کے ہمیشہ سے شام کو فاضرت ومضت بہ مع فضۃ فی ہودج علی الجمل پس بہت اصرار کیا تا آنکہ چلین
ایک ہودج مین سوار ہوکے فضہ کو ساتہہ لیکے اور اہل تواریخ نے لکہا ہے کہ اہل مدینہ نے بہت جناب زینب کو
منع کیا کہ اے دختر زہرا شام کے عہد سے بہول گئین کہ وہان شتر برہنہ پر سوار بے نقاب گئین اور قید رہین
جناب زینب رونے لگین اور بولین کہ اے صاحبو تم مجہے منع کرتے ہو نہین دیکہتے کہ بہیجا سیر اکیلا جاتا ہے
کیا محبت تہی جناب زینب کو جناب امام حسین سے کہ اون کے فرزندون پر فدا تہین غرض سب سے رخصت
ہوئین اور چلین ساتہہ اون کے فلما بلغ علی بن الحسین معہا فی ہذہ الصحراء قام یوماً ولیلۃ
پس جب پہنچے جناب امام زین العابدین اس صحرا مین تو ایک رات و دن یہان قیام کیا فانتبہت زینب
لصلوۃ الفجر باکیۃ پس جناب زینب صبح کو روتے ہوئے جو بکین وقالت یا ابن اخی فداک روحی
انی رأیت فی رؤیای ان اخی الحسین المظلوم یقول اور بولین اے فرزند برادر مظلوم قربان
ہو جیے تجہہ سے دیکہا ہے مین نے خواب مین اپنے برادر مظلوم کو کہ فرماتے ہین یا اختی زینب انی
مشتاق للقائک اے بہن زینب مین تمہارا بہت مشتاق ملاقات ہون وعزعلی فراقک

فتجلّي لان تکوني عندي في هذه اللیلة اور زینب دشوار ہے حسین پر جدائی تیری پس جلد آ دکھا ج
شب میرے پاس ہو گیا محبت تجھے بہن بھائی میں تعلمت یابن اخي ان رحلتي في یومنا هذا من الدنیا
پس جانا میں نے کہ ای فرزند برادر کہ آج رحلت ہی میرے دنیا سے اودعک الان حفظك الله
الرحمن من جنود الشیطان اب میں وداع کرتے ہوں تمہیں خدا اے رحمن محفوظ رکھی تمہیں لشکر شیطان سے
فبکي علي بن الحسین علی عمتها بکاء کاد یفرق روحه عن بدنه پس حضرت غربت جناب زینب پر
اسقدر روئے کہ قریب تہا روح اقدس بدن شریف سے جدا ہو جاوے وقال یا عمتي واللہ فیا قلت
لي اعظم المصائب اور فرمایا اے پھوپہی واللہ جدا لیئے تمہاری بڑی مصیبت ہی مگر یہہ خاطر جمع رکہو
کہ بعد تمہارے دفن کے یہہ یقین مجھے شام تک نہ لیجا سکینگے میں مدینہ میں روضہ رسولخدا پر تمہیں سے چلا جاؤنگا
پس جناب زینب روکے فضہ سے بولیں یا فضة اني ذکرت في هذا الصحراء شجرة مسمي بالتغز هو اطیب
الاشجار اے فضہ یاد کیا میں نے کہ اس جنگل میں ایکدرخت ہی کہ نام اوسکا تغز ہے اور خوشبو ہے مثل صندل
اور اگر کے لما قتلوا اخي الحسین ونصبوا راسه علی القنا وقیدونا بالظلم والعنا جب شہید کیا
تہا لعینوں نے میرے بہائی حسین کو اور سر کو اونکے نیزہ پر رکھا تہا اور ہمیں قید کیا تہا اور شام کو لیچلے تھے
نزل عسکرهم في هذا المقام پس لشکر اونکا اس جا اترا اذا رایت حامل السنان کان علي سنانه
راس الحسین اوسوقت دیکھا میں نے ایک نیزہ وار کو جسکے نیزہ پر سر میرے بہائی مظلوم کا تہا
وصل الرمح بشجر التغز اوس نیزہ دار نے نوک نیزہ ملادیے اوس درخت سے فجنیئل کان راس
الحسین علی غصن من اغصانه پس اوسوقت تہا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کے شاخوں
سے یجري الدم عن حلقه وتلی القرآن اوسوقت میرے بہائی کے حلق سے خون بہتا تہا
اور وہ قران پڑہتے تھے فاطلبي هذه الشجرة لي لان اودعه ڈھونڈا اے فضہ اوس درخت کو
کہ میں اوسکو رخصت کرلوں غرض فضہ نے بعد تلاش کے پایا اوس درخت کو اور عرض کیے پس حضرت
زینب اوٹھیں بکمال ضعف ونقاہت فخرجت عن الفسطاط واتت تحت الشجرة وجذبت
به اور خیمے سے نکل کے آئیں زیر درخت اور لپٹ گئیں وبکي قائمة باعلی صوتها اور وہ مخدرہ

کھڑے روتی تھین بلند آواز سے اور کہتی تھی ہاے ہاے کہتی تھی وَا اَخَاہُ وَا مَظْلُوْمَاہُ وَا ذَبِیْحَاہُ وَا حُسَیْنَاہُ
ہاے بھائی میرے ہاے مظلوم تشنہ لب ہاے ذبیح بیکس ہاے حسین میرے فِدَاکَ اُخْتُکَ هٰذِہٖ
قربان ہو بہن تمہارے فَجَعَلَتْ تُکَرِّرُ هٰذَا الْقَوْلَ پس بار بار کہکے روتی تھی وَکَانَ فِیْ
قُرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ بُسْتَانًا لِمُعَاوِیَۃَ اور اوس درخت سے قریب ایک باغ تھا معاویہ ملعون کا وَ مُنْتَظِمُ
الْبُسْتَانِ کَانَ زُبَیْرَ بْنَ التَّمِیْمِ الْمَلْعُوْنَ اور منتظم اوسکا یعنی باغبان اوسمین زبیر ابن تمیم تھا
لَمَّا سَمِعَ بُکَاءَهَا خَرَجَ عَنِ الْبُسْتَانِ وَجَاءَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَکَانَ بِیَدِہٖ اٰوْزَارٌ مِنَ الْحَدِیْدِ
لِانْتِظَامِ اَرْضِ الْبُسْتَانِ پس اوس شقی نے آواز گریہ زینب سنی تو باغ سے باہر نکلا اور وہان آیا اور
اوسکے ہاتھ مین اوزار آہن زمین درست کرنیکا تھا مثل بیلچے کے جب اوس شقی کو معلوم ہوا کہ زینب دختر
زہرا خواہر امام حسین ہے فَضَرَبَ الْمَلْعُوْنُ عَلٰی ظَہْرِہَا اوس ملعون نے عداوت سے ایک بیلچہ
اس زور سے پشت مبارک زینب غمدیدہ سوگوار پر اوسکے مارا کہ آسمان ہل گیے فَخَرَّتْ بِوَجْہِہَا مَغْشِیَّۃً
عَلَی الْاَرْضِ پس جناب زینب اوسکے صدمے سے منہ کے بھل زمین پر گر پڑین فَمَاتَتْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ
شَہِیْدَۃً اور روح اقدس اون کے درخت کے تلے جنت عدن کو پرواز کر گئی جناب امام زین العابدین کا
عجب حال تھا اور اعجاز سے حضرت نے ہاتھ اور پاؤن زنجیرون سے نکالے اور نعش زینب کو خیمے مین لیکے
پس غسل و کفن دیکے نماز پڑھے اور دفن کیا اور مدینے کو تشریف لیگئے اور رفضہ نے قبر زینب سے
مفارقت نکی حَتّٰی مَاتَتْ بَعْدَہَا فِیْ بَعْضِ السِّنِیْنَ تا آنکہ بعد اون کے کئی برسون کے انتقال کیا اور
پائین پا دفن کیے گئے اس حجرہ شام مین کہ بنایا گیا ہے مٹی سے پس ایسے شخص جس شہر مین مین رہتا
ہون یہان سے بہت نزدیک ہے یہہ سب ماجرا آنکھون کا دیکھا ہوا میرے بزرگون نے بیان کیا ہے
چنانچہ جب وہ نالہ و افغان امام مظلوم کا زینب معصوم پر بیان کرتے تھے تو کسی مین تاب سننے کی نہی
روایت ہفتاد و چہارم سوید ابن غفلہ سے دبدبہ جناب امیر اور ساتھ ہونا نیکے کا اور
نکلنا قبر سے مثال کا بحال محشر اور آنا جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کا
بمیدان حشر مین عَنْ سُوَیْدِ ابْنِ غَفْلَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَوَجَدْتُہٗ

جَالِسًا عَلٰی بِسَاطٍ لَمْ اَجِدْ فِي الدَّارِ غَيْرَهٗ سوید ابن غفلہ سے منقول ہے کہ ایک دن مین دولت سرا
جناب امیر مین داخل ہوا دیکھا حضرت کو کہ ایک بوریے پر بیٹھے ہین سوا اوس کے کچھ اور فرش گھر مین نہین ہے
فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَرٰى فِي الدَّارِ غَيْرَ هٰذَا الْبِسَاطِ وَبِيَدِكَ الْمُلْكُ فمین نے عرض کی
یا امیر المومنین مین اس گھر مین سوا اس بوریے کے کچھ نہین دیکھتا حالانکہ آپ بادشاہ زمان اور خلیفہ وقت
ہین حضرت نے یہہ سنکے فرمایا اے سوید ہم کچھ مہیا نہین کرتے اس دار فنا کیلیے وَلَنَا دَارٌ
قَدْ حَمَلْنَا اِلَيْهَا خَيْرَ الْمَتَاعِ وَنَحْنُ مُنْتَقِلُوْنَ اِلَيْهَا اے سوید ہمارے واسطے ایک گھر ہے کہ بہترین
متاع اوس کیلیے ہمنے مہیا کی ہے اور قریب ہی کہ منتقل اوسکی طرف ہو جاوین فِي الْحَدِيْثِ عَنِ
الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ دَنَا الرَّحِيْلُ حدیث
مین وارد ہے کہ جناب امام محمد باقر سے کہ جب آدمی کا چالیس برس کا سن ہوتا ہی تو منادی آسمان سے
ندا کرتا ہے کہ وقت کوچ کا قریب پہنچا زاد راہ درست کرین جناب امیر ایک مقام پر فرماتے ہین فَآهٍ آهٍ
مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِيْقِ وَبُعْدِ السَّفَرِ بس افسوس افسوس ہے کم ہونے زاد کے اور دراز
سفر کے جب جناب سا شخص یہہ فرماویں تو واے ہی ہماری غفلت پر کہ ہم نے کونسا زاد سفر مہیا کیا
ہے جو یون غافل بیٹھے ہین اَيُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوْا اِخْوَانَكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَكُمْ بِاَيْدٍ عَارِيَةٍ
ایہا الناس یاد کرو اپنے عزیزون اور ہمنشینون کو کیسے خالی ہاتھ آگے تمہاری چلے گئے اور زیر زمین
نہان ہو گئے وَكَيْفَ مَحَى التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ اور کیسے مٹا دین خاک نے صورتین اون کے
وَكَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَهُمْ اور وہ زبانین کہ جن سے انواع انواع کے کلام کرتے تھے کیسا
اونکی زبانونکو کیڑون نے کھا لیا وَضُيِّعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ مِنْهُمْ مَجَالِسُهُمْ ضایع و برباد ہوے مال اون کے
جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوئے اون اموال پر وہ لوگ جنکا تصرف اونہین نہایت
ناگوار تھا اور خالی ہو گئے مکان اون کے وَحَلُّوْا بِدَارٍ لَا يُفْقَدُ بَيْنَهُمْ اور ایسے مکان مین ساکن
ہوئے کہ نہ وہ کسی کو دیکھنے آسکتے ہین اور نہ کوئی اونہین دیکھنے جا سکتا ہی اور سب اون کے دیکھنے کو ترس گئے
وَلَا مُوْنِسُهُمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اب کوئی اون کا مونس و ہمدم بجز حسرت و ندامت کے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءَ
یعنی مرد مسلمان کیلئے تین دوست ہیں فَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَتّٰی تَمُوْتَ وَهُوَ مَالُهٗ فَاِذَا
مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ بس ایک دوست تو کہتا ہے کہ مین تیرے ساتھ ہون جب تک تو زندہ ہے اور جب
مریگا تو مین تجھسے جدا ہو جاؤن گا وہ دوست تو مال اوسکا ہے وَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ اِلٰی بَابِ قَبْرِكَ
وَهُوَ وَلَدُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ مین تیرے ساتھ ہون تیرے قبر تک اور وہ اولاد اوسکی
ہے وَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَیًّا وَمَیِّتًا وَهُوَ عَمَلُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ مین تیرے ساتھ
ہون تیرے زندگی مین اور بعد موت وہ دوست عمل اوسکا ہے اور ابوالفضل نے جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهٗ مِثَالٌ کہ جب خدا مومن کو قبر سے
اوٹھاویگا نکلے گی ایک شکل مجسم ساتھ اوسکے قبر سے اور آگے آگے اوسکے چلی گے اور عرصہ محشر مین
جہان جہان اوسے ہراس ہوگا وہ شکل کہے گے لَا تَحْزَنْ وَلَا تَفْزَعْ غمگین ہو اور کچھ خوف نکہا اور
بشارت دیگی اوسے سرور کرامت کی خدا کیطرف حَتّٰی یَقِفَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ تا آنکہ ٹھہریگا
وہ مومن حضور خداوند عالم مین فَیُحَاسِبُهٗ حِسَابًا یَسِیْرًا وَیَأْمُرُ بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ اَمَامَهٗ بس خدا ئے
جناب آسان اوسے لیکی حکم کریگا واسطے اوسکے دخول جنت کا اور وہ مثال آگے آگے اس کے چلیگے
وہ مومن کہیگا رَحِمَكَ اللّٰهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِیَ مِنْ قَبْرِیْ خدا رحمت کرے تجھے کیا خوب
نکلنے والا ہے تو کہ نکلا تو قبر سے میرے اور اوسوقت سے مجھے بشارتین دیتا ہے تا آنکہ یہہ روئے
نعمت دیکھا مینے یعنی داخل جنت ہوا مین فَمَنْ اَنْتَ یہہ تو بتلا کہ تو کون ہے فَیَقُوْلُ لَهُ الْمِثَالُ اَنَا
السُّرُوْرُ الَّذِیْ کُنْتَ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰی اَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا بس وہ مثال کہیگی مین وہ سرور و خوشی ہون
جسے تو نے داخل کیا تہا دل مومن مین دار دنیا مین خَلَقَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ لِاُسِرَّكَ خلق کیا اوس سرور سے
مجھے خدا نے تا آج مین تجھے شاد و مسرور کرون بس [illegible] معصیت جناب مظلوم کربلا اور
شاد کرو جناب فاطمہ [illegible] رسول اللہ کو وہ جناب تمہین [illegible] کے مصیبت پر روتا دیکھکر نہایت
شاد ہوتے ہین جناب [illegible] مین [illegible] کہ جسجا مجلس ماتم [illegible] سید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہے

کہ ناگاہ آواز بلند ہوگی یَا اَهلَ المَوقِفِ غُضُّوا اَبصَارَکُم حَتّٰی تَجُوزَ فَاطِمَةُ الزَّهرَاءُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰه
اے اہل محشر بند کرلو آنکھین اپنی تا گذر جاوے فاطمہ دختر رسولخدا ایک شخص نے معصوم سے پوچھا کہ
جسوقت جناب سیدہ عرصۂ قیامت مین تشریف لاوینگی تو آنکھین بند کرنا مردونکا تو بجا ہے مگر عورتون کے
آنکھین بند کرنیکی کیا وجہہ ہے کہ یہہ تو آپسمین محرم ہین آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مظلومہ اس
شکل سے آوینگی کہ کسی کو تاب دیکھنے کی نہوگی ایک ہاتھہ مین دندان شکستہ رسول خدا اور دوش راست پر
پیراہن زہر آلودہ حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک خون آلودہ امام حسین سر پر عمامہ پرخون علی مرتضی
گود مین نعش محسن شہید پس اس صورت سے متوجہہ جانب عرش الہی ہون گے اور اس قدر نالہ وزاری
اور خروش وبیقراری کرین گے کہ سب ملائکہ نالہ و فغان کرنے لگین گے اور انبیا و مرسل گر گر
پڑین گے جناب فاطمہ عرض کرین گے یَا عَادِلُ یَا حَلِیمُ اُحکُم بَینِی وَ بَینَ قَاتِلِ وَلَدِی اے عادل اے
حکیم حکم کر درمیان میرے اور قاتلان حسین [illegible] عرض کرین گے کہ خداوندا میرے پدر بزرگوار
کے [illegible] مبارک شہید کیے اور [illegible] میرے گھر مین دروازہ توڑ کر گھس آئے
میرے [illegible] یہان تک کہ محسن میرے [illegible] اے خدا ابن عم رسول کے سر پر تلوار
ماری میرے حسن کو زہر دیکے مار ڈالا اور حسین کو [illegible] پیاسا ٹکڑے ٹکڑے کرکے مانند گوسفند
کے ذبح کیا [illegible] شور گریہ اہل محشر اور ملائکہ سے [illegible] ہوگا دریای غضب الہی جوش مین آئیگا جبرئیل
آوین گے خدمت جناب رسولخدا مین اور عرض کرین گے یا رسول اللّٰہ فاطمہ اس حال سے زیر عرش آئی ہین
جناب رسولخدا بیتاب ہوکر منبر سے اوترین گے [illegible] جناب فاطمہ سے کہین گے ای بیٹی میری ای پارۂ
جگر میرے ای فاطمہ یہہ صبر یا درسی کا وقت ہی [illegible] یاد کرنیکا یہہ دعا کا وقت ہی نہ قہر الہی کو جوش مین
لانیکا جناب فاطمہ روکر کہین گے ای بابا کیون کر [illegible] زانو جو سینہ حسین پر رکھا گیا اور کیونکر
بہولے مجھے وہ تیغ جو گلوی خشک حسین پر چلے [illegible] گا ای فاطمہ ٹھہر مین حسین کے آنے کی
راہ دیکھتا ہون کہ ناگاہ جناب امام حسین مع شہدا [illegible] ہین گے بدن تمام ٹکڑے ٹکڑے
عباس شانے کٹائے ایک سمت علی اکبر [illegible] اور سب شہید اوسیطرح خاک و خون مین

نحایئے اور حضرت گود مین نعش اصغر لیئے ہوئے عرض کرین گے رَبِّ شَفِّعْنِی فِیْ مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِی
یعنے خدایا شفاعت میرے قبول کرا ون لوگون کے حق مین جو میرے مصیبت پر روئے ہین یہہ حال جناب
فاطمہ دیکھین گے تو ایک چیخ مارئیے رودین گے کہ تمام ملائکہ جناب سیدہ کے رونی سے فریاد و
فغان بلند کرین گے پس دشمن اہلبیت کے داخل نار ہون گے اور شیعہ جناب امیر کے داخل بہشت ہون گے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ شِیْعَتِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا عَلٰی خَتْمِ الْکِتَابِ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْاَنْجَابِ
الْاَطْیَابِ وَ تَدْعُوْہٗ دُعَآءً مُسْتَجَابٍ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

تمت بالخیر

الحمد و المنت کہ

بسعی بسیار و عرق ریزی بے شمار بتصحیح تمام و صحت مالا کلام کتاب خلاصۃ المصائب
مستجبہ جناب فضیلت کمالات اکتساب مولوی محمد ہادی صاحب بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲[illegible] ہجری

واقع شہر آگرہ

در مطبع احمدی باہتمام مولوی سبحان احمد خان طبع گردید